مسائل وفضائل عمامہ کے بیان میں

مقدمہ

۱۔ عمامہ بکسر العین یعنی عین کے نیچے کسرہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ (قاموس، شرح شمائل) اور بعض نے ضمہ بھی پڑھا ہے (قاموس) لیکن اس پر فتحہ پڑھنا غلط ہے۔ (تاج العروس، شرح شمائل، الدعامہ)

۲۔ عمامہ کی تعریف: لغت میں عمامہ کہتے ہیں ہر اس چیز کو جو سر پر باندھی جائے اور اس سے سر کو لپیٹا جائے خواہ اون کی ہو یا روئی وغیرہ کی خواہ اس کے نیچے ٹوپی ہو یا نہ ہو، لیکن سنت کے لئے اس کپڑے کا سات شرعی گز ہونا ضروری ہے۔ جب مطلق عمامہ بولا جاتا ہے تو متبادر و متعارف یہی ہوتا ہے۔

۳۔ عمامہ کی جمع عمائم ہے جیسا کہ ثبوت عمامہ کے ضمن میں یہ حدیث شریف آرہی ہے کہ العمائم تیجان العرب (عمامہ باندھنا عربوں کا تاج ہے) (مصباح، صحاح، قاموس) عممت ای کورت العمامة علی الرأس۔ (مصباح) عممت کہتے ہیں کہ میں نے عمامہ کو سر پر لپیٹا۔

۴۔ وجہ تسمیہ: عمامہ کو عمامہ اس لئے کہتے ہیں کہ عام طور پر پورے سر کو ڈھانپ لیتا ہے۔[1]

۵۔ باندھنے کا طریقہ: رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم گنبد نما سر کے گرد باندھنے کا طریقہ تھا، چنانچہ شرق و غرب کے علماء اسی طرح باندھتے ہیں۔[2]

حدثني أبو عبد السلام قال: سألت ابن عمر كيف كان النبي صلى الله عليه و سلم يعتم قال: كان يدير العمامة على رأسه ويغرزها من ورائه ويرسل لها ذؤابة بين كتفيه، اھ۔[3]

---

[1] (الدعامہ، ص ۴)

[2] (رسالہ آداب سید البشر، تحفۃ الرسولیۃ، ھدایت الابرار، ص ۳۶)

[3] (ابو الشیخ قسطلانی، ص ۲۴۸، ج ۸، بیھقی فی الشعب)

وقال ھذا یدل علی انھا عشرۃ اذرع و الظاھر انھا کانت نحو العشرۃ او فوقھا بیسیر، اھ۔[4]

عبد السلام کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کیسے عمامہ باندھتے تھے تو فرمایا اپنے سر پر عمامہ کے کور (بل) گول باندھتے اور پیچھے کی طرف اس کا سرا اڑستے شملہ دو کندھوں کے درمیان چھوڑتے اور فرمایا یہ دس گز ہونے پر دلالت کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ وہ دس گز تھا یا تھوڑا سا اس سے زائد۔

٦۔ عمامہ کی ابتداء: سب سے پہلے اپنے سر پر عمامہ باندھنے والے ہمارے آقا و مولا سیدنا آدم علیہ السلام تھے کہ جب جنت سے دنیا میں تشریف لائے تو جبریل امین نے باندھا تھا۔

دوسرے شخص ذوالقرنین تھے جب ان کے سر پر قرن نکل آئے تھے تو ان کو چھپانے کے لئے عمامہ باندھا۔[5]

مقاتل بن حبان نبطی سے مروی ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی کی جس میں ہے کہ نبی امی صاحب جمل، مدرعہ اور صاحب عمامہ کی تصدیق کرو۔ (الحدیث)

اس سے صاحب عمامہ کی وجہ تسمیہ بھی ماخوذ ہوتی ہے نیز یہ بھی اشارتًا معلوم ہوتا ہے کہ جب آپ ظاہر ہوں گے تو عمامہ استعمال کریں گے۔

٧۔ عمامہ فرشتوں کی علامت ہے: درج ذیل آنے والی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عمامہ اور کندھوں کے مابین شملہ رکھنا فرشتوں کی علامت ہے جیسا کہ چند احادیث میں یہ مذکور ہے، اھ۔[6]

---

[4] (سیوطی، شرح المواھب، شرح شمائل، مناوی ابن سلمان، شیخ جسوس، محاضرۃ الاوائل، دعامہ، ص٧٧)
[5] (اوائل سیوطی، محاضرۃ الاوائل، الدعامۃ، ص ٥)
[6] (الدعامہ، ص ٦٨)

ا۔ عن رکانۃ بن عبد یزید بن ھاشم قال قال ررسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ و اصحابہٖ وسلم من لبس العِمامۃ یُعطی بکلّ کَوْرَۃٍ یُدَوِّرُھا علی رأسِہ او قلنسوتہ نُورًا۔[7]

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا جس نے عمامہ باندھا تو اسے عمامہ کے ہر بل کے عوض جو اس نے سر یا ٹوپی پر لپیٹا نور عطا کیا جائے گا۔

۲۔عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قالِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم من اعتمّ فلہ بکلِّ کورۃٍ حسنۃٌ، فإذا حطّ فلہ بکلِ حطۃٍ حطۃُ خطیئۃٌ۔[8]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس نے عمامہ باندھا تو اسے ہر بل کے عوض نیکی ملے گی اور اس کا ایک گناہ معاف ہو گا۔

۳۔ آئندہ آنے والی وضو، جمعہ اور نماز وغیرہ کی ترغیب والی احادیث سے عمامہ کا سنت ہونا ثابت ہوتا ہے ان کی طرف رجوع فرمایئے۔

۴۔فِیہِ سَکِینَۃٌ مِنْ رَبِّکُمْ وَبَقِیَّۃٌ مِمَّا تَرَکَ آلُ مُوسَی وَآلُ ھَارُونَ (البقرۃ ۲۴۸)

ترجمہ: جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی۔

مفسرین اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں وہ برکات حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور مصلیٰ اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عصا اور عمامہ تھے۔(تفسیر خازن و مدارک)

---

[7] (اخرجہ الماوردی، الدعامہ، ص۷)

[8] (اخرجہ الرامھرمزی فی الامثال، الدعامۃ، ص۷)

مقصد

اس میں پانچ فصول ہیں۔

فصل اول

عمامہ سنت ہے، مسلمان اور ملائکہ کی علامت ہے

ا۔ بدانکہ عمامہ پوشیدن سنت است و احادیث در فضل عمامہ بسیار آمدہ است۔

معلوم ہونا چاہیئے کہ عمامہ پہننا سنت ہے، عمامہ کی فضیلت میں بکثرت احادیث وارد ہیں۔[9]

دلیل ۲: فالعمامۃ سنۃ۔[10]

عمامہ سنت ہے۔

دلیل ۳: والعمامۃ سنۃ لاسیما للصلوٰۃ ولقصد التجمل لاخبار کثیرہ، اھ۔

عمامہ سنت ہے خصوصًا نماز اور قصد زینت کے لئے بکثرت احادیث کی بناء پر۔[11]

دلیل ۴: وللتمیز بیننا و بین الکفار[12] مفاد الاحادیث ان العذبتہ من السنۃ لان سنیۃ ارسالھا اذا اخذت من فعلہ علیہ السلام فاولی سنیۃ اصلھا، اھ۔[13]

---

[9] (شرح سفر السعادت، ج۲، ص ۴۲، اشعۃ اللمعات، ج۲، ص ۵۵۳، لباس حاشیہ ترمذی، ص ۲۱۹)

[10] (تیسیر عزیزی، شرح جامع صغیر سیوطی، دعامہ، ص ۴۹)

[11] (شرح شمائل مناوی، شرح شمائل باجوری، حاشیہ جامع صغیر، تحفۃ المحتاج شرح المنہاج، دعامہ، ص ۱۵، حاشیہ ترمذی، ص ۵۰۳، افضل الکلام فی العمامۃ، ص ۳۵)

[12] (حاشیہ جامع صغیر شیخ حفنی دعامۃ، ص ۱۵)

[13] (شرح مواھب، شرح المنھاج ابن حجر، دعامہ، ص ۴۹)

ہمارے اور کفار کے درمیان امتیاز کے لئے احادیث سے مستفاد ہے کہ شملہ رکھنا سنت ہے کیونکہ شملہ چھوڑنے کا سنت ہونا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فعل سے ثابت ہے تو اس کے اصل کا سنت ہونا بطریق اولیٰ ثابت ہوا۔

دلیل۵:ان العمامۃ سنۃ مؤکدۃ محفوظۃ لم یترکھا الصلحاء، اھ۔[14]

عمامہ سنت مؤکدہ محفوظہ ہے جسے صلحاء نے ترک نہیں کیا۔

عمامہ کا مسلمان اور ملائکہ کے لئے علامت ہونے کا بیان آگے آرہا ہے۔

دلیل۶:العمامۃ سنۃ المسلمین، اھ۔[15]

عمامہ مسلمانوں کی سنت ہے۔

دلیل۷:العمامۃ سنۃ الاسلام، اھ۔[16]

عمامہ اسلام کا شعار ہے۔

دلیل۸:السُّنَّۃُ أَنْ یَلْبَسَ الْقَلَنْسُوَۃَ وَالْعَمَائِمَ، اھ۔[17]

ٹوپی پر عمامہ پہننا سنت ہے۔

دلیل۹:جاء رجل الی ابن عمر فقال یا اباعبدالرحمٰن العمامۃ سنۃ فقال نعم۔[18]

---

[14] (شرح شمائل باجوری، دعامہ، ص ۴۹)

[15] (ابن عربی دعامہ، ص ۱۶، ۳۶)

[16] (ابن عربی دعامہ، ص ۱۶، ۳۶)

[17] (ابن جزری، جمع الوسائل، شرح شمائل مناوی، جامع صغیر للسیوطی، دعامہ، ص ۳۴، ۳۵، مرقاۃ عن الجزری، ج ۴، ص ۷۴۲)

[18] (عینی شرح بخاری، باب لباس، ج ۱۰، ص ۲۳۲)

ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آکر کہا کیا عمامہ سنت ہے؟ تو فرمایا ہاں سنت ہے۔

دلیل ۱۰: کہا علامہ طیبی نے کہ حدیث عمرو بن حریث سے ثابت ہوتا ہے کہ عمامہ باندھنا سنت ہے۔[19]

دلیل ۱۱: فنقل سالم عن الصحابة: أنهم إذا أطلقوا السنّة لا يريدون بذلك إلا سنّة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم۔[20]

حضرت سالم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نقل کیا کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مطلق سنت کا لفظ بولتے ہیں تو وہ سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم مراد لیتے ہیں۔

صرف ٹوپی خلاف سنت اور کفار کی علامت ہے۔

۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كَانَ يَلْبَسُ الْقَلَانِسَ تَحْتَ الْعَمَائِمِ وَيَلْبَسُ بِغَيْرِ الْقَلَانِسِ اهـ. وَلَمْ يُرْوَ أَنَّهُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَبِسَ الْقَلَنْسُوَةَ بِغَيْرِ الْعِمَامَةِ۔[21]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ٹوپی پر عمامہ باندھتے اور بغیر ٹوپی کے بھی عمامہ باندھتے تھے اور یہ مروی نہیں کہ آپ نے بغیر عمامہ کے صرف ٹوپی سر پر رکھی ہو تو اس سے معلوم ہوا کہ صرف ٹوپی رکھنا کفار کی علامت ہے اور خلاف سنت کیوں نہ ہو جب کہ حدیث رکانہ میں بھی صرف ٹوپی کو علامت کفار فرمایا ہے۔

---

[19] (مظاہر حق، خطبہ جلد اول، ص ۴۷۰)

[20] (شرح نخبہ)

[21] (مرقاۃ المفاتیح، ج۷، ص۲۷۷۷، الناشر: دار الفکر، بیروت، لبنان)

۲۔أَمَّا لُبْسُ الْقَلَنْسُوَةِ فَهُوَ زِيُّ الْمُشْرِكِينَ، اھ۔[22]

لیکن صرف ٹوپی رکھنا کفار کی نشانی ہے۔

۳۔فاما المسلمون یلبسون القلنسوۃ فوقھا العمامۃ۔

لیکن مسلمان تو ٹوپیوں پر عمامہ باندھتے ہیں اور سر پر تنہا ٹوپی رکھنا کفار کی علامت ہے۔

فالعمامۃ سنۃ، اھ۔

عمامہ سنت ہے۔[23]

عمامہ شعار اسلام ہونے کی وجہ سے ذمی کے لئے پہننا ممنوع ہے

دلیل نمبر ا: عمامہ پہننا ذمی کے لئے ممنوع ہے، اگرچہ میلا ہو یا زرد رنگ کا صواب قول یہی ہے۔(بحر اور رشیاہ میں اسی پر اعتماد کیا ہے، ص ۳۵۰)

دلیل نمبر ۲: عمامہ اور دیگر لباس میں مسلمان اور ذمی کے درمیان امتیاز ضروری ہے۔[24]

دلیل نمبر ۳: لباس، ہیئت، سواری، زینت اور ہتھیار میں ذمی کا ہم سے فرق کرنا ضروری ہے۔[25]

---

[22] (شرح شمائل باجوری، جامع الصغیر للسیوطی، الدعامۃ، ص ۸۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان)

[23] (ابن العربی، التیسیر العزیزی، جمع الوسائل، شرح شمائل مناوی، حاشیہ جامع الصغیر علامہ حفنی، تحفۃ المحتاج، شرح المنهاج، فیض القدیر مناوی، حاوی للفتاوی، شرح شمائل شیخ جسوس، سیرت حلیہ، الدعامۃ، ص ۳۷)

[24] (مجمع الانہر، ج ۱، ص ۶۱۷)

[25] (درمختار، ج ۲، ص ۵۰۵)

عمامہ مسلمان کی علامت و شعار ہے

دلیل نمبر ۱: وعن رکانة عن النبي صلی الله علیه وسلم قال: "فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس"۔[26]

حضرت رکانہ بن یزید سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق و امتیاز ٹوپیوں پر عمامے پہننا ہے۔

دلیل نمبر ۲: عن رکانة عن النبي صلی الله علیه وسلم قال: "العمامة علی القلنسوة فصل بیننا وبین المشرکین"۔[27]

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ٹوپی پر عمامہ پہننا ہمارے اور مشرکین کے درمیان امتیاز ہے۔

دلیل نمبر ۳: قال النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم العمامة سیما (فارق) بین المسلمین والکافرین۔[28]

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ عمامہ مسلمان اور کافر کے درمیان امتیاز ہے۔

دلیل نمبر ۴: قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم العمائم تیجان العرب فاذا وضعوا وضعوا عزھم فی روایة وضع اللّٰہ عزھم ای ان العمائم بمنزلة تیجان الملوک۔

---

[26] (ابوداؤد، ج ۱، ص ۲۰۹، الدیلمی و طبرانی کبیر ترمذی، ص ۲۲۴ باب لباس، دعامه، ص ۱۳، القسطلانی باب العمائم، ص ۴۲۸، مشکوۃ شریف باب لباس، ص ۳۱۹)

[27] (اخرجه الماوردی، الدعامة، ص ۷)

[28] (اخرجه الدیلمی فی مسند الفردوس، کنوز الحقائق، ص ۸۷)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا عمامہ عرب کا تاج ہے جب اسے اتار دیں گے تو اپنی عزت اتار دیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی عزت (ختم کر) دے گا یعنی عمامے عرب کے لئے بمنزلہ شہنشاہوں کے تاج کے ہیں۔

اس حدیث کو مرفوعًا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ابو نعیم نے حلیہ میں، ابن سنی، دیلمی نے روایت کیا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعًا قضاعی نے مسند الشھاب میں، دیلمی نے مسند الفردوس میں روایت کیا م معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رامھرمزی نے الامثال میں روایت کیا، حضرت مکحول سے مرسلاً ابوعبداللہ محمد وضاح نے روایت کیا، نیز جامع الصغیر، کنوز الحقائق، ص۸۵، الدعامۃ، ص۷،۶،۵ میں موجود ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ عمامہ مسلمانوں کا شعار ہے۔

دلیل نمبر ۵: عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان العمائم وقار للمؤمن وعز للعرب فإذا وضعت العرب عمائمها فقد وضعت عزھا۔

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عمامہ مؤمنوں کے لئے وقار اور عرب کی عزت وناموس ہے، جب اسے سر سے اتار پھینکیں گے تو گویا وہ عزت وناموس کو اتار دیں گے۔

اسے دیلمی نے مسند الفردوس میں روایت کیا نیز یہ الدعامہ میں بھی ہے یعنی عمامہ مسلمانوں کی عزت ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ یہ سنت مؤکدہ ہے۔

عمامہ فرشتوں کا شعار ہے

دلیل نمبر ۱: عَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بالعمائم فَإِنَّهَا سیماء الْمَلَائِكَة وأخوها خلف ظهوركم۔[29]

[29] (شعب الایمان، مشکوۃ المصابیح باب اللباس، ص ۳۰۵)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا تم پر عمامہ لازم ہے کہ فرشتوں کی علامت ہے اور اس کا شملہ پس پشت چھوڑ دو۔

(اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔)

دلیل نمبر ۲: عن عبد اللہ بن عباس و مالک بن اوس وعلی قالوا الرسول علیه السلام مُسَوِّمِینَ قالَ معلَّمینَ و کانت سیما الملائِکۃِ العمائم۔ (الحدیث)

حضرت ابن عباس، مالک بن اوس اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا مسومین کا معنی معلمین (علامت والے) ہے اور فرشتوں کی علامت ونشانی عمامہ ہے (آخر حدیث تک)۔

جیسا کہ عمامہ کے رنگوں کے بیان میں جو کہ چالیس محدثین سے ثابت ہیں، اس بیان میں آرہی ہیں علیم بالعمائم سے عمامہ کی مواظبت ثابت ہورہی ہے، اھ۔ جس سے ثابت ہوا کہ عمامہ پہننا سنت مؤکدہ ہے۔

استطاعت کے باوجود بلا عمامہ نماز مکروہ تحریمہ ہے اور اسے معیوب سمجھنا کفر ہے

النوع الاول

بغیر عمامہ کے نماز مکروہ تحریمہ ہے۔

دلیل نمبر ۱: عمامہ پہننا سنت مؤکدہ ہے، لہٰذا قدرت واستطاعت کے باوجود بلا عمامہ نماز پڑھنا مکروہ تحریمہ ہوا۔[30] بحر سے مکروہات نماز نقل کرتے ہوئے۔[31]

دلیل نمبر ۲: عمامہ اسلام، مسلمان اور ملائکہ کا شعار ہے علیکم بالعمائم سے مامور بہ ہے جیسا کہ گزر چکا ہے، نیز تفصیلی بیان آئندہ آرہا ہے جس سے معلوم ہوا کہ اس کے بغیر نماز مکروہ تحریمہ ہے۔

دلیل نمبر ۳: تُكْرَهُ الصَّلَاةُ حَاسِرًا رَأْسَهُ إِذَا كَانَ يَجِدُ الْعِمَامَةَ وَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ تَكَاسُلًا أَوْ تَهَاوُنًا، كَذَا فِي الذَّخِيرَةِ۔

ننگے سر نماز مکروہ تحریمہ ہے جب کہ عمامہ موجود ہو کیونکہ اس نے اب یہ فعل سستی وکاہلی کی بناء پر کیا اسی طرح ذخیرہ میں ہے۔[32]

اور یہی مختار ہے، اسی طرح غیاثیہ میں ہے، اھ۔[33]

دلیل نمبر ۴: اور اس کا سبب یہ ہے کہ سر چھپانا مشکل لگتا ہو اور نماز میں اس کو کوئی اہمیت نہ دیتا ہو جس کی وجہ سے نماز میں سر پر عمامہ نہیں رکھتا، یہی معنیٰ ہے فقہاء کرام کے اس قول وتھاونا بالصلوٰۃ کا۔[34]

حلیہ میں ہے:

اصل الکسل ترک العمل لعدم الإرادة فلو لعدم القدرة فھو العجز۔[35]

---

[30] (شامی، ج ۱، ص ۴۳۹)

[31] (تلویح شامی باب السنن، ج ۱، ص ۳۱۵، باب الکراھیۃ بحوالہ زیلعی، ج۵، ص ۲۱۵)

[32] (عالمگیری، باب مکروہ الصلوٰۃ، ص ۱۴۸، نور الایضاح والمراقی، ص ۲۱۴، المیہ وکبیری، ص ۳۹۲، تنویر الابصار والدر المختار، ص ۴۳۱، شرح وقایہ، ص ۱۸)

[33] (مجموعہ سلطانی، ص ۴۳ وخلاصہ، ص ۶۱)

[34] (کبیری، ص ۳۹۲، شامی، ج ۱، ص ۴۳۱)

[35] (حلیۃ، ج ۱، ص ۳۱)

کسل کا معنی ہے ارادہ نہ ہونے کی وجہ سے عمل ترک کر دینا کیونکہ اگر عمل کی استطاعت ہی نہ ہو تو اسے عجز و عاجز ہونا کہتے ہیں کسل نہیں۔

میں اقوال کہتا ہوں کہ عمامہ کے نیچے ٹوپی ہو یا نہ ہو برابر ہے، اگر درمیان سے سر ننگا ہو تو اسے کونہ حاسرًا کہتے ہیں جو کہ مکروہ کی ایک صورت ہے۔

اس پر دلیل اگر درمیان سے ٹوپی ننگی ہونا کونہ حاسدًا میں شامل ہے۔ مذکورہ بالا دلیل نمبر ۳ سبب والی صورت ہے اسی طرح دلیل نمبر ۴ اور ۵ ہے۔

نیز طحطاوی میں جو اعتجار کی تعریف ہے وہ یہ ہے:

والمراد أنه مکشوف عن العمامة لا مکشوف أصلا کما یاتی۔[36]

اعتجار سے مراد یہ ہے کہ درمیان میں سر عمامہ سے ننگا ہو نہ یہ کہ (بغیر ٹوپی) ننگا ہو۔

الرابع: قولهم تکره ان یصلی وهو معتجر وهو ان یشد حول رأسه العمامة ویکشف هامة، اھ۔

چوتھا فقہاء کا قول ہے کہ اعتجار کی حالت میں نماز مکروہ ہے اور وہ یہ ہے کہ سر کے ارد گرد دستار باندھ لے اور کھوپڑی ننگی رکھے۔[37]

اسی طرح بحر الرائق میں ہے، اھ۔[38]

---

[36] (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح، ج ۲، ص ۳۶۵، الناشر: دار الکتب العلمیة بیروت-لبنان)

[37] (خلاصه فی بیان المکروهات، ص ۶۱، زیلعی، ص ۱۲۴، عالمگیری، ص ۱۴۹، نور الایضاح ومراقی الفلاح، ص ۲۱۰، منیة وکبیری، ص ۳۹۳، درمختار، ج ۱، ص ۴۳۸، ردالمختار باب کراهة تحریمیه، ج ۱، ص ۴۳۹، طحطاوی کی مذکورہ بالا اعتجار کی تعریف، ص ۲۱۰، ولوالجی نے کہا: اور نماز سے خارج بھی مکروہ ہے۔)

[38] (عالمگیری باب المکروہ، ص ۱۴۹)

دستار سر سے اتار کر زمین پر رکھنا یا زمین سے اٹھا کر سر پر رکھنا، دونوں صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی البتہ مکروہ ہے۔

اسی طرح السراج الوھاج میں ہے، اھ۔[39]

کیونکہ اس نے استطاعت کے باوجود بغیر دستار کے نماز پڑھی ہے۔

مطلق کراہت کا لفظ جب بولا جاتا ہے تو اس سے مراد مکروہ تحریمہ ہوتا ہے۔[40]

کل مکروہ حرام عند الامام محمد و عندھما لا لکن الحرام اقرب۔[41]

ہر مکروہ امام محمد کے نزدیک حرام ہے اور شیخین کے نزدیک نہیں، البتہ حرام کے نزدیک ترین ہے، اھ۔

سوال: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ عمامہ سنت مؤکدہ ہو اور اس کا ترک مکروہ ہو، جبکہ فقہاء کرام نے فرمایا: والمستحب ان یصلی الرجل فی ثلاثة اثواب قمیص و ازار و عمامة۔ مرد کا تین کپڑوں میں نماز پڑھنا مستحب ہے، وہ یہ ہیں قمیض، چادر اور عمامہ۔ خلاصۃ الفتاویٰ، ج ا، تاتارخانیہ، بدائع الصنائع، التحفہ، کبیری وغیرھا، چادر اور عمامہ۔

جواب نمبر ا: نماز کے لئے مجموعی طور پر تین کپڑے مستحب ہیں نہ یہ کہ انفرادی طور پر ورنہ یہ قول قرآن و حدیث اور اجماع امت کے خلاف ہے کیونکہ ستر عورت کی مقدار فرض ہے جیسا تمام متون شروحات اور فتاویٰ جات کی کتب میں موجود ہے۔

---

[39] (ھندیہ، ج ا، ص ۱۵۰)

[40] (شامی، ج ا، ص ۸۹، ۳۴۳، ج ا، ص ۴۲۶)

[41] (تنویر الابصار، ج۵، ص ۲۱۵)

جواب نمبر ۲: یہاں لفظ مستحب بمعنی سنت ہے سابقہ دلیل کے مطابق اور مستحب اور سنت ہر ایک کا دوسرے پر اطلاق جائز ہے۔[42]

سوال: علماء کرام فرماتے ہیں اگر نمازی ایک ہی کپڑے سے تمام بدن کو ڈھانپ کر نماز پڑھے تو جائز ہے؟(بدائع، تحفہ، کبیری وغیرہ)

جواب: لفظ جواز کا معنی ہے جو شرعًا ممنوع نہ ہو لہٰذا امباح، مکروہ، مستحب، سنت اور واجب سب پر جواز کا اطلاق ہو سکتا ہے۔(شامی، جلد اول)

ہر وہ لباس جو خلاف سنت ہو وہ مکروہ ہے۔[43]

النوع الثانی: عمامہ کو حقیر سمجھنا کفر ہے

دلیل نمبر ۱: ان فعله استخفافا کفر۔

اگر حقارت سے کیا تو کافر ہو گیا۔[44]

دلیل نمبر ۲: و اما الاستهانة لها کفر۔[45]

اور لیکن اس (عمامہ) کی اہانت کرنا کفر ہے۔

دلیل نمبر ۳: و لیس معناه الاستخفاف بها و الاحتقار لانه کفر، اھ۔[46]

اور اس کا معنی ''معمولی سمجھنا اور حقیر جاننا'' نہیں کیونکہ وہ تو کفر ہے۔

---

[42] (غایۃالاوطار، ج ۱، ص ۸۵)
[43] (جامع الرموز، ص ۴۳۲)
[44] (طحطاوی، ص ۲۱۶)
[45] (الدر المختار، ج ۱، ص ۴۳۱)
[46] (کبیری، ص ۳۹۲)

دلیل نمبر ۴: من استقبح من آخر جعل بعض العمامة تحت حلقه کفر، اھ۔[47]
جس نے قبیح جانتے ہوئے عمامہ کے کچھ حصہ کو گلے کے نیچے کرلیا تو وہ کافر ہو گیا۔

قرآن سے عمامہ کا ثبوت

۱۔ یُمْدِدْکُمْ رَبُّکُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِکَةِ (آل عمران ۱۲۵)

ترجمہ: تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا۔

اس آیت کے تحت متعدد مفسرین اور چالیس محدثین نے ذکر کیا ہے کہ سومتہ سین کے ضمہ کے ساتھ کا معنی عمامہ ہے اور فرشتوں کی علامت عمامہ تھی، جیسا آئندہ عمامہ کے رنگوں کے ضمن میں آرہا ہے۔[48]

جبکہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا:

علیکم بالعمائم فانھا سیما الملائکة۔

تم پر عمامے لازم ہیں کہ یہ فرشتوں کی علامت ہے۔

جیسا کہ یہ حدیث آرہی ہے:

۲۔ وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ (المدثر ۴)

ترجمہ: اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔

اس آیت میں ثیاب جمع ثوب کی ہے اور جمع کا اطلاق تین افراد پر ہوتا ہے جو کہ قمیص، چادر اور عمامہ ہیں جیسا کہ خلاصہ کے حوالہ سے اس کا ذکر ہو چکا ہے اس میں نماز کا ذکر بھی ہے جس پر قرینہ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ (المدثر ۳) ہے۔

---

[47] (مسائرہ لابن ھمام، دعامۃ، ص ۱۸، مسامرہ، ص ۱۴۹، ظھیریہ، خلاصہ، شرح فقہ اکبر لملا علی قاری، ص ۲۰۹، بحر، ج۵، ص ۱۲۹، شامی، ج۳، ص ۲۶۹)

[48] (سیرت شامی، دعامہ، ص ۴)

۳۔ يَابَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (الاعراف ۳۱)

ترجمہ: اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ۔

اس میں فرمایا جب تم نماز پڑھنا چاہو تو زینت والا لباس پہنو۔ اور سنت بھی یہی ہے کہ نمازی اچھی ہیئت اور لباس میں نماز پڑھے کیونکہ انسان نماز میں اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، لٰہذا طہارت و ستر کی طرح زینت بھی مستحسن ہے، اھ (مدارک) میں کہتا ہوں کہ عمامہ اچھی ہیئت سے ہے لفظ خذوا امر ہے جس میں اصل وجوب ہے لیکن یہاں سنت ہے۔

احادیث سے عمامہ کا ثبوت

نوع اول: احادیث سابقہ و لاحقہ سے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی لباس وغیرہ میں بھی اقتداء ثابت ہوتی ہے، لباس میں عمامہ بھی شامل ہے۔ نیز یہ فرشتوں کی علامت ہے۔ مومنوں اور اسلام کا شعار ہے مسلمانوں اور کفار کے درمیان امتیاز ہے اور مساجد اور بالخصوص جمعہ میں تجمل وزینت کی زیادہ تاکید کی گئی ہے، زینت لباس میں عمامہ بھی شامل ہے۔

دوسری نوع: احادیث میں عمامہ کا حکم ہے۔

۱۔ عن عبادة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: عليكم بالعمائم۔[49]

عبادۃ بن صامت نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا عمامہ کو لازم پکڑو۔

۲۔ عن اسامة بن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اعتموا تزدادوا حلما۔[50]

اسامہ بن عمر فرماتے ہیں کہ آقا علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا عمامہ پہنو کہ اس سے حلم و وقار بڑھتا ہے۔

---

[49] (شعب الایمان للبیھقی، مشکوٰۃ المصابیح، باب لباس، ص ۳۷۵، ابن عدی، طبرانی کبیر، دعامہ، ص ۸)

[50] (ابن عدی، ابن قانع، بیھقی، دعامہ، ص ۱۱)

۳۔ یہی اسامہ والی حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعًا طبرانی نے کبیر میں، حاکم نے مستدرک میں روایت کی ہے اور بزاز نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما والی حدیث کے شواہد ذکر کئے ہیں، یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے مگر شواہد سے ضعف دور ہو جاتا ہے۔[51]

۴۔ نیز رامھرمزی اور دعامہ نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

۵۔ عن اسامۃ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم اعتموا تحلموا۔[52]

اسامہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا عمامہ پہنو، باوقار بنو۔

۶۔ عن سالم دخلت علی ابن عمر و قال لی یابنی اعتم تحلم و تکرم۔[53]

سالم کہتے ہیں کہ میں ابن عمرو کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا بیٹا عمامہ پہن باوقار اور باعزت بن جائے گا۔

۷۔ عن عبدالاعلی بن عدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم ھکذا فاعتموا فإن العمائم سیما الإسلام۔

عبد الاعلی بن عدی سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا اس طرح عمامہ پہنو کہ عمامہ اسلام کا شعار ہے۔[54]

۸۔ عن ابن عوف قال عممنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم فقال یا ابن عوف ھکذا اعتم۔ (الحدیث)

---

[51] (دعامہ، ص ۱۱)

[52] (اخرجہ محمد بن مصناح، دعامہ، ص ۱۰)

[53] (ابن نجار، دعامہ، ص ۱۲)

[54] (ابو نعیم، قسطلانی باب العمائم، ج۸، ص ۴۲۸)

ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے مجھے عمامہ پہنایا تو فرمایا اے ابن عوف اسی طرح عمامہ پہنا کرو۔[55]

۹۔عن خالد بن معدان التابعی مرسلا قال النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہٖ وسلم اعتموا خالفوا علی الأمم قبلکم۔[56]

خالد بن معدان تابعی نے مرسلاً روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا عمامہ پہنو اور پہلی امتوں کی مخالفت کرو۔

اس سبب کا تقاضہ ہے کہ **اعتموا** میں ہمزہ کو مکسور اور میم کو مشدد پڑھا جائے اس کا معنی ہو گا **البسوا العمائم** یعنی عمامہ پہنو، سر پر باندھو۔(**فیض القدیر**)

۱۰۔ قال النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم تَسَوَّمُوا فَإِنَّ الْمَلاَئِکَۃَ قَدْ تَسَوَّمَتْ۔[57]

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا سر پر عمامہ باندھو کہ فرشتوں نے (بطور) علامت باندھا۔

۱۱۔ وقال النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم تعمموا فان الملائکۃ تعممت۔[58]

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا عمامہ باندھو کیونکہ فرشتوں نے عمامے باندھے ہیں۔

---

55 (ابن ابی شیبۃ، قسطلانی باب اللباس، ص ۴۲۸ و عن ابن عمر)

56 (شعب الایمان للبیھقی، ج۵، ص ۱۷۶، الناشر: دار الکتب العلمیۃ - بیروت)

57 (ابن ابی شیبۃ، کنوز الحقائق، لباب الاخبار، ص ۳۱)

58 (کنوز الحقائق، لباب الاخبار، ص ۳۱)

عارف باللہ شیخ حفنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس حدیث سے فرشتوں کی صفات سے متصف ہونے کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم تقاضا فرما رہے ہیں۔[59]

نوع ثالث نماز کی فضیلت کے ضمن میں عمامہ کا عمومی ثبوت

حدیث نمبر ا: عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم صَلاَةٍ، تَطَوُّعٍ وَفَرِيضَةٍ بعمامة تعدل خمسا وعشرين صلاة بلا عمامة وجمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة بلا عمامة۔[60]

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا عمامہ کے ساتھ ایک نفلی یا فرضی نماز بغیر عمامہ کے پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک نماز جمعہ بغیر عمامہ کے ستر نماز جمعہ کے برابر ہے۔(اسے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں، دیلمی نے مسند الفردوس میں اور ملا علی قاری نے مرقات المفاتیح میں ذکر کیا ہے)۔

حدیث نمبر ۲: عن جابر قال علیه السلام رکعتان بعمامة أفضل من سبعين رکعة بغير عمامة۔[61]

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا عمامہ کے ساتھ دو رکعت بغیر عمامہ کے ستر رکعات سے بہتر ہے۔(دیلمی نے مسند الفردوس میں ذکر کیا)۔

---

[59] (الدعامہ، ص ا)
[60] (مسندالفردوس، مرقات المفاتیح باب اللباس، ص ۴۲۷)
[61] (مسندالفردوس، ج ا، ص ۲۱۹، دعامہ، ص ۹، لباب الاخبار، کنوز الحقائق، ص ۲)

حدیث نمبر ۳: وفی روایۃ صلوۃ مع عمامۃ خیر من سبعین صلوۃ بلا عمامۃ، اھ۔[62]

ایک روایت میں ہے کہ عمامہ سے ایک نماز بغیر عمامہ کے ستر نمازوں سے افضل ہے۔

حدیث نمبر ۴: قال النبی علیہ السلام الصلوۃ مع العمامۃ عشرۃ آلاف حسنۃ، اھ۔[63]

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنا دس ہزار نیکی ہے۔

میں (مولانا شائستہ گل) کہتا ہوں کہ احادیث میں تین اعداد کا ذکر ہوا۔ پچیس، ستر، دس ہزار اس سے حد معین مقصود نہیں بلکہ کثرت ثواب مراد ہے، اھ۔[64]

نوع رابع جمعہ کے لئے عمامہ کا ثبوت بعینہ مطلق نماز کے لئے ثبوت ہے

حدیث نمبر ۱: عن عمرو بن حریث ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم خطب وعلیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفیھا بین کتفیہ یوم الجمعۃ۔[65]

عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تو آپ کے سر پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا جس کے دونوں اطراف دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑے ہوئے تھے۔

حدیث نمبر ۲: عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خطب الناس وعلیہ عمامۃ سوداء۔[66]

---

62 (قنیۃ، دار العمامۃ، دعامہ، مسلک المتقین جامہ، ص ۲۹۹، صلوۃ السعودی، حاشیہ شمائل ترمذی، ص ۵۰۳، اشعۃ اللمعات، حاشیہ ترمذی باب اللباس، ج ۱، ص ۲۱۹، رسالہ آداب سید البشر ھدایۃ الابرار، ص ۳۶)

63 (کنوز الحقائق، ص ۷۷، لباب الاخبار، ص ۳۱)

64 (شرح الشمائل شیخ حفنی، دعامہ، ص ۹)

65 (صحیح مسلم باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام ج ۲ ص ۹۹۰ رقم الحدیث ۱۳۵۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

66 (شمائل ترمذی، ص ۵۳)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مروی ہے کہ آقا علیہ السلام نے جمعہ کے روز لوگوں کو خطبہ دیا تو آپ پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا۔

حدیث نمبر ۳: عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم ان اللہ تعالیٰ و ملائکتہ یصلون علی اصحاب العمائم یوم الجمعۃ۔[67]

ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بروز جمعہ عمامے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں (عقیلی نے اسے ضعفاء میں، ابن عدی نے کام، طبرانی نے کبیر، ابو نعیم نے حلیہ، شیرازی نے القاب میں ذکر کیا)۔

حدیث نمبر ۴: عن واثلۃ بن الاصقع نحوہ مرفوعا۔[68]

واثلہ بن اصقع سے بھی ایسے ہی مرفوعًا مروی ہے۔

حدیث نمبر ۵: عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم "إن للہ ملائکۃ مؤکلین بأبواب الجوامع یوم الجمعۃ یستغفرون لأصحاب العمائم البیض"۔[69]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے فرشتوں کی ایک جماعت مقرر ہے جو جمعہ کے روز جامع مساجد کے دروازوں پر بیٹھ کر سفید عمامہ پہن کر آنے والے نمازیوں کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہے۔

---

67 (الفردوس بماثور الخطاب ج ۱ ص ۱۴۷ رقم الحدیث ۵۲۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، واخرج العقیلی في الضعفاء وابن عدی فی الکامل؛ وقال منکر، والطبرانی فی الکبیر، وأبو نعیم فی الحلیۃ والشیرازي فی الألقاب، الدعامہ، لباب الأخبار، ص ۳۱)

68 (طبرانی کبیر، دعامہ، ص ۱۹)

69 (ذکرہ السیوطي في اللالی، ج ۲، ص ۲۴، اللالی عقیلی، ابن عدی، طبرانی، ابو نعیم، شیرازی، دعامہ، ص ۹)

حدیث نمبر٦: عن جعفر بن عمرو بن حريث عن أبيه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يخطب على المنبر وعليه عمامة سوداء وقد أرخى طرفيها بين كتفيه۔
وفي حديث الحسن بن علي عند أبي داود أنه رأى النبي -صلى الله عليه وسلم- على المنبر وعليه عمامه سوداء قد أرخى طرفها بين كتفيه۔[70]

جعفر بن عمرو بن حریث اپنے باپ سے اور حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو منبر پر تشریف فرما دیکھا تو آپ پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا جس کی طرف دونوں کندھوں کے درمیان لٹکی ہوئی تھی۔

حدیث نمبر٧: عن ابی اسحاق قال ارانی علی بن ابی طالب وهو یخطب وعلیه ازار ورداء وعمامة، اھ۔[71]

ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت علی مرتضیٰ ابن ابی طالب دکھائے گئے جب کہ آپ پر تہہ بند، چادر اور عمامہ تھا۔

نوع خامس وضو کے ضمن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے لئے عمامہ کا ثبوت جو کہ بعینہ نماز کے لئے ثبوت ہے

حدیث نمبر ا: قال بكر وقد سمعت من ابن المغيرة ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ فمسح بناصيته وعلى العمامة وعلى الخفين۔[72]

بکر نے کہا کہ میں نے ابن مغیرہ سے سنا کہ یقیناً نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے وضو کیا تو ناصیہ، عمامہ اور موزوں پر مسح کیا۔

---

[70] (ابو داؤد، ج۲، ص ۲۰۹، قسطلانی، ج۲، ص ۴۲۸)
[71] (درمنثور، مکارم اخلاق الطبرانی، افضل الکلام، ص ۲۸)
[72] (مسلم، نووی، ج ا، ص ۲۹۲، قسطلانی، ج ا، ص ۲۶۸)

حدیث نمبر ۲: عن ابن المغیرۃ بن شعبۃ أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فمسح بناصیتہ وعلی العمامۃ وعلی الخفین۔[73]

ابن مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے وضو کیا اور اپنے ناصیہ (سر کا اگلا حصہ) عمامہ اور موزوں پر مسح کیا۔

حدیث نمبر ۳: عنہ مسح علی الخفین ومقدم رأسہ وعلی عمامتہ۔[74]

انہیں سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے موزوں، اپنے سر کے اگلے حصہ اور عمامہ پر مسح کیا۔

حدیث نمبر ۴: عن أنس بن مالک قال رأیت رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- یتوضأ وعلیہ عمامۃ قطریۃ فأدخل یدہ من تحت العمامۃ فمسح مقدم رأسہ ولم ینقض العمامۃ۔[75]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو وضو کرتے دیکھا، قطریہ (روئی) کا عمامہ تھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے عمامہ اتارے بغیر عمامہ کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر سر کے اگلے حصہ کا مسح کیا۔

ابو داؤد نے اسے روایت کرنے کے بعد خاموشی اختیار کی، منذری، حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور اس پر خاموشی اختیار کی، اھ۔[76]

حدیث نمبر ۵: عن عطاء انہ علیہ السلام توضا فی العمامۃ ومسح علی الناصۃ۔[77]

---

73 (مسلم، نووی، ج ۱، ص ۲۹۴، نصب الرایۃ، ج ۱، ص ۲)

74 (مسلم نووی، ص ۲۹۸)

75 (سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۵۶، الناشر: دار الکتاب العربي-بیروت)

76 (نصب الرایہ، ج ۱، ص ۲)

77 (بیھقی فتح القدیر، ص ۵، امام شافعی، قسطلانی، ج ۱، ص ۲۶۸)

عطاء سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام نے عمامہ سر پر رہتے ہوئے وضو کیا اور اپنے سر کے اگلے حصے کا مسح کیا۔

ابن ھمام، ابن حجر اور قسطلانی نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے لیکن ایک اور وجہ سے جو کہ موصول ہے سے اس کی تائید ہو جاتی ہے۔[78]

نوع سادس ائمہ اربعہ مجتہدین، صحاح ستہ و دیگر محدثین کی احادیث سے عمامہ کا ثبوت

احادیث امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۔ عن ابن عمر قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکة علی بعیر أورق متقلدا بقوس متعمما بعمامة سوداء من وبر۔[79]

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فتح مکہ کے دن بھورے اونٹ پر کمان لٹکائے اون کا سیاہ عمامہ سر پر باندھے ہوئے تھے۔

۲۔ عن ابن عمر أن رجلا قال: یا رسول اللہ ماذا یلبس المحرم من الثیاب قال: لا یلبس القمیص ولا العمامة ولا القباء ولا السراویل, اھ۔[80]

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم محرم کون سے کپڑے پہن سکتا ہے، فرمایا: قمیص، عمامہ، جبہ اور شلوار نہیں پہن سکتا۔

---

[78] (فتح القدیر، ص ۵، قسطلانی، ص ۲٦۸)
[79] (شرح مسند ابی حنیفۃ، ج ۱، ص ۲۳۲)
[80] (مسند الامام الاعظم، ج ۱، ص ۳۷۳)

احادیث امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۔ مذکورہ بالا حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی روایت کیا ہے۔[81]

۲۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ مجھے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت پہنچی ہے کہ ان سے عمامہ کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا پانی کا سر کے بالوں کو لگنا ضروری ہے۔
امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور یہی امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔[82]

احادیث امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۔ عطاء سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے وضو کیا تو عمامہ کو پیچھے ہٹا کر سر کے اگلے بالوں پر مسح کیا۔[83]

نیز اس کا ذکر وضو کے بیان میں ہو چکا ہے۔

۲۔ اور اگر کوئی شخص صرف عمامہ پر ہی مسح کرتا ہے اور سر کے کسی حصہ پر مسح نہیں کرتا تو یہ جائز نہیں یہ ہمارے یعنی شافعیوں کے نزدیک بلا اختلاف ہے، اور یہی امام مالک، ابو حنیفہ اور اکثر علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا مذہب ہے۔[84]

---

81 (موطا امام مالک، ص ۲۰۰)
82 (موطا امام محمد، ص ۷۰، باب المسح علی العمامۃ)
83 (امام شافعی، قسطلانی، ج ۱، ص ۲۲۸)
84 (نووی، باب مسح الخفین، ج ۱، ص ۲۹۴)

احادیث امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۔ مذکورہ بالا حدیث امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی روایت کی ہے، نیز اسے ابن خزیمہ، ابی عوانہ نے بھی روایت کیا۔[85]

۲۔ وضو میں جو صرف عمامہ پر مسح کا اکتفا کر لیتا ہے تو وہ امام احمد کے نزدیک جائز ہے۔[86]

احادیث بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۔ جعفر بن عمرو اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو عمامہ اور موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔[87]

۲۔ حدیث ابن عمر جو کہ مسند امام اعظم، امام مالک کے حوالے سے مذکور ہو چکی ہے۔[88]

وجہ استدلال: ۱۔ ولا عمامۃ کے قول سے باب کے ساتھ مطابقت ہے۔[89]

۲۔ ترجمہ اور حدیث سے اس طرف اشارہ کیا کہ حالت احرام کے بغیر عمامہ پہننا سنت انبیاء و مرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین ہے اس لئے حالت احرام میں اس کو ترک کرنے کا حکم دیا۔[90]

---

85 (تعلیق الممجد، ص ۲۰۹)

86 (قسطلانی، ج ۱، ص ۱۸۰، نووی المسح علی الخفین، ج ۱، ص ۲۹۴)

87 (بخاری، ج ۱، ص ۳۲)

88 (بخاری شریف، کتاب العلم، ج ۱، ص ۲۵، کتاب الحج، ج ۱، ص ۱۷۱، باب ابرانس، ج ۱، ص ۷، کتاب اللباس باب السراویل، ص ۱۷، باب العمائم، ص ۱۷)

89 (قسطلانی، ج ۸، ص ۴۲۸)

90 (الدعامۃ، ص ۱۲)

احادیث مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ

امام مسلم نے اپنی جامع میں تین احادیث یعنی حدیث بکر مغیرہ سے دو احادیث روایت کی ہیں جو کہ اثبات عمامہ کے ضمن میں پہلے مذکور ہو چکی ہیں، اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

احادیث ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۔عن ابن عمر قال: کان النبي صلی اللہ علیہ وسلم إذا اعتم سدل عمامته بین کتفیه۔[91]

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم جب عمامہ پہنتے تو دو کندھوں کے درمیان اس کا ایک پہلو لٹکاتے تھے اور امام ترمذی نے اسے حدیث حسن غریب کہا۔

۲۔ عن رُکَانَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلی الله علیه وسلم- يَقُولُ إِنَّ فَرْقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلاَنِسِ۔[92]

رکانہ ابن عبد یزید مطلبی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا ہمارے اور مشرکین کے مابین امتیاز ٹوپیوں پر عمامے باندھنا ہے۔

۳۔ عن جابر قال : (دخل النبي صلی الله علیه وسلم مکة یوم الفتح وعلیه عمامة سوداء۔[93]

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

---

[91] (ترمذی باب العمائم، ص ۲۱۹، شمائل، ص ۵۰۳، مشکوۃ باب اللباس، ص ۳۰۳)
[92] (ترمذی باب اللباس، ص ۲۱۹)
[93] (ترمذی، ص ۲۱۹، شمائل، ص ۵۰۳)

۴۔ عمرو بن حریث فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے سر پر سیاہ عمامہ دیکھا۔[94]

۵۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کوئی نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو اس کا نام عمامہ، قمیص، رداء یعنی چادر وغیرہ لے کر دعا فرماتے:

اللھم لک الحمد أنت کسوتنیہ أسألک و خیر ما صنع لہ و أعوذ بک من شرہ و شر ما صنع لہ۔

اے اللہ! تیرے لئے ہی حمد وثناء ہے جس طرح تو نے مجھے یہ پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس کی بھلائی جس کے لئے یہ بنایا گیا اور میں تجھ سے اس کے شر سے اور اس کے شر سے جس کے لئے بنایا گیا ہے پناہ چاہتا ہوں۔[95]

۶۔ قال نافع: و کان ابن عمر یسدل عمامۃ بین کتفیہ۔[96]

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے عمامہ کا سدل اپنے دو کندھوں کے مابین رکھتے تھے۔

۷۔ عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد اور سالم کو دیکھا وہ اسی طرح (سدل) کرتے تھے۔[97]

---

94 (شمائل، ص ۵۰۳)

95 (ترمذی، ص ۲۱۹، ابو داؤد، مشکوٰۃ المصابیح، ص ۳۱۹)

96 (ترمذی، باب لباس، ص ۲۱۹، شمائل، ص ۵۰۳)

97 (ترمذی، ص ۲۱۹، شمائل، ص ۵۰۳)

احادیث ابو داؤد رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے عمامہ میرے سر پر باندھا تو اس کا سدل میرے آگے اور پیچھے رکھا (یعنی نیچے والا سرا پیچھے اور اوپر والی طرف کا کچھ حصہ اگلی جانب تھا، جیسے افغانستان، سرحد، وزیرستان کے لوگ رکھتے ہیں۔ مترجم)[98]

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث جو وضو کے ضمن میں ابھی مذکور ہوئی۔[99]

۳۔ حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ: آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو وضو کرتے دیکھا (آخر حدیث تک)۔[100]

۴۔ حضرت عمرو بن حریث اور امام حسن کی مروی حدیث جمعہ سے متعلق احادیث کے ضمن میں گزر چکی ہے۔[101]

۵۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے غدیر خم کے دن میرے سر پر عمامہ باندھا تو اس کا حصہ میرے کندھے پر لٹکایا۔[102]

---

[98] (ابو داؤد، مشکوٰۃ شریف، ص ۳۰۳، ابن ابی شیبۃ، قسطلانی، ج۸، ص ۴۲۸)

[99] (ابو داؤد، ج ۱، ص ۲۰۹)

[100] (ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ شریف، ص ۳۱۹)

[101] (ابو داؤد، ج ۱، ص ۲۰۹، قسطلانی، ج۸، ص ۴۲۸)

[102] (ابو داؤد طیالسی، ابن ابی شیبہ، سنن کبریٰ بیہقی، دعامہ، ص ۶، ابو نعیم معرفت صحابہ میں، دیلمی، دعامۃ، ص ۸)

احادیث نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ

ا۔ عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم پر خر قانیہ عمامہ دیکھا۔[103]

۲۔ سالم کی حدیث الاسبال پہلے گزر چکی ہے۔

احادیث ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت سالم کی حدیث الاحسان جو کہ بحوالہ نسائی بھی گزر چکی ہے۔[104]

عمامہ کے رنگوں کا بیان

عمامہ کے پانچ رنگ ہیں جن میں سے سفید افضل ہے اور سفید ہی غزوۂ بدر میں تھا۔

عن عائشة عن علی و ابنِ عباسٍ قال کان سِیما الملائکةُ یومَ بدرٍ عمائمُ بیضٌ قدأرسلوھاإلی ظھورِھم۔[105]

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ غزوۂ بدر کے دن فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جن کے شملے ان کی پشت پر تھے۔

---

[103] (نسائی، شرح شمائل مناوی، حاشیہ نسائی امام سیوطی، غریب المروی للبازری، دعامہ، ص ۹۲)

[104] (ابن ماجہ، مشکوٰۃ شریف، ص ۳۱۹)

[105] (ابن مردویہ، ابن کثیر، سورۃ آل عمران، ج ۲، ص ۲۸، سیرت حلیہ و دعامۃ، ص ۲۵، جلالین، صاوی، خازن، ص ۲۸۰، اسحاق، طبرانی، دعامہ، ص ۲۶)

سفید رنگ بوجوہ افضل ہے

۱۔ سفید رنگ اس لئے بھی افضل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اور خلفاءراشدین نے اس پر مواظبت کی۔[106]

۲۔ محدثین، اصحاب سیر کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے عمامہ کا رنگ سفید، سیاہ، زرد اور اکثر سفید تھا۔[107]

۳۔ افضل سفید رنگ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اور فرشتوں کا دیگر رنگ کا عمامہ زیب تن فرمانا اس کا معارض نہیں ہے کیونکہ اس کے کئی مقاصد ہیں ان کے تحت مختلف رنگ پہنے جاسکتے ہیں۔[108]

اور اس پر دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور سمرہ بن جندب سے مروی ہے کہ:

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم البسوا الثياب البيض أي العمامة والإزار والرداء۔[109]

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو یعنی عمامہ، قمیص اور چادر سفید پہنو۔

فإنها أطهر وأطيب وكفنوا فيها موتاكم۔[110]

---

106 (نووی، ج ۱، ص ۱۵۷)

107 (اسعاف الراغبین، دعامہ، ص ۸۵، مسلک المتقین جامہ، ص ۲۹۸)

108 (شرح شمائل ترمذی مناوی، تحفۃ المحتاج، دعامہ، ص ۸۵)

109 (التیسیر للمناوی، دعامہ، ص ۸۲)

110 (احمد، دارقطنی، ترمذی، ج ۵، ص ۱۱۷، الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت)

کیونکہ سفید کپڑا زیادہ پاکیزہ ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم اور حاکم نے اس کو صحیح کہا۔[111]

بدر میں سیاہ عمامے تھے

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا فرشتے مسومین یعنی علامت والے تھے ان کی پہچان سیاہ رنگ کے عمامے بدر کے دن تھے۔[112]

بدر میں زرد رنگ کے عمامے تھے، ابن عباس، مروہ، ہشام، کلبی ویحیٰ اور زبیر نے کہا۔

قال الرسول عليه السلام المسومين معلمين كان علي الملائكة عمائم صفر قد أرسلوها بين أكتافهم۔[113]

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا مسومین کا معنی ہے علامت والے کہ فرشتوں پر زرد رنگ کے عمامے تھے جن کے شملے کندھوں کے درمیان تھے۔

غزوۂ احد میں سرخ رنگ کے عمامے تھے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ احد کے میدان میں فرشتوں کی علامت سرخ رنگ کے عمامے تھے۔[114]

---

[111] (طبرانی، دعامہ، ص ۸۴)

[112] (طبرانی، دیلمی، سیرت حلیہ، ابن مردویہ، دعامہ، ص ٦٦، ابن کثیر، ج ۲، ص ۲۷۹)

[113] (جلالین، ص ۵۵، صاوی، ص ۱۵۷، مدارک، ص ۲۸۰، ابن بریر، روح البیان، ج ۲، ص ۹۰، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، ابن کثیر، سورت آل عمران، ص ۲۷۹، حاکم ابن اسحاق، دعامہ، ص ٦٦)

[114] (طبرانی، ابن مردویہ، دیلمی، دعامہ، ص ٦٦)

حنین میں سبز رنگ کے عمامے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا حنین کے دن فرشتوں کی علامت سبز رنگ کے عمامہ تھے۔[115]

رنگوں میں مطابقت

علماء و محدثین فرماتے ہیں کہ جن غزوات میں فرشتوں کے متعلق مختلف رنگوں کا ذکر ہے ان میں یوں تطبیق دی جاسکتی ہے کہ کچھ فرشتوں کے عماموں کا رنگ زرد تھا اور کچھ کا سبز، کچھ کا بیض اور سفید، کچھ کا سفید اور سیاہ اور بعض کا سرخ جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔[116]

عمامہ کا اجماع امت سے ثبوت

احادیث مبارکہ اور علماء امت کی عبارات سے واضح ہو جاتا ہے کہ عمامہ کے سنت ہونے پر امت کا اجماع ہے، نیز اس کے اسبال رکھنے پر بھی اسبال ہر کپڑے میں ہوتا ہے، چادر، قمیص یا عمامہ ہو۔[117]

عمامہ کے مسائل

۱۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اسبال یعنی جو حاجت سے زائد ہو اور لمبائی اور فراخی میں مقدار شرعی سے زائد ہو وہ مکروہ ہے۔[118]

---

115 (طبرانی، ابن مردویہ، ابن اسحاق، سیوطی، دعامہ، ص ٦٦)

116 (دعامہ، ص ٦٧)

117 (ابوداؤد، نووی باب لباس، ج ٢، ص ١٩٤، مرقات حاشیہ مشکوٰۃ شریف، ص ٣٦٥، مظاہر حق فصل سوم، ص ٣٧٩، ص ٤٨٣)

118 (نووی، ج ٢، ص ١٩٥)

۲۔عمامہ کھڑے ہو کر باندھنا چاہیئے بیٹھ کر باندھنا غربت کا پیش خیمہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

من تسرول قائما او تعمم قاعدا ابتلاہ اللہ ببلاء لا دواء لہ۔[119]

جو شلوار کھڑے ہو کر پہنے یا دستار بیٹھ کر باندھے اسے اللہ تعالیٰ ایسی بیماری میں مبتلا کر دے گا جس کی کوئی دواء نہ ہو۔

۳۔جو شخص دوبارہ عمامہ باندھنا چاہتا ہے وہ ایک ایک بل کر کے پہلے کھولے، یہ یکبارگی کھولنے سے زیادہ مستحسن ہے۔[120]

عمامہ کے طول وعرض کے بیان میں

طول (لمبائی) کمتر از ہفت گز عمامہ مپیچ کہ نساز دادائے سنت ہیچ۔

ترجمہ: سات گز سے چھوٹا عمامہ نہ باندھ کہ اس سے سنت ادا نہیں ہوتی۔[121]

۲۔رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کا عمامہ سات گز تھا اسی سے شملہ اور اوپر والی طرف (جو چھوڑی جاتی ہے) تھی، یہ قول امام طبری کی طرف منسوب ہے۔[122]

۳۔میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف منسوب قول پڑھا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کا عمامہ سات گز اور چوڑائی و عرض میں گز تھا۔[123]

---

[119] (برھنہ، ص ۱۴، کتاب السیر، مسلک المتقین، ص ۲۹۸)

[120] (خلاصۃ الفتاوی، ج ۲، ص ۵۵۰)

[121] (مسلک المتقین، ص ۲۹۸)

[122] (مدخل، دعامۃ، ص ۱۸، شرح سیرت شامیہ ابن حجر، جمع الوسائل، دعامہ، ص ۸۰)

[123] (بعض الحفاظ، دعامۃ، ص ۸۰)

۴۔ بعض احناف سے منقول ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی دستار عام طور پر سات گز کی تھی لیکن جمعہ وعیدین پر جو استعمال فرماتے تھے وہ بارہ گز کی تھی۔[124]

۵۔ علامہ جزری فرماتے ہیں کہ میں نے متعدد کتب کا مطالعہ کیا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے عمامہ کی مقدار معلوم کر سکوں لیکن مجھے تو کوئی حوالہ نہ ملا لیکن میرے بااعتماد اور قابل وثوق دوست نے بتایا کہ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کا عمامہ دو قسم کا تھا ایک چھوٹا اور ایک بڑا۔ چھوٹا سات گز کا اور لمبا بارہ گز کا تھا۔[125]

۶۔ علماء نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کا عمامہ اتنا بڑا بھی نہ تھا کہ جس کا اٹھانا باعث تکلیف ہو جیسا کہ آج کل کچھ لوگ بہت بڑا باندھ لیتے ہیں اور نہ اتنا چھوٹا تھا کہ گرمی، سردی کی تکلیف سے سر کی حفاظت نہ کرے بلکہ درمیانہ تھا۔[126]

عمامہ کا عرض

ا۔ دستار کا عرض اور چوڑائی نصف گز ہے یا اس سے کمی وبیشی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔[127]

---

124 (روضة الاحباب، ص۴۷۴، حاشیه دلائل الخیرات، حزب یوم الاحد، ص۲۱۵، گلوی شرح تحفة النصائح، ص۱۵۷)

125 (مرقات باب اللباس، ص۳۶۶، تصحیح المصابیح، شرح مواقف، دعامه، ص۸۱، مسلک المتقین، ص۱۹۸، رساله آداب سید البشر، تحفة رسولیه، هدایة الابرار، ص۳۵، ۳۶، لواقح الانوار امام عبدالوهاب شعرانی، دعامه، ص۶)

126 (مذاهب اللدنیه، شرح شفاء خفاجی، سیرت شامیه، شرح شمائل مناوی، جمع الوسائل لملا علی قاری، دعامة، ص۸۰)

127 (رساله آداب سید البشر، تحفه رسولیه، هدایة الابرار، ص۳۵، ۳۶)

۲۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اوپر حدیث مذکور ہوئی اس میں لفظ فی عرض ذراع ہے یعنی چوڑائی و عرض میں ایک گز۔[128]

ذراع کی مقدار

وگزے بیست وچہار انگشت است کہ شش قبضہ باشد (اھ)۔

ایک گز چوبیس انگلی کا ہے کہ چھ مشت ہے۔[129]

سوال: بعض احادیث میں لا اصل لہ ای معلق او ضعیف یعنی اس کی کوئی اصل نہیں یعنی تعلیق یا ضعیف ہے۔

جواب: اگرچہ مرفوع نہیں تعلیق یا ضعیف لیکن تعدد طرق سے ضعف ختم ہو جاتا ہے اور حدیث درجہ حسن کو پہنچ جاتی ہے جیسا کہ علماء اصول حدیث کے نزدیک محقق ہے۔

۲۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے لباس پہننے اور پہنانے کے فعل سے اس کی تقویت ہو جاتی ہے۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اس پر مواظبت کرنے سے اسے تقویت حاصل ہو جاتی ہے۔

۴۔ شاہد سے اسے تقویت ملتی ہے جس سے یہ حدیث حسن لغیرہ بن جاتی ہے۔[130]

۵۔ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث قابل حجت ہوتی ہے۔[131]

---

128 (دعامہ، ص ۸۳)

129 (رسالہ آداب البشر، تحفہ رسولیہ، ھدایۃ الابرار، ص ۳۵، ۳۶، مسلک المتقین، ص ۲۹۸)

130 (تیسیر مناوی، عزیزی، دعامہ، ص ۱۲، تحفۃ المحتاج، دعامہ، ص ۱۵)

131 (کبیری، ص ۲۰)

۶۔احادیث صحیحہ جو ائمہ اربعہ مجتہدین اور صحاح ستہ سے منقول ہیں وہ کثیرہ ہیں۔

خاتمہ مختلف امور میں

امر اول: شملہ رکھنا سنت مؤکدہ ہے

۱۔ فش زیر عمامہ سنت موکدہ است۔

دستار کی نچلی طرف کولٹکانا سنت مؤکدہ ہے۔[132]

۲۔ان العذبة سنة مو کدة۔

یقیناً عذبہ یعنی شملہ رکھنا سنت مؤکدہ ہے۔[133]

۳۔ احادیث کا خلاصہ: مفاد یہ ہے کہ عذبہ (شملہ) سنت ہے جیسا کہ شرح مواہب و شرح منہاج کے حوالہ سے گذر چکا ہے۔[134]

۴۔و سنة العذبة تحصل بالکل۔

عذبہ کا مسنون ہونا کل سے حاصل سے ہوتا ہے۔[135]

سوال: عمامہ کے ذنب یعنی عذبہ کا مسنون ہونا کیسے ثابت ہو سکتا ہے جب کہ علماء اسے مستحب کے لفظ سے تعبیر کررہے ہیں عمامہ کے ذنب کی مقدار میں استحباب کا ذکر کرتے ہیں۔

---

132 (مسلک المتقین، ص ۲۹۹)

133 (تیسیر مناوی شرح شمائل، عزیزی، باجوری، شرح منہاج ابن حجر، شرح مواہب، سیاطی، دعامہ، ص ۵۷)

134 (دعامہ، ص ۴۹)

135 (شرح مناوی، شرح منہاج، سیرت شامیہ، دعامہ، ص ۵۵)

جواب: کندھوں کے مابین لٹکانے کی نسبت سے مستحب کہتے ہیں نہ کہ نفس عذبہ کو مستحب کہتے ہیں کیونکہ نفس عذبہ (شملہ) سنت ہے جیسا کہ علامۃ العصر باقی خان بخاری نے اس کی تحقیق ذکر کی ہے۔[136]

امر ثانی: شملہ کی مقدار

۱۔ عمامہ کا شملہ دو کندھوں کے وسط کمر میں چھوڑنا مستحب ہے۔[137]

۲۔ مقدار شملہ ایک بالشت ہے بعض نے کہا بیٹھتے وقت نیچے نہ لگے۔[138]

۳۔ مروی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیاہ عمامہ باندھتے جس کا شملہ پس پشت ایک گز ہوتا تھا۔[139]

میں (صاحب کتاب ہذا) کہتا ہوں کہ یہ حدیث موضع جلوس تک والے کی تائید کرتی ہے۔

۴۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے عمامہ باندھا تو شملہ چہار انگشت رکھا یا ایک بالشت کے قریب تقریباً، پھر فرمایا اسی طرح میں باندھتا ہوں اور یہ زیادہ معروف اور احسن ہے۔[140]

---

136 (ملخص مسلک المتقین، ص ۳۰۰)

137 (کنز، تنویر، درمختار، ج۵، ص ۴۸۱، زیلعیج ۲، ص ۲۲۹، خلاصہ، ج۴، ص ۵۵۰، مظاهر حق باب الخطبه، ص ۴۷۰، مالابدمنه، ص ۱۱۸، یمین العلم، ص ۱۲۴، مسلک المتقین، ص ۲۹۹)

138 (زیلعی، ج۶، ص ۲۲۹، درمختار، ص ۴۸۱، عینی کنز، ج۴، ص ۲۷۵، مالابدمنه، ص ۱۱۸، مسلک المتقین، ص ۳۰۰، عین العم، ص ۱۲۴)

139 (ابن سعد، ابن ابی شیبة، دعامه، ص ۵۹)

140 (بیهقی ابویعلی، بزاز، ابن ابی الدنیا، طبرانی، ابن ابی شیبة، کشف الغمه، دعامه، ص ۵۸)

میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث بالشت والے قول کی دلیل ہے اور عمرو بن حریث کی روایت میں بین کتفیہ کے الفاظ تینوں اقوال مذکورہ کو شامل ہیں، اسی لئے صاحب عین العم نے کہا "والکل مروی" تمام اقوال مروی ہیں۔[141]

وجوہات ترجیح الاول

الفاظ ترجیح نمبر ا: میانہ درجہ پسندیدہ ہے۔[142]

۲۔ھو افضل۔ اور وہ افضل ہے۔[143]

۳۔حدیث شریف: خیر الامور اوسطھا۔

بہتر وافضل کام میانہ روی ہے۔

ثانی: متون کی معتبر کتب میں یہی قول مذکور ہے، باقی دو اقوال کے متعلق قیل سے ان کے ضعف کی طرف اشارہ ہے۔

ثالث: حدیث کے الفاظ بین کتفیہ سے یہی مفہوم متبادر و ظاہر ہے۔

الامر الثالث

مقام شملہ دو کندھوں کے درمیان وسط کمر ہے، دایاں کندھا، بایاں کندھا، سامنے اور پیچھے ہیں لیکن افضل و احسن کندھوں کے درمیان ہے، کیونکہ یہ حدیث اقویٰ اور اصح ہے۔ لہٰذا دیگر احادیث

---

[141] (عین العم، ص ۱۲۴)

[142] (عین العلم، ص ۱۲۴)

[143] (گلوی شرح تحفہ)

اس کی معارض نہیں ہو سکتیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ دیگر روایات بیان جواز کے لئے ہوں، بہر صورت جہاں بھی شملہ رکھے سنت ادا ہو جائے گی۔[144]

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کا شملہ اکثر پس پشت ہوتا تھا۔[145]

امر رابع: شملہ کی تعداد

عمرو بن حریث سے مروی ہے دونوں اطراف کے مابین دو شملے لٹکائے۔[146]

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب وسط کمر میں رکھتے تو اس وقت دو شملے لٹکاتے تھے یعنی عمامہ کی نچلی اور اوپر والی اطراف دونوں کو لٹکاتے، شارح حدیث نے فرمایا کہ کبھی کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے دو شملے ہوتے تھے۔

چنانچہ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

گاہے دو علاقہ بودے میان دوش مبارک۔

کبھی آپ کے کندھوں کے درمیان دو شملے ہوتے تھے۔[147]

امر خامس: اعتراضات کے جوابات

سوال: عمامہ کا سنت ہونا اور قدرت کے باوجود اس کا ترک کرنا مکروہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "مساجد میں آؤ ننگے سر یا ڈھانپے ہوئے"۔[148]

---

144 (شرح شمائل ابن حجر، شرح المنہاج، شرح شمائل مناوی، شرح مواہب، سیرت شامیہ، دعامہ، ص ۵۴ تا ۵۶)

145 (لمعات، ھدایۃ الابرار، ص ۳۵، اشعۃ اللمعات، حاشیہ ترمذی، ص ۲۱۹)

146 (مسلم، مشکوٰۃ شریف، ص ۹۴)

147 (اشعۃ اللمعات، ج ۲، ص ۵۵۳، مظاہر حق، ص ۴۷۹، حاشیہ ترمذی، ص ۲۱۹، شرح دلائل الخیرات حزب الاحد، ص ۲۱۵)

148 (ابن عدی، ابن عساکر، دعامۃ، ص ۱۲)

جواب نمبر ۱: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ مسجد میں ہر حالت میں آنا چاہیئے خواہ سر پر عمامہ ہو یا نہ ہو، لہٰذا عمامہ کا نہ ہونا جمعہ اور جماعت کے ترک کا سبب نہیں بن سکتا کیونکہ جمعہ فرض عین ہے اور جماعت ایک قول کے بموجب واجب دوسرے کے مطابق سنت مؤکدہ واجب کے قریب ہے اور عمامہ قدرت واستطاعت کی صورت میں سنت مؤکدہ ہے۔[149]

لہٰذا بغیر عمامہ کے آنا یا ننگے سر آنا قدرت نہ ہونے کی صورت پر محمول ہو گا۔

جواب نمبر ۲: ابن عدی اور ابن عساکر کی حدیث ائمہ اربعہ مجتہدین اور صحاح ستہ کی احادیث کے معارض نہیں ہو سکتی۔

جواب نمبر ۳: یہ حدیث موقوف ہے جو کہ صحیحہ صریحًا کے ہم پلہ نہیں ہو سکتی۔

سوال نمبر ۲: عمامہ سنن زوائد سے ہے اور سنن زوائد عادات کے قبیل سے ہوتی ہیں نہ کہ عبادات کے زمرہ سے کیونکہ آپ کا لباس، بیٹھنے، اٹھنے میں سیرت طیبہ بطور عبادت و قرب خداوندی نہ تھی۔(نور الانوار وغیرہ)

جواب: عمامہ کو سنن زوائد سے شمار کرنا سلف و خلف کے اقوال کے خلاف ہے اور ائمہ اربعہ مجتہدین وصحاح ستہ وغیرہ کی احادیث کے خلاف قول کرنا ہے۔

نیز سنن زوائد کو عادت کے قبیل گردانا اور عبادات سے ان کی نفی کرنا بوجوہ غیر صحیح ہے۔

---

[149] (شرح شمائل شیخ حفنی، شرح شمائل شیخ فیضی، دعامہ، ص ۱۴، ۱۳، ۱۲، محاضرۃ الاوائل، شرح جامع صغیر مناوی)

وجہ نمبر ا: عبادت وعادت کے مابین فرق نیت ہے جو کہ اخلاص پر مبنی ہو جیسا کہ کافی وغیرہ میں ہے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے تمام افعال بدرجہ اتم اخلاص پر مبنی تھے۔[150]

وجہ نمبر ۲: علماء نے سنن زوائد کی امثلہ میں قرات، رکوع، سجود کو بھی ذکر کیا ہے جب کہ ان سب کے عبادت ہونے میں کسی کو شک نہیں۔[151]

وجہ نمبر ۳: سنن زوائد سنت کی تمام اقسام سے ہیں۔

سنت کی تعریف

الطريقة المسلوكة في الدين۔

وہ طریقہ جس پر دین میں چلا جائے۔(لہٰذا وہ بذات خود عبادت ہے۔)[152]

وجہ نمبر ۴: علماء فرماتے ہیں کہ نفل عبادات سے ہے جس کا درجہ سنت زائدہ سے بھی کم ہے۔ تو یہ قول تصریح ہے اس بات کی کہ سنن زوائد نوافل سے اعلیٰ وافضل ہیں تو سنن زوائد کا عبادت ہونا بطریق اولیٰ ثابت ہوا اور اس کا عکس لازم نہیں آتا کیونکہ اس کا عکس باطل ہے۔

تو سنن زوائد کا عادت ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ان پر اتنی مواظبت کی کہ وہ آپ کی عادت ہی بن گئی کبھی کبھی اس کو ترک کیا لہٰذا سنن زوائد بذاتہا عبادت ہیں جن کو عادت کا نام دے دیا گیا۔[153]

---

150 (شامی وضوء، ج ا، ص ۷۰)
151 (شامی، ج ا، ص ۷۰)
152 (شامی، ج ا، ص ۷۰)
153 (شامی، ج ا، ص ۷۰)

سوال نمبر ۳: آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی عمامہ سیاہ، کبھی سرخ بھی پہنا ہے اور اس کی مقدار کبھی سات گز کبھی بارہ گز یا کم یا زیادہ کی یہ سنن زوائد مستحب کے معنی میں ہے مگر یہ کہ علماء و محدثین نے اسے محبوب رکھا ہے کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی عادت کریمہ تھی۔[154]

جواب: عمامہ کے احادیث سے پانچ رنگ ثابت ہیں جن سے اس کا سنن زوائد سے ہونا لازم نہیں آتا۔

۲۔ مقدار بیان کرتے ہوئے اقل یا اکثر کہنا درست نہیں کیونکہ احادیث سے سات اور بارہ گز ثابت ہے۔

۳۔ سنن زوائد کو مستحب کے معنی میں لینا درست نہیں کیونکہ فقہاء نے کہا:

والنفل ومنہ المندوب۔[155]

ترجمہ: نفل اور اس سے مندوب و مستحب ہے۔

جب علماء نے مندوب و مستحب کو نوافل سے شمار کیا ہے جب کہ سنن زوائد کا درجہ نوافل سے فوق ہے۔

۴۔ مستحب کا معنی بیان کرنا کہ ما احبہ العلماء جامع نہیں بلکہ اس کی تعریف و معنی یہ ہے:

والمستحب ما فعله النبي - صلى الله عليه وسلم - مرة وتركه أخرى، وما أحبه السلف۔[156]

---

[154] (نور الانوار ملخصًا، ص۱٦۷)

[155] (شامی، ج ۱، ص ۷۰)

[156] (درمختار، ج ۱، ص ۷۸)

یعنی مستحب وہ ہے جسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے کیا اور کبھی ترک کیا ہو اور جسے سلف صالحین نے محبوب جانا ہو۔

تو یہ تعریف فعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو بھی شامل ہے۔

۵۔ مستحب کی تعریف میں مطلق علماء کا ذکر نہیں بلکہ صرف سلف کا ذکر ہے۔

عمامہ
سنت مصطفیٰ
صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم

مسئلہ از سلون، ضلع رائے بریلی

مرسلہ محمد سلیمان صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومنتیان شرع متین ان مسئلوں میں:

مسئلہ اول: نماز باعمامہ وبے عمامہ دونوں ثواب میں برابر ہیں یا نماز باعمامہ ثواب میں فضیلت رکھتی ہے؟ اور نماز بے عمامہ کے در صورت فضیلت جو یہ حدیث ہے: صلاۃُتطوّعٍأو فَریضةٍ بعِمامةٍ تعدِلُ خمسًا وعِشرينَ صلاةًبلا عمامةٍ وجُمعةٌ بعِمامةٍ تعدِلُ سبعينَ جُمعةً بلا عمامةٍ۔ تو یہ حدیث محدثین کے نزدیک ضعیف ہے یا موضوع اور ایسے اعمال میں حدیث قابل عمل ہوگی یا نہیں؟

مسئلہ دوم: اگر یہ حدیث مذکورہ مسئلۂ اولیٰ قابل عمل نہیں ہے اور کوئی شخص بسبب نفس پروری ایسے عمل پر بالکل اس حدیث کو موضوع سمجھے اور کتب معتبرۂ فقہیہ کی عبارت جو اس کے ثواب پر دال ہیں۔ مثلاً عالمگیری وکنز وفتاویٰ جمعہ وآداب اللباس مؤلفہ شیخ محدث دہلوی وقنیہ وغیرہ تسلیم نہ

کرے اور اس حدیث کے بیان کرنے والے پر لعن طعن کرے اور مفتری علی الاحادیث تصور کرے اور لوگوں کو تاکید اس امر کی کرے کہ عمامہ باندھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور قصداً عمامہ اتروا ڈالے اور عمامہ باندھنے کے باوجود تاکید احادیث ثواب نہ جانے تو وہ شخص قابل الزام شرعی ہوگا یا نہیں؟

مسئلہ سوم: اگر امام ٹوپی پہنے ہوئے ہو اور مقتدی عمامہ باندھے ہوئے ہوں تو مقتدی کی نماز مکروہ ہوگی یا نہیں؟ اور جس شخص کے پاس عمامہ موجود ہو اور وہ قصداً صرف ٹوپی سے نماز پڑھے تو نماز اس کی مکروہ ہوگی یا نہیں، وہ شخص مورد الزام شرعی ہوگا یا نہیں؟

مسئلہ چہارم: آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم وسلف صالحین نے عمامے سے نماز پڑھی ہے اور عمامہ کو بے اصل جانا ہے یا نہیں؟

مسئلہ پنجم: کتاب جامع الرموز حنفیہ کے نزدیک معتبر ہے یا نہیں؟ اس کتاب کے مسئلوں پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ یہ مسئلہ جو اکثر کتابوں میں درج ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس قمیص اور ازار اور عمامہ موجود ہو تو اس کو صرف ازار یا صرف قمیص سے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ پس آیا یہ مسئلہ کتب فقہ حنفیہ میں موجود ہے اور اس کے موافق ہے یا خلاف فقہ ہے؟۔ بینوا من السند بالکتاب وتوجروا من اللہ الوھاب۔

جواب مسئلہ اول ومسئلہ دوم: رب زدنی علما واشرح لی صدرا۔ نماز باعمامہ و نماز بے عمامہ دونوں یکساں نہیں بلکہ نماز باعمامہ کو فضیلت ہے اور ثواب اس کا یقیناً زائد ہے۔ اس واسطے کہ عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنا مستحب ہے اور بلا عمامہ مخالف مستحب اور خلاف ادب ہے۔

عالم عامل بادشاہ عادل عالمگیر غفرلہ اللہ القدیر کے فتاویٰ میں ہے:

والمستحب ان یصلی الرجل فی ثلثۃ اثواب قمیص وازار وعمامۃ، انتھی۔

اور مستحب یہ ہے کہ مرد تین کپڑوں میں نماز پڑھے کرتہ اور ازار اور عمامہ میں۔

فقیہ لاثانی علامہ شرنبلالی کی مراقی الفلاح شرح نورالایضاح میں ہے:

والمستحب أن يصلي في ثلاثة ثياب من أحسن ثيابه قميص وأزرار وعمامة، انتهی۔[157]

اور مستحب یہ ہے کہ مرد ایسے تین کپڑوں میں نماز پڑھے جو منجملہ اس کے عمدہ کپڑوں میں ہوں اور وہ تین کپڑے قمیص اور ازار اور عمامہ ہیں۔

ونحوہ فی الغنية والحلية والبحر والتعليق المجلى شرح منية المصلى وجامع الرموز معزوا الی منية الفقهاء وغيرها۔

اور عمامہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی سنت متواترہ ہے۔ جس کا تواتر یقیناً سرحد ضروریات دین تک پہنچا ہے لہٰذا علمائے کرام نے عمامہ تو عمامہ ارسال عذبہ یعنی شملہ چھوڑنا کہ اس کی فرع اور سنت غیر مؤکدہ ہے۔

یہاں تک کہ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح میں فرمایا:

قَدْ ثَبَتَ فِي السِّيَرِ بِرِوَايَاتٍ صَحِيحَةٍ: أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كَانَ يُرْخِي عَلَامَتَهُ أَحْيَانًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَأَحْيَانًا يَلْبَسُ الْعِمَامَةَ مِنْ غَيْرِ عَلَامَةٍ، فَعَلِمَ أَنَّ الْإِتْيَانَ بِكُلٍّ وَاحِدٍ مِنْ تِلْكَ الْأُمُورِ سُنَّةٌ۔[158]

اس کے ساتھ استہزاء کو کفر ٹھہرایا۔

كما نص عليه الفقهاء الكرام وامروا بتركه حيث يستهزئ به العوام كيلا يقعوا فی الهلاک بسوء الكلام۔

[157] (مراقي الفلاح شرح متن نور الإيضاح، ج ۱، ص ۱۴۷، الناشر: المكتبة العصرية)
[158] (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، ج ۷، ص ۲۷۷۷، الناشر: دار الفكر، بيروت - لبنان)

توعمامہ کہ سنت لازمہ دائمی ہے یہاں تک کہ علماء نے خالی ٹوپی پہننے کو مشرکین کی وضع قرار دیا ہے اور آنے والی حدیث رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس پر حمل کیا۔

محدث مکی علامہ قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح مشکوٰۃ میں فرمایا:

لَمْ يُرْوَ أَنَّهُ – صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – لَبِسَ الْقَلَنْسُوَةَ بِغَيْرِ الْعِمَامَةِ, فَيَتَعَيَّنُ أَنْ يَكُونَ هَذَا زِيَّ الْمُشْرِكِينَ۔[159]

یعنی اصلاً مروی نہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے کبھی بغیر عمامہ کے ٹوپی پہنی ہو تو متعین ہوا کہ یہ کافروں کی وضع ہے۔

اسی میں فضیلت عمامہ کی بعض احادیث ذکر کرنے کے بعد ہے:

هَذَا كُلُّهُ يَدُلُّ عَلَى فَضِيلَةِ الْعِمَامَةِ مُطْلَقًا، نَعَمِ الْجَمْعُ بَيْنَ الْأَحَادِيثِ أَنَّهَا مَعَ الْقَلَنْسُوَةِ أَفْضَلُ إِمَّا لِيَحْصُلَ بِهَا الْبَهَاءُ الزَّائِدُ، أَوْ لِأَنَّ الْقَلَنْسُوَةَ تَقِيهَا مِنَ الْعَرَقِ، وَلِهَذَا تُسَمَّى عَرَقِيَّةً، فَلُبْسُهَا وَحْدَهَا مُخَالِفٌ لِلسُّنَّةِ, كَيْفَ وَهِيَ زِيُّ الْكَفَرَةِ, وَكَذَا الْمُبْتَدَعَةُ فِي بَعْضِ الْبُلْدَانِ۔[160]

یعنی ان سب سے عمامہ کی فضیلت مطلقاً ثابت ہوئی اگرچہ بے ٹوپی ہو ہاں ٹوپی کے ساتھ افضل ہے اور خالی ٹوپی خلاف سنت ہے اور کیونکر نہ ہو کہ وہ کافروں اور بعض بلاد کے بدمذہبوں کی وضع ہے۔

اس کا انکار کس درجہ اشد واکبر ہوگا اس کا سنت ہونا متواتر ہے اور سنت متواترہ کا استخفاف کفر ہے۔

---

[159] (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج۷، ص۲۷۷۷، الناشر: دار الفکر، بیروت-لبنان)

[160] (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج۷، ص۲۷۷۸، الناشر: دار الفکر، بیروت-لبنان)

نہر الفائق پھر ردالمختار میں ہے:

لَوْ لَمْ یَرَ السُّنَّۃَ حَقًّا کَفَرَ لِأَنَّہُ اسْتِخْفَافٌ۔[161]

عمامے کی فضیلت میں احادیث کثیرہ وارد ہیں، بعض ان سے کہ اس وقت پیش نظر ہیں مذکور ہوتی ہیں۔

حدیث اول

سنن ابی داؤد و جامع ترمذی میں رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فرماتے ہیں:

فرق مابيننا وبين المشركين العمائم على القلانس۔[162]

ہم میں اور مشرکوں میں فرق ٹوپیوں پر عمامے ہیں۔

علامہ مناوی تیسیر جامع صغیر میں اس حدیث کے نیچے لکھتے ہیں:

فالمسلمون يلبسون القلنسوة وفوقها العمامة أما لبس القلنسوة وحدها فزي المشركين فالعمامة سنة۔[163]

مسلمان ٹوپیاں دے کر اوپر سے عمامہ باندھتے ہیں اور تنہا ٹوپی کافروں کی وضع ہے تو عمامہ سنت ہے۔

---

[161] (ردالمحتار، ج۳، ص۴۷۵، باب واجبات الصلاۃ)

[162] (سنن ابی داؤد، ج۲، ص۴۵۲، باب فی العمائم، الناشر: دار الفکر)

[163] (تیسیر بشرح جامع الصغیر للمناوی، ج۲، ص۳۲۸)

یہی حدیث ماوردی نے ان الفاظ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

العمامة على القلنسوة فصل ما بيننا وبين المشركين يعطى بكل كورة يدورها على رأسه نوراً۔

ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے۔ ہر پیچ کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روز قیامت نور عطا کیا جائے گا۔

حدیث ۳، ۲

قضاعی شہاب میں امیر المؤمنین مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور دیلمی مسند الفردوس میں مولا علی و عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فرماتے ہیں:

الْعَمَائِمُ تِيجَانُ الْعَرَبِ۔[164]

عمامے عرب کے تاج ہیں۔

حدیث ۴

مسند الفردوس میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فرماتے ہیں:

العمائمُ تيجانُ العربِ، فإذا وضَعُوا العمائِمَ وضَعُوا عِزَّهُمْ۔[165]

عمامے عرب کے تاج ہیں، جب وہ عمامے چھوڑیں گے تو اپنی عزت اتروا دیں گے۔

---

164 (مسند الشهاب، ج ا، ص ۷۵، الناشر: مؤسسة الرسالة—بيروت، مسند الفردوس، ج ا، ص ۱۶۳)

165 (الألباني (ت ۱۴۲۰)، ضعيف الجامع ۳۸۹۱ • ضعيف • أخرجه الديلمي في «الفردوس» (۴۲۴۷) بمعناه)

حدیث ۵

ابن عدی امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فرماتے ہیں:

ائتُوا المساجِدَ حَسَرًا و مُعَصَّبِينَ فإنّ العَمائِمَ تيجانُ المُسلِمينَ۔[166]

مسجدوں میں حاضر ہو سر برہنہ اور عمامہ باندھے اس لئے کہ عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں۔

حدیث ٦

طبرانی معجم الکبیر اور حاکم مستدرک میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اعتموا تزدادوا حلما۔[167]

عمامے باندھو تمہارا حلم بڑھے گا۔

صححه الحاكم۔

حدیث ۷

ابن عدی کامل اور بیہقی شعب الایمان میں اسامہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اِعْتَمُّوا تَزْدَادُوا حِلْمًا, وَالْعَمَائِمُ تِيجَانُ الْعَرَبِ۔[168]

عمامہ باندھو وقار تمہارا زائد ہو گا اور عمامے عرب کے تاج ہیں۔

وروى عنه للطبراني صدره واشار المناوى الى تقويته۔

---

[166] (السيوطي (ت۹۱۱)، الجامع الصغير ۳۰)

[167] (المعجم الكبير، ج ۱، ص ۱۷۴، مستدرک للحاکم، ج۷، ص ۲۳۴)

[168] (شعب الايمان، ج۵، ص ۱۷۵، الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت)

حدیث ۸

دیلمی عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فرماتے ہیں:

العمائم وقار للمؤمن وعز للعرب، فإذا وضعت العرب عمائمها وضعت عزها۔[169]

عمامے مسلمان کے وقار اور عرب کی عزت ہیں تو جب عرب عمامے اتار دیں گے اپنی عزت اتار دیں گے۔

حدیث ۹

وہی رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فرماتے ہیں:

لا تزالُ أُمَّتي على الفِطرةِ ما لبِسوا العَمائمَ على القَلانسِ۔[170]

میری امت ہمیشہ دین حق پر رہے گی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں۔

حدیث ۱۰

ابو ابن ابی شیبہ مصنف اور ابو داؤد طیالسی و ابن منیع مسانید اور بیہقی سنن میں امیر المؤمنین مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فرماتے ہیں:

إنّ اللہَ تعالیٰ أمدّني یومَ بدرٍ و حنینٍ بملائکةٍ یعْتمُّونَ ھذہ العِمَّةِ، إنّ العمامةَ حاجزةٌ بینَ الکفرِ و الإیمانِ۔

---

169 (مسند الفردوس، ج ۱، ص ۲۸۳، جامع الاحادیث، ج ۱۴، ص ۳۶۸)

170 (الألباني (ت ۱۴۲۰)، السلسلة الضعيفة ۶۰۷۲)

بے شک اللہ تعالیٰ نے بدر و حنین کے دن ایسے ملائکہ سے میری مدد فرمائی جو اس طرز کا عمامہ باندھتے ہیں۔ بے شک عمامہ کفر و ایمان میں فارق ہے۔

حدیث ۱۱

دیلمی مسند الفردوس میں عبد الاعلی بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

هَكَذَا فَاعْتَمُّوا ؛ فَإِنَّ الْعَمَائِمَ سِيمَا الملائكة ، وَهِيَ حَاجِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ۔[171]

اس طرح عمامہ باندھو کہ عمامہ فرشتوں کی نشانی ہے اور وہ مسلمانوں اور مشرکوں میں فرق ہے۔

حدیث ۱۲

ابن شاذان اپنی مشیخت میں مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے عمامے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا:

هَكَذَا تَكُونُ تِيجَانُ الْمَلَائِكَةِ۔[172]

فرشتوں کے تاج ایسے ہوتے ہیں۔

---

[171] (مسند الفردوس، ج ۱، ص ۲۸۲)

[172] (مَشْيَخَةُ ابْنِ شَاذَانَ الصُّغرى، ج ۱، ص ۱۸)

حدیث ۱۳، ۱۴

طبرانی کبیر میں عبداللہ بن عمر اور بیہقی شعب الایمان میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فرماتے ہیں:

عَلَیْکُمْ بِالْعَمَائِمِ فَإِنَّھَا سِیمَاءُ الْمَلاَئِکَۃِ, وَأَرْخُوا لَھَا خَلْفَ ظُھُورِکُمْ۔[173]

عمامے اختیار کرو کہ وہ فرشتوں کے شعار ہیں اور ان کے شملے اپنے پس پشت چھوڑو۔

حدیث ۱۵

ابو عبداللہ محمد بن وضاح فضل لباس العمائم میں خالد بن معدان سے مرسلاً راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فرماتے ہیں:

إن اللہ أکرم ھذہ الأمۃ بالعصائب۔[174]

بے شک اللہ عزوجل نے اس امت کو عماموں سے مکرم فرمایا۔

حدیث ۱۶

بیہقی شعب الایمان میں ان ہی سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اعتموا خالفوا علی الأمم قبلکم۔[175]

عمامے باندھو اگلی امتوں یعنی یہود اور نصاریٰ کی مخالفت کرو کہ وہ عمامے نہیں باندھتے ہیں۔

---

173 (شعب الایمان للبیھقی، ج۵، ص ۱۷۶، المعجم الکبیر للطبرانی، ج ۱۱، ص ۲۹۱)

174 (جامع الأحادیث، باب ان المشددۃ مع الھمزۃ، ج۷، ص ۴۶۹)

175 (شعب الایمان للبیھقی، فصل في إحضار القاری ءقلبہ مایقرأہ والتفکر فیہ، ج۵، ص ۱۷۶، الناشر: دار الکتب العلمیۃ-بیروت)

حدیث ۱۷

معجم کبیر طبرانی میں ہے:

حدثنا محمد بن عبداللّٰہ الحضرمی حدثنا العلاء بن عمرو الحنفی حدثنَا أَيُّوبُ بْنُ مُدْرِكٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى أَصْحَابِ الْعَمَائِمِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔[176]

یعنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فرماتے ہیں جمعہ کے دن عمامہ والوں پر بے شک اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔

حدیث ۱۸

دیلمی انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فرماتے ہیں:

الصَّلاۃُ في العمامةِ بعشرةِ آلافِ حسَنةٍ۔[177]

عمامہ کے ساتھ نماز دس ہزار نیکی کے برابر ہے۔ فیہ البیان

رامہرمزی کتاب الامثال میں معاذ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اعتمُّوا تزدادوا حِلمًا، والعمائمُ تیجانُ العربِ من اعتمَّ فله بکلِّ کورةٍ حسنةٌ، فإذا حطَّ فله بکلِ حطةٍ حطةُ خطیئةٌ۔

---

[176] (حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء، ج۵، ص ۱۸۹، الناشر: السعادة - بجوار محافظة مصر، 1394ھ- 1974ثم صورتها عدة دور منها 1 - دار الکتاب العربي – بیروت، 2 - دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع، بیروت، 3- دار الکتب العلمیة- بیروت (طبعة 1409ھ بدون تحقیق)، کنز العمال، ج۹، ص۲۴۸، مجمع الزوائد، ج۵، ص ۳۲۲، مسند الشامیین للطبرانی، ج۴، ص ۳۳۶)

[177] (أخرجه الدیلمي في الفردوس (۳۸۰۵))

عمامے عرب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اس کے لئے ہر پیچ پر نیکی ہے اور جب (بلاضرورت یاترک کے قصد پر) اتار دے تو ہر اتارنے پر ایک خطا ہے یاجب بضرورت بلا قصد ترک بلکہ با ارادۂ معاودت اتارے تو ہر پیچ اتارنے پر ایک گناہ اترے دونوں معنی محتمل ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم والحدیث اشد ضعفًا فیہ ثلثۃ متروکون متھمون عمرو بن الحصین عن ابی علاثۃ عن ثویر۔

حدیث ۲۰

مسند الفردوس میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فرماتے ہیں:

رکعتان بعمامۃٍ خیر من سبعین رکعۃً بغیر عمامۃٍ۔[178]

عمامے کے ساتھ دو رکعتیں بے عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔

رہی حدیث مذکور سوال اسے ابن عساکر نے تاریخ دمشق اور ابن نجار نے تاریخ بغداد اور دیلمی نے مسند الفردوس میں بطرق عدیدہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے:

فابن عساکر بطریق احمد بن محمد الرقی ثنا عیسی بن یونس حدثنا عباس بن کثیر ح والدیلمی بطریق الحسین ابن اسحٰق العجلی حدثنا یعقوب القطان ثنا سفین بن زیاد المخرمی حدثنا العباس بن کثیر نا یزید بن أبي حبیب عن میمون بن مهران قال دخلت علی سالم بن عبد الله بن عمر فحدثني و حدثته ملیا ثم التفت إلي فقال یا أبا أیوب ألا أخبرک بحدیث تحبه وتحمله عني وتحدث به قلت بلی قال فأحبها و أعربها تجل وتوقر وتکرم ولا یراک الشیطان ألا ولي سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول صلاة تطوع أو فریضة

178 (مسند الفردوس، ج ۱، ص ۲۱۹)

بعمامة تعدل خمسا و عشرين صلاة بلا عمامة و جمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة بلا عمامة اي بني اعتم فإن الملائكة يشهدون يوم الجمعة معتمين فيسلمون على أهل العمائم حتى تغيب الشمس۔[179]

یعنی سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں، میں اپنے والد ماجد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضور حاضر ہوا وہ عمامہ باندھ رہے تھے، جب باندھ چکے میری طرف التفات کر کے فرمایا تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو میں نے عرض کی کیوں نہیں، فرمایا اسے دوست رکھو عزت پاؤ گے اور جب شیطان تمہیں دیکھے گا تم سے پیٹھ پھیر لے گا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو فرماتے سنا کہ عمامے کے ساتھ ایک نماز خواہ نفل خواہ فرض بے عمامے کی پچیس نمازوں کے بابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ستر جمعوں کے برابر ہے۔ پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اے فرزند! عمامہ باندھ کہ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھے آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامہ والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں اور فتاویٰ رضویہ ملقب بالعطایا النبویہ میں امام الوقت حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب اس حدیث کے بارے میں یوں زیب رقم لاتے ہیں، حق یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع نہیں اس کی سند میں نہ کوئی وضاع ہے نہ متہم بالوضع نہ کوئی کذاب نہ متہم بالکذب نہ اس میں عقل یا نقل کی اصلاً مخالفت لا جرم اسے امام جلیل ہمام نبیل خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جامع صغیر میں ذکر فرمایا، جس کے خطبے میں ارشاد کیا: **ترکت القشر و اخذت اللباب و صنته عما تفرد به وضاع او کذاب۔** میں نے اس کتاب میں پوست چھوڑ کر خالص مغز لیا ہے اور اسے ہر ایسی حدیث سے بچایا جسے تنہا کسی وضاع یا کذاب نے روایت کیا ہے۔

---

179 (تاریخ مدینۃ دمشق، ج۳۷، ص ۳۵۴، الناشر دار الفکر)

اما ابن النجار فاخرجه من طریق محمد بن مهدی المروزی انبانا ابو بشر بن سیار الرقی حدثنا العباس بن کثیر الرقی عن یزید بن ابی حبیب قال قال لی مهدی بن میمون دخلت علی سالم بن عبدالله بن عمر رضی الله تعالٰی عنهم وهو یعتم فقال لی یا اباایوب الا احدثک بحدیث تحبه وتحمله وترویه فذکر مثله وقال لا یزالون یصلون علی اصحاب العمائم حتی تغیب الشمس۔[180]

قال الحافظ فی اللسان هذا حدیث منکر بل موضوع ولم ارللعباس بن کثیر ذکرافی الغرباء لابن یونس ولافی ذیله لابن الطحان واما ابو بشر بن سیار فلم یذکره ابو احمد الحاکم فی الکنی وماعرفت محمد بن مهدی المروزی ولا مهدی بن میمون الراوی لهذاالحدیث من سالم ولیس هو البصری المخرج فی الصحیحین وذاک یکنی ابایحیی ولاادری ممن الافة، انتهی۔[181]

اقول رحم الله الحافظ من این یاتیه الوضع ولیس فیه مایحیله عقل ولا شرع ولا فی سنده وضاع ولا کذاب ولا متهم ومجرد جهل الراوی لایقضی بالسقوط حتی لایصلح للتمسک به فی الفضائل فضلا عن الوضع، ولمااورد الحافظ ابو الفرج ابن الجوزی حدیث قزعة بن سوید عن عاصم بن مخلد عن ابی الاشعث الصنعانی عن شداد بن اوس رضی الله تعالٰی عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم من قرض بیت شعر بعد العشاء الاخرة لم تقبل له صلاة تلک اللیلة۔[182]

فی الموضوعات واعله بان عاصما فی عداد المجهولین و قزعة قال احمد مضطرب الحدیث و قال ابن حبان کان کثیر الخطا فاحش الوهم، فلما کثر ذلک فی روایته سقط الاحتجاج بخبره اه۔[183]

---

[180] (لسان المیزان حرف العین ترجمہ العباس بن کثیر مطبوعہ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن ۳/۲۴۴)

[181] (لسان المیزان حرف العین ترجمہ عباس بن کثیر مطبوعہ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن ۳/۲۴۴)

[182] (کتاب الموضوعات لابی الفرج حدیث فی انشاد الشعر بعد العشاء مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱/۲۶۱)

[183] (کتاب الموضوعات لابی الفرج حدیث فی انشاد الشعر بعد العشاء مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱/۲۶۱)

قال الحافظ نفسه فی القول المسدد لیس فی شیئ من هذا ما یقضی علٰی هذا الحدیث بالوضع، الخ۔[184]

ولما حکم ابن الجوزی علی حدیث ابی عقال عن انس ابن مالک رضی اللہ تعالٰی عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم العسقلان احد العروسین یبعث منها یوم القیامة سبعون الفا لا حساب علیهم، ویبعث منها خمسون الفا شهداء وفودا الی اللہ عزوجل، وبها صفوف الشهداء رءوسهم مقطعة فی ایدیهم تثج اوداجهم دماً یقولون ربنا واٰتنا ما وعدتنا علی رسلک ولاتخزنا یوم القٰیمة انک لاتخلف المیعاد فیقول صدق عبیدی اغسلوهم بنهر البیضة فیخرجون منها نقیا بیضا فیسرحون فی الجنة حیث شاءوا۔[185]

بالوضع محتجا بان جمیع طرقه تدور علی ابی عقال واسمه هلال بن زید بن یسار قال ابن حبان یروی عن انس اشیاء موضوعة ماحدث بها انس قط لایجوز الاحتجاج به بحال اھ۔[186]

وقال الذهبی فی المیزان باطل۔[187]

قال الحافظ نفسه فیه وهو فی فضائل الاعمال والتحریض علی الرباط فی سبیل اللہ ولیس فیه مایحیله الشرع ولا العقل فالحکم علیه بالبطلان بمجرد کونه من روایة ابی عقال لا یتجه وطریقة الامام احمد معروفة فی التسامح فی روایة احادیث الفضائل دون احادیث الاحکام اھ۔[188]

فلیت شعری لم لایقال مثل هذا فی حدیث العمامة مع انه ایضا فی فضائل الاعمال والتحریض علی التأدب فی حضرة اللہ ولیس فیه مایحله الشرع ولا العقل بل ولا فیه احد رمی

---

184 (القول المسدد الحدیث الثانی ممالم یذکره حدیث شداد بن اوس الخ مطبوعه دائره المعارف العثمانیه حیدر آباد دکن ص ۳۶)

185 (کتاب الموضوعات لابن جوزی باب فی فضل عسقلان مطبوعه دار الفکر بیروت ۲/ ۵۳)

186 (کتاب الموضوعات لابن جوزی باب فی فضل عسقلان مطبوعه دار الفکر بیروت ۲/ ۵۴)

187 (میزان الاعتدال ترجمه نمبر ۹۲۶۷ مطبوعه دار المعرفة بیروت ۴/ ۳۱۴)

188 (القول المسدد جواب الکلام علی الحدیث الثامن مطبوعه دائرة المعارف العثمانیه حیدر آباد دکن هند ص ۳۲)

بروایة الموضوعات کابی عقال فکیف یتجه الحکم علیه بالبطلان بل الوضع بمجرد کون بعض روایة ممن لم یعرفهم الحافظ اولم یذکرهم فلان وفلان، علاان مهدی بن میمون عندی وهم من بعض رواة ابن النجار لان عیسی بن یونس عند ابی نعیم وسفین بن زیاد عند الدیلمی انمایرویانه عن العباس عن یزید عن میمون بن مهران کماتقدم و میمون هو ابو ایوب الجزری الرقی ثقة فقیه من رجال مسلم والاربعة کما قاله الحافظ فی التقریب لاجرم لم یمنع کلام الحافظ هذا خاتم الحافظ السیوطی عن ایراده فیما وعد بتنزیهه عن الموضوع اماقول تلمیذه الحافظ السخاوی حدیث صلٰوة بخاتم تعدل سبعین صلٰوة بغیر خاتم هو موضوع کما قال شیخناوکذامارواه الدیلمی عن حدیث ابن عمر مرفوعا بلفظ صلٰوة بعمامة الحدیث المذکور ومن حدیث انس مرفوعا الصلٰوة فی العمامة تعدل بعشرة الاف حسنة اھ[189]

فلم یذکر وجهه وانما تبع شیخه وقد علمت مافیه وکذا حدیث انس انما فیه ابان متروک وترک الراوی لایقضی بوضع الحدیث کما بینته فی الهاد الکاف فی حکم الضعاف واللّٰہ تعالٰی اعلم۔

انتهی کلام امام البریلوی بالتعییه الیسیر من العبد الفقیر۔

اور جاہل اگر کسی حدیث کو محض بہوائی نفس امارہ بالسوء موضوع کہے تو فاسق اور مستوجب سزئے غزیر اور واجب تعزیر ہے، اور کتب معتمدہ فقیہہ کو نہ ماننا اگر بطور تخطیہ کے ہے کہ مجتہد نے اس مسئلہ میں خطا کی اور اصابت حکم شرعی میں اس سے غلطی واقع ہوئی تو جہل مرکب، جہالت وضلالت اور بدمذہبی و گمراہی لاریب فیہ ہے۔ محقق علی الاطلاق مجتہد علی الوفاق حافظ العصر ناقد الدھر وفقیہ وجیہ اصولی امام کمال الدین ابن ہمام اپنی کتاب در نایاب تحریر سراپا تنویر میں تسطیر فرماتے ہیں:

والحق الاتفاق علی عدم الاکفار بانکار المشهور لاحادیة اصله فلم یکن تکذیباله علیه

---

[189] (المقاصدالحسنه تحت حرف الصادالمهملة مطبوعه دارالکتب بیروت ص ۲٦۳)

الصلاۃ والسلام بل ضلالۃ لتخطئۃ المجتہدین۔ حدیث مشہور کا انکار کفر نہیں کہ اصل میں وہ احاد ہے تو یہ انکار جھٹلانا سرور عالم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کا نہ ہوا بلکہ وہ گمراہی وبد مذہبی ہے بسبب نسبت کرنے خطا کی طرف آئمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے۔

وقد صرح یکون تخطنۃ المجتہدین فسقا وضلالۃ مولانا ملا جیون فی نور الانوار والعلامۃ ابن الملک فی شرحہ علی المنار فی اخرین من العلماء المعتمدین الاخیار والفضلاء المستندین الخیار ایضًا۔

اور اگر بطرز انکار احکام فقہی وعدم تسلیم مسائل فرعی اجتہادی ہے تو کفر صریح بلکہ ارتداد فتیج ہے۔ اس واسطے کہ فرضیت تقلید پر اجتماع قطعی موجود بلکہ تصریح علماء ضروریات دین میں حدود۔

علامہ شمس الدین فناری علیہ رحمۃ ربنا الباری اصول البدائع فی اصول الشرائع میں فرماتے ہیں:

وجوب العمل بما أدی إلیہ اجتہاد المجتہد علیہ وعلی مقلدیہ من ضروریات الدین، انتھی۔

ضروری ہونا عمل کا اس حکم پر جو مجتہد نے اپنے اجتہاد سے آیت وحدیث سے نکالا اس پر اور اس کے مقلدین پر ضروریات دین میں سے ہے۔

اور جو شخص کسی امر ضروری کا ضروریات دین سے انکار کرے وہ کافر ہے، تفصیل اس کی فقیر کے رسالہ حافلہ انفع الشواہد لمن یخرج الوہابیین عن المساجد میں درج ہے جو عظیم آباد کے مطبع حنفیہ واقع محلہ ملودیکڑہ میں حلیہ طبع سے آراستہ ہو کر بحمد اللہ تعالیٰ مطبوع طبائع اہل علم وفضل ہوا۔ اور اس حدیث شریف کے بیان کرنے والے پر لعنت کا اطلاق خود اس لئے سخت آفت ہے کہ بحکم احادیث صحیحہ جو لعنت غیر مستحق پر کی جاتی ہے کرنے والے پر پلٹ کر آتی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

امام ترمذی پھر ابوداؤد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ:

إِنّ رَجُلاً نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَاءَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- فَلَعَنَهَا - فَقَالَ النَّبِيُّ - صلى الله عليه وسلم - لاَ تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ۔[190]

ہوا نے ایک مرد سے اس کی چادر میں منازعت کی وہ چادر کو اپنی طرف کھینچتا اور اپنے مونڈھوں پر ڈالتا اور ہوا اس کو اپنی طرف کھینچتی اور اڑا لے جاتی جب وہ مرد دق ہوا تو اس نے ہوا پر لعنت کی۔ حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ارشاد کیا کہ ہوا پر لعنت نہ کر کہ وہ معذور ہے اور چلنے پر بحکم خالقہا مجبور ہے اور بے شک جو لعنت کرے کسی چیز پر کہ وہ اس کا مستحق نہیں پلٹ آتی ہے لعنت کرنے والے پر اور مسلمانوں کے عمامے قصداً اتروا دینا اور اسے ثواب نہ جاننا قریب ہے کہ ضروریات دین سے انکار اور سنت قطعیہ متواترہ کے استخفاف کی حد تک پہنچے ایسے شخص پر فرض ہے کہ اپنی ان حرکات سے توبہ کرے اور از سر نو کلمۂ اسلام پڑھے اور اپنی عورت کے ساتھ نکاح کی تجدید کرے۔

جواب مسئلہ سوم: صورت مسئول عنہا میں مقتدی عامل بالسنہ ہے اور امام تارک ہے لہٰذا وہ ثواب کا مستحق ہے اور یہ اس ثواب سے محروم اور مقتدی کو ایسا ہی چاہیئے کہ گو امام عمامہ نہ باندھے اور اس سنت کی فضیلت سے محروم رہے خود عمامہ باندھے اور عمل بالسنہ کا ثواب لوٹتا رہے اور حتی الوسع مشرکین کی وضع سے کہ وہ بغیر عمامے کے سر پر ٹوپی دینے سے بچتا رہے اور عمامہ کے ہوتے ہوئے قصداً ابلا کسی وجہ شرعی اور مانع قوی کے صرف ٹوپی سر پر دیئے ہوئے نماز پڑھنا پڑھانا دو حال سے خالی نہیں اگر بوجہ کسل اور سستی کے پگڑی کو بوجھ اور ایک قسم کا بار جان کر اور اس کے باندھنے میں

---

[190] (سنن ابی داؤد، ج۴، ص ۴۳۰، باب فی اللعن، سنن الترمذی، ج۴، ص ۳۵۰، باب اللعنة)

ایک گونہ تکلیف اور محنت تصور کر کے بدون عمامہ کے نماز پڑھاتا ہے تو بسبب اس کے کہ اس نے ایک امر مستحب کو جس کے استحباب کی تصریح کتب معتبرۂ فقہیہ میں موجود ہے ترک کیا، نماز اس کی مکروہ ہو گی۔

منیۃ المصلی اور اس کی شرح تعلیق مجلی میں (جو مطبع یوسفی واقع فرنگی محل لکھنؤ میں چھپ چکی ہے) ہے:

والمستحب ان یصلی فی ثلثۃ اثواب قمیص وازار وعمامۃ لان ستر العورۃ واخذ الزینۃ یحصل بھذا۔

مستحب یہ ہے کہ مرد قمیص، ازار اور عمامہ میں نماز پڑھے اس واسطے کہ ستر عورت اور اخذ زینت جو آیۂ کریمہ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (الأعراف ۳۱) میں مامور بہ ہے انہیں تین کپڑوں سے حاصل ہوتا ہے۔

اور حلیہ میں ہے:

وفی التحفۃ والبدائع واما المستحب فھو ان یصلی فی ثلثۃ اثواب ازار ورداء وعمامۃ انتھی بقدر الحاجۃ۔

اور فتح باب العنایہ للمحدث المکی العلامۃ علی القاری میں ہے:

ویستحب للرجال ان یصلی فی ثلثۃ اثواب قمیص وازار وعمامۃ۔

اور علامہ حلبی کی غنیۃ المستملی میں ہے:

وفی الخلاصۃ والمستحب ان یصلی الرجل فی ثلثۃ اثواب قمیص وازار وعمامۃ انتھی۔

حاصل یہ کہ مرد کے لئے مستحب یہ ہے کہ قمیص اور ازار اور عمامہ میں نماز پڑھے اگر بجائے قمیص کے چادر ہو جس سے اوپر کا بدن مع مونڈھوں اور بازوؤں کے اچھی طرح ڈھک جائے تو بھی

مستحب ادا ہو جائے گا۔ گو چادر تحصیل کمال ستر و اکمال زینت واجب الاتیار میں نازل اور قمیص اس کا محصل کامل اور اس کے وجود کا حافل ہے۔ اس وجہ سے سید المرسلین حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو قمیص محبوب تر تھی اور اکثر احوال میں بدن شرف مخزن سے مشرف تھا۔

شمائل امام ترمذی اور سنن ابی داؤد میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْقَمِيصَ۔[191]

پھر درصورت یہ کہ مقتدی کے سر پر عمامہ ہو اور امام کے سر پر نہ ہو گو مقتدی نے خود ترک مستحب نہ کیا لیکن چونکہ امام نے مستحب کو جو حکم سنت میں ہے ترک کیا اور مکروہ ہونا ہر سنت و مستحب کے ترک کا شرع شریف میں ثابت ہو چکا۔

در مختار شرح تنویر الابصار میں ہے:

ويكره ترك كل سنة ومستحب انتهى۔

مقتدی کی نماز میں بھی من وجہ کراہت کو دخل رہا۔

أَنَّ صَلَاتَهُ بَاطِلَةٌ وَجَعَلُوا صَلَاتَهُ مُضَمَّنَةً بِصَلَاةِ الْإِمَامِ۔ كما حققه الحافظ الطحاوی الامام فی مسنده المعتمد حليه الائمة الفخام المشهور بمعانی الاثار فی غير واحد من المقام۔

لہٰذا اعادہ اس کا اگر وقت میں گنجائش ہو اور سبب جرح اور موجب فتنہ و حرج نہ ہو مستحب ہے۔

---

191 (سنن ابی داؤد، ج۴، ص۴۳، الناشر: دار الفکر، الشمائل للترمذی، ج ۱، ص۷۶، الناشر: مؤسسة الكتب الثقافية-بیروت)

فان الکراھۃ اذا کانت کَرَاھَۃَ تَحۡرِیمٍ فَتَجِبُ الۡإِعَادَۃُ أَوۡ تَنۡزِیہٍ فَتُسۡتَحَبُّ کما ھو مفصل فی فتح القدیر للمحقق الھمام الامام ابن الھمام۔[192]

اور اگر عمامہ باندھنے کو حقیر امر جان کر اور اس شعار اسلام کو خوار تصور کر کے بغیر عمامہ کے نماز پڑھتا پڑھاتا ہے تو امر اس کا مذموم اور احکام تفصیلی اس کے جواب مسئلہ اول و دوم سے معلوم ہیں۔

نور الانوار میں ہے:

والتھاون بالشریعۃ وان کانت مرویۃ بطریق الاحاد کفر انتھی ای فضلا عن ان تکون منقولۃ بطریق الشھرۃ او التواتر اعاذنا اللہ عن ذلک وعصمتا من المھالک وھو اعلم بظواھر الامور والسرائر۔

جواب مسئلہ چہارم: سرور عالم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہمیشہ باعمامہ نماز پڑھائی۔ اور کسی صحیح حدیث میں وارد نہیں کہ آپ نے بغیر عمامہ امامت فرمائی، بلکہ عادت شریف اور خصلت منیف یہ تھی کہ ہر حالت میں سفر و حضر، گھر کے اندر اور گھر کے باہر نماز و غیر نماز میں نری ٹوپی سر پر نہ دیتے اور سر انور سے عمامے کو رشک ماہ و مہر فرماتے رہتے حتیٰ کہ وضو فرماتے وقت بھی عمامہ کو نہ توڑتے اسے سر منور سے اتار کے رکھتے اس وجہ سے علماء نے عمامہ کو مطلقاً خاص کر نماز میں سنت قرار دیا اور نری ٹوپی سر پر دینے کو مشرکوں کی وضع بتا دیا۔

ہندوستان میں حدیث شریف کے شائع کرنے والے اس کی شرحیں اور ترجمے کر کے علماء اور غیر علماء کو انوار علم و عمل بالسنہ سے منور فرمانے والے عاشق سید اولاد آدم شیخ العرب والعجم محدث

---

192 (فتح القدیر للکمال ابن الھمام، ج ۱، ص ۴۱۶، الناشر: دار الفکر)

نبیہ فقیہ وجیہ مولانا و ولی نعمتنا الشیخ محمد عبدالحق المحدث الدہلوی لا زال ملتفتًا الیہ بالالتفات النبوی مشکوٰۃ شریف کی شرح فارسی میں اضافہ فرماتے ہیں:

بدانکہ پوشیدن عمامہ سنت ست واحادیث بسیار در فضل آن وارد شدہ است وآمادہ است کہ دو رکعت بعمامہ بہتر ست از ہفتاد رکعت بے عمامہ انتہی۔

اور عالم ہمام علامۂ امام سیدنا الشیخ ابراہیم بیجوری کساہ اللہ اللباس النوری مواہب لدنیہ شرح الشمائل الترمذیہ میں افادہ فرماتے ہیں:

والعمامۃ سنۃ لا سیما للصلاۃ و لقصد التجمل لاخبار کثیرۃ و اما لبس القلنسوۃ وحدھا فھو زی المشرکین انتھی۔

عمامہ سنت ہے خاص کر نماز اور قصد تجمل کے لئے بسبب وارد ہونے احادیث کثیرہ اور اخبار شہیرہ کے لیکن پہننا ٹوپی تنہا بغیر عمامہ کے وہ وضع ہے مشرکوں کی۔

وقت لکھنے جواب مسئلہ اول کے قولی حدیثیں جو نظر قاصر کے سامنے تھیں وہ حیرہ تحریر میں آچکیں اب فعلی حدیثیں جو اس وقت زیر نظر ہیں، ان میں سے قدرے بطور مشتے نمونہ از خرواری چند حدیثیں جو بعض ان میں سے متضمن قولی بھی ہیں مذکور ہوتی ہیں۔ امام لاثانی رکن رکین مذہب نعمانی دوسرے امام بخاری، بل ھو اعلی شانا من البخاری لانہ قد جمع بین کمال الفقاھۃ و جمال التحدیث کما لا یخفی علی من طالع مصنفاتھما فی فن الحدیث۔

ہمام بے عدیل امام جرح و تعدیل امام حافظ الاسلام خاتمۃ الجہابذۃ النقاد الاعلام شیخ الحدیث القدیم والحدیث، فقہ و حدیث کے حاوی امام حجۃ الاسلام ابو جعفر طحاوی اپنی کتاب لابواب احادیث نبوی کے بحر زخار شرح معانی الاثار میں فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثنا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ فَمَسَحَ عَلَى عِمَامَتِهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ۔[193]

بے شک پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے وضو کیا حالانکہ سر منور پر عمامہ تھا پس مسح کیا اپنے عمامے اور ناصیہ مبارک پر یعنی آگے کے چوتھائی حصے پر۔

واخرجہ الامام مسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ وابن الجارود فی المنتقی ایضًا مطولا ومختصرًا وفی الحدیث المسح علی العمامۃ والاعتبار بہ فی الجملۃ الا ان محرر المذہب العالم الربانی الحافظ الامام محمد بن الحسن الشیبانی اخرج فی المؤطا أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ سُئِلَ عَنْ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ فَقَالَ لَا حَتَّى يُمْسَحَ الشَّعْرُ بِالْمَاءِ ثم قال وبھذا نأخذ لا یمسح علی الخمار ولا علی العمامۃ بلغنا ان المسح علی العمامۃ کان فترک وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ وقد ذکروا ان ما اتی بہ الامام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ من البلاغات فلھا حکم الموصولات المسندات المستندات وقال الحافظ الامام الطحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فَفِي هَذَا الْأَثَرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى بَعْضِ الرَّأْسِ وَهُوَ النَّاصِيَةُ، وَظُهُورُ النَّاصِيَةِ دَلِيلُ أَنَّ بَقِيَّةَ الرَّأْسِ حُكْمُهُ حُكْمُ مَا ظَهَرَ مِنْهُ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ الْحُكْمُ قَدْ ثَبَتَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ لَكَانَ كَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَلَمْ يَكُنْ إلَّا وَقَدْ غُيِّبَتْ الرِّجْلَانِ فِيهِمَا وَلَوْ كَانَ بَعْضُ الرِّجْلَيْنِ بَادِيًا، لَمَا أَجْزَأَهُ أَنْ يَغْسِلَ مَا ظَهَرَ مِنْهُمَا وَيَمْسَحَ عَلَى مَا غَابَ مِنْهُمَا فَجَعَلَ حُكْمَ مَا غَابَ مِنْهُمَا مُضَمَّنًا بِحُكْمِ مَا بَدَأَ مِنْهُمَا فَلَمَّا وَجَبَ غَسْلُ الظَّاهِرِ وَجَبَ

---

[193] (شرح معانی الآثار، ج ۱، ص ۳۹)

غَسْلُ الْبَاطِنِ فَكَذٰلِكَ الرَّأْسُ لِمَا وَجَبَ مَسْحُ مَا ظَهَرَ مِنْهُ، ثَبَتَ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ مَسْحُ مَا بَطَنَ مِنْهُ لِيَكُونَ حُكْمُ كُلِّهِ حُكْمًا وَاحِدًا كَمَا كَانَ حُكْمُ الرِّجْلَيْنِ إِذَا غُيِّبَتْ بَعْضُهَا فِي الْخُفَّيْنِ حُكْمًا وَاحِدًا. فَلَمَّا اكْتَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْأَثَرِ يَمْسَحُ النَّاصِيَةَ عَلَى مَسْحِ مَا بَقِيَ مِنَ الرَّأْسِ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْفَرْضَ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ هُوَ مِقْدَارُ النَّاصِيَةِ وَأَنَّ مَا فَعَلَهُ فِيمَا جَاوَزَ بِهِ النَّاصِيَةَ فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ كَانَ دَلِيلًا عَلَى الْفَضْلِ لَا عَلَى الْوُجُوبِ حَتّٰى تَسْتَوِيَ هٰذِهِ الْآثَارُ وَلَا تَتَضَادَّ، انتهى وهذا كما ترى كلام نفيس فى غاية النفاسة وتقرير متين فى نهاية المتأنة دل دلالة ظاهرة على ان المسح منه صلى اللّٰہ تعالیٰ عليه وآله واصحابه وسلم على العمامة لم يكن لانه من جملة ما فعله ابتانا للمامور به فى القرآن الوارد به بل كان لوجه من الوجوه التى ذكرها الامام الحافظ البدر العينى ونص كلامه فى عمدة القارى الذى هو من احسن شرح البخارى توضيحا واتهما واجلاها بيانا وتشريحا وأما مسحه عليه الصلاة والسلام على العمامة فأوله البعض بان المراد به ما تحته من قبيل إطلاق اسم الحال على المحل وأوله البعض بأن الراوي كان بعيدا عن النبي عليه الصلاة والسلام فمسح على رأسه ولم يضع العمامة من رأسه فظن الراوي أنه مسح على العمامة وقال القاضي عياض وأحسن ما حمل عليه أصحابنا حديث المسح على العمامة أنه عليه الصلاة والسلام لعله كان به مرض منعه كشف رأسه فصارت العمامة كالجبيرة التي يمسح عليها انتهى ويدل على ما ذكرنا الحديث الثانى والثالث الذين ياتيان منا ان شاء اللّٰہ تعالیٰ عمایدر کہ اوھامنا۔

۲۔ امام ابوداؤد اپنی سنن میں حضرت ثوبان مولای سید انس وجان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ وادخلہ فی فرادیس الجنان سے روایت کرتے ہیں:

بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَأَصَابَهُمُ الْبَرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ۔[194]

---

[194] (سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۳٦، الناشر: المكتبة العصرية، صيدا - بيروت)

پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ایک چھوٹے لشکر کو کسی طرف روانہ فرمایا۔ منزل مقصود پر پہنچ کر یا اثناء راہ میں ان کو سردی نے ستایا ایسا کہ وضو کرتے وقت عمامہ سر پر سے ہٹا کر ان کو مسح کرنا دشوار ہوا اور پاؤں کے دھونے میں ان کو قوی اندیشہ تلف کا یا نقصان کا پیدا ہوا جب مدینۂ منورہ میں آئے اور حاضر خدمت رؤف ورحیم ہوئے تو آپ نے ان کو رخصت کی خلعت سے آراستہ فرمایا اور عماموں اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم ان کو دیا۔

ومن ادل الدلیل علی انما اباحه صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم لهم فی هذا الحدیث من المسح علی العمائم کان لاجل الحرج القائم والضرر الدائم الحدیث اللاحق کما لا یخفی علی الذهن الفائق۔

۳۔ اسی سنن ابی داؤد میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ۔[195]

دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے حالانکہ سر مبارک پر عمامہ قطری تھا جو قریہ قطر میں بنا گیا تھا پس داخل فرمایا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے دونوں مبارک ہاتھوں کو عمامے کے نیچے اور مسح کیا سر مبارک کے آگے کی جانب پر اور عمامہ مبارک کو نہ توڑا اور نہ اسے سر مبارک سے اتارا۔

فانه لو کان المسح علی العمامة مباحا لما احتاج صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم الی ادخال یدیه تحت العمامة ولمسح علیها باختیار تلک الکلفة المکلفة۔

---

[195] (سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۳۶، الناشر: المکتبة العصریة، صیدا - بیروت)

ابو نعیم کی حلیہ میں ہے:

حدثنا إبراهيم بن أدهم حَدَّثَنا أبو يعلى الحسين بن محمد الزبيري حَدَّثَنا أبو الحسن عَبْدالله بن موسى الحافظ الصوفي البغدادي حَدَّثَنا لاحق بن الهيثم حَدَّثَنا الحسن بن عيسى الدمشقي حَدَّثَنا محمد بن فيروز المصري حَدَّثَنا بقية بن الوليد حَدَّثَنا إبراهيم بن أدهم عن أبيه أدهم بن منصور العجلي عن سعيد بن جبير أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يسجد على كور العمامة۔[196]

۵۔ اوسط طبرانی میں حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآله واصحابه وسلم يسجد على كور عمامة۔

دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو کہ سجدہ کرتے تھے عمامہ کے پیچ پر۔

۶۔ حافظ ابو القاسم تمام بن محمد رازی کے فوائد میں ہے:

حدثنا محمد بن إبراهيم بن عبد الرحمن ثنا أبو بكر أحمد بن عبد الرحمن بن أبي الحصين الانطرسوسي قدم علينا دمشق ثنا كثير بن عبيد الإمام بحمص ثنا سويد عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يسجد على كور العمامة۔[197]

بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سجدہ کرتے تھے عمامہ کے پیچ پر، پھر یہ سجدہ کرنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کا عمامہ کے پیچ پر بیان جواز کے لئے تھا یا بوجہ کسی ضرورت طپش زمین وغیرہ کے تھا ورنہ ہمارے حق میں بلا کسی ضرورت کے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا مکروہ ہے۔ چنانچہ کتب فقہ میں مبرہن ہو چکا ہے۔ اسی واسطے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

[196] (حلية الاولياء، ج۸، ص۵۵، الناشر: دار الكتاب العربي - بيروت)

[197] (الفوائد لتمام الرازى، ج۲، ص۲۹۳، الناشر: مكتبة الرشد)

وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ایک صحابی کو عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے دیکھا آپ نے اسی حالت میں اس کی پیشانی پر سے عمامہ کے پیچ کو ہٹا دیا۔

امام ابو داؤد اور صاحب سنن محمود صالح بن خیوان سے مراسیل میں راوی ہیں کہ:

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم رای رجلا یسجد و قد اعتم علی جبھتہ فحسر عن جبھتہ۔

تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ایک مرد کو سجدہ کرتے دیکھا حالانکہ عمامہ باندھا تھا اس نے اپنی پیشانی پر اور پیشانی اس کی عمامہ سے ڈھکی تھی۔ پس اس پیچ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ہٹا دیا اور پیشانی اس کی کھول دی۔

وقد ورد فی سجودہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم احادیث غیر ما ذکرنا واخبار سوی ما اوردنا وھی ان کانت اسانیدھا لا یخلو ممن تکلم فیہ الا انھا الکثرۃ عدادھا وتعدد طھر قھا صارت حسنۃ قابلۃ للاحتجاج بھا و لا نطول الکلام بذکرھا و من فیما سردناہ غنیۃ عنھا مع اذا لسنا بصددہ و انما نحن بصدد انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم کان یصلی متعمما و یفعل ذلک دائما و قد ثبت ذلک بحمد اللہ تعالیٰ ثبوتًا قائمًا۔

۷۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دیکھنے والے کما صرح بہ غیر واحد منھم من المحققین من المحدثین منھم الحافظ العسقلانی۔ ان سے بالمشافہ بلاواسطہ حدیثوں کی روایت کرنے والے کما حققہ صاحب مختصر المسند الکبیر و صححہ الشیخ المحقق الدھلوی ورجحہ خاتم المحققین الاول فی اسماء رجال المشکوٰۃ والثانی فی رد المحتار والف الامام ابو معشر جزءا فیما سمعہ الامام الھمام من الصحابۃ الکرام واقرہ علیہ خاتمۃ الحفاظ الجلال السیوطی فی تبییض الصحیفۃ فی مناقب ابی حنیفۃ باتفاق اہل وفاق۔

کما صرح بہ المحدث المکی الحبر القاری فی کشف المغطی شرح علی المؤطا و ان انکرہ عنادا من انتشر بدعتهم فی زماننا من اهل النفاق خذ لهم اللہ تعالیٰ و طهر عنهم حوزة الدین بحرمة من زوای الارض فر اؤی مشارقها و مغاربها فشمل علمه الافاق۔
تمام محدثین مصنفین اصحاب کتب ستہ و مسانید و معاجیم وغیرہ کے استاد کسی کے بلاواسطہ اور کسی کے بواسطہ حدیث: لَوْ کَانَ الدِّینُ و فی روایة العلم و فی الاخری الایمان عِنْدَ الثُّرَیَّا لناله رجل، و فی روایة رجال مِنْ انباء فَارِسَ اخرجه مسلم۔ وغیرہ کے مصداق۔
کما صرح بہ بعض الحفاظ من المحدثین واقرہ علیہ من بعد من المحققین اہل الحق والاحقاق سراج الامہ امام الائمہ اعلم التابعین وابصر ھم بالحدیث کما افادہ بعض الناقدین من تبع التابعین امام ابو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ واسکنہ الفردوس الاعلی بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ:
کان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة على بعير أورق إلى سواد، وهو ناقة القصواء متقلدا بقوس متعمما بعمامة سوداء من وبر۔[198]
تھے پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فتح مکہ معظمہ کے دن شرفہا اللہ تعالیٰ سوار اونٹنی خاکستری رنگ پر جو مائل بسیاہی تھی جس کا نام قصوا تھا کمان گلے میں ڈالے ہوئے عمامہ سیاہ اونٹ کے بالوں کا باندھے ہوئے۔
و اخرجه عنه ابن ماجة ایضًا مختصرًا و لفظه ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم دخل مکة و علیه عمامة سوداء۔

198 (شرح مسند ابی حنیفۃ، ج ۱، ص ۲۳۲)

۸۔ امام محقق مدقق سید الجارحین والمعدلین وسند الناقدین المتقین الطبقین امام طحاوی معانی الآثار میں پھر امام مسلم اپنی صحیح میں پھر امام ترمذی اپنی جامع اور شمائل میں پھر نسائی اپنی مجتبی میں پھر ابن ماجہ اپنی سنن میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں:

واللفظ لاولهم عن الحافظ الطحاوى أنَّ رسول الله - صلى الله عليه وسلم - دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاء۔[199]

بتحقیق کہ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم داخل ہوئے مکہ شریف میں جس دن کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اس کو فتح فرمایا اس حال میں کہ آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔

۹۔ امام ترمذی شمائل میں اور نسائی اور ابن ماجہ اپنی اپنی سنن میں عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں:

واللفظ للترمذی رأيت على رأس رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم سوداء۔

دیکھا میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے سر مبارک پر عمامہ سیاہ۔

۱۰۔ اس میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:

ان النبی صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم خطب الناس وعليه عمامة دسماء۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنایا حالانکہ سر مبارک پر عمامہ چکنا یا سیاہ تھا۔

---

[199] (سنن ابن ماجہ، ج۲، ص ۱۱۸۶، سنن النسائی، ج۵، ص ۲۰۱، شرح معانی الآثار، ج۳، ص ۳۲۹، صحیح ابن حبان، ج۹، ص۳۷، صحیح مسلم، ج۲، ص ۹۹۰، مسند احمد، ج۲۳، ص۱۷۸، مسند الطیالسی، ج۳، ص۳۰۸، سنن النسائی الکبری، ج۵، ص۴۹۷)

۱۱۔اسی شمائل میں ہے کہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ:

دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم فی مرضہ الذی توفی فیہ و علی رأسہ عصابۃ صفراء۔

حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے مرض رحلت میں حاضر خدمت شریف ہوا حالانکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے سر مبارک پر عمامہ زرد تھا۔

۱۲۔امام ابو داؤد کی سنن میں حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم وجہ ابیہ فرماتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ -صلی اللہ علیہ وسلم- عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔[200]

دیکھا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو منبر پر اس حال میں کہ سیاہ عمامہ ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے سر مبارک پر۔

۱۳۔ابن ابی عاصم کی کتاب الجہاد میں ہے:

حدثنا ابو موسی حدثنا عثمان بن عمر عن الزبیر بن جوان عن رجل من الانصار قال جاء رجل الی ابن عمر فقال یا ابا عبدالرحمٰن العمامۃ سنۃ فقال نعم قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم لعبد الرحمن بن عوف اذھب فاسدل علیک ثیابک والبس سلاحک ففعل ثم اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم فقبض ما سدل بنفسہ ثم عممہ فدل من بین یدیہ و من خلفہ۔

ایک مرد انصاری نے کہا کہ ایک مرد نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا عمامہ سنت ہے؟ فرمایا کہ ہاں سنت ہے، پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ تو جا اور اپنے کپڑے اپنے اوپر ڈال لا اور

---

[200] (سنن ابی داؤد، ج ۴، ص ۵۴، الناشر: المکتبۃ العصریۃ، صیدا - بیروت)

اپنے ہتھیار پہن کر آ۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعمیل کی پھر پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی خدمت شریف میں حاضری دی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے خود اپنے دست حق پرست سے ان کے کپڑے ان پر درست اور ٹھیک کر دیئے اور ان کے سر پر عمامہ باندھ دیا اور ان کے آگے سے اور نیز پیچھے سے دونوں جانب شملہ رکھا۔

۱۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

كما في العمدة للبدر الحجه حدثنا الحسن بن علي حدثنا ابن أبي مريم عن رشد عن ابن عقيل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة أن رسول الله عمم عبد الرحمن بن عوف بعمامة سوداء من قطن وأفضل له من بين يديه مثل هذه وفي رواية عن نافع عن ابن عمر قال عمم رسول الله ابن عوف بعمامة سوداء كرابيس وأرخاها من خلفه قدر أربع أصابع وقال هكذا فاعتم۔[201]

فرماتی ہیں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے عمامہ سیاہ روئی کے کپڑے کا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر باندھا اور عمامہ کے پیچوں سے ان کے شملہ کے لئے کچھ بچا لیا اور چھوڑ دیا اس کو ان کے آگے سے اتنا اور نافع کی روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے کہ باندھا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر عمامہ سیاہ کپڑے کا اور چار انگلیوں کے برابر ان کے پیچھے کی جانب سے اس کا شملہ رکھا اور فرمایا کہ اس طرح عمامہ باندھ۔

---

201 (عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، ج ۳۱، ص ۴۵۵، باب العمائم)

۱۵۔ابو عبیدہ حمصی کی حدیث میں ہے جو عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:
بَعَثَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ إِلَی خَيْبَرَ فَعَمَّمَهُ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ ثُمَّ أَرْسَلَهَا مِنْ وَرَائِهِ۔[202]

خیبر کے دن پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر سیاہ عمامہ باندھ کر بھیجا اور شملہ اس کا ان کے پیچھے کی جانب چھوڑ دیا۔

۱۶۔اوسط طبرانی میں حضرت ثوبان بیان فرماتے ہیں:
ان النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم کان اذا اعتم أَرْخَی الْعِمَامَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَمِنْ خَلْفِهِ۔

حضور مجسم نور جب عمامہ باندھتے شملہ اس کا آگے اور پیچھے دونوں جانب سے لٹکاتے۔

وفيه الحجاج بن رشد ضعيف الا انه ليس بقادح فيما نرومه على ما سبق بيانه۔

۱۷۔ معجم کبیر طبرانی میں ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يولي واليا حتى يعممه ويرخي لها عذبة من جانب الأيمن نحو الأذن۔[203]

پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کسی کو حاکم نہ بناتے جب تک کہ اس کے سر پر عمامہ نہ باندھتے اور اس کا شملہ نہ چھوڑتے داہنی جانب کے کان کی طرف۔

وفيه جميع بن ثوب ضعيف ولا يتطرق به الى ما نحن فيه تضعيف على ما لا يخفى على من له طبع شريف۔

---

[202] (تحفة الأحوذی، ج۴، ص ۴۲۹، فیض القدیر، ج۴، ص ۳۴۶، عمدة القاری، ج ۲۱، ص ۳۰۷، نیل الأوطار، ج۲، ص ۱۲۷)

[203] (المعجم الکبیر، ج۷، ص ۱۴۷)

۱۸۔ ابن عدی اپنی کامل میں عبد الاعلیٰ بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ:

ان رسول الله صلي الله عليه وسلم دعي علي بن ابي طالب يوم غدير خم فعممه وارخي عذبه العمامه من خلفه ثم قال هكذا فاعتموا فان العمائم سيما وهي حاجز بين المسلمين والمشركين۔

پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے غدیر خم کے دن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب فرما کر ان کے سر پر عمامہ باندھا اور عمامہ کے شملہ کو ان کے پیچھے لٹکایا اور خطاب عام کے طور پر ارشاد کیا کہ اس طرح عمامہ باندھا کرو اور بے عمامہ کے نہ رہا کرو اس واسطے کہ عمامہ اسلام کی علامت ہے اور عمامہ ہی فرق ہے مسلمانوں اور مشرکوں میں کہ مسلمان کی وضع عمامہ ہے اور مشرکوں کی وضع نری ٹوپی بغیر عمامہ کے ہے اور یہ ان ہی کی روش ہے تم اس سے اجتناب کرو۔

۱۹۔ ابو الشیخ کی روایت میں ہے کہ ابو عبد السلام نے کہا کہ:

قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَمُّ، قَالَ: يُدِيرُ كَوْرَ الْعِمَامَةِ عَلَى رَأْسِهِ وَيَغْرِسُهَا مِنْ وَرَائِهِ، وَيُرْخِي لَهَا ذُؤَابَةً بَيْنَ كَتِفَيْهِ۔[204]

میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کس طرح اور کس طور پر عمامہ باندھا کرتے تھے۔ جواب میں انہوں نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اپنے سر مبارک پر عمامہ کے پیچ کو دورہ دیتے اور اس کے سرے کو پیچھے گھرستے اور دونوں شانوں کے درمیان میں اس کا شملہ لٹکاتے۔

---

[204] (تحفۃ الاحوذی، ج۱۰، ص۴۰۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان)

۲۰۔ مسند امام احمد و سنن ابی داؤد و سنن نسائی و صحیح ابن حبان و مستدرک حاکم و جامع ترمذی میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

كَانَ رسول الله - صلى الله عليه وسلم - إِذَا اسْتَجَدَّ ثوبا سَمَّاهُ باسْمِهِ - عِمَامَةً، أَوْ قميصا، أَوْ رِدَاءً - يقول: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أنْتَ كَسَوْتَنِيهِ، أسألك خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأعوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ۔[205]

تھے پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم جب پہنتے لباس جدید تو نام لیتے اس کا عمامہ ہوتا وہ کپڑا یا کرتہ یا رداء پھر کہتے یا الٰہی تیری ہی حمد ہے، اس لئے کہ تو نے ہی پہنایا مجھ کو یہ کپڑا، مانگتا ہوں میں تجھ سے بھلائی اس کپڑے کی کہ خیریت سے بدن پر رہے اور نہ پہنچے اس کو کوئی آفت اور مانگتا ہوں میں تجھ سے بھلائی اس چیز کی کہ بنایا گیا یہ کپڑا اس کے لئے یعنی اس کو پہن کر تیری اطاعت کروں اور تیری فرمانبرداری میں اس کو پرانا کروں اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری رحمت کے ساتھ اس کی اور اس چیز کی برائی سے کہ جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے، یعنی اس کو پہن کر نہ اتراؤں اور نہ کوئی گناہ کروں بلکہ اس کو پہن کر تیری مرضیات میں مصروف رہوں۔

۲۱۔ امام نسائی ابو امیہ عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ:

كَأَنِّي أَنْظُرُ السَّاعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ۔[206]

---

[205] (سنن ابی داؤد، ج۴، ص ۴۷، سنن الترمذی، ج۴، ص ۲۳۹، صحیح ابن حبان، ج ۱۲، ص ۲۳۹، کنز العمال، ج۷، ص ۱۱۸، مسند ابی یعلی، ج ۲، ص ۳۳۸)

[206] (سنن النسائی الکبری، ج۵، ص ۴۹۸)

گویا کہ میں اس گھڑی کو دیکھ رہا ہوں پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم منبر پر تشریف رکھتے ہیں حالانکہ آپ کے سر مبارک پر عمامہ سیاہ ہے کہ چھوڑا ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اس کا شملہ درمیان مونڈھوں کے۔

۲۲۔ سنن ابی داوٗد میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

عممني رسول الله صلى الله عليه وسلم فسدلها من بين يدي و من خلفي۔

پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے میرے سر پر عمامہ باندھا پس شملہ لٹکا دیا آگے میرے اور پیچھے میرے یعنی دونوں طرف شملہ چھوڑا سینے پر اور پیٹھ پر۔

۲۳۔ اسی سنن ابی داوٗد میں عبداللہ بن سعد اپنے والد ماجد سعد بن عثمان سے روایت کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ رَجُلا بِبُخَارَى عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ عَلَيْهِ عِمَامَةُ خَزٍّ سَوْدَاءُ، فَقَالَ: كَسَانِيهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم۔[207]

دیکھا میں نے ایک مرد کو بخارا میں کہ سفید خچر پر سوار رہے اور ان کے سر پر سیاہ عمامہ خز کا تھا پس کہا اس مرد نے کہ یہ عمامہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے عطا فرمایا۔

۲۴۔ سنن نسائی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ:

قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآله واصحابه وسلم الإِسْبَالُ في الإِزَارِ، وَالقَمِيصِ، وَالعِمَامَةِ۔[208]

---

[207] (سنن ابی داؤد، ج۴، ص ۸۰، الناشر: دار الكتاب العربي-بيروت)

[208] (سنن النسائی الکبری، ج۵، ص ۴۹۱)

دراز رکھنا کپڑے کا ازراہ تکبر جو کہ مکروہ وحرام ہے اور کرنے والا اس کا قیامت کے دن مستحق نظر رحمت الٰہی نہیں رہتا ہے ازار ہی میں منحصر نہیں جیسا کہ مشہور تر ہے بلکہ پیرہن اور عمامہ میں بھی ہوتا ہے کہ پیرہن کو ٹخنوں سے اور شملہ کو موضع جلوس سے متجاوز رکھے۔

وفقه الحديث انه لولا العمامة من ملبوس المسلمين الذى لابد لهم هذفى كل حين لما فرنها باختيها فى الذكر عند بيان الاسبال المنكر۔

پس بسبب ورود انہیں احادیث قولیہ مذکورہ واحادیث فصلیہ مسطورہ وغیرہ کے جن کے استحباب میں طول طویل ہے اور نہ مقام ان کے بسط کا متحمل ہے صحابہ و دیگر صلحاء نے عمامہ باندھنے کو افضل و سنت جانا اور اس کے ترک کو مکروہ وروش غیر محمود تصور کیا عمامہ تو عمامہ شملہ جو فرع عمامہ ہوا اس کو بھی صحابہ واتباع صحابہ نے ترک نہیں کیا اس وجہ سے ہمارے علماء کرام نے باستثنائے بعض صورتوں کے اور نیز اور مذاہب اہل سنت والوں نے اسے مستحب قرار دے کر اس کے رکھنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ علمائے شافعیہ نے اسے سنت مؤکدہ قرار دے دیا۔

۲۵۔ امام ترمذی اپنی جامع و نیز اپنی شمائل میں عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر کی سند سے راوی ہیں کہ:

كان رسولُ الله -صلى الله عليه وسلم- : إذا اعتمَّ سدَلَ عِمَامَتهُ بين كَتِفيه. قال نافع : وكان ابن عمر يفعل ذلک. قال عبيد الله: ورأيتُ القاسم وسالما يفعلان ذلک۔[209]

تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم جب عمامہ باندھتے لٹکاتے اس کے شملے کو درمیان اپنے دونوں مونڈھوں کے کہا نافع نے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں اور ان کے اعلیٰ درجہ کے شاگرد ہیں اور ان ائمہ حدیث سے ہے کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ

---

[209] (سنن الترمذی، ج۴، ص ۲۲۵، الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت)

اللہ تعالیٰ جیسے امام الائمہ ان سے روایت حدیث کرتے ہیں اور امام کے اجلہ شیوخ میں سے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حضور ہی کی طرح کرتے تھے کہ عمامہ کو بدوں شملہ کے نہ باندھتے تھے بلکہ جب عمامہ باندھتے تو شملہ بھی رکھتے جس طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم رکھتے تھے اور کہا عبید اللہ نے جو نافع کے شاگرد ہیں کہ قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ ونہ اور سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ جو دونوں صاحب مدینہ منورہ کے تابعین کے اکابر علماء سے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ کے اساتذہ فی الحدیث سے اور منجملہ ان سات فقہاء کے ہیں کہ ان کے زمانے میں مدینہ منورہ میں دارومدار امر دین کا انہیں پر تھا کہ یہ دونوں امام بھی عمامہ باندھتے وقت دونوں مونڈھوں کے درمیان شملہ رکھا کرتے تھے۔

مواہب اللدنیہ میں اس حدیث کے ذیل میں ہے:

قد استغید من ھذا الحدیث ان العذبۃ سنۃ۔

اس حدیث سے سمجھا گیا کہ شملہ رکھنا سنت ہے۔

اور پھر تھوڑا بعد اس کے لکھتے ہیں:

واشار بذلک الی انہ سنۃ موکدۃ محفوظۃ لم یترکھا الصلحاء۔

یعنی امام نافع نے اپنا مقولہ: وکان ابن عمر یفعل ذلک۔ اور عبید اللہ نے اپنا مقولہ وکان القاسم کے واسطے سے یہ بتادیا کہ شملہ رکھنا سنت مؤکدہ ہے اور صالحین امت صحابہ وتابعین ودیگر ائمہ وعلمائے دین نے اس کو نہیں چھوڑا اور ان میں برابر متوارث چلا آیا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ عمامہ کی سنت اور شملہ کے استحباب میں کوئی کلام نہیں بلاشبہ یہ دونوں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اور صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تمام

علمائے دین کا فعل ہے۔ نری ٹوپی کافروں کی بالخصوص نیچریوں کی یا روافض و اکثر وہابیہ کی وضع ہے۔ مسلمانوں کو اس سے احتراز لازم اور تمسک بسنت امر اہم ہے۔

واللہ الموفق لاتباع سنۃ نبیہ الکریم الرؤف الرحیم واقتفاء اثار صحابۃ اولی العلم الجسیم والفہم المستقیم الفضل الفخیم وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

جواب مسئلہ پنجم: جامع الرموز کو بالکل نامعتبر کتاب کہنا غلط ہے در مختار اور رد المحتار میں جابجا عمدۃ المتأخرین شیخ علاؤالدین اور خاتم المحققین سید محمد امین معروف بہ علامہ ابن عابدین کا اس کے اقوال و روایات سے استفادہ کرنا اس قول مردود کے لئے رد کافی ہے۔ البتہ اس سے مسئلہ نکالنا ہر شخص کا منصب نہیں بلکہ عالم تبحر کا کام ہے اور جو شخص اسے بالکل نامعتبر بتائے قول اس کا مردود ہے چاہے وہ وہابی ہو یا نام کا سنی، درپردہ وہابی ہو اور جس طرح باوجود عمامہ کے اور اس کے استعمال پر قادر ہونے کے نماز مکروہ ہے۔ جیسا کہ سابق کے جوابوں سے واضح ولائح ہو چکا اس طرح باوجود قدرت قمیص وغیرہ کے صرف ازار و پاجامہ سے نماز مکروہ ہے۔

کتب معتبرہ میں یہ مسئلہ بالتصریح موجود ہے۔

منیۃ المصلی میں ہے:

ویکرہ ان یصلی فی ازار واحد الا من عذر۔

اور مکروہ ہے نماز پڑھنا ایک ازار میں مگر بسبب عذر کے کہ سوا ازار اس کے پاس اور کوئی کپڑا نہیں میسر، یا میسر ہے مگر اس کے پہننے پر کسی وجہ سے قادر نہیں تو ایسی صورت میں فقط ازار میں نماز اس کی مکروہ نہ ہو گی کہ دین اسلام کی بنا آسانی پر ہے نہ دشواری پر۔

قال اللہ عزوجل: وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ (الحج ۷۸)

تعلیق مجلی میں منیۃ المصلی کی عبارت مذکورہ کے ذیل میں محقق مدقق امام ابن امیر الحاج کی حلیۃ المحلی سے منقول ہے:

ثم هذا الكراهة كراهة تحريمية كما يشير اليه قول رضي الدين في المحيط في تعليله لانه ترك اصل الزينة و اصل الزينة واجب الا ترى ان الدخول بازار واحد مما يقبح بين الناس فكيف عند قيامة مقام مناجاة ربه انتهى۔

پس یہ کراہت کراہت تحریمی ہے جس کا مرتکب گناہ گار ہوتا ہے اور بسبب اس کے ارتکاب کے نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے اس واسطے کہ فقط ازار باندھ کر یا تنہا پاجامہ پہن کر نماز پڑھنے میں اصل زینت کا ترک ہے اور اصل زینت واجب ہے اور واجب کا ترک مکروہ تحریمی ہے۔ کیا تو خیال نہیں کرتا ہے کہ نری ازار باندھ کر کسی کے یہاں جانے کو لوگ برا جانتے ہیں۔ پس مقام مناجات رب العالمین میں جو احکم الحاکمین ہے فقط ازار یا پاجامہ پہن کر کھڑا ہونا کس طرح برا اور بے جانہ ہوگا۔

اور نور الایضاح اور اس کی شرح مراقی الفلاح میں ہے:

ويكره للمصلي صلاته في السراويل او الازار مع قدرته على لبس القميص۔[210]

اور نمازی کے لئے مکروہ ہے یہ کہ فقط پاجامہ میں یا فقط ازار میں نماز پڑھے باوجود اس کی قدرت کے قمیص کے پہننے پر اور عالم عامل بادشاہ عادل عالمگیر رحمہ اللہ تعالیٰ کے فتاویٰ میں ہے:

ولو صلى مع السراويل و القميص عنده يكره۔[211]

اور اگر کسی مرد نے فقط پاجامہ پہن کر نماز پڑھی حالانکہ قمیص اس کے پاس موجود ہے تو مکروہ ہوئی نماز اس کی۔

---

210 (نور الایضاح، ج ۱، ص ۵۶، الناشر دار الحکمۃ، دمشق)

211 (الفتاوى الهندية، ج ۱، ص ۱۰۶، الناشر دار الفكر، بيروت)

اور غنیۃ المستملی میں ہے:

ویکرہ ان یصلی فی ازار واحد او فی السراویل فقط۔

اور مکروہ ہے یہ کہ نماز پڑھے کوئی شخص صرف ازار یا پاجامہ میں۔

اور عمدۃ الحفاظ المجتہدین وزبدۃ النقاد المحققین المدققین امام کمال الدین ابن الہمام رحمہ اللہ تعالیٰ المفضل المنعام کی فتح القدیر میں ہے:

وَفِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ بَعْضُهُ يُكْرَهُ إِلَّا لِضَرُورَةِ الْعَدَمِ۔[212]

اور ایک کپڑے میں کہ جس سے اس کے مونڈھے ڈھکے نہ ہوں نماز مکروہ ہے مگر وقت میسر نہ ہونے اور کپڑے کے حقیقتًا کہ اسے دوسرے کپڑے کی استطاعت ہی نہ ہو یا حکمًا کہ کپڑا دوسرا موجود ہو مگر اس کے پہننے پر قادر ہی نہ ہو اور علاوہ روایات فقہیہ کے احادیث مرفوعہ و آثار موقوفہ میں بھی اس سے نہی وارد ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی معانی الآثار میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَلْبَسْ ثَوْبَيْهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ أَحَقُّ مَنْ يُزَّيَّنَ لَهُ۔[213]

جب ارادہ کرے کوئی تم میں سے نماز پڑھنے کا تو اپنے دونوں کپڑے پہن لے اور جس طرح بندوں کے پاس کپڑے پہن کر جاتا ہے اسی طرح حق سبحانہ وتعالیٰ کے دربار میں جب حاضری دینے کا قصد کرے تو بھی پورا لباس اپنا پہن کر حاضر ہو، اس واسطے کہ اللہ بنسبت بندوں کے زیادہ مستحق ہے کہ اس کے دربار میں زینت اور تجمل کے ساتھ حاضری دی جائے، اسی حدیث وامثالہ کی وجہ سے امام

---

[212] (فتح القدیر لکمال ابن الھمام، ج ۱، ص ۴۱۲، الناشر: دار الفکر)

[213] (شرح معانی الاثار، ج ۲، ص ۱۷۰)

الائمہ سراج الامہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نماز کے وقت وہ لباس پہنتے جو عمدہ اور اعلیٰ درجے کا ہوتا، اور یہ شعار روافض زمانہ کا ہے کہ بازاروں میں اور ملاقاتیوں میں جانے کے وقت تو عمدہ سے عمدہ کپڑے پہن کے جاتے ہیں اور جب منعم حقیقی کے دربار میں قیام کا وقت آتا ہے تو ایک لنگوٹ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کفران نعمت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ **نعوذ باللہ من سوء افعالھم وشر اقوالھم**

اور سنن ابی داؤد میں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي لِحَافٍ لَا يَتَوَشَّحُ بِهِ، وَالْآخَرُ أَنْ تُصَلِّيَ فِي سَرَاوِيلَ وَلَيْسَ عَلَيْکَ رِدَاءٌ۔[214]

منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے دو باتوں سے ایک اس سے کہ نماز پڑھے مرد لحاف میں یعنی بڑی چادر یا دوہری میں اور نہ ڈھانکے اس سے مونڈھے اپنے اور نہ لپیٹے اس کو تمام اعلیٰ بدن اپنے پر اور دوسری اس سے کہ نماز پڑھے پاجامہ میں حالانکہ اس کے مونڈھوں پر چادر نہ ہو۔

اور معانی الآثار اور صحیحین وغیرہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعًا روایت ہے:

واللفظ لبحر الاخیار الواردة عن سید الاخیار لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ۔[215]

نہ نماز پڑھے کوئی تم میں ایک کپڑے میں کہ نہ ہو اس کے مونڈھوں پر اس سے کچھ۔

---

214 (سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۷۲، الناشر: المکتبة العصریة، صیدا - بیروت)

215 (شرح معانی الآثار، ج ۲، ص ۱۷۸، سنن الدارمی، ج ۱، ص ۳۶۷، صحیح مسلم عبدالباقی، ج ۱، ص ۳۶۸، سنن ابی عوانہ، ج ۱، ص ۳۹۸، مسند الشافعی، ج ۱، ص ۲۳۲)

اور معانی الآثار میں ہے:

حدثنا عيسى بن إبراهيم بن الغافقي قال حدثنا عبد الله بن وهب عن زيد بن الحباب عن أبي المنيب عن عبد الله بن بريدة عن أبيه: أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي السَّرَاوِيلِ وَحْدَهُ، لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ۔[216]

منع فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اس سے کہ نماز پڑھے مرد تنہا پاجامہ میں کہ نہ ہو اس کے بدن پر سوا اس کے اور کوئی کپڑا قمیص وغیرہ۔

اس حدیث شریف کے بعد امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَهَذَا - عِنْدَنَا - عَلَى الْوُجُودِ مَعَهُ لِغَيْرِهِ، فَإِنْ كَانَ لَا يَجِدُ غَيْرَهُ، فَلَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِيهِ، كَمَا لَا بَأْسَ فِي الثَّوْبِ الصَّغِيرِ مُتَّزِرًا بِهِ، انتهى۔[217]

یعنی یہ نہی جو اس حدیث شریف میں محمول ہے اس صورت پر کہ اس کے پاس کوئی اور کپڑا مثل قمیص وغیرہ کے موجود ہو پس اگر اور کوئی کپڑا اسے میسر نہ ہو تو فقط پاجامہ میں یا فقط تہبند میں اگر نماز پڑھے گا تو کوئی کراہت اور برائی نہیں۔

اسی واسطے ناطق بالحق والصواب سیدنا امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ امام الدنیا فی عصرہ وہمام المحدثین فی دہرہ سیدنا امام بخاری علیہ رحمۃ الباری کی روایت میں فرماتے ہیں:

إِذَا وَسَّعَ اللَّهُ فَأَوْسِعُوا جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ، صَلَّى رَجُلٌ فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ، فِي إِزَارٍ وَقَمِيصٍ، فِي إِزَارٍ وَقَبَاءٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَرِدَاءٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَقَمِيصٍ۔[218]

---

[216] (شرح معانی الآثار، ج ۱، ص ۳۸۲، الناشر: دار الکتب العلمیة - بیروت)

[217] (شرح معانی الآثار، ج ۱، ص ۳۸۲، الناشر: دار الکتب العلمیة - بیروت)

[218] (صحیح البخاری، ج ۱، ص ۸۲، الناشر: دار طوق النجاة)

یعنی حضور سراپا نور کے زمان سرور و برکت نشان میں ہر شخص کو پورے طور پر کپڑے میسر نہ تھے اور بعض صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایسے بھی تھے کہ ایک کپڑے کے سوا پر قادر نہ تھے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے شفقتًا علیہم وارفقۃً بہم اجازت دی اور ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کی قباحت کلی کی نفی فرمائی تو اس وقت میں جس شخص کو جو کپڑا میسر تھا اس میں اس کی نماز کامل طور پر ادا ہوئی اور ہر قسم کی کراہت سے خالی رہتی تھی اور اب جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر فراخی کی اور تنگدستی اور ناداری سے نجات دی، قسم قسم کے مال و منال سے ان کو نوازا اور ہر قسم کی نعمتوں سے انہیں مالا مال کر دیا اب کوئی ایسا نہ رہا جو اس طرح کا نادار ہو کہ دوسرے کپڑے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھنی چاہیئے اور احکم الحاکمین کی درگاہ عالی میں پوری نیت کے ساتھ حاضری دینا چاہیئے، مرد نماز پڑھتے وقت سب کپڑے اپنے بدن پر سجائے اور جن کپڑوں میں امراء و کبراء سے ملتا ہو انہیں میں نماز پڑھے پڑھائے اگر زیادہ نہ ہو کم سے کم دو کپڑے تو نماز کی حالت میں اس کے زیب تن ہوں وہ دو کپڑے تہبند اور چادر ہوں یا تہبند اور کرتہ ہوں یا تہبند اور قباء ہوں یا پاجامہ اور چادر ہوں یا پاجامہ اور کرتہ ہوں۔

اسی وجہ سے اعلم الصحابۃ وافضلہم بعد خلفاء الاربعۃ فی الاجتہاد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبد الرزاق کی روایت میں ارشاد کرتے ہیں:

إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ إِذْ كَانَ النَّاسُ لَا يَجِدُونَ الثِّيَابَ، وَأَمَّا إِذْ وَجَدُوهَا فَالصَّلَاةُ فِي ثَوْبَيْنِ۔ [219]

یعنی نہ تھا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مگر اس لئے کہ لوگ متعدد کپڑے نہیں پاتے تھے اور اب جو لوگوں کو متعدد کپڑوں پر دسترس ہے تو نماز دو کپڑوں میں پڑھنا چاہیئے یعنی صرف تہبند یا پاجامہ میں نماز پڑھنا طریق محمود کو چھوڑنا ہے۔

---

[219] (مصنف عبدالرزاق الصنعانی، ج ۱، ص ۳۵۶، الناشر: المجلس العلمي- الهند)

حاصل سب جوابوں کا یہ ہے کہ عمامہ اور کرتہ اور پاجامہ کے ہوتے ہوئے اگر ان تینوں کپڑوں میں کوئی کپڑا چھوڑ کے نماز پڑھے گا تو نماز اس کی مکروہ ہوگی، بعض صورتوں میں اعادہ واجب اور بعض میں مستحب۔

امام زمانہ صاحب ہدایہ کی تجنیس میں ہے:

کل صلاۃ ادیت مع الکراھۃ فانھا تعاد لا علی وجہ الکراھۃ۔

جو نماز ادا کی گئی کراہت کے ساتھ لوٹائی جائے اس طور پر جس میں کراہت نہ ہو۔

علامہ شرنبلالی کی مراقی الفلاح میں ہے:

وتعاد الصلاۃ لترک واجب وجوبا وتعاد استحبابا بترک غیرہ، انتھی۔[220]

اور دوہرائی جائے نماز بوجہ ترک واجب اور یہ دہرانا واجب ہے اور دہرائی جائے بطور استحباب کے بسبب چھوڑ دے غیر واجب کے خواہ سنت ہو وہ غیر یا مستحب اور اگر ان تین کپڑوں میں کوئی کپڑا موجود نہ ہو اور تحصیل اس کی نمازی کی قدرت میسرہ سے باہر ہو تو جو میسر ہو اسی میں اس کی نماز کامل طور پر ادا ہو گی اور ہر قسم کی کراہت سے خالی ہو گی۔

(مجموعۂ رسائل، حصہ دوم، ص ۵۰۱تا۵۸۴)

حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی اطاعت فرض ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (الانفال ۲۴)

---

[220] (مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ج ۱، ص ۱۲۶، الناشر: المکتبۃ العصریۃ)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ ورسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

قرآن کریم کا فیصلہ حضور ﷺ کی اطاعت کرو

امام فضل بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قال سمعت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ یقول: نظرت فی الصحف فوجدت فیہ طاعة الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فی ثلاثة وثلاثین موضعا ثم جعل یتلو ھذہ الآیة: فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ(النور ٦٣) وجعل یتلو ھذہ الآیة: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ (النساء ٦٥)

ترجمہ: میں نے سنا حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے تھے: میں نے قرآن کریم میں دیکھا تو میں نے وہاں اطاعت رسول ﷺ تینتیس ۳۳ جگہ پائی اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت کی: پس ڈرنا چاہئے انہیں جو اس کے امر کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور اس آیت کی بھی تلاوت فرمائی: آپ کے رب کی قسم! وہ مومن نہیں ہوسکتے جب تک آپ کو حکم (فیصل) نہ مان لیں ان مسائل میں جن میں آپس میں وہ جھگڑتے ہیں۔[221]

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (آل عمران ۳۱)

---

[221] (الطبوریات ج۴ ص۱۳۷۷ قال المحقق رجالہ ثقات)

ترجمہ: اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمان بردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔[222]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

واخرج ابن ابی حاتم من طریق حوشب عن الحسن فی قولہ (فاتبعونی یحببکم اللہ) قال فکان علامة حبھم ایاہ اتباع سنة رسولہ۔[223]

خصوصاً اس پر فتن اور جہالت کے دور میں حبیب کبریا ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنا ظاہراً مشکل ہے مگر ایسے جہالت اور فتنوں کے زمانہ میں سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے کا اجر و ثواب بھی خود حضور ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے عظیم بیان فرمایا: فساد کے وقت سنت کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھنے پر سو شہید کا اجر ہے۔

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن احمد بن ابی خیثمة قال حدثنا محمد بن صالح العدوی قال حدثنا عبدالمجید بن عبدالعزیز عن ابیہ عن عطاء عن ابی ھریرة قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم المستمسک بسنتی فساد امتی لہ اجر شھید۔[224]

امام حافظ زکی الدین عبد العظیم المنذری ۶۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم قال من تمسک بسنتی ثم فساد امتی فلہ اجر مائة شھید۔

---

222 (تفسیر نور العرفان سورة آل عمران: پارہ ۳ آیت نمبر ۳۱ ص ۶۵ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)
223 (الدر المنثور فی التفسیر الماثور ج ۲ ص ۳۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)
224 (طبرانی الاوسط ج ۵ ص ۳۱۵ رقم الحدیث ۵۴۱۴ مطبوعہ دار الحرمین القاہرة)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری امت میں فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھا۔ اس کے لئے سو شہید کا اجر ہے۔[225]

اسی طرح ایک دوسری روایت میں ہے:

من تمسک بالسنة دخل الجنة۔

ترجمہ: جس نے سنت کو مضبوطی سے تھاما وہ جنت میں داخل ہو گا۔[226]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم من احی سنتی فقد احبّنی و من احبّنی کان معی فی الجنة۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت کو زندہ کیا بیشک اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے میرے ساتھ محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا۔[227]

---

225 (الترغیب والترھیب ج ا ص ۴۱ رقم الحدیث ۶۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (کنز العمال ج ا ص ۱۸۴ رقم الحدیث ۹۳۶ مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)، (مشکوۃ شریف ص ۳۰ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)، (سبل الھدی والرشاد ج ۱۱ ص ۴۲۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الکامل لابن عدی ج ۳ ص ۳۲۷ برقم ۴۶۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (حلیة الاولیاء ج ۸ ص ۲۰۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

226 (کنز العمال ج ا ص ۱۸۴ رقم الحدیث ۹۳۵ مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)، (جامع الاحادیث الکبیر رقم الحدیث ۲۰۴۹۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (جمع الجوامع ج ۷ ص ۱۱ رقم الحدیث ۲۰۴۹۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادة الی الجامع الصغیر ج ۳ ص ۱۷۱ رقم الحدیث ۱۱۶۱۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (الجامع الصغیر ج ۲ ص ۵۲۲ رقم الحدیث ۸۶۰۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج ۶ ص ۱۴۰ رقم الحدیث ۸۶۰۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۱۶ جز ۳۲ ص ۹۷ رقم الحدیث ۶۵۷۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

227 (کنز العمال ج ا ص ۱۸۴ رقم الحدیث ۹۳۳ مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)، (جامع الاحادیث الکبیر ج ۶ ص ۴۸۸ رقم الحدیث ۲۰۱۳۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (جمع الجوامع ج ۶ ص ۴۰۶ رقم الحدیث ۲۰۱۳۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادة الی الجامع الصغیر ج ۳ ص ۱۴۳ رقم الحدیث ۱۱۲۵۴ مطبوعہ

امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ روایت کرتے ہیں:

عن عمرو بن عوف المزنی حدثنی ابی عن جدی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم قال من أحیا سنّۃ من سنّتی فعمل بھا النّاس کان لہ مثل أجر من عمل بھا لا ینقص من اجورھم شیئا و من ابتدع بدعۃ فعمل بھا کان علیہ اوزار من عمل بھا لا ینقص من اوزار من عمل بھا شیئا۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے میری کسی سنت کو زندہ کیا پھر لوگ اس پر عمل پیرا ہوئے، تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر اس کو ثواب ملے گا، اور ان لوگوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جس نے خلاف سنت ناپسندیدہ راستہ ایجاد کیا تو جتنے لوگ اس پر عمل کر کے گنہگار ہوں گے سب کے گناہ اس پر اور ان کے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔[228]

دار الفکر بیروت)، (جامع الصغیر ج ۲ ص ۵۰۹ رقم الحدیث ۸۳۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (فیض القدیر شرح جامع الصغیر ج ۶ ص ۵۲ رقم الحدیث ۸۳۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۲ مطبوعہ مکتبہ اکرمیہ پشاور)، (مشکوۃ شریف ص ۳۰ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)، (سبل الھدی والرشاد ج ۱۱ ص ۴۲۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

[228] (سنن ابن ماجہ المقدمۃ ص ۴۵ رقم الحدیث ۲۰۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (مسند بزار ج ۸ ص ۲۱۴۔ ۲۱۵ رقم الحدیث ۳۳۸۵۔ ۳۳۸۶ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ)، (جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۲ مطبوعہ مکتبہ اکرمیہ، پشاور)، (مسند عبد بن حمید ج ۱ ص ۱۲۰ رقم الحدیث ۲۸۹ مطبوعہ مکتبۃ السنۃ القاھرۃ)، (الاعتقاد امام بیہقی ج ۱ ص ۲۳۱ مطبوعہ دار الآفاق الجدیدۃ بیروت)، (الترغیب والترھیب ج ۱ ص ۴۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۳ ص ۱۴۳ رقم الحدیث ۱۱۲۵۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (جامع الاحادیث الکبیر ج ۶ ص ۴۸۸ رقم الحدیث ۲۰۱۳۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (جمع الجوامع ج ۶ ص ۴۰۶ رقم الحدیث ۲۰۱۳۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (شرح السنۃ امام بغوی ج ۱ ص ۱۹۷۔ ۱۹۸ رقم الحدیث ۱۱۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج ۱۱ ص ۴۲۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت ایمان کے لئے شرط ہے

امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵٦ھ روایت کرتے ہیں:

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہٖ وولدہٖ والناس اجمعین۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اسے اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے عزیز تر نہ ہو جاؤں۔[229]

اسی طرح ایک دوسری حدیث مبارکہ میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: تین باتیں جس میں ہونگی وہ حلاوت ایمان پا جائے گا۔ پہلی بات تو یہ کہ اس مرد مومن کے نزدیک اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول

---

[229] (صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۷ رقم الحدیث ۱۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (صحیح مسلم ج ۱ ص ٦۷ رقم الحدیث ۴۴ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۲٦ رقم الحدیث ٦۷ مطبوعہ دارالفکربیروت)، (المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم امام ابونعیم الاصبھانی ج ۱ ص ۱۳۳ رقم الحدیث ۱٦۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (مسند ابی عوانہ ج ۱ ص ۴۱ رقم الحدیث ۹۰ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)، (مسندعبدبن حمید ج ۱ ص ۱۵۵ رقم الحدیث ۱۱۷۵ مکتبۃالسنۃالقاھرۃ)، (جامع المسانیدوالسنن ابن کثیر ج ۲۲ ص ٦۲۱۸ رقم الحدیث ۱۸۷۷۲ مطبوعہ دارالفکربیروت)، (شرح السنۃ امام بغوی ج ۱ ص ۸۵ رقم الحدیث ۲۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (جامع الاحادیث الکبیر ج ۸ ص ۳۱۸ رقم الحدیث ۲٦۳۲۳ مطبوعہ دارالفکربیروت)، (مسندابی یعلی ج ۳ ص ۱۱۷۔۱۱۸ رقم الحدیث ۳۰۳۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (جمع الجوامع ج ۸ ص ۲۹۰ رقم الحدیث ۲٦۳۲۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (سنن نسائی ج ۸ ص ۱۱۴ رقم الحدیث ۵۰۱۳ مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیۃ حلب)، (سنن دارمی ج ۲ ص ۳۹۷ رقم الحدیث ۲۷۴۱ مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)، (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج ٦ ص ۵۷۱ رقم الحدیث ۹۹۳۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیرفی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۳ ص ۳۳٦ رقم الحدیث ۱۳۷۹۳ مطبوعہ دارالفکربیروت)، (مسنداحمد ج ۳ ص ۱۷۷ رقم الحدیث ۱۲۸۳۷ مطبوعہ موسسۃقرطبۃمصر)، (الجامع الصغیر ج ۲ ص ۵۸٦ رقم الحدیث ۹۹۳۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (مسندابی ھریرۃ ج ۱ ص ۴٦۳ رقم الحدیث ۲۵۷۱ مطبوعہ دارالفکربیروت)، (دیلمی، الفردوس بماثورالخطاب ج ۵ ص ۱۵۳ رقم الحدیث ۷۷۹۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ اور دوسری بات یہ کہ وہ کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ تعالیٰ کیلئے کرے۔ اور تیسری بات یہ کہ کفر سے نجات پالینے کے بعد اس کی طرف پلٹ کر آنے کو اس طرح ناپسند کرے جس طرح وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہو۔[230]

اس حدیث میں ایمان کی بنیاد اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت کو بتایا گیا۔ اور اس محبت کو ایمان کی دوسری حلاوتوں پر مقدم کرکے اس کی غیر معمولی اہمیت بھی بتادی گئی جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ محبت رسول ﷺ جان ایمان ہے۔

شیخ عبد اللہ سراج الدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ان اللہ تعالیٰ اوجب علی المومنین ان یحبوا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فوق محبۃ الآباء والابناء والازواج والعشیرۃ والتجارۃ والاموال واوعد من تخلف عن تحقیق ذلک بالعقاب فقال قل ان کان آباء کم وابناء کم واخوانکم الآیۃ ولا ریب ان اسباب المحبۃ ترجع الی انواع الجمال والکمال والنوال کما قررہ الامام الغزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ۔ فاذا کان الرجل یحب لکرمہ او بشجاعتہ او لحلمہ او لعلمہ او لتواضعہ او لتعبدہ او تقواہ او لزھدہ وورعہ او لکمال عقلہ او وفور نعمہ او جمال ادب او حسن خلقہ او فصاحۃ

---

230 (صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۷ رقم الحدیث ۱۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم امام ابو نعیم الاصبھانی ج ۱ ص ۱۳۲ رقم الحدیث ۱۶۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (سنن الترمذی ج۵ ص ۱۵ رقم الحدیث ۲۶۲۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۳۳۸ رقم الحدیث ۴۰۳۳ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (مسند احمد ج ۳ ص ۱۰۳ رقم الحدیث ۱۲۰۲۱ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)، (جامع المسانید والسنن ابن کثیر ج ۲۲ ص ۵۹۸۷ رقم الحدیث ۸۱۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (سنن نسائی ج۸ ص ۹۶ رقم الحدیث ۴۹۸۸ مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیۃ حلب)، (مسند ابی یعلی ج ۳ ص ۲۴-۲۵ رقم الحدیث ۲۸۰۵ و ص ۱۰۴ رقم الحدیث ۲۹۹۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (مسند عبد بن حمید ج ۱ ص ۳۹۴ رقم الحدیث ۱۳۲۸ مکتبۃ السنۃ القاھرۃ)، (شرح السنۃ امام بغوی ج ۱ ص ۸۴-۸۵ رقم الحدیث ۲۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (طبرانی صغیر ج ۱ ص ۲۵۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

لسانه او حسن معاشرة او كثرة بره و خيره او لشفقته و رحمته او نحو ذلك من صفاة الكمال فكيف اذا تاصلت و اجتمعت هذه الصفات الكاملة و غيرها من صفات الكمال فى رجل واحد و تحققت فيه او صاف الكمال و محاسن الجمال على اكمل و جوهها الا و هو السيد الا كرم سيدنا محمد صلى الله تعالىٰ عليه و آله و اصحابه و سلم الذى هو مجمع صفات الكمال و محاسن الخصال قد ابدع الله تعالى صورته العظيمة و هيئته الكريمة و طوى فيه انواع الحسن و البهاء بحيث يقول كل من نعته لم ير قبله و لا بعده مثله۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں پر یہ لازم و واجب کر دیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کو اپنے والدین، اولاد، بیوی، خاندان، تجارت اور اموال سے بڑھ کر محبوب سمجھیں اور اس کے خلاف کرنے والے کو عذاب کی وعید سنائی ہے۔ ارشاد ربانی ہے اے محبوب! فرمادیجئے اگر تم اپنے والدین، اولاد اور بھائی۔ الی آخر الآیۃ اور اسباب محبت کی وجوہ یہ ہی ہو سکتی ہیں حسن و جمال کمال اور احسان۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے بھی یہی بیان کیا ہے۔ کہ جب کسی آدمی سے اس کی ایک صفت کی وجہ سے محبت کی جاتی ہے مثلاً اس کا کرم یا اس کی بہادری حلم یا علم یا تواضع یا عبادت و تقویٰ یا زھد وورع یا کمال عقل یا بہتر فہم یا جمال ادب یا حسن اخلاق یا فصاحت زبان یا بہتر برتاؤ یا کثرت نیکی یا شفقت و رحمت یا اس کی مثل کسی اور وجہ سے اور جب یہ تمام صفات ہی ایک شخصیت میں جمع ہو جائیں اور یہ تمام اوصاف و محاسن اپنے شباب و کمال پر بھی ہوں تو اس وقت اس شخصیت سے محبت کا عالم کیا ہو گا اور یہ شخصیت ہمارے آقا ﷺ کی ہے کیونکہ آپ ﷺ تمام صفات کاملہ اور محاسن فاضلہ کے جامع ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی عظیم ہیبت و صورت اتنے احسن انداز پر بنائی ہے کہ تمام حسن و جمال کی خوبیاں اس طرح جمع ہو گئی ہیں کہ آپ ﷺ کا وصف کرنے والا ہر شخص پکار اٹھتا ہے کہ آپ ﷺ کی مثل کوئی نہیں۔ [231]

---

[231] (سیدنا محمد رسول اللہ ص ٦ مطابع الاصیل حلب سوریا)

عمامہ کی مختصر تعریف

عمامہ بکسر العین یعنی عین کے نیچے کسرہ پڑھا جاتا ہے۔ اور بعض نے ضمہ بھی پڑھا ہے لیکن اس پر فتحہ پڑھنا غلط ہے۔ لغت میں عمامہ ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جو سر پر باندھی جائے اور اس کو سر سے لپیٹا جائے۔ عمامہ کی جمع عمائم ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے: **العمائم تیجان العرب**۔ ایک اور حدیث میں ہے: **علیکم بالعمائم فانها سیماء الملائکة**۔ عمامہ کو عمامہ اس لئے کہتے ہیں کہ عام طور پر پورے سر کو ڈھانپ لیتا ہے۔

امام محمد باقی زرقانی متوفی ۱۱۲۲ھ لکھتے ہیں:

بكسر العين كما فى القاموس وغيره وبعض ضمها المعفر والبيضة وما يلف على الراس۔[232]

عبد الحئ لکھنوی لکھتے ہیں:

العمامة بكسر العين مايعتم به الرجل راسه۔

ترجمہ: عمامہ بکسر العین یعنی عین کے نیچے کسرہ کے ساتھ۔ وہ کپڑا جو سر سے لپیٹا جاتا ہے۔[233]

سب سے پہلے عمامہ باندھنے والے سیدنا آدم علیہ السلام تھے

محدث کبیر سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وقد ذكر صاحب محاضرة الاوائل للسيوطى ان اول من كور راسه بالعمامة ابونا آدم عليه السلام كوره جبريل على راسه لما خرج من الجنة الى الدنيا وكان متوجاً فى الجنة۔

وان اول من لبسها يعنى بعد زمن سيدنا آدم عليه السلام ذو القرنين وكانوا يلبسون التيجان قبله قال وسببه انه كان طلع فى راسه قرنان كالظلفين يتحرك كان فلبسها ستراً ثم

---

232 (زرقانی علی المواہب ج ۵ ص ۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

233 (التعلیق الممجد علی مؤطا امام محمد ص ۷۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

انه دخل الحمام يوماً و معه كاتب سره فوضع العمامة عن راسه فقال لكاتبه هذا امر لم يطلع عليه احد غيرک فان سمعته من احد قتلتک فخرج الكاتب من الحمام فاخذه كهيئة الموت فاتى الصحراء فوضع فمه فى الارض ثم نادى ان للملک قرنين فانبت الله تعالیٰ من كلمته قصبتين فمر بهما راع فقطعهما و اتخذهما مزماراً فكان اذا زمر خرج من القصبتين صدى ان للملک قرنين فانتشر ذلک فى المدينة فقال ذو القرنين هذا امر اراد الله ان يبديه آوائل السيوطى۔

ترجمہ خلاصہ: سب سے پہلے اپنے سر پر عمامہ باندھنے والے سیدنا آدم علیہ السلام تھے کہ جب جنت میں سے دنیا میں تشریف لائے تو جبریل امین علیہ السلام نے باندھا تھا۔ دوسرے شخص ذوالقرنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جب ان کے سر پر قرن نکل آئے تھے تو ان کو چھپانے کے لئے عمامہ باندھا۔[234]

عمامہ شریف حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بہت پیاری سنت ہے۔ ہمیشہ اپنے سر مبارک پر سجاتے تھے اور اس کی فضیلت میں کثیر احادیث وارد ہیں۔ اس رسالہ میں ہم ان شاء اللہ تعالیٰ عمامہ شریف کے تقریباً ہر مسئلہ کو بیان کریں گے۔ اس رسالہ کا نام استاد محترم محقق العصر مفتی محب الرحمن برکاتی مدظلہ العالی نے "الدعامة فی احکام سنة العمامة" تجویز کیا فقیر بڑے فخر سے اسی نام سے اس رسالہ کو موسوم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ آمین

[234] (الدعامة لمعرفة احكام سنة العمامة ص ۵ مطبوعه مكتبة العلم الاسلامى شام الطبعة الاولى ۱۳۴۲ ھ)

قرآن اور تفاسیر سے ثبوت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ (۱۲۴) بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ (آل عمران ۱۲۵)

ترجمہ: جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اتار کر ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آپڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا۔

بے شک یہی عمامے نشانیاں تھیں

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی الطبرانی وابن مردویہ بسند ضعیف عن ابن عباس مرفوعاً فی قولہ تعالی: (مسومین) قال: معلمین وکانت سیما الملائکة یوم بدر عمائم سود ویوم احد عمائم حمر۔[235]

امام طیبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

فانها سیماء الملائکة ای علامتهم یوم بدر قال اللہ تعالی یمددکم ربکم بخمسة الآف من الملائکة مسومین قال الکلبی معتمین بعمائم صفر مرخاة علی اکتافهم۔

ترجمہ: بے شک یہی عمامے نشانیاں تھیں یعنی بدر کے دن علامتیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تمہاری مدد فرمائی تمہارے رب نے پانچ ہزار نشانیوں والے فرشتے بھیج کر۔

---

[235] (سبل الھدی والرشاد ذکر سیماء الملائکة یوم بدر ج ۴ ص ۴۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

کلبی کہتے ہیں کہ فرشتے زرد رنگ کے عمامے پہنے ہوئے اور انہیں اپنے کندھوں پر لٹکائے ہوئے تھے۔[236]

امام محمد بن احمد بن ابی بکر قرطبی متوفی ۶۷۱ھ لکھتے ہیں:

ودلت الاية على حسن الابيض والاصفر من الالوان لنزول الملائكة بذلك وقد قال ابن عباس من لبس نعلاً اصفر فقيت حاجته وقال عليه السلام البسوا من ثيابكم البياض فانه من خير ثيابكم وكفنوا فيه موتاكم العمائم فتيجان العرب ولباسها۔

ترجمہ: سفید اور زرد رنگ کے بہترین رنگ ہونے پر یہ آیت مبارکہ دلالت کرتی ہے اس وجہ سے کہ فرشتے ایسے ہی نازل ہوئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو زرد جوتے پہنے تو اس کی حاجتیں پوری ہونگی اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنا کرو کہ یہ بہترین کپڑوں میں سے ہیں اور اس میں اپنے مردوں کو کفن دو اور عمامے اہل عرب کی پہچان اور ان کے لباس ہیں۔[237]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

واخرج الطبرانی وابن مردويه بسند ضعيف عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فی قوله (مسومين) قال معلمين وكانت سيما الملائكة يوم بدر عمائم سوداً ويوم احد عمائم حمرا۔

ترجمہ: امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے مسومین سے جانے پہچانے مراد لیا ہے غزوہ بدر کے روز فرشتوں کی علامت سیاہ عمامے تھے اور یوم احد کے روز سرخ عمامے تھے۔

---

[236] (شرح الطیبی علی مشکاۃ المصابیح المسمی الکاشف عن حقائق السنن ج ۸ ص ۲۲۸ مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ کراچی)

[237] (جامع الاحکام الفقهية للامام القرطبی من تفسيرة فريد عبدالعزيز الجندی مسالة ۱۹۳۷ ج ۳ ص ۲۸۸ مطبوعه دارالکتب العلمیۃ بیروت)

واخرج ابن ابی شیبة وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویه عن عبدالله بن الزبیر ان الزبیر کان علیه یوم بدر عمامة صفراء معتمراً او معتما بها فنزلت الملائكة علیهم عمائم صفر۔

ترجمہ: امام ابن ابی شیبہ، امام ابن جریر، امام ابن منذر، امام ابن ابی حاتم اور امام ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن الزبیر ص سے روایت نقل کی ہے کہ غزوہ بدر کے روز حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر زرد رنگ کا عمامہ تھا جسے آپ سر پر باندھے ہوئے تھے۔ فرشتے نازل ہوئے تو ان کے سروں پر بھی زرد رنگ کے عمامے تھے۔

واخرج ابن اسحق والطبرانی عن ابن عباس قال کانت سیما الملائكة یوم بدر عمائم بیضاً قدارسلوها فی ظهورهم ویوم حنین عمائم حمراً ولم تضرب الملائكة فی یوم سوی یوم بدر وکانوا یکونون عدداً ومدداً لا یضربون۔

ترجمہ: امام ابن اسحاق اور امام طبرانی رحمہا اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ غزوہ بدر میں فرشتوں کی نشانی سفید عمامے تھے انہوں نے اپنی پشتوں پر انہیں ڈال رکھا تھا جب کہ غزوہ حنین میں ان کے عمامے سرخ تھے۔ غزوہ بدر کے علاوہ فرشتوں نے کسی غزوہ میں تلوار نہیں چلائی وہ باقی جنگوں میں مددگار تو ہوتے تھے لیکن جنگ میں حصہ نہیں لیتے تھے۔

واخرج الطسی عن ابن عباس ان نافع بن الازرق قال له اخبرنی عن قوله تعالی (مسومین) قال الملائكة علیهم عمائم بیض مسومة فتلک سیما الملائكة....۔

ترجمہ: امام طسی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا اللہ تعالیٰ کے فرمان مسومین کے بارے میں مجھے بتائیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا فرشتوں کے نشان سفید عمامے تھے اور وہی فرشتوں کی علامت تھی۔

واخرج ابن جریر عن ابی سید و کان بدریاً انه کان یقول لو ان بصری معی ثم ذهبتم معی الی احد لاخبرتکم بالشعب الذی خرجت منه الملائکة فی عمائم صفر قد طرحوها بین اکتافهم۔

ترجمہ: امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے ابو سعید سے روایت نقل کی ہے وہ ایک بدری صحابی تھے وہ کہا کرتے تھے اگر میری آنکھ ساتھ دیتی پھر تم میرے ساتھ میدان احد میں جاتے تو میں تمہیں وہ گھاٹی بتاتا جس سے فرشتے زرد رنگ کے عمامے پہنے نکلے تھے جنہیں انہوں نے کندھوں کے درمیان ڈال رکھا تھا۔[238]

واخرج عبدالرزاق وعبد بن حمید وابن جریر عن عروة قال نزلت الملائکة یوم بدر علی خیل بلق وکان علی الزبیر یومئذ عمامة صفراء۔

ترجمہ: امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور امام ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت عروہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ غزوہ بدر میں فرشتے سیاہ داغوں والے سفید گھوڑوں پر اترے تھے اس روز حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زرد رنگ کا عمامہ شریف پہنا ہوا تھا۔

واخرج ابو نعیم فی فضائل الصحابة عن عروة قال نزل جبریل یوم بدر علی سیما الزبیر وهو معتم بعمامة صفراء۔

ترجمہ: امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے فضائل صحابہ میں حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ غزوہ بدر میں فرشتے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علامت پر نازل ہوئے انہوں نے زرد رنگ کے عمامے پہن رکھے تھے۔

واخرج ابو نعیم وابن عساکر عن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر انه بلغه ان الملائکة نزلت یوم بدر وهم طیر بیض علیهم عمائم صفر وکان علی راس الزبیر یومئذ عمامة صفراء من بین

---

[238] (تفسیر الطبری ج ۴ ص ۷۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

الناس فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نزلت الملائکۃ علی سیما ابی عبد اللہ وجاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعلیہ عمامۃ صفراء۔

ترجمہ: امام ابو نعیم اور امام ابن عساکر رحمہا اللہ نے حضرت عباد بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی ہے کہ غزوہ بدر میں فرشتے اترے یہ سفید پرندے تھے جن پر زرد رنگ کے عمامے تھے اس روز لوگوں کے درمیان حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر زرد رنگ کا عمامہ شریف تھا۔

حضور ﷺ نے فرمایا فرشتے ابو عبد اللہ کی نشانی پر اترے تھے حضور ﷺ تشریف لائے تو ان پر زرد رنگ کا عمامہ تھا۔[239]

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وقال لھم نبیھم ان ایۃ ملکہ ان یاتیکم التابوت فیہ سکینۃ من ربکم وبقیۃ مما ترک اٰل موسیٰ واٰل ھرون تحملہ الملٰئکۃ ان فی ذلک لاٰیۃ لکم ان کنتم مومنین۔

ترجمہ: اور ان کے نبی نے ان سے فرمایا اس کی سلطنت کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس صندوق آئے گا اس میں تمہارے رب کی طرف سے سکون قلب کا سامان ہو گا اور کچھ آل موسیٰ اور آل ہارون کے چھوڑے ہوئے تبرکات ہوں گے اسے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہو گا اگر تم ایمان والے ہو تو بے شک اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے۔[240]

---

[239] (الدر المنثور فی التفسیر الماثور ج ۲ ص ۱۲۴۔ ۱۲۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (تفسیر القرآن العظیم المعروف تفسیر ابن ابی حاتم ج ۳ ص ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵ رقم الحدیث ۴۱۰۴ تا ۴۱۱۳ مطبوعہ المکتبۃ العصریہ بیروت)

[240] (تفسیر نور العرفان سورۃ البقرۃ پارہ ۲ آیت نمبر ۲۴۸ ص ۴۹ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

وبقیۃمماترک سے ائمہ تفسیر نے تبرکات لیے ہیں

امام حسین بن مسعود بغوی متوفی ۵۱۶ھ لکھتے ہیں:

(وبقیة مما ترک اٰل موسیٰ واٰل ھٰرون) یعنی موسیٰ وھارون نفسھما کان فیه لوحان من التوراة ورضاض الالواح التی تکسرت وکان فیه عصا موسیٰ ونعلاہ وعمامة ھارون وعصاہ وقفیز من المن الذی کان ینزل علی بنی اسرائیل۔

ترجمہ: (وبقیة مما ترک اٰل موسیٰ واٰل ھٰرون) آل سے مراد حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام کے تبرکات ہیں اس میں تورات کی دو مکمل تختیاں اور کچھ ان تختیوں کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے تھے اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور نعلین اور حضرت ہارون ں کا عمامہ اور عصا اور (جنت کا کھانا) من جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا اس کا ٹکڑا بھی اس میں شامل تھا۔[241]

امام ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی متوفی ۳۷۵ھ لکھتے ہیں:

وعصاموسیٰ وعمامةھارون۔[242]

علامہ ابو البرکات احمد بن محمد نسفی متوفی ۷۱۰ھ لکھتے ہیں:

ونعلاًموسیٰ وعمامةھارون علیهما السلام۔[243]

تفسیر جلالین میں ہے:

وھی نعلاموسیٰ وعصاہ وعمامةھارون۔[244]

---

241 (تفسیر معالم التنزیل ج ۱ ص ۲۲۹ مطبوعہ دار العرفة بیروت)

242 (تفسیر السمرقندی ص ۱۶۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

243 (تفسیر مدارک التنزیل ج ۱ ص ۱۳۹ مطبوعہ مکتبة القرآن والسنة پشاور)

244 (تفسیر جلالین ص ۵۴ مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت)

موسیٰ علیہ السلام کا عمامہ مبارک اور دیدار الٰہی

امام عبداللہ بن احمد بن حنبل متوفی ۲۹۰ھ لکھتے ہیں:

حدثنی ابو معمر نا خلف بن خلیفة عن حمید الاعرج عن عبد اللہ بن الحارث عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم قال لما کلم موسی علیہ السلام ربہ جل جلالہ کان علیہ جبة صوف و عمامة صوف و نعلان من جلد حمار غیر ذکی۔[245]

نیز اسی طرح امام ابو بکر احمد بن سلیمان بن حسن بغدادی النجاد حنبلی متوفی ۳۴۸ھ نے "جزء فیہ الرد علی من یقول القرآن مخلوق لابن النجاد الحنبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۷۴ رقم الحدیث ۶۲ بتحقیق عبد السلام عمر علی" میں روایت کیا ہے:

اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يَابَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (الأعراف ۳۱)

ترجمہ: اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ۔

اس سے معلوم ہوا کہ نماز جہاں تک ہو سکے اچھے لباس میں پڑھے اور مسجد میں اچھی حالت میں آوے بدبودار کپڑے بدبودار منہ لے کر مسجد میں نہ آوے ایسے ہی ننگا مسجد میں نہ آوے۔

245 (کتاب السنة لعبد اللہ بن احمد ج ۱ ص ۲۹۳ رقم الحدیث ۵۶۴ مطبوعہ دار ابن القیم الدمام الطبعة الاولیٰ ۱۹۸۶ء بتحقیق الدکتور محمد بن سعید بن سالم القحطانی)

انور شاہ کشمیری دیوبندی نے اس آیت کریمہ سے عمامہ کے لئے بھی استدلال کیا ہے لکھتے ہیں:

لفظ "زینت" یہ چاہتا ہے کہ آدمی جب مسجد میں آئے تو اچھی سے اچھی حالت میں ہو چنانچہ حدیث وفقہ نے اس کو بیان کیا ہے فقہ میں ہے کہ تین کپڑوں میں نماز پڑھنا مستحب ہے ان میں سے ایک عمامہ بھی ہے۔[246]

بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے خوبصورتی کو پسند کرتا ہے

امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم قال لا یدخل النار یعنی من کان فی قبلہ مثقال ذرۃ من ایمان فقال لہ رجل انہ یعجبنی ان یکون ثوبی حسنا و نعلی حسنۃ قال ان اللہ یحب الجمال و لکن الکبر بطر الحق و غمص الناس۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو گا اور وہ جہنم میں داخل نہیں ہو گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو گا ایک آدمی نے پوچھا "یا رسول اللہ ﷺ! انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا خوبصورت ہو اور اس کی جوتی خوبصورت ہو؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور لیکن تکبر! وہ جو شخص حق کو ماننے سے اکڑے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔[247]

---

[246] (فیض الباری میں ج ۲ ص ۷۔۸ مطبوعہ مجلس علمی سورت ھند)

[247] (سنن الترمذی قال ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح غریب ج ۴ ص ۳۶۱ رقم الحدیث ۱۹۹۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (صحیح ابن حبان ج ۱۲ ص ۲۸۰ رقم الحدیث ۵۴۶۶ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (سنن ابو داؤد ج ۴ ص ۵۹ رقم الحدیث ۴۰۹۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مسند ابو یعلی ج ۸ ص ۴۶۷۔۴۷۷ رقم الحدیث ۵۰۶۵ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)، (شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۶۰۔۱۶۱ رقم الحدیث ۶۱۹۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امام ابو داؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابو موسی محمد بن المثنی ثنا عبدالوھاب ثنا ھشام عن محمد عن ابی ھریرۃ ثم ان رجلا جمیلا فقال یارسول اللہ انی رجل حبب الی الجمال و اعطیت منہ ماتری حتی ما احب ان یفوقنی احد اما بشراک نعلی و اما قال بشسع نعلی افمن الکبر ذلک قال لا ولکن الکبر من بطر الحق و غمط الناس۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور ﷺ کے پاس آیا وہ خوبصورت آدمی تھا کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ میں ایسا آدمی ہوں جو حسن کی طرف مائل ہو کہ مجھے حسن بہت محبوب ہے اور مجھے بھی خوبصورتی عطا کی گئی ہے جو آپ کے سامنے ہے حتیٰ کہ میں یہ پسند نہیں کر سکتا کہ مجھ سے کوئی اونچا ہو خواہ وہ میری جوتی کا تسمہ ہی کیوں نہ ہو۔ کیا یہ بات بھی تکبر میں سے ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تکبر میں سے یہ بات ہے جو شخص حق ماننے سے اترائے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔[248]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

عن قتادۃ قال رای النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم رجلا رث الھیئۃ و قال مرۃ رای رجلا علیہ اطمار لہ یعنی خلق الثیاب قال فدعاہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم فقال ھل لک من مال؟ قال نعم قال فکل و اشرب و البس و تصدق فی غیر سرف و لا مخیلۃ فان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ۔

248 (سنن ابو داؤد ج ۴ ص ۵۹ رقم الحدیث ۴۰۹۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (صحیح ابن حبان ج ۱۲ ص ۲۸۱ رقم الحدیث ۵۴۶۷ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (مصنف عبدالرزاق ج ۱۱ ص ۲۶۸ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)، (شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۶۱ رقم الحدیث ۶۱۹۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مستدرک للحاکم ھذا حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاہ ج ۴ ص ۲۰۱ رقم الحدیث ۷۳۶۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا اس پر اطمار یعنی پرانے کپڑے تھے حضور ﷺ نے اس کو بلایا اور پوچھا کہ کیا تیرے پاس کوئی شے ہے؟ کہتے ہیں کہ اس نے کہا جی ہاں ہے۔ حضور ﷺ نے اس کو فرمایا کھایئے اور پیئے اور پہنئے اور صدقہ کیجئے بغیر اسراف کے اور بغیر تکبر کے۔ بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر نظر آئے۔[249]

امام احمد بن علی المثنیٰ التمیمی متوفی ۳۰۷ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہ و سلم ان اللہ جمیل یحب الجمال و یحب ان یری نعمتہ علی عبدہ۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی نعمت اس کے بندے پر نظر آئے۔[250]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا محمد بن عبد اللہ الحافظ حدثنا علی بن محمد الحبیبی حدثنا بکر بن سھل الدمیاطی قال سمعت عبد اللہ بن یوسف التنیسی یقول سمعت مالک بن انس یقول ما ادرکت فقھاء بلادنا الا و ھم یلبسون الثیاب الحسان۔

---

249 (شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۶۱ رقم الحدیث ۶۱۹۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مصنف عبد الرزاق ج ۱۱ ص ۲۷۰ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)، (طبرانی کبیر ج ۱۹ ص ۲۷۸ رقم الحدیث ۶۱۰ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)، (مسند احمد ج ۳ ص ۴۷۳ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)، (سنن النسائی ج ۸ ص ۱۸۱ رقم الحدیث ۵۲۲۴ مطبوعہ کتب المطبوعات الاسلامیہ حلب)، (مسند الطیالسی ص ۱۸۴ رقم الحدیث ۱۳۰۳ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

250 (مسند ابی یعلی ج ۲ ص ۳۲۰ رقم الحدیث ۱۰۵۵ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)، (شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۶۳ رقم الحدیث ۶۲۰۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے شہر کے جن فقہاء کو دیکھا ہے وہ خوش لباس تھے خوبصورت کپڑے پہنتے تھے۔[251]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

عن نافع قال رانی ابن عمر وانا اصلی فی ثوب واحد فقال له الم اکسک قلت بلی قال فلو بعثتک کنت تذهب هکذا قلت لا قال فالله احق ان تزین له۔۔۔۔

ترجمہ: نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ میں نے تمہیں دو کپڑے نہیں پہنائے میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا اگر میں تمہیں کسی جگہ بھیجوں تو اسی حالت میں چلے جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کے لئے زینت کی جائے۔[252]

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ وسعت عطا فرمائے تو قمیص تہبند اور عمامہ کے ساتھ نماز ادا کرنی چاہیئے۔

★......★

[251] (شعب الایمان للبیہقی ج۵ ص۱۶۷ رقم الحدیث ۶۲۲۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[252] (سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۲۳۶ رقم الحدیث ۳۰۸۹ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)، (شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۳۷۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (التمهید ابن عبد البر ج ۶ ص ۳۷۱ مطبوعہ وزارۃ عموم الاوقاف والشؤون الاسلامیۃ المغرب)، (صحیح ابن خزیمہ ج ۱ ص ۳۷۶ رقم الحدیث ۷۶۶ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)، (الاحادیث المختارۃ للضیاء المقدسی ج ۱ ص ۳۰۹ رقم الحدیث ۲۰۰ مطبوعہ مکتبۃ النهضۃ الحدیثۃ مکۃ المکرمۃ)، (سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۲۲۵ رقم الحدیث ۳۰۸۸ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)، (مصنف عبد الرزاق ج ۱ ص ۳۵۸ رقم الحدیث ۱۳۹۱ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

احادیث وآثار صحابہ سے عمامہ شریف کا ثبوت

حدیث نمبر(۱)

مکے میں اس طرح داخل ہوئے کہ سر پر سیاہ عمامہ تھا

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا علی بن حکیم الاودی اخبرنا شریک عن عمار الدھنی عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم دخل یوم فتح مکۃ وعلیہ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ ص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مکے میں اس طرح داخل ہوئے کہ سر پر سیاہ عمامہ تھا۔[253]

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا الفضل بن دکین اخبرنا شریک عن عمار الدھنی عن ابی الزبیر عن جابر قال دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عام الفتح وعلیہ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عام الفتح میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس طرح مکہ میں داخل ہوئے آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔[254]

امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ لکھتے ہیں:

دخل مکۃ عام الفتح وعلیہ عمامۃ سوداء۔

---

[253] (صحیح مسلم باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام ج ۲ ص ۹۹۰ رقم الحدیث ۱۳۵۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

[254] (طبقات الکبری ابن سعد سریۃ رسول اللہ عام الفتح ج ۲ ص ۱۴۰ مطبوعہ دار صادر بیروت)

ترجمہ: عام الفتح میں رسول اللہ ﷺ اس طرح مکہ میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔[255]

حدیث نمبر (۲)

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ والحسن الحلوانی قالا حدثنا ابو اسامۃ عن مساور الوراق قال حدثنی وفی روایۃ الحلوانی قال سمعت جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ قال ثم کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم علی المنبر وعلیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفیھا بین کتفیہ ولم یقل ابو بکر علی المنبر۔

ترجمہ: جعفر بن عمرو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میری نظروں کے سامنے اب بھی یہ منظر ہے کہ حضور ﷺ سیاہ عمامہ باندھے منبر پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ نے اس کا شملہ دو کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔[256]

حدیث نمبر (۳)

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد حنبلی المقدسی متوفی ۶۴۳ھ روایت کرتے ہیں:

واخبرنا معاویۃ بن علی بن معاویۃ الصوفی فی کتابہ ان الحسن بن احمد الحداد اخبرھم ابنا ابو نعیم احمد بن عبد اللہ ابنا ابو القاسم سلیمان بن احمد بن سنان ثنا محمد بن صدران ثنا عنبسۃ بن سالم صاحب الالواح ثنا عبید اللہ بن ابی بکر عن انس بن مالک انہ رای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یعتم بعمامۃ سوداء۔ قال الطبرانی لم یروہ

---

[255] (حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء ذکر عبدالرحمن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ ج ۹ ص ۱۹ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

[256] (صحیح مسلم باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام ج ۲ ص ۹۹۰ رقم الحدیث ۱۳۵۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

عن عبید اللہ الا عنبسۃ تفرد ابن صدران روی مسلم من حدیث ابی الزبیر عن جابر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم دخل مکۃ و علیہ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔[257]

حدیث نمبر (۴)

امام محمد بن اسحاق بن العباس الفاکھی متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنی احمد بن عبید عن عاصم بن مضرس الانصاری قال اخبرنی ابوبکر عمرو الضبی عن المغیرۃ عن ابرھیم قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یوم فتح مکۃ معتجرا بعمامۃ سوداء۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ فتح مکہ کے دن بغیر تحنیک کے سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔[258]

حدیث نمبر (۵)

امام ابوداؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم اذا استجد ثوبا سماہ باسمہ اما قمیصا او عمامۃ یقول اللھم لک الحمد انت کسوتنیہ اسالک من خیرہ و خیر ما صنع لہ و اعوذ بک من شرہ و شر ما صنع لہ۔

---

[257] (الاحادیث المختارۃ ج ۶ ص ۲۵۳ رقم الحدیث ۲۲۷۱ مطبوعہ مکتبۃ النھضۃ الحدیثہ مکہ مکرمۃ)

[258] (اخبار مکۃ فی قدیم الدھر و حدیثہ ذکر ما کان یلبس النبی اعلی رأسہ حین دخل مکۃ ج ۵ ص ۲۱۵۔۲۱۶ رقم الحدیث ۱۷۳۔۱۷۴۔۱۷۵ مطبوعہ دار خضر بیروت)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ جب حضور اکرم ﷺ کوئی نیا کپڑا پہنتے تو (بسم اللہ) پڑھتے خواہ قمیص ہو یا عمامہ پھر فرماتے اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں تجھ سے اس کی خیر کا اور جس لئے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔[259]

حدیث نمبر (٦)

حضور ﷺ نے عمامہ مبارک پر مسح کیا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ٢٦١ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن بشار و محمد بن حاتم جمیعا عن یحیی القطان قال بن حاتم حدثنا یحیی بن سعید عن التیمی عن بکر بن عبد اللہ عن الحسن عن المغیرۃ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم توضا فمسح بناصیتہ و علی یباع و علی الخفین۔

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے وضوء کیا پس اپنی پیشانی کی مقدار (سر پر) مسح کیا اور عمامہ اور موزوں پر (مسح کیا)۔[260]

---

259 (سنن ابی داؤد کتاب اللباس ج ۴ ص ۴١ رقم الحدیث ۴٠٢٠ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (سنن الترمذی کتاب اللباس باب مایقول اذا لبس ثوباً جدیداً ج ۴ ص ٢٣٩ رقم الحدیث ١٧٦٧ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (شعب الایمان ج ۵ ص ١٨٠ رقم الحدیث ٦٢٨۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (سنن الکبریٰ للنسائی ج ٦ ص ٨۵ رقم الحدیث ١٠١۴١ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (نیل الاوطار ج ٢ ص ١١٧ مطبوعہ دار الجیل بیروت)، (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ٣ ص ١۴٠ رقم الحدیث ۵٢٦٢ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (صحیح ابن حبان ج ١٢ ص ٢٣٩ رقم الحدیث ۵۴٢٠ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (شرح السنۃ قال البغوی ھذا حدیث حسن ج ٦ ص ١٧٣۔١٧۴ رقم الحدیث ٣٠٠۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (شرح الزرقانی علی المواھب ج ۵ ص ۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (المجموع شرح المہذب للنووی ج ۴ ص ٣٩٣ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

260 (صحیح مسلم ج ١ ص ٢٣١ رقم الحدیث ٢٧۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (صحیح ابن حبان ج ۴ ص ١٧٦ رقم الحدیث ١٣۴٦ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (مسند احمد ج ۴ ص ٢۵۵ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)، (سنن الترمذی ج ١ ص ١٧٠۔١٧١ رقم الحدیث ١٠٠ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (طبرانی کبیر ج ٢٠ ص

امام محمد بن ادریس الشافعی متوفی ۲۰۴ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا الربیع قال اخبرنا الشافعی قال اخبرنا ابراھیم بن محمد عن علی بن یحیی عن ابن سیرین عن المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم مسح ناصیتہ او قال مقدم راسہ بالماء۔

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی پیشانی پر مسح کیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ ﷺ نے پانی کے ذریعے اپنے سر کے اگلے والے حصے پر مسح کیا۔[261]

---

۳۸۰ رقم الحدیث ۸۸۷ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)، (سنن الکبریٰ للبیھقی ج ۱ ص ۵۸ رقم الحدیث ۲۷۰ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)، (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۳۰ رقم الحدیث ۲۴۰ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)، (المنتقی لابن الجارود ص ۳۲ رقم الحدیث ۸۳ مطبوعہ موسسۃ الکتاب الثقافیۃ بیروت)، (سنن الدارقطنی باب فی جواز المسح علی بعض الرأس ج ۱ ص ۱۹۲ رقم الحدیث ۱ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (طبرانی الاوسط ج ۲ ص ۳۱۱ رقم الحدیث ۲۰۴۵ مطبوعہ دار الحرمین القاھرۃ) (مسند الامام الشافعی کتاب الطھارۃ باب ما خرج من کتاب الوضوء ج ۱ ص ۱۱۸ رقم الحدیث ۴۴ مطبوعہ دار البشائر الاسلامیۃ بیروت الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۵ء بتحقیق الدکتور رفعت فوزی عبدالمطلب قال المحقق سندہ صحیح) (مشکاۃ المصابیح کتاب الطھارۃ باب سنن الوضوء الفصل الاول ج ۱ ص ۹۱ رقم الحدیث ۳۹۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت الطبعۃ الاولی ۲۰۰۳ء بتحقیق شیخ جمال عیتانی وفی نسخۃ ص ۴۶ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب کراچی) (شرح السنۃ کتاب الطھارۃ باب المسح علی الخفین ج ۱ ص ۳۲۶ رقم الحدیث ۲۳۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۳ء بتحقیق الشیخ عادل احمد بن عبد الموجود) (التھذیب فی فقہ الامام الشافعی کتاب الطھارۃ ج ۱ ص ۲۴۹ مطبوعہ دار اللکتب العلمیۃ بیروت الطبعۃ الاولی ۱۹۹۷ء بتحقیق الشیخ عادل احمد عبد الموجود) (مسند ابی داؤد الطیالسی ص ۹۵ رقم الحدیث ۶۹۹) (مسند ابی عوانۃ المسیٰ المسند الصحیح المخرج علی صحیح مسلم کتاب الطھارۃ بیان الاباحۃ للمتوضی ان یعینہ علی وضوئہ غیرہ ویصبہ علیہ والدلیل علی اجازۃ المسح علی الخفین کیف ما مسح اذا وقع علیہ اسم المسح ج ۱ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۵۵۴۔ ۵۵۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت الطبعۃ الاولی ۲۰۰۶ء بتحقیق ابو علی النظیف) (سنن النسائی (مجلد) کتاب الطھارۃ باب ۸۷ المسح علی العمامۃ مع الناصیۃ ص ۲۲ رقم الحدیث ۱۰۷ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت الطبعۃ الاولی ۲۰۰۱ء)

[261] (مسند الامام الشافعی کتاب الطھارۃ باب ما خرج من کتاب الوضوء ج ۱ ص ۱۲۰ رقم الحدیث ۴۶ مطبوعہ دار البشائر الاسلامیۃ بیروت الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۵ء بتحقیق الدکتور رفعت فوزی عبدالمطلب قال المحقق سندہ حسن لغیرہ)

حدیث نمبر (۷)

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبدان قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا الاوزاعی عن یحیی عن ابی سلمة عن جعفر بن عمرو عن ابیه قال رایت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یمسح علی عمامته وخفیه۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ نے اپنے عمامہ اور موزوں پر مسح کیا۔[262]

حدیث نمبر (۸)

امام عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ کی روایت امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا موسی بن داؤد اخبرنا مندل عن بن جریج عن عطاء ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم توضاء وعلیه عمامة فرفع عمامة عن رأسه ومسح مقدم راسه۔

ترجمہ: امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا آپ ﷺ کے سر پر عمامہ تھا عمامہ سر سے اٹھایا اور سر مبارک کے آگے حصہ پر مسح کیا۔[263]

---

[262] (صحیح البخاری کتاب الوضوء باب المسح علی الخفین ج ۱ ص رقم الحدیث ۲۰۵ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)

[263] (طبقات الکبری ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۵۔۴۵۶ مطبوعه دار صادر بیروت)

امام محمد بن ادریس الشافعی متوفی ۲۰۴ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا الربیع قال اخبرنا الشافعی قال اخبرنا مسلم عن ابن جریج عن عطاء ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم توضا فحسر العمامۃ و مسح مقدم راسہ او قال ناصیتہ بالماء۔

ترجمہ: عطاء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا آپ ﷺ نے اپنے عمامے کو پیچھے کر لیا اور سر کے آگے والے حصے پر مسح کیا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پانی کے ذریعے پیشانی پر مسح کیا۔[264]

حدیث نمبر (۹)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت امام حافظ ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

عبد الرزاق عن حماد عن قتادۃ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم کان یمسح علی عمامتہ قال یضع یدہ علی ناصیتہ ثم یمر بیدہ علی العمامۃ۔

ترجمہ مختصراً: حضرت قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے عمامہ پر مسح کیا۔[265]

---

[264] (مسند الامام الشافعی کتاب الطہارۃ باب ماخرج من کتاب الوضوء ج ۱ ص ۱۱۹ رقم الحدیث ۴۵ مطبوعہ دار البشائر الاسلامیۃ بیروت الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۵ء بتحقیق الدکتور رفعت فوزی عبد المطلب قال المحقق سندہ حسن لغیرہ) (معرفۃ السنن والآثار کتاب الطہارۃ باب ۱۰ فریضۃ الوضوء فی غسل الوجہ ج ۱ ص ۱۶۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت طبع سنۃ ۲۰۰۱ء بتحقیق سید کسروی حسن) (مصنف عبد الرزاق کتاب الطہارۃ باب المسح علی الخفین و العمامۃ ج ۱ ص ۱۸۹ رقم الحدیث ۷۳۹ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۸۳ء بتحقیق حبیب الرحمن اعظمی)

[265] (مصنف عبد الرزاق کتاب الطہارۃ باب المسح علی الخفین و العمامۃ ج ۱ ص ۱۸۹ رقم الحدیث ۷۴۱ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۸۳ء بتحقیق حبیب الرحمن اعظمی)

حدیث نمبر (۱۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت امام ابو عبداللہ محمد بن عبدالواحد حنبلی المقدسی متوفی ۶۴۳ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو حامد عبد اللہ بن مسلم بن ثابت بن زید ببغداد ان ابا بکر محمد بن عبدالباقی بن محمد الانصاری اخبرھم ابنا ابو الحسین محمد بن علی المھتدی باللہ ابنا عبید اللہ بن احمد بن علی الصیدلانی قیل لہ حدثکم عبد اللہ بن محمد بن زیاد النیسابوری قال حدثنی عیسی بن ابراھیم واحمد بن عبدالرحمن قالا ثنا عبداللہ بن وھب قال حدثنی معاویۃ بن صالح عن عبدالعزیز بن مسلم عن ابن معقل عن انس بن مالک قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یتوضا وعلیہ عمامۃ قطریۃ فادخل یدہ من تحت یباع فمسح مقدم راسہ ولم ینقض یباع۔ اخرجہ ابو داؤد عن احمد بن صالح عن ابن وھب بنحوہ او مثلہ۔[266]

امام ابو داؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا احمد بن صالح ثنا ابن وھب حدثنی معاویۃ بن صالح عن عبدالعزیز بن مسلم عن ابی معقل عن انس بن مالک قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یتوضا وعلیہ عمامۃ قطریۃ فادخل یدہ من تحت یباع فمسح مقدم راسہ ولم ینقض یباع۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اوپر قطری کا بنا ہوا عمامہ تھا پس آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنا دست مبارک عمامے کے نیچے داخل کرکے سر اقدس کے اگلے حصے کا مسح کیا اور مقدس عمامے کی بندش کو نہ توڑا۔[267]

---

[266] (الاحادیث المختارۃ ج ۶ ص ۲۳۹۔۲۴۰ رقم الحدیث ۲۲۵۲ مطبوعہ مکتبۃ النھضۃ الحدیثہ مکہ مکرمۃ)

[267] (سنن ابی داؤد کتاب الطھارۃ باب ۵۸ المسح علی العمامۃ ج ۱ ص ۳۶ رقم الحدیث ۱۴۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (سنن ابن ماجہ کتاب الطھارۃ وسننھا باب ماجاء فی المسح فعلی العمامۃ ج ۱ ص ۱۸۷ رقم الحدیث ۵۶۴ مطبوعہ دار الفکر

مستدرک للحاکم کے محقق مصطفی عبد القادر عطا اس روایت کے تحت لکھتے ہیں:

قال فی التلخیص لو صح لدل علی مسح بعض الراس۔[268]

امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر الاصفھانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابن ابی حاتم نا یونس نا ابن وھب حدثنی معاویۃ بن صالح عن عبد العزیز مسلم عن ابی معقل عن انس قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم یتوضا وعلیہ عمامۃ قطریۃ۔[269]

حدیث نمبر (۱۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت امام حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا احمد قال حدثنا ابراھیم بن راشد الادمی قال حدثنا معلی بن عبد الرحمن الواسطی قال حدثنا عبد الحمید بن جعفر الانصاری عن یحیی بن کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم مسح علی الخفین و الخمار یعنی العمامۃ۔

بیروت)(المستدرک علی الصحیحین کتاب الطھارۃ ج ۱ ص ۲۷۵ رقم الحدیث ۶۰۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت الطبعۃ الاولی ۱۹۹۰ بتحقیق مصطفی عبد القادر عطا)(معرفۃ السنن و الآثار کتاب الطھارۃ باب ۱۰ فریضۃ الوضوء فی غسل الوجہ ج ۱ ص ۱۶۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت طبع سنۃ ۲۰۰۱ء بتحقیق سید کسروی حسن)

[268] (المستدرک علی الصحیحین کتاب الطھارۃ ج ۱ ص ۲۷۵ رقم الحدیث ۶۰۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت الطبعۃ الاولی ۱۹۹۰ بتحقیق مصطفی عبد القادر عطا)

[269] (اخلاق النبی و آدابہ ذکر عمامتہ ج ۲ ص ۲۰۲ رقم الحدیث ۳۱۰ مطبوعہ دار المسلم الریاض)، (نصب الرایۃ کتاب الطھارات ج ۱ ص ۱ مطبوعہ دار الحدیث مصر)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔[270]

حدیث نمبر (۱۲)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ حدثنا یونس بن محمد عن داؤد بن ابی الفرات عن محمد بن زید عن ابی شریح عن ابی مسلم مولی زید بن صوحان قال کنت مع سلمان فرای رجلا ینزع خفیہ للوضوء فقال لہ سلمان امسح علی خفیک و علی خمارک و بناصیتک فانی رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یمسح علی الخفین و الخمار۔

ترجمہ: حضرت ابومسلم سے روایت ہے کہ میں سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو وضو کی غرض سے موزے اتار رہا تھا۔ سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا موزے عمامہ اور ماتھے پر مسح کر لیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے دیکھا ہے۔[271]

---

270 (المعجم الاوسط باب الالف من اسمہ احمد ج ۲ ص ۲۸۳ رقم الحدیث ۱۴۹۶ مطبوعہ مکتبۃ المعارف الریاض الطبعۃ الاولی ۱۹۸۵ء بتحقیق الدکتور محمود الطحان)

271 (سنن ابن ماجہ ابواب الطھارۃ و سننھا باب ما جآء فی المسح علی العمامۃ (مجلد) ج ۱ ص ۹۹ رقم الحدیث ۵۶۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت الطبعۃ الاولی ۲۰۰۰ء) (سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد جماع ابواب سیرتہ افی الطھارۃ للصلاۃ الباب السادس فی مسحہ اعلی الخف والجبائر ج ۸ ص ۵۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت الطبعۃ الاولی ۱۹۹۳ء بتحقیق الشیخ عادل احمد الموجود و الشیخ علی محمد معوض)

امام احمد بن حنبل شیبانی متوفی ۲۴۱؁ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی حدثنا عبد الصمد حدثنا داؤد یعنی ابن ابی الفرات حدثنا محمد بن زید عن ابی شریح عن ابی مسلم مولی زید بن صوحان العبدی قال کنت مع سلمان الفارسی فرای رجلا قد احدث وھو یرید ان ینزع خفیہ فامرہ سلمان ان یمسح علی خفیہ و علی عمامتہ و یمسح بناصیتہ و قال سلمان رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یمسح علی خفیہ و علی خمارہ۔

ترجمہ: ابو مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا، انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی کو حدث لاحق ہوا اور وہ اپنے موزے اتارنا چاہتا ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے حکم دیا کہ موزوں اور عمامہ پر مسح کرے اور اپنی پیشانی کے بقدر (سر پر) مسح کرے اور فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ کو اپنے موزوں اور اوراوڑھنی (عمامے) پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔[272]

یہی روایت امام سلیمان بن داؤد الجارود الشہیر بابی داؤد الطیالسی متوفی ۲۰۴؁ھ نے بھی روایت کی ہے جن کے الفاظ یہ ہیں:

فامرہ سلمان ان یمسح علی خفیہ و عمامتہ و شعرہ۔[273]

---

272 (مسند احمد (حدیث سلمان الفارسی ص) ج ٦ ص ٢١١۔٢١٢ رقم الحدیث ٢٣٢٠٥ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت الطبعۃ الثالثۃ ١٩٩٤ء) ابن حبان ١٣٤٤۔

273 (مسند ابی داؤد الطیالسی الجز الاول احادیث سلمان الفارسی ص عنہ ص ٩١ رقم الحدیث ٦٥٢ مطبوعہ دار الباز عباس احمد الباز مکۃ المکرمۃ)

حدیث نمبر (۱۳)

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة و محمد بن العلاء قال نا ابو معاوية و حدثنا اسحاق قال انا عیسی بن یونس کلاهما عن الاعمش عن الحکم عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن کعب بن عجرة عن بلال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم علی الخفین و الخمار و فی حدیث عیسی حدثنی الحکم قال حدثنی بلال۔

ترجمہ: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔[274]

امام الحافظ الکبیر ابی بکر عبد اللہ بن الزبیر الحمیدی متوفی ۲۱۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان ثنا ابان بن تغلب و محمد بن عبدالرحمن ابی لیلی عن الحکم عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن بلال قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم مسح علی الخفین و الخمار۔

---

274 (صحیح مسلم کتاب الطهارة باب ۹۷ مسح علی الخفین) (المسند الضعیف للعقیلی ص ۱۹۵ رقم الحدیث ۳۴۰ مکتبة نزار مصطفی الباز المملکة العربیة السعودیة الطبعة الاولیٰ ۲۰۰۱ء بتحقیق کامل عویضة) (مسند الامام الشافعی کتاب الطهارة ج ۱ ص ۱۳۱ رقم الحدیث ۵۴ و ج ۹ ص ۳۸۳۔ ۳۸۴ رقم الحدیث ۸۸۲۶ مطبوعه دار البشائر الاسلامیة بیروت الطبعة الاولیٰ ۲۰۰۵ء بتحقیق الدکتور رفعت فوزی عبدالمطلب قال المحقق سنده صحیح) (سنن النسائی (مجلد) کتاب الطهارة باب ۸۶ المسح علی العمامة ص ۲۲ رقم الحدیث ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت الطبعة الاولی ۲۰۰۱ء) (مسند احمد (حدیث بلالص) ج ۶ ص ۲۱ رقم الحدیث ۲۳۳۶۷ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت الطبعة الثالثة ۱۹۹۴ء) (سبل الهدی و الرشاد فی سیرة خیر العباد جماع ابواب سیرته ا فی الطهارة للصلاة الباب السادس فی مسحه ا علی الخف و الجبائر ج ۸ ص ۵۴ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۱۹۹۳ء بتحقیق الشیخ عادل احمد الموجود و الشیخ علی محمد معوض)

ترجمہ: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔[275]

حدیث نمبر (۱۴)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت الامام الحافظ ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ العقیلی متوفی ۳۲۲ھ لکھتے ہیں:

عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم یمسح علی الخفین و العمامة۔

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔[276]

---

[275] (مسند الحمیدی (احادیث بلال بن رباح ص) ج ۱ ص ۸۲ رقم الحدیث ۱۵۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولٰی ۱۹۸۸ء بتحقیق حبیب الرحمن الاعظمی) (سنن ابن ماجہ ابواب الطهارة و سننها باب ما جآء فی المسح علی العمامة (مجلد) ج ۱ ص ۹۹ رقم الحدیث ۵۶۱ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت الطبعة الاولی ۲۰۰۰ء) (المعجم الاوسط باب الالف من اسمه بکر ج ۴ ص ۱۴۰ رقم الحدیث ۳۲۳۸ مطبوعہ مکتبة المعارف الریاض الطبعة الاولی ۱۹۸۵ء بتحقیق الدکتور محمود الطحان) (ابو داؤد الطیالسی ص ۱۵۲) (مسند ابی عوانة المسّی المسند الصحیح المخرج علی صحیح مسلم کتاب الطهارة بیان الاباحة للمتوضی ان یعینه علی وضوئه غیره ویصبه علیه و الدلیل علی اجازة المسح علی الخفین کیف ما مسح اذا وقع علیه اسم المسح ج ۱ ص ۱۷۸۔۱۷۹ رقم الحدیث ۵۵۶۔۵۵۷۔۵۵۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۲۰۰۶ء بتحقیق ابو علی النظیف) (مصنف عبد الرزاق کتاب الطهارة باب المسح علی الخفین و العمامة ج ۱ ص ۱۸۸ رقم الحدیث ۷۳۵۔۷۳۶ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت الطبعة الثانیة ۱۹۸۳ء بتحقیق حبیب الرحمن اعظمی) (حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء ترجمة ۲۶۵ سوید بن غفلة ج ۴ ص ۱۹۶۔۱۹۷ برقم ۵۲۳۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۱۹۹۷ء بتحقیق مصطفی عبد القادر عطا)

[276] (المسند الضعیف للعقیلی ص ۲۲۸ رقم الحدیث ۴۰۱ مکتبة نزار مصطفی الباز المملکة العربیة السعودیة الطبعة الاولیٰ ۲۰۰۱ء بتحقیق کامل عویضة) طبرانی ج ۸ ص ۱۴۴۔ (الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ۴ ص ۲۰۴) تاریخ اصفهان ج ۲ ص ۹۶)

امام حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا احمد قال حدثنا ابو جعفر قال حدثنا عفیر بن عدان عن سلیم بن عامر عن ابی امامة ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم مسح علی الخفین و العمامة فی غزوة تبوک۔

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک میں موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔[277]

حدیث نمبر (۱۵)

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت امام حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا احمد قال حدثنا محمد بن غالب الرافقی قال حدثنا الاحوص بن جواب قال حدثنا عمار بن رزیق عن سعید بن مسروق عن ابراهیم التیمی عن عمرو بن میمون الاودی عن ابی عبد اللہ الجدلی عن خزیمة بن ثابت ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم کان یمسح علی الخفین و الخمار۔

ترجمہ: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔[278]

---

277 (المعجم الاوسط باب الالف من اسمه احمد ج ۲ ص ۲۰۔ ۲۱ رقم الحدیث ۱۱۰۳ مطبوعہ مکتبة المعارف الریاض الطبعة الاولی ۱۹۸۵ء بتحقیق الدکتور محمود الطحان)

278 (المعجم الاوسط باب الالف من اسمه احمد ج ۲ ص ۲۵۶ رقم الحدیث ۱۴۵۴ مطبوعہ مکتبة المعارف الریاض الطبعة الاولی ۱۹۸۵ء بتحقیق الدکتور محمود الطحان)

عمامہ شریف پر مسح کرنا

صرف عمامہ شریف پر مسح کرنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک جائز نہیں۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک صرف عمامہ شریف پر مسح جائز ہے۔ اس مسئلہ کا مختصراً ذکر انشاء اللہ آگے نویں باب عمامے شریف کے بعض اہم فقہی مسائل میں بیان کیا جائے گا اور اس مسئلہ کی اور زیادہ تفصیل دیکھنے کے لئے فقیر ناچیز کی کتاب "فقہ حنفی احادیث و آثار صحابہ" میں ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر (۱٦)

محرم کے لئے عمامہ پہننا جائز نہیں

امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵٦ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ادم قال حدثنا ابن ابی ذئب عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعن الزھری عن سالم عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ان رجلاً سالہ ما یلبس المحرم؟ فقال لا یلبس القمیص ولا العمامۃ ولا السراویل ولا البرنس ولا ثوباً مسہ الورس او الزعفران فان لم یجد النعلین فلیلبس الخفین ولیقطعھما حتی یکونا تحت الکعبین۔

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے حضور ﷺ سے سوال کہ کیا محرم میں کیا پہنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ قمیص نہ پہنے اور عمامہ نہ پہنے اور شلوار نہ پہنے اور نہ ٹوپی پہنے اور

نہ ایسا کپڑا پہنے جس کو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو پس اگر اس کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور ان کو کاٹ لے حتیٰ کہ وہ ٹخنوں کے نیچے ہو جائیں۔[279]

علامہ محمد بن عبد اللہ بن محمد المعروف بابن العربی متوفی ۵۴۳ھ لکھتے ہیں:

وھذا یدل علی انھا کانت عادۃ امر باجتنابھا حالۃ الاحرام و شرع کشف الراس اجلالاً لذی الجلال والاکرام۔[280]

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہر وقت عمامہ باندھتے تھے اس لئے سرکار دوعالم ﷺ نے حالت احرام میں اس سے منع فرمایا۔

حدیث نمبر (۱۷)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی تلوار دی اور عمامہ باندھا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ جنگ خندق کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

وھو بن تسعین سنۃ فقال علی بن ابی طالب انا ابارزہ یارسول اللہ فاعطاہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سیفہ وعممہ وقال اللّٰھم اعنہ علیہ ثم برز لہ ودنا من صاحبہ وثارت بینھما غبرۃ وضربہ علی فقتلہ وکبر۔

---

[279] (صحیح البخاری کتاب العلم باب من اجاب السائل باکثر مما سالہ ج ۱ ص ۲۰۹، ج ۲ ص ۸۶۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)، (صحیح مسلم ج ۲ ص ۸۳۴ رقم الحدیث ۱۱۷۷ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (مسند احمد ج ۲ ص ۶۳ رقم الحدیث ۵۳۰۸ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر) (سنن ابو داؤد رقم الحدیث ۱۸۲۴) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث ۳۷۸۴) (سنن بیہقی ج ۵ ص ۴۹)

[280] (عارضۃ الاحوذی ج ۷ ص ۲۴۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: عمرو بن عبدو اس وقت نوے برس کا تھا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں اس سے لڑوں گا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انہیں اپنی تلوار دی اور عمامہ باندھا اور فرمایا کہ اے اللہ! اس کے مقابلے میں ان کی مدد کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے مقابلے کے لئے نکلے ان میں سے ایک دوسرے کے قریب ہو گیا غبار اڑا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے مار کر قتل کر دیا اور تکبیر کہی۔[281]

حدیث نمبر (۱۸)

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

تمیم بن سلمة روی ابو موسی من طریق وھیب بن خالد عن خالد الحذاء عن رجل عن تمیم بن سلمة قال بینما انا ثم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم اذا انصرف من عندہ رجل فنظرت الیہ مولیا معتما بعمامة قد ارسلھا من ورائہ قلت یارسول اللہ امن ھذا قال جبریل۔[282]

حدیث نمبر (۱۹)

سرکار دوعالم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ہاتھ مبارک سے عمامہ باندھا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

سریة عبدالرحمن بن عوف الی دومة الجندل فی شعبان سنة ست من مھاجر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم قالوا دعا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ

---

[281] (طبقات الکبری ابن سعد ج ۲ ص ۶۸ مطبوعہ دار صادر بیروت)

[282] (الاصابة فی تمیز الصحابة ذکر تمیم بن سلمة ص ج ۱ ص ۱۷۴ برقم ۸۴۷ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

وسلم عبدالرحمن بن عوف فاقعده بين يديه وعممه بيده وقال اغز بسم الله وفی سبيل الله فقاتل من كفر ب الله لاتغل ولا تغدر ولاتقتل وليدا۔

ترجمہ: شعبان ٦ھ میں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سریہ دومۃ الجندل ہوا حضور ﷺ نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اپنے سامنے بٹھایا اپنے ہاتھ سے عمامہ باندھا فرمایا کہ اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرو جو اللہ کے ساتھ کفر کرے تم اس سے اس طرح لڑو کہ نہ تو خیانت کرو اور نہ بدعہدی کرو اور نہ کسی بچے کو قتل کرو۔[283]

امام علی بن محمود بن سعود الخزاعی متوفی ۷۸۹ھ لکھتے ہیں:

وبعثه رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وآله واصحابه وسلم الى دومة الجندل الى كلب وعممه بيده وسدلها بين كتفيه۔[284]

حدیث نمبر (۲۰)

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا خالد بن خداش اخبرنا عبد الله بن وهب عن ابی صخر عن قسيط عن عروة بن الزبير قال اهدى لرسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وآله واصحابه وسلم عمامة معلمة فقطع علمها ثم لبسها۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن الزبیر ص سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کو ایک نقش و نگار کا عمامہ ہدیتہ دیا گیا آپ ﷺ نے اس کے نقش و نگار کو کاٹ ڈالا پھر اسے باندھا۔[285]

---

283 (طبقات الکبری ابن سعد سریۃ عبدالرحمن بن عوف الی دومۃ الجندل ج ۲ ص ۸۹ مطبوعہ دار صادر بیروت)
284 (تخریج الدلالات السمعیۃ ص ۳۵۴ مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت)
285 (طبقات الکبری ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۶ مطبوعہ دار صادر بیروت)

حدیث نمبر (۲۱)

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

يقال ان اول من بايعه طلحة بيده اليمنى و كان شلاء من يوم احد لما وقى لها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و آله و اصحابه و سلم فقال بعض القوم و الله ان هذا الامر لا يتم و خرج على الى المسجد فصعد المنبر و عليه ازار و عمامة خز نعلاه فى يده تو كأ على قوسه فبايعه عامة الناس و ذلک اليوم السبت التاسع عشر۔ [286]

حدیث نمبر (۲۲)

امام محمد بن حبان بن احمد ابو حاتم التمیمی متوفی ۳۵۴ھ لکھتے ہیں:

قال ابشر يا ابابكر هذا جبريل متعجر بعمامة۔ [287]

حدیث نمبر (۲۳)

امام محمد بن حبان بن احمد ابو حاتم التمیمی متوفی ۳۵۴ھ لکھتے ہیں:

فقام معاذ بن جبل فقال انا يارسول الله ! فقال يابلال ائتنى بعمامتى فاتاه بعمامته فعمم راسه۔ [288]

حدیث نمبر (۲۴)

امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر الاصفھانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابراهيم بن محمد بن الحسن نا محمد بن صدران نا عنبسة بن سالم عن عبيد الله عن انس انه رأى رسول الله تعمم بعمامة سوداء۔ [289]

---

[286] (البداية والنهاية ذكر بيعة عليص بالخلافة ج۷ ص ۲۲۶ مطبوعه مکتبة المعارف بيروت)

[287] (الثقات ج ۱ ص ۶۸ ۱ مطبوعه دار الفكر بيروت)

[288] (السيرة النبوية و اخبار الخلفاء لابن حبان السنة التاسعة من الهجرة ص ۳۸۰۔ ۳۸۱ مطبوعه دار الفكر بيروت)

[289] (اخلاق النبى وآدابه ذكر عمامته ج ۲ ص ۱۹۲ رقم الحديث ۳۰۴ مطبوعه دار المسلم الرياض)

حدیث نمبر (۲۵)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

عن عبد اللہ بن الشخیر عن عبدالرحمن بن عدی البحرانی عن اخیہ عبدالاعلی بن عدیص ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم دعا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فعممہ وارخی عذبۃ العمامۃ من خلفہ ثم قال ھکذا فاعتموا فان العمامۃ سیما الاسلام وھی حاجزۃ بین المسلمین والمشرکین۔

ترجمہ: عبدالرحمن بن عدی البہرانی اپنے بھائی عبدالاعلیٰ بن عدی سے بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے غدیر خم کے موقع پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا انہیں عمامہ پہنایا اور عمامے کے شملے کو پیچھے کی جانب سے لٹکا دیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا اسی طریقے سے عمامہ باندھا کرو کیونکہ عمامہ اسلام کی نشانی ہے اور مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان حد فاصل ہیں۔[290]

غیر مقلد محمد عبدالرحمن ابن عبدالرحیم مبارک پوری متوفی ۱۳۲۵ھ لکھتے ہیں:

اخرجہ ابو نعیم فی معرفۃ الصحابۃ من روایۃ اسماعیل بن عیاش بن عن عبد اللہ بن بشر عن عبدالرحمن بن عدی البھرانی عن اخیہ عبدالاعلی بن عدی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم دعا علی بن ابی طالب یوم غدیر خم فعممہ وارخی عذبۃ بیا ع من خلفہ ثم قال ھکذا فاعتموا الحدیث۔[291]

---

290 (جامع الاحادیث الکبیر ج ۲۰ ص ۲۴۶ رقم الحدیث ۱۶۵۵۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

291 (تحفۃ الاحوذی ج ۵ ص ۳۳۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر (۲۶)

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

عن عائشة انها قالت رایت رجلا یوم الخندق علی صورة دحیة بن خلیفة الکلبی علی دابة یناجی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعلیه عمامة قد اسدلها خلفه فسالت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عنه قال کان ذلک جبریل علیه السلام امرنی ان اخرج الی بنی قریظة۔ وقد قیل عن عبد الله بن عمر عن اخیه عن القاسم وقیل غیر ذلک۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو جنگ خندق کے دن دیکھا جو دحیہ بن خلیفہ کلبی کی شکل وصورت پر تھا اور سواری پر سوار تھا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سرگوشی کر رہا تھا اس سوار کے سر پر عمامہ تھا اور اس کے سرے کو اس نے پیچھے کی طرف لٹکایا ہوا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام تھے مجھے انہوں نے آکر حکم دیا کہ میں بنو قریظہ کی طرف نکلوں اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اپنے بھائی سے اس نے قاسم سے اور اس کے علاوہ بھی کہا گیا ہے۔[292]

حدیث نمبر (۲۷)

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ ایک روایت میں لکھتے ہیں:

ثم دخل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم بیته ومعه ابوبکر وعمر فعمماه ولبساه۔

---

[292] (شعب الایمان للبیھقی ج ۵ ص ۱۷۵ رقم الحدیث ۶۲۵۷ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (مستدرک للحاکم ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه ج ۴ ص ۲۱۴ رقم الحدیث ۷۴۱۲ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)

ترجمہ: پھر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے گھر مبارک میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دونوں کو عمامے بندھائے اور دونوں کو لباس پہنائے۔[293]

حدیث نمبر (۲۸)

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا عبدالرحمن عن عبد اللہ بن عمر عن اخیہ عن القاسم عن عائشة ثم ان جبریل علیہ السلام اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم علی برذون وعلیہ عمامة طرفھا بین کتفیہ فسالت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فقال رایتہ ذالک جبریل۔[294]

حدیث نمبر (۲۹)

محدث کبیر امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ لکھتے ہیں:

حدثنا محمد بن علی بن حبیش ثنا جعفر بن محمد الفریابی ثنا سلیمان بن عبدالرحمن الدمشقی حدثنی خالد بن یزید بن ابی مالک عن ابیہ عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عمر انہ جاءہ رجل من اھل البصرة فسالہ عن ارسال العمامة خلفہ؟ فقال ابن عمر ساخبرک ذلک حتی تعلم کنت عاشر عشرة فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وابن مسعود ومعاذ وحذیفة وعبدالرحمن بن عوف وابو سعید وابن عمر فامر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ابن عوف ان یتجھز لسریة یبعثہ علیھا فاصبح وقد اعتم بعمامة کرابیس سوداء فادناہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ

---

[293] (طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۳۸ مطبوعہ دار صادر بیروت)

[294] (مسند احمد ج ۶ ص ۱۴۸ رقم الحدیث ۲۵۱۹۵ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)، (مستدرک للحاکم ج ۴ ص ۲۱۵ رقم الحدیث ۷۴۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

واصحابہ وسلم ثم نقضها فعممه فاستل من خلفه اربع اصابع او نحو ذلک ثم قال هکذا یا ابن عوف فاعتم فانها اعرف واحسن۔

ترجمہ: حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا ایک شخص نے ان سے عمامہ کے شملے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ میں اس کو جانتاہوں تم کو صحیح بتاؤں گا فرمایا میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی مسجد میں تھا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ساتھ یہ صحابہ بھی تھے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کل دس ہوئے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ ایک دستہ جانے والا ہے اس کے لئے تم تیار ہو جاؤ صبح کو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیار ہو کر آ گئے کالے رنگ کا سوتی عمامہ باندھے ہوئے تھے حضور ﷺ نے ان کو اپنے قریب کیا ان کا عمامہ کھولا اور (سفید رنگ کا) عمامہ باندھا اور پیچھے چار انگل یا اس کے قریب لٹکایا اور فرمایا ابن عوف اس طرح عمامہ باندھا کرو یہ واضح اور بہتر ہے۔[295]

[295] (معرفة الصحابة لابی نعیم الاصبهانی ترجمة عبدالرحمن بن عوف ص ج ۱ ص ۱۳۴ برقم ۴۸۲ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)

حدیث نمبر (۳۰)

محدث کبیر امام بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں:

اخرج ابن ابی عاصم فی کتاب الجهاد قال حدثنا ابو موسی حدثنا عثمان بن عمر عن الزبیر بن جوان عن رجل من الانصار قال جاء رجل الی ابن عمر فقال یا اباعبدالرحمن العمامة سنة؟ فقال نعم قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم لعبدالرحمن بن عوف اذهب فاسدل علیک ثیابک و البس سلاحک ففعل ثم اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم فقبض ما سدل بنفسه ثم عممه فسدل من بین یدیه و من خلفه۔

ترجمہ: ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور پوچھا کہ ابو عبدالرحمن کیا عمامہ سنت ہے؟ فرمایا ہاں حضور ﷺ نے ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ جاؤ اپنے کپڑے اپنے اوپر لٹکا لو اور اپنا ہتھیار پہن لو چنانچہ انہوں نے ایسا کیا پھر نبی کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے کپڑے کو لے کر عمامہ باندھا تو آگے اور پیچھے لٹکایا۔[296]

حدیث نمبر (۳۱)

امام الحافظ عبداللہ بن عدی الجرجانی متوفی ۳۶۵ھ روایت کرتے ہیں:

عن عبدالله بن عمر و ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهم قالا ما خرج رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم فی یوم جمعة قط الا و هو معتم و ان کان فی ازار و رداء و ان لم یکن عنده عمامة وصل الخرق بعضها الی بعض و اعتم بها۔[297]

---

[296] (عمدۃالقاری شرح صحیح البخاری ج ۱۵ ص ۲۲ مطبوعہ دارالفکر العربی بیروت)

[297] (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ترجمہ موسی بن مطیر ج ۶ ص ۲۳۳۸ مطبوعہ دارالفکر العربی بیروت)، (سبل الهدی والرشاد ج۷ ص ۲۷۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

امام ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں:

عن ابی ھریرۃ عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم انہ قال ماخرج الینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم فی یوم جمعۃ الا و ھو معتم۔[298]

حدیث نمبر (۳۲)

عمامہ باندھو اور اپنے سے پہلی امتوں کی مخالفت کرو

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو طاھر الفقیہ اخبرنا ابو بکر القطان حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن ثور عن خالد بن معدان قال اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم بثیاب من الصدقۃ فقسمھا بین اصحابہ فقال اعتموا خالفوا علی الامم قبلکم۔

ترجمہ: خالد بن معدان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے پاس صدقہ کے کپڑے آئے آپ ﷺ نے ان کو اصحاب کے درمیان تقسیم کر دیا اور فرمایا کہ عمامے باندھو اور اپنے سے پہلی امتوں کی مخالفت کرو۔[299]

---

298 (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۴ ص ۱۳۲ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۳۲ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ج ۶ ص ۳۳۸ برقم ۱۸۱۷ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

299 (شعب الایمان للبیھقی ج ۵ ص ۱۷۶ رقم الحدیث ۶۲۶۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال ترجمہ الاحوص بن حکیم ج ۱ ص ۴۱۵ برقم ۲۲۸ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

حدیث نمبر (۳۳)

مشرکین کے درمیان ٹوپیوں پر عمامے باندھنے کا فرق ہے

امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

قال بن السلام اخبرنی محمد بن ربیعة قال حدثنا ابو الحسن العسقلانی عن ابی جعفر بن محمد بن رکانة عن ابیه ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم صارع رکانة فصرعه فسمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یقول فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس۔

ترجمہ: امام ابو جعفر محمد بن رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کشتی لڑی نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انہیں پچھاڑ دیا۔ میں نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان ٹوپیوں پر عمامے باندھنے کا فرق ہے۔(یعنی مشرکین بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر)[300]

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن ابی جعفر محمد بن رکانة عن ابیه انه صارع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وسمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یقول فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس۔

---

[300] (التاریخ الکبیر ج ۳ ص ۳۳۷ برقم ۱۱۴۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (شعب الایمان للبیهقی ج ۵ ص ۱۷۵ رقم الحدیث ۶۲۵۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)، (کشف الخفاء ج ۲ ص ۹۵ رقم الحدیث ۱۷۸۳ مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)، (سنن الکبریٰ للبیهقی ج ۱۰ ص ۱۸ مطبوعہ مکتبة دار الباز مکة المکرمة)

ترجمہ: امام ابو جعفر محمد بن رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سے کشتی لڑی نبی کریم ﷺ نے انہیں پچھاڑ دیا۔ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان ٹوپیوں پر عمامے باندھنے کا فرق ہے۔(یعنی مشرکین بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر)[301]

امام ابوشجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن یزید بن رکانة لاتزال امتی علی الفطرة مالبسوا العمائم علی القلانس۔

ترجمہ: حضرت یزید بن رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا میری امت ہمیشہ دین حق پر رہے گی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں۔[302]

حدیث نمبر (۳۴)

بے شک عمامہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والا ہے

امام سلیمان بن داوٗد الطیالسی متوفی ۲۰۴ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابوداؤد قال حدثنا الاشعث بن سعید حدثنا عبد اللہ بن بسر عن ابی راشد الحبرانی عن علی قال ثم عممنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یوم غدیر خم بعمامة سدلھا خلفی ثم قال انا اللہ جل جلالہ امدنی یوم بدر وحنین بملائکة یعتمون ھذہ العمة فقال ان یباع حاجزة بین الکفر والایمان۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غدیر خم کے دن ایسے عمامے سے میری دستاربندی کروائی اس کا شملہ پیچھے لٹکا دیا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے بدر و حنین میں

---

301 (طبقات الکبری ابن سعد ج ۱ ص ۳۷۴ مطبوعہ دار صادر بیروت)

302 (الفردوس بماثور الخطاب ج ۵ ص ۹۳ رقم الحدیث ۷۵۶۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

(جن) فرشتوں کے ذریعے میری مدد کی انہوں نے اسی ہیئت کے عمامے باندھ رکھے تھے پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا بے شک عمامہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔[303]

حدیث نمبر (۳۵)

امام ابو عثمان سعید بن منصور الخراسانی متوفی ۲۲۷ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا سعید قال نا اسماعیل بن عیاش عن صفوان بن عمرو قال سمعت خالد بن معدان وفضیل بن فضالة یقولان قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اکرم اللہ جل جلالہ ھذہ الامة بالعمائم والالویة۔

ترجمہ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ جل جلالہ نے اس امت کو عماموں سے مکرم فرمایا۔[304]

حدیث نمبر (۳۶)

عماموں کو لازم پکڑو بے شک وہ فرشتوں کی علامت ہے

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا یحیی بن عثمان بن صالح ثنا محمد بن الفرج الھاشمی ثنا عیسی بن یونس عن مالک بن مغول عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

303 (مسند طیالسی ص ۲۳ رقم الحدیث ۱۵۴ مطبوعہ دار المعرفة بیروت)، (سنن الکبریٰ بیہقی ج ۱۰ ص ۱۴ مطبوعہ مکتبة دار الباز مکة المکرمة)، (کنز العمال ج ۱۵ ص ۳۰۶۔ ۴۸۲ رقم الحدیث ۴۱۱۴۱۔ ۴۱۹۰۹ مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)، (اسد الغابہ فی معرفة الصحابة ج ۳ ص ۱۷۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)، (الریاض النضرة فی مناقب العشرة ج ۳ ص ۱۹۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)، (زرقانی شرح المواھب اللدنیہ ج ۶ ص ۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

304 (کتاب السنن باب ماجاء فی الالویة والعمایم ج ۲ ص ۲۴۶ رقم الحدیث ۲۵۲۸ مطبوعہ الدار السلفیة الھند)

وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ثم علیکم بالعمائم {★} فانھا سیماء الملائکۃ وارخوا لھا خلف ظھورکم۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ عمامے تم پر لازم ہیں اور عمامے کے شملے اپنی پشتوں کے پیچھے لٹکاؤ اس لئے کہ یہ فرشتوں کی نشانی ہے۔[305]

حاشیہ:...★

لفظ "علیکم" عربی زبان میں اسم فعل بمعنی "الزمو" امر کا صیغہ ہے لیکن یہاں امر اپنے حقیقی معنی یعنی وجوب کے لئے نہیں بلکہ استحباباً ہے مثلاً دیکھئے سیاہ خضاب لگانا جائز ہے۔

امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت صہیب الخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

ان احسن ما اختضبتم بہ لھذا السواد ارغب لنسائکم فیکم واھیب لکم فی صدور عدوکم۔

ترجمہ: بے شک سیاہ خضاب جو تم کرتے ہو بہت ہی اچھا ہے اس میں تمہاری بیویوں کے لئے رغبت ہے اور تمہارے دشمنوں کے سینے میں ہیبت ہے۔[306]

امام احمد بن عمرو بن عبدالخالق عتیکی بزار متوفی ۲۹۲ھ روایت کرتے ہیں:

---

305 (طبرانی کبیر ج ۱۲ ص ۳۸۳ رقم الحدیث ۱۳۴۱۸ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)

306 (سنن ابن ماجہ کتاب اللباس باب الخضاب بالسواد ص ۲۵۸ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

ونا زیاد بن عبید اللہ قال نا زیاد بن عبد اللہ القرشی قال حدثنی عبدالحمید بن صیفی بن صهیب عن ابیه عن جده قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم علیکم بخضاب السواد فانه ارهب لکم فی صدور عدوکم وارغب نسائکم فیکم۔[307]

اس حدیث مبارکہ میں حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے سیاہ خضاب کو احسن فرمایا اور مسند بزار کی روایت میں حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے سیاہ خضاب لگانے کا امر فرمایا یہاں بھی لفظ "علیکم" اسم فعل بمعنی الزموا امر کا صیغہ ہے لیکن یہاں بھی امر اپنے حقیقی معنی یعنی وجوب کے لئے نہیں بلکہ استحباباً ہے۔ سیاہ خضاب کے جواز پر فقیر کا رسالہ "القول الاجود فی خضاب الاسود" ملاحظہ فرمائیں۔

دوم یہاں قرینہ صارفہ پایا جاتا ہے یعنی حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تابعین کرام رحمہم اللہ اور فقہاء کرام رحمہم اللہ سے ٹوپی پہننا ثابت ہے۔ اس کی ایک مثال ملاحظہ فرمائیں:

حدیث مبارکہ میں ہے:

غیروا الشیب ولا تشبهوا بالیهود۔

اور ایک روایت میں ہے:

ان الیهود والنصاری لا یصبغون فخالفهم۔

یہاں پر حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے خضاب لگانے کا امر فرمایا لیکن اس کے باوجود خضاب لگانا واجب نہیں مستحب ہے اس لئے کہ یہاں قرینہ صارفہ پایا جاتا ہے اس لئے کثیر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خضاب نہیں لگاتے تھے۔ اس لئے یہاں جو حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے علیکم فرمایا ہے لیکن دوسری طرف خود حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تابعین کرام رحمہم اللہ سے صرف ٹوپی پہننا ثابت ہے اس لئے یہاں علیکم وجوب کے لئے نہیں۔

---

307 (البحر الزخار، المعروف بمسند البزار ج ٦ ص ٣٠ رقم الحدیث ٢٠٩٧ مطبوعه مکتبة العلوم والحکم المدینة المنورة)

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

واخبرنا ابو سعد المالینی اخبرنا ابو احمد بن عدی الحافظ حدثنا عبدالعزیز ابن سلیمان حدثنا یعقوب بن کعب حدثنا عیسی بن یونس عن الاحوص بن حکیم عن خالد بن معدان عن عبادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم علیکم بالعمائم فانھا سیما الملائکۃ وارخوھا خلف ظھورکم۔

ترجمہ: عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ عماموں کو لازم پکڑو بے شک وہ فرشتوں کی علامت ہیں اور لٹکاؤ ان کو اپنی پشت کے پیچھے۔[308]

امام الحافظ عبد اللہ بن عدی الجرجانی متوفی ۳۶۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبدالعزیز بن سلیمان الحرملی حدثنا یعقوب بن کعب حدثنا عیسی بن یونس عن الاحوص بن حکیم عن خالدبن معدان عن عبادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم علیکم بالعمائم فانھا سیماء الملائکۃ وارخولھا خلف ظھورکم۔

ترجمہ: عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ عماموں کو لازم پکڑو بے شک وہ فرشتوں کی علامت ہیں اور لٹکاؤ ان کو اپنی پشت کے پیچھے۔[309]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

علیکم بالعمائم فانھا سیما الملائکۃ وارخوالھا خلف ظھورکم۔

---

[308] (شعب الایمان للبیھقی ج۵ ص ۱۷۶ رقم الحدیث ۶۲۶۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج۵ ص ۱۲۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

[309] (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ترجمہ الاحوص بن حکیم ج ۱ ص ۴۱۵ برقم ۲۲۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ترجمہ: تم لوگ عماموں کو لازم پکڑو بے شک وہ فرشتوں کی علامت ہیں اور لٹکاؤ ان کو اپنی پشت کے پیچھے۔[310]

صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت مبارک

ابو رافع کا قتل کا واقعہ

صحیح بخاری شریف میں ابو رافع عبد اللہ بن ابو حقیق کا قتل کا واقعہ تفصیلاً موجود ہے جن کے بعض الفاظ یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

فعرفت انی قتلته فجعلت افتح الابواب باباً باباً حتی انتهیت الی درجة له فوضعت رجلی و انا اری انی قد انتهیت الی الارض فوقعت فی لیلة مقمرة فانکسرت ساقی فعصبتها بعمامةثم انطلقت حتی جلست علی الباب...

ترجمہ: مجھے یقین ہو گیا کہ ابو رافع ملک عدم میں پہنچ گیا ہے پس میں ہر ایک دروازے کو کھول کر باہر نکلتا رہا یہاں تک کہ ایک منزل سے اترتے ہوئے جب میں نے اپنا پیر آگے رکھا اور میں چاندنی

[310] (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف العین ج ۱ ص ۳۴۳ رقم الحدیث ۵۵۴۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۲۲۷ رقم الحدیث ۷۷۹۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مشکوۃ کتاب اللباس ص ۳۷۷)

رات میں یہی محسوس کر رہا تھا کہ زمین پر پہنچا ہوں پس میں اوپر سے زمین پر گرا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اسے عمامہ سے باندھ لیا اور دروازے پر بیٹھ گیا۔[311]

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک دیہاتی کو عمامہ عطا کرنا

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنی ابو الطاھر احمد بن عمرو بن سرح اخبرنا عبداللہ بن وھب اخبرنی سعید بن ابی ایوب عن الولید بن ابی الولید عن عبداللہ بن دینار عن عبداللہ بن عمر ان رجلاً من الاعراب لقیہ بطریق مکۃ فسلم علیہ عبداللہ و حملہ علی حمار کان یرکبہ و اعطاہ عمامۃ کانت علی راسہ...الخ۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مکہ مکرمہ کے راستہ میں ایک دیہاتی ملا، حضرت عبد اللہ ص نے اس کو سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار تھے اس دیہاتی کو بھی اس پر سوار کر لیا اور اپنے سر سے عمامہ اتار کر اس کو عطا کر دیا۔[312]

---

311 (صحیح البخاری کتاب المغاذی باب قتل ابی رافع عبداللہ بن ابی الحقیق الخ ج ۴ ص ۱۴۸۳ رقم الحدیث ۳۸۱۳ مطبوعہ دار القلم شام طبع سنۃ ۱۹۸۱ء وفی نسخۃ ج ۲ ص ۵۷۷ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی) (سنن الکبری للبیھقی ج ۹ ص ۸۰ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ طبع سنۃ ۱۹۹۴ء) (تاریخ الامم والملوک ج ۲ ص ۵۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت طبع سنۃ ۱۴۰۷ھ) (الاستیعاب لابن عبد البر ج ۳ ص ۹۴۶ مطبوعہ دار الجیل بیروت طبع سنۃ ۱۴۱۲ھ) (دلائل النبوۃ لابی نعیم ج ۱ ص ۱۲۵ رقم الحدیث ۱۳۴ مطبوعہ مجلس دائرہ معارف عثمانیہ حیدر آباد بھارت) (البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر ج ۴ ص ۱۳۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت طبع سنۃ ۱۹۹۸ء) (الصارم المسلول لابن تیمیۃ ج ۲ ص ۲۹۴ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت طبع سنۃ ۱۴۱۷ھ)

312 (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والادب باب صلۃ اصدقآء الاب والام ونحوھما ج ۲ ص ۳۱۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی) (مسند احمد ج ۲ ص ۹۱ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا یحیی بن محمد الحنانی ثنا طالوت بن عباد ثنا سالم بن عبداللہ العتکی قال ثم رأیت انس بن مالک علیہ جبة خز دکناء ومطرف خز ادکن وعمامته سوداء الخ۔۔۔[313]

امام احمد بن عمرو بن الضحاک ابو بکر الشیبانی متوفی ۲۸۷ھ لکھتے ہیں:

حدثنا محمد بن مصفی نا یحیی بن سعید القطان نا عتبة بن المنذر قال رایت ابا امامة صاحب رسول اللہ شیخ قصیر خفیف العارضین علی حمار اسود یقوده وصیف له رومی وبیده عصا وھو راکب وعلیه قباء ثمن اربعة دراھم وعمامة عدنیة ورداء مثله وقد ارخی العمامة وراءه ذراع۔[314]

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا سیاہ عمامہ

امام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد الدولابی متوفی ۳۱۰ھ روایت کرتے ہیں:

قال خرج الینا الحسن بن علی وعلیه عمامة سوداء۔

ترجمہ: بیان کرتے ہیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما پر سیاہ عمامہ تھا۔[315]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابوبکر الفارسی انبا ابو اسحاق الاصفھانی حدثنا ابو احمد بن فارس حدثنا محمد بن اسماعیل قال وقال خطاب الحمصی حدثنا بقیة عن مسلم بن زیاد قال رایت اربعة من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم انس بن مالک وفضالة بن عبید وابا المنیب وفروخ بن سیار او سیار بن فروخ یرخون العمائم من خلفهم وثیابهم الی الکعبین۔

---

[313] (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱ ص ۲۴۰ رقم الحدیث ۶۲۴ مطبوعہ مکتبة العلوم والحکم الموصل)
[314] (الآحاد والمثانی ج ۲ ص ۴۴۲ رقم الحدیث ۱۲۳۵ مطبوعہ دار الرایة الریاض)
[315] (الذریة الطاهرة النبویة ص ۷۸ رقم الحدیث ۱۳۱ مطبوعہ الدار السلفیة الکویت)

ترجمہ: حضرت مسلم بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول ثمیں سے چار شخصوں کو دیکھا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابو المنیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فروخ بن سیار بن فروخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ وہ اپنے عمامے پیچھے کی طرف لٹکاتے تھے اور ان کے کپڑے (یعنی قمیص ٹخنوں تک ہوتی تھیں)[316]

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے خادم خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیاہ عمامہ

حافظ شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

عن ابن اسحاق رأیت انس بن مالک علیه عمامة سوداء۔

ترجمہ: حضرت امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کی۔ انہوں نے سیاہ عمامہ پہن رکھا تھا۔[317]

امام عبد الرحمن بن عبد اللہ سہیلی متوفی ۵۸۱ھ لکھتے ہیں:

رای انس بن مالک وعلیه عمامة سوداء والصبیان خلفه یشتدون ویقولون هذا صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم۔

ترجمہ: (خطیب احمد بن علی بن ثابت نے اپنی تاریخ میں ابن اسحاق کا ذکر کیا ہے کہ:) انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کی۔ انہوں نے سیاہ عمامہ پہن رکھا تھا بچے ان کے پیچھے دوڑ رہے تھے اور کہہ رہے تھے یہ حضور ﷺ کے صحابی ہیں۔[318]

---

[316] (شعب الایمان ج ۵ ص ۱۷۶ رقم الحدیث ۶۲۶۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)
[317] (تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت)
[318] (روض الانف مع سیرۃ النبویۃ لامام ابن ھشام ترجمۃ ابن اسحق ج ۱ ص ۱۹۔۲۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (تاریخ بغداد ج ۱ ص ۲۱۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

★★...★★

عمامہ شریف کے فضائل

عمامے عرب کا تاج ہیں

امام محمد بن سلامۃ بن جعفر القضاعی متوفی ۴۵۴ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا ابو الفتح محمد بن الحسین العطار البغدادی قدم علینا ثنا عبداللہ بن محمد المخلدی ببغداد ثنا عمر بن حسن الشیبانی ثنا محمد بن خلف بن عبدالسلام ثنا موسی بن ابراھیم المروزی ثنا موسی بن جعفر عن ابیہ عن جدہ عن ابیہ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم العمائم تیجان العرب والاحتباء حیطانھا وجلوس المومن فی المسجد رباطہ۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا عمامے عرب کا تاج ہیں اور احتباء ان کی دیوار ہے اور اہل اسلام کا مسجد میں بیٹھنا سرحدوں کی حفاظت کے مانند ہے۔[319]

امام محمد بن سلامۃ بن جعفر القضاعی متوفی ۴۵۴ھ لکھتے ہیں:

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ثم العمائم تیجان العرب....۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا "عمامے عرب کا تاج ہیں"۔[320]

امام ابو شجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن علی العمائم تیجان العرب۔

---

[319] (مسند الشھاب ج ۱ ص ۷۵ رقم الحدیث ۶۸ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

[320] (مسند الشھاب ج ۱ ص ۷۵ رقم الحدیث ۶۸ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "عمامے عرب کا تاج ہیں"۔[321]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

العمائم تیجان العرب و الاحتباء حیطانها وجلوس المؤمن فی المسجد رباطه۔ القضاعی (فر) عن علی (صحیح)۔

ترجمہ: عمامے عربوں کے تاج ہیں عطیہ اور بخشش ان کے باغ ہیں اور مساجد میں لیپٹے رہنا مومنوں کی رباط ہیں۔[322]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال لما عمم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآله واصحابه وسلم علیا رضی اللہ تعالیٰ عنه بالسحاب قال له یا علی العمائم تیجان العرب و الاحتیاء حیطانها وجلوس المؤمن فی المسجد رباطه۔[323]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

العمائم تیجان العرب فاذا وضعوا العمائم وضعوا اعزهم۔ (فر) عن ابن عباس (ضعیف)

ترجمہ: عمامے عرب کا تاج ہیں جب اہل عرب عمامے ترک کردیں گے تو عزت کھو بیٹھیں گے۔[324]

---

321 (الفردوس بماثور الخطاب ج۳ ص۸۷ رقم الحدیث ۴۲۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (کشف الخفاء ج ۲ ص ۹۵ رقم الحدیث ۱۷۸۳ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

322 (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف العین ج ۱ ص ۳۵۳ رقم الحدیث ۵۷۲۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۲۴۰ رقم الحدیث ۷۹۷۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

323 (جامع الاحادیث الکبیر ج ۲۰ ص ۲۰۹ رقم الحدیث ۱۶۳۵۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

324 (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف العین ج ۱ ص ۳۵۳ رقم الحدیث ۵۷۲۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۲۴۰ رقم الحدیث ۷۹۷۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام ابو شجاع شیر ویہ بن شہر دار بن شیر ویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن عائشة تعمموا تزدادوا حلما والعمائم تیجان العرب۔

ترجمہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عمامے باندھو کیونکہ اسی سے حلم اور حوصلہ میں اضافہ ہوتا ہے اور عمامے تو عرب کے تاج ہیں۔[325]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو سعد المالینی اخبرنا ابو احمد بن عدی حدثنا احمد بن محمد بن حرب حدثنا اسماعیل بن سعید حدثنا اسماعیل بن عمر ابو المنذر حدثنا یونس بن ابی اسحاق قال حدثنی ابنی عیسی عن عبیداللہ بن ابی حمید عن ابی المليح عن ابيه قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اعتموا تزدادوا احلماً والعمائم تیجان العرب۔

ترجمہ: حضرت ابوالملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا عمامے باندھو بڑھ جاؤ گے باعتبار حوصلے کے اور عمامے عربوں کے تاج ہیں۔[326]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابوعبداللہ الحافظ اخبرنا عبدالرحمن بن حمدان الجلاب بهمدان حدثنا ابو حاتم الرازی حدثنا یوسف بن محمد بن سابق حدثنا عبدالعزیز بن ابی رواد عن الزهری قال العمائم تیجان العرب والحبوة حیطان العرب والاضطجاع فی المساجد رباط المومنین۔

---

[325] (الفردوس بماثور الخطاب ج ۲ ص ۵۵ رقم الحدیث ۲۳۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[326] (شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۷۵ رقم الحدیث ۶۲۶۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: امام زہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں عمامے عربوں کے تاج ہیں عطیہ اور بخشش ان کے باغ ہیں اور مساجد میں لپیٹے رہنا مومنوں کی رباط ہیں۔[327]

الجامع لشعب الایمان کے محقق غیر مقلد مختار احمد الندوی اس کی سند کے بارے میں لکھتے ہیں:

اسنادہ لا باس بہ۔

ترجمہ: اس کی سند میں کوئی حرج نہیں۔[328]

عمامے مسلمان کا وقار اور عرب کی عزت ہیں

امام ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابن عباس العمائم وقار للمومن وعز للعرب فاذا وضعت العرب عمائمها فقد وضعت عزها۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عمامے مسلمان کا وقار اور عرب کی عزت ہیں تو جب عرب عمامے اتار دیں گے اپنی عزت اتار دیں گے۔[329]

عمامہ پہنو کہ اس سے حلم و وقار بڑھتا ہے

امام ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن عقبۃ بن عامر اعتموا تزدادوا احلما و وقاراً فاذا ترکت عزها و قارها۔[330]

---

[327] (شعب الایمان للبیهقی ج ۵ ص ۱۷۶ رقم الحدیث ۶۲۶۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (کشف الخفاء ج ۲ ص ۹۵ رقم الحدیث ۱۷۸۳ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

[328] (الجامع لشعب الایمان ج ۸ ص ۲۹۶ رقم الحدیث ۵۸۵۲ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[329] (الفردوس بماثور الخطاب ج ۳ ص ۸۸ رقم الحدیث ۴۲۴۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (کشف الخفاء ج ۲ ص ۹۵ رقم الحدیث ۱۷۸۳ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

[330] (الفردوس بماثور الخطاب ج ۱ ص ۹۰ رقم الحدیث ۲۹۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امام محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ الحاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابو احمد بن محمد بن احمد بن عبد اللہ المزنی ثنا ابو خلیفۃ القاضی ثنا ابو الولید ثنا عبید اللہ بن ابی حمید عن ابی الملیح بن اسامۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اعتموا تزدادوا احلما۔

ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا عمامہ پہنو کہ اس سے حلم ووقار بڑھتا ہے۔

یہ حدیث مبارکہ صحیح ہے لیکن انہوں (امام بخاری و امام مسلم رحمہما اللہ) نے اس کو نقل نہیں کیا۔[331]

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابی الملیح بن اسامۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اعتموا تزدادوا احلماً۔

ترجمہ: حضرت اسامہ اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا عمامہ پہنو کہ اس سے حلم ووقار بڑھتا ہے۔[332]

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

---

[331] (مستدرک للحاکم ج ۴ ص ۲۱۴ رقم الحدیث ۷۴۱۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (کشف الخفاء ج ۲ ص ۹۵ رقم الحدیث ۱۷۸۳ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

[332] (طبرانی کبیر ج ۱ ص ۱۹۴ رقم الحدیث ۵۱۷ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)

حدثنا محمد بن صالح بن الولید النرسی ثنا ھلال بن بشر ثنا عمران بن تمام عن ابی جمرۃ عن بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم قال اعتموا تزدادوا حلما۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا عمامہ پہنو کہ اس سے حلم وو قار بڑھتا ہے۔[333]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

اعتموا تزدادوا حلماً والعمائم تیجان العرب۔

ترجمہ: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا عمامہ پہنو کہ اس سے حلم وو قار بڑھتا ہے اور عمامے عرب کے تاج ہیں۔[334]

نیز حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں۔[335]

ولید بن ازید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ فرماتے ہیں:

العمائم تیجان العرب وکان یقول اعتموا تزدادوا حلماً قال الولید رایت الاوزاعی یعتم فلا یرخی لھا شئیا۔

ترجمہ: عمامے عرب کے تاج ہیں اور فرماتے ہیں کہ عمامہ پہنو کہ اس سے حلم وو قار بڑھتا ہے۔[336]

علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی متوفی ۹۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

---

333 (طبرانی کبیر ج ۱۲ ص ۲۲۱ رقم الحدیث ۱۲۹۴۶ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج ۵ ص ۱۱۹ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (تاریخ بغداد ترجمہ علی بن الحسین ابو الحسن البزار ج ۱۱ ص ۳۹۴ برقم ۶۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

334 (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر ج ۱ ص ۷۴ رقم الحدیث ۱۱۴۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

335 (جمع الجوامع ج ۱ ص ۳۰ رقم الحدیث ۵۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت ابن عدی ج ۶ ص ۲۴۱۳)

336 (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱۸۲ برقم ۱۷۷ مطبوعہ دار الصمیعی الریاض)

ابو نعیم عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم لا ینظر اللہ الی قوم لا یجعلون عمائمھم تحت ردائھم یعنی فی الصلوۃ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جو قوم اپنی چادروں کے نیچے نماز میں سر پر عمامے نہیں باندھتی وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہے گی۔[337]

فرشتے بروز جمعہ عمامے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں

امام ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابو الدرداء ان اللہ عز و جل و ملائکتہ یصلون علی اصحاب العمائم یوم الجمعۃ۔

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے بروز جمعہ عمامے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔[338]

یہ حدیث شدید ضعیف ہے۔

امام علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں:

قلت و قد تقدم حدیث ابی الدرداء ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی اصحاب العمائم یوم الجمعۃفی الجمعۃ۔[339]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

ان اللہ تعالی و ملائکتہ یصلون علی اصحاب العمائم یوم الجمعۃ۔

---

337 (کنز العمال ج ۴ ص ۱۱۰)

338 (الفردوس بماثور الخطاب ج ۱ ص ۱۴۷ رقم الحدیث ۵۲۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

339 (مجمع الزوائد و منبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج ۵ ص ۱۲۱ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (کشف الخفاء ج ۲ ص ۹۵ رقم الحدیث ۱۷۸۳ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ جل جلالہ اور اس کے فرشتے بروز جمعہ عمامے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔[340]

عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بے عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

رکعتان بعمامة خير من سبعين ركعة بلا عمامة۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بے عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔[341]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

صلاة تطوع از فريضة بعمامة تعدل خمساً وعشرين درجة بلا عمامة وجمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة بلا عمامة۔ ابن عساكر عن ابن عمر (صحيح)

---

340 (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر ج ۱ ص ۱۱۳ رقم الحدیث ۱۸۱۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر للنبہانی ج ۱ ص ۳۲۳ رقم الحدیث ۳۴۸۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

341 (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر ج ۱ ص ۲۷۳ رقم الحدیث ۴۴۶۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۱۳۰ رقم الحدیث ۶۶۰۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (کنز العمال ج ۱۵ ص ۵۰۶ رقم الحدیث ۴۱۱۳۸ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (فیض القدیر ج ۴ ص ۳۷ مطبوعہ المکتبۃ التجاریۃ الکبری مصر)

ترجمہ: ایک فرضی یا نفلی نماز عمامہ کے ساتھ عمامہ کے بغیر نماز سے پچیس درجے بہتر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک نماز جمعہ بغیر عمامہ ستر نماز جمعہ سے۔[342]

امام ابو شجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن انس الصلاۃ فی یباع عشرۃ الف حسنۃ۔[343]

امام ابو شجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن جابر رکعتان بعمامۃ افضل من سبعین رکعۃ بغیر عمامۃ۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔[344]

علامہ علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں:

ابن عساکر بطریق احمد بن محمد بن محمد الرقی ثنا عیسی بن یونس حدثنا العباس بن کثیر و الدیلمی بطریق الحسن بن اسحاق العجلی حدثنا اسحاق بن یعقوب القطان حدثنا سفیان بن زیاد المخری حدثنا العباس بن کثیر القرشی حدثنا یزید بن ابی حبیب عن میمون بن مہران قال دخلت علی سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فحدثنی ملیا ثم التفت الی فقال یا ابا ایوب الا اخبرک بحدیث تحبہ و تحملہ عنی و تحدث بہ قلت بلی قال دخلت علی ابی عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما و ہو یتعمم فلما فرغ التفت فقال اتحب العمامۃ قلت بلی قال احبہا تکرم و لا یراک الشیطان الا ولی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

342 (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف الصاد ج ۱ ص ۳۱۴ رقم الحدیث ۵۱۰۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۱۸۸ رقم الحدیث ۷۳۱۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (کنز العمال ج ۱۵ ص ۳۰۶ رقم الحدیث ۴۱۱۳۹)، مرقات ج ۴ ص ۴۰۷)، (المقاحسنۃ ص ۲۷۱)

343 (الفردوس بماثور الخطاب ج ۲ ص ۴۰۶ رقم الحدیث ۳۸۰۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

344 (الفردوس بماثور الخطاب ج ۲ ص ۲۶۵ رقم الحدیث ۳۲۳۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (جامع الکبیر للسیوطی ج ۴ ص ۴۲۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یقول صلاۃ تطوع او فریضۃ بعمامۃ تعدل خمسا وعشرین صلاۃ بلا عمامۃ وجمعۃ بعمامۃ تعدل سبعین جمعۃ بلا عمامۃ ای بنی اعتم فان الملئکۃ یشھدون یوم الجمعۃ معتمین فیسلمون علی اھل العمائم حتی تغیب الشمس ۔(رواہ ابن عساکر والدیلمی وابن النجار)

ترجمہ: حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ عمامہ شریف باندھ رہے تھے جب آپ عمامہ سے فارغ ہوئے تو میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ بے شک جی ہاں فرمایا اسے دوست رکھو عزت پاؤ گے اور جب شیطان تمہیں دیکھا گا تو تم سے پیٹھ پھیر لے گا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ عمامہ کے ساتھ ایک نماز خواہ وہ نفل ہو یا فرض بے عمامہ کی پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ساتھ ستر جمعوں کے برابر ہے پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے فرزند عمامہ باندھ بے شک فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھے آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامہ باندھے والوں پر سلام بھیجتے ہیں۔[345]

قیامت میں عمامہ کے ہر بل پر نور عطا ہو گا

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

[345] (مرقات ج۴ ص ۴۲۶_۴۲۷)

العمامة على القلنسوة فصل ما بيننا وبين المشركين يعطى يوم القيامة بكل كورة بدورها على رأسه نورا۔ الباوردی عن رکانة۔ (ضعيف)۔

ترجمہ: عمامہ کو ٹوپی کے اوپر باندھنے سے مشرکین اور ہمارے مابین امتیاز ہو جاتا ہے اور مومن کو قیامت میں عمامہ کے ہر بل پر نور عطا ہو گا۔[346]

ضعیف احادیث فضائل اعمال میں مقبول ہیں

عمامہ شریف کے فضائل والی اکثر احادیث ضعیف ہیں اور ضعیف احادیث فضائل اعمال میں مقبول ہیں۔

شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ابو طالب محمد بن الحسن المکی متوفی ۳۸۶ھ لکھتے ہیں:

الاحاديث فی فضائل الاعمال و تفضيل الاصحاب متقبلة محتملة على كل حال مقاطيعها و مراسيلها لا تعارض و لا ترد كذلک كان السلف يفعلون۔

ترجمہ: یعنی فضائل اعمال و تفضیل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی حدیثیں کیسی ہی ہوں ہر حال میں مقبول و ماخوذ ہیں۔ مقطوع ہوں خواہ مرسل نہ ان کی مخالفت کی جائے گی اور نہ انہیں رد کیا جائے گا آئمہ سلف کا یہی طریقہ تھا۔[347]

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

امام یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں:

---

[346] (الجامع الصغير فی احاديث البشير النذير حرف العين ج ۱ ص ۳۵۳ رقم الحديث ۵۷۲۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الكبير فی ضم الزيادة الى الجامع الصغير ج ۲ ص ۲۳۹ رقم الحديث ۷۷۹۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

[347] (قوت القلوب فی معاملة المحبوب ج ۱ ص ۱۷۸)

انهم قديروون عنهم احاديث الترغيب والترهيب وفضائل الاعمال والقصص واحاديث الزهد ومكارم الاخلاق ونحو ذالک ممّا لا تتعلق بالحلال والحرام وسائر الاحكام وهذا الضرب من الحديث يجوز عنداهل الحديث وغيرهم التساهل فيه وروایة ماسوى الموضوع منه والعملبه لان اصول ذالک صحيحة مقررة فی الشروع معروفةعنداهله۔

ترجمہ: حضرات محدثین ضعیف راویوں سے ترغیب، ترہیب، فضائل اعمال، قصہ جات، زہد اور مکارم اخلاق میں احادیث روایت کرتے ہیں لیکن حلال وحرام کے احکام سے تعلق رکھنے والی احادیث ایسے راویوں سے بالکل روایت نہیں کرتے۔اس قسم کی احادیث ضعیف راویوں سے روایت کرنا اور ان پر عمل کرنا محدثین کے نزدیک جائز ہے کیونکہ یہ اصول شریعت میں صحیح ومقرر اور اہل شریعت کے ہاں معروف ہے۔[348]

یہی امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

قال العلمآء من المحدثين والفقهآء وغيرهم يجوز ويستحب العمل فى الفضائل والترغيب والترهيب بالحديث الضعيف مالميكن موضوعا۔

ترجمہ: محدثین، فقہاء اور دیگر علماء کرام فرماتے ہیں کہ فضائل اعمال، ترغیب اور ترہیب کے باب میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ومستحب ہے جبکہ وہ حدیث موضوع نہ ہو۔[349]

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن حجر ہیتمی مکی متوفی ۹۷۴ھ لکھتے ہیں:

---

348 (شرح مسلم نووی ص ۲۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

349 (الاذکار ص ۷ ناشر مکتبہ سیفیۃ پشاور)

الذی اطبق علیہ ائمتنا الفقہاء و الاصولیون و الحفاظ ان الحدیث الضعیف حجۃ فی المناقب کما انہ ثم باجماع من یعتدبہ حجۃ فی فضائل الاعمال۔

ترجمہ: ہمارے ائمہ فقہاء اصولیین اور حفاظ کا اس پر اتفاق ہے کہ مناقب میں بھی حدیث ضعیف حجت ہوتی ہے جس طرح قابل شمار علماء کا اس پر اجماع ہے کہ فضائل اعمال میں حدیث ضعیف حجت ہوتی ہے۔[350]

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

و یجوز عند اھل الحدیث و غیرھم التساھل فی الاسانید الضعیفۃ و روایۃ ما سوی الموضوع من الضعیف و العمل بہ۔

ترجمہ: اور محدثین و غیر ہم علماء کے نزدیک ضعیف سندوں میں تساہل اور بے اظہار ضعف موضوع کے سوا ہر قسم حدیث کی روایت اور اس پر عمل فضائل اعمال وغیرہ امور میں جائز ہے۔[351]

امام خفاجی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ احمد شہاب الدین خفاجی حنفی متوفی ۱۰۶۹ھ لکھتے ہیں:

الذی یصلح للتعویل علیہ ان یقال اذا وجد حیث فی فضیلۃ عمل من الاعمال لا یحتمل الحرمۃ و الکراھیۃ یجوز العمل بہ و یستحب لانہ مامون الخطر و مرجوّ النفع۔

350 (تطہیر الجنان و اللسان ص ۱۳ مطبوعہ مکتبۃ القاھرہ)

351 (تدریب الروی ص ۲۹۸ مطبوعہ مکتبۃ الریاض الحدیثۃ۔ الریاض)

ترجمہ: یعنی اعتماد کے قابل یہ بات ہے کہ جب کسی عمل کی فضیلت میں کوئی حدیث پائی جائے اور وہ حرمت و کراہت کے قابل نہ ہو تو اس حدیث پر عمل جائز و مستحب ہے کہ اندیشہ سے امان ہے اور نفع کی امید۔[352]

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں:

في فضائل الاعمال يجوز العمل بالحديث الضعيف۔

ترجمہ: فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر عمل جائز ہے۔[353]

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبد الحق محدّث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں:

ان الحديث الضعيف معتبر في فضائل اعمال۔

ترجمہ: بے شک حدیث ضعیف فضائل اعمال میں معتبر ہے۔[354]

★.......★

---

352 (نسیم الریاض شرح شفا)

353 (شامی ج ۱ ص ۲۸۳ باب الاذان مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

354 (مقدمہ لمعات التنقیح شرح مشکوۃ المصابیح ج ۱ ص ۲۹ مطبوعہ مکتبہ المعارف العلمیہ شیش محل لاہور)، (مقدمہ مشکوۃ ص ۶ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی)

فقہاء و محدثین کے اقوال

امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ

شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۸۳ھ لکھتے ہیں:

قال ولبس العمائم فی الحرب وغیرھا حسن من امر المسلمین فان العمائم تیجان العرب وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم تعمموا انزدادوا حلماً ودخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم مکۃ یوم الفتح وعلیہ عمامۃ سوداء فعرفنا ان ذلک حسن وذکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال دعا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال تجھز فانی یاعنک فی السریۃ الحدیث الی ان قال وعلی عبدالرحمن عمامۃ د لفھا علی راسہ فدعاہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فاقعدہ بین یدیہ ونقض عمامتہ بیدہ ثم عممہ بعمامۃ سوداء فارخی بین کتفیہ منھا ثم قال ھکذا فاعتم یا ابن عوف وانما فعل ذلک اکراما لہ خصہ بھذہ الکرامۃ من بین الصحابۃ۔[355]

علامہ ابن بطال مالکی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوث الحسن علی بن خلف العربی المالکی متوفی ۴۴۹ھ لکھتے ہیں:

قال مالک العمۃ والاحتباء والانتعال من عمل العرب ولیس ذلک فی العجم وکانت العمۃ فی اول الاسلام ثم لم تزل حتی کان ھؤلاء القوم قال ابن وھب وحدثنی مالک انہ لم یدرک احدا مناھل الفضل یحیی بن سعید وربیعۃ وابن ھرمز الا وھم یعتمون ولقد کنت فی مجلس ربیعۃ وفیہ احد وثلاثون رجلا مامنھم رجل الا وھو معتم وانا منھم۔

---

[355] (شرح السیر الکبیر باب العمائم فی الحرب ج ۱ ص ۷۶ مطبوعہ بمطبعۃ دائرۃ المعارف النظامیۃ بحیدر آباد دکن ھند)

ترجمہ: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عمامہ باندھنا گوٹ لگانا اور جوتے پہننا عرب کے عمل میں سے ہے یہ عجم میں نہیں تھا اور عمامہ باندھنا ابتدأ اسلام میں تھا پھر یہ مسلسل رہا تا آنکہ ابناء زمانہ بھی اسی پر قائم ہیں ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ انہوں نے ارباب فضل یحییٰ بن سعید ربیعہ اور ابن ہرمز رحمہم اللہ میں سے ہر ایک کو عمامہ باندھے ہوئے پایا اور میں ربیعہ کی مجلس میں تھا اس میں اکتیس شرکاء مجلس تھے ان میں سے ہر ایک عمامہ باندھے ہوئے تھا اور میں بھی ان میں سے تھا۔ [356]

علامہ عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں:

والعمامة سنة لاسيما للصلاة وبقصد التجمل لاخبار كثيرة فيها واشتداد ضعف كثير منها يجبره كثرة طرقها وزعم وضع اكثرها تساهل وتحصل السنة بكونها على الرأس او القلنسوة تحتها۔

ترجمہ: عمامہ شریف سنت خاص طور سے نماز کے لئے اور تجمل کے ارادے سے اس لئے کہ اس میں بہت سی احادیث ہیں اور بہت سی جو بہت ضعیف ہیں ان کا ضعف کثرت طرق سے دفع ہو جاتا ہے اور اکثر کو موضوع سمجھنا تساہل ہے۔ [357]

---

[356] (شرح صحيح البخارى لابن بطال ج ۹ ص ۸۹)

[357] (جمع الوسائل فی شرح الشمائل ج ۱ ص ۲۰۳ مطبوعہ ادارۃ تالیفات اشرفیہ ملتان)

امام ابن العربی مالکی

امام محمد بن عبد اللہ بن محمد المعروف بابن العربی متوفی ۵۴۳ھ لکھتے ہیں:

العمامۃ سنۃ الراس و عادۃ الانبیآء و السادۃ۔[358]

امام قہستانی رحمۃ اللہ علیہ

امام شمس الدین محمد الخراسانی القہستانی متوفی ۹۶۲ھ لکھتے ہیں:

و نص عبارتہ تنبغی ان یصلی مع العمامۃ فی الحدیث الصلاۃ مع العمامۃ خیر من سبعین صلاۃ بغیر عمامۃ کمافی المنیۃ۔

ترجمہ: اور اس کی عبارت پر نص یہ ہے کہ عمامہ کے ساتھ نماز ادا کرنی چاہئے کیونکہ حدیث میں ہے عمامہ والی نماز بغیر عمامہ والی نماز سے ستر گنا افضل ہے۔ اسی طرح منیہ میں ہے۔[359]

★.......★

ولی کامل اخون درویزہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

پیر شریعت پیر طریقت شیخ الاسلام عبداللہ المعروف اخون درویزہ ننگرہاری متوفی ۱۰۴۸ھ لکھتے ہیں:

و اعلم ان السوم ھو ارسال العلاقۃ من تحت العمامۃ ممے یلے القضاء من جانب الا یسر و من قولہ تعالی و یمدد کم ایکم بخمسۃ الآف من الملائکۃ مسومین و ھو من النبی علیہ الصلوۃ و السلام من سنۃ الھدی و من فضلہ قال علیہ الصلوۃ و السلام رکعتان معھا افضل من

358 (عارضۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی باب ماجاء فی لبس الصوف ج ۷ ص ۲۴۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (فیض القدیر شرح جامع الصغیر ج ۴ ص ۴۲۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

359 (جامع الرموز فصل مایفسد الصلوۃ ج ۱ ص ۱۹۳ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

سبعین رکعة بدونها وانه علیه السلام ارسلها فی جمیع الاحوال الی هالة السیر وهی ثلثة انواع قبضة وقبضتین وقبضات حتی الصدر۔[360]

مولوی عبدالبصیر نعمانی دیوبندی حضرت اخون درویزہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

اخون درویزہ بابا دخپل وخت عالم عابد زاھد متقی مجاھد دکشف وکرامت خاوند دعلم وعرفان ځلانده ستورے وو۔

ترجمہ: اخون درویزہ بابا اپنے وقت کے عالم، عابد، زاہد، متقی، مجاہد، صاحب کشف وکرامت اور علم وعرفان کے روشن ستارے تھے۔[361]

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

علامہ علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں:

ثم اعلم انه ثبت فی الاخبار والاثار انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم تعمم بالعمامة مما کاد ان یکون متواتراً فی المعنی وکذا ورد تحریضه صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم علی التعمم فی احادیث کثیرة ولو من طرق ضعیفة یحصل مر مجموعها قوة ترقیها الی مرتبة الحسن بل الصحة وتفید استحباب العمامة۔

ترجمہ: یعنی جان لو اس سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ نے عمامہ شریف کو استعمال فرمایا یہاں تک کہ احادیث واخبار سے تواتر بالمعنی کا حکم ثابت ہوا بلکہ آپ ﷺ نے عمامہ شریف کے استعمال پر بہت بڑے فضائل بیان فرمائے۔[362]

---

360 (ارشاد الطالبین ص ۱۳۲ مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور)

361 (خزینۃ الاولیاء ص ۱۱۳ مطبوعہ مکتبہ حنفیہ مینکورہ سوات)

362 (المقالۃ العذبۃ فی العمامۃ والعذبۃ ص ۸ مطبوعہ دار الاخلاص لاہور)

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں:

بدانکہ پوشیدن عمامہ سنت ست واحادیث بسیار در فضل آن وارد شدہ وآمدہ است کہ دو رکعت بعمامہ بہتر ست از ہفتاد رکعت بی عمامہ۔

ترجمہ: یاد رہے کہ عمامہ باندھنا سنت ہے اور بہت سی حدیثیں اس کی فضیلت میں وارد ہیں حدیث میں آیا ہے کہ عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھنا عمامہ کے بغیر ستر رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔[363]

محدث دیوبند انور شاہ کشمیری

محدث دیوبند انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں:

اعلم ان لبس العمامة سنة ورد فی فضلها اخبار کثیرة حتی ورد ان الرکعتین مع العمامة افضل من سبعین رکعة۔[364]

---

[363] (اشعتہ اللمعات فارسی کتاب اللباس ج۳ ص ۵۸۳ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور)

[364] (العرف الشذی هامش علی الشمائل للترمذی مع جامع الترمذی ص ۸ مطبوعہ فاروقی کتب خانہ ملتان)

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراضات کے جوابات

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اور امام سخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراضات کے جوابات میں لکھتے ہیں:

حق یہ ہے کہ حدیث موضوع نہیں۔ اس کی سند میں نہ کوئی وضاع ہے نہ مہتم بالوضع نہ کوئی کذاب ہے نہ کوئی مہتم بالکذاب لاجرم اسے امام جلیل خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی نے جامع صغیر میں ذکر فرمایا جس کے خطبہ میں فرماتے ہیں:

ترکت القشر واخذت اللباب وصنته عما تفرد به وضاع او کذاب۔

میں نے اس کتاب میں پوست چھوڑ کر خالص مغز لیا ہے اور ایسی حدیث سے بچایا ہے جسے تنہا کسی وضاع یا کذاب نے روایت کیا ہے۔

اما ابن النجار فاخرجه من طريق محمد بن مهدى المروزى انبانا ابو بشر بن سيار الرقى حدثنا العباس بن كثير الرقى عن يزيد بن ابى حبيب قال قال لى مهدى بن ميمون دخلت على سالم بن عبدالله بن عمرث وهو يعتم فقال لى يا ابا ايوب الا احدثک بحديث تحبه وتحمله وترويه فذكر مثله وقال لا يزالون يصلون على اصحاب العمائم حتى تغيب الشمس قال الحافظ فى اللسان هذا حديث منكر بل موضوع ولم ار للعباس بن كثير ذكر فى الغرباء لابن يونس ولا فى ذيله لابن الطحان واما ابو بشر بن سيار فلم يذكره ابو احمد الحاكم فى الكنى وما عرفت محمد بن مهدى المروزى ولا مهدى بن ميمون الراوى لهذا الحديث من سالم وليس هو البصرى المخرج فى الصحيحين وذاک يكنى ايا يحيى ولا ادرى ممن الافة۔

ترجمہ: ابن نجار نے اس کی تخریج اس سند سے کی ہے کہ محمد بن مہدی مروزی بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ابو بشر بن سیار رقی نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں عباس بن کثیر رقی نے یزید بن مابی حبیب کے

حوالے سے حدیث بیان کی کہا مجھے مہدی بن میمون نے بتایا کہ ایک دفعہ میں سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس گیا تو وہ عمامہ باندھ رہے تھے انہوں نے مجھے فرمایا اے ابو ایوب میں تجھے ایک حدیث نہ بیان کروں جسے تو محبوب رکھے حاصل کرنے کے بعد اسے بیان کرے پھر انہوں نے اسی طرح کی حدیث بیان کی اور فرمایا کہ فرشتے عمامہ باندھنے والوں پر غروب آفتاب تک صلوۃ بھیجتے رہتے ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں فرمایا کہ یہ حدیث منکر بلکہ موضوع ہے اور میں نے عباس بن کثیر کا ذکر ابن یونس کی غرباء میں اور اس کے حاشیہ لابن طحان میں نہیں پایا اور ابو بشر بن سیار کا تذکرہ ابو احمد حاکم نے الکنی میں نہیں کیا اور نہ ہی میں محمد بن مہدی مروزی اور اس حدیث کے راوی مہدی بن میمون کو جانتا ہوں اور وہ بصری بھی نہیں جو مسلم و بخاری کے راوی ہیں ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے اور نہ میں اس کی آفت سے آگاہ ہوں۔

اقول: اللہ تعالیٰ حافظ ابن حجر پر رحم فرمائے انہوں نے اس حدیث کو موضوع کیسے قرار دیا جب کہ اس روایت میں نہ کوئی ایسی چیز ہے جسے عقل و شرع محال جانے اور نہ ہی اس کی سند میں کوئی وضاع کذاب اور مہتم ہے۔ محض راوی کے مجہول ہونے سے اس حدیث کو چھوڑنے کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کہ فضائل میں قابل استدلال ہی نہ رہے۔ موضوع کہنا تو بہت بڑی بات ہے اس طرح کی روایات کے بارے میں خود حافظ ابن حجر عسقلانی نے القول المسدد میں بحث کی ہے۔

حافظ ابو الفرج ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا کہ:

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے عشاء کے بعد شعر کا ایک بیت پڑھا اس کی اس رات کی نماز قبول نہ ہو گی وجہ یہ بتائی کہ اس حدیث کی سند میں راوی قرعہ بن سوید کے بارے میں امام احمد نے کہا یہ مضطرب الحدیث ہے ابن حبان نے کہا یہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم ہے آخر میں ابن

جوزی نے کہا جب اس کی روایت میں علتیں اس قدر کثیر ہو گئیں تو اس کی روایت سے استدلال ساقط ہو گیا۔[365]

اس پر علامہ حافظ ابن حجر نے فرمایا یہاں پر کوئی ایسی چیز نہیں جو اس حدیث کے موضوع ہونے کا فیصلہ کرتی ہو۔

نیز ابن جوزی نے موضوعات میں یہ حدیث بھی ذکر کی کہ:

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا عسقلان ان خوش نصیب شہروں میں سے ایک ہے جن سے روز قیامت ستر ہزار ایسے افراد اٹھائے جائیں گے جن کا حساب نہیں ہو گا اور اس میں پچاس ہزار شہداء اٹھائے جائیں گے جو وفد کی صورت میں صف بستہ اپنے رب کے حضور حاضر ہوں گے حالانکہ ان کے سر کٹے ہوئے ہاتھوں میں ہوں گے اور ان کی اس رگ سے خون بہہ رہا ہو گا جو بوقت ذبح کاٹی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمیں وہ چیز عطا فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے ہم سے وعدہ فرمایا ہے ہمیں روز قیامت ذلت سے محفوظ فرما۔ بلاشبہ تو وعدہ کا خلاف نہیں کرتا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرے بندوں نے سچ کہا ان کو سفید نہر میں غسل دو تو وہ اس نہر سے صاف شفاف اور چمکدار ہو کر نکلیں گے اور جنت میں حسب خواہش چلے جائیں گے اور وہاں کی نعمتوں سے مستفید ہوں گے۔

اور ابن جوزی نے اس کے موضوع ہونے کی وجہ یہ بتائی کہ اس کی تمام سندوں کا مرکز ابو عقال ہے جس کا نام ہلال بن زید بن یسار ہے۔ ابن حبان نے کہا یہ حضرت انس سے ایسی روایات موضوعہ نقل کرتا ہے جو حضرت انس صنے بالکل بیان نہیں کیں۔ امام ذہبی نے میزان میں کہا یہ باطل ہے۔

---

[365] (کتاب الموضوعات ج ۱ ص ۲۶۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اس پر علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا یہ روایات فضائل اعمال سے متعلق ہیں۔ اس میں اللہ کی راہ میں جہاد کی ترغیب اور شوق دلایا گیا ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں جسے عقل و شرع محال قرار دیتی ہو۔ لہٰذا محض اس لئے اسے باطل قرار دینا کہ اس کا راوی ابو عقال ہے قابل حجت نہیں اور امام احمد احادیث احکام میں تو نہیں البتہ احادیث فضائل میں تسامح سے کام لیتے ہیں۔ ان کا یہ طریقہ معروف و مشہور ہے۔[366]

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیصلہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے کہ یہ ہی طریقہ علامہ ابن حجر نے عمامہ والی حدیث میں کیوں نہیں اختیار فرمایا حالانکہ یہ حدیث بھی فضائل اعمال سے متعلق ہے اور اس سے بارگاہ الٰہی کے ادب پر شوق دلایا گیا ہے اس میں بھی کوئی ایسی بات نہیں جسے شرع و عقل محال قرار دیتی ہو بلکہ اس میں کوئی راوی بھی ایسا نہیں جسے ابو عقال کی طرح موضوعات کا راوی قرار دیا گیا ہو تو اس روایت پر بطلان بلکہ موضوع ہونے کا حکم محض اس بنا پر کہ بعض روایات کا ایسے راویوں سے ہونا جن کو حافظ ابن حجر نہیں جانتے یا فلاں فلاں نے ان کو ذکر نہیں کیا کیسے درست ہو سکتا ہے۔

علاوہ ازیں میرے نزدیک ابن النجار کے بعض رواۃ میں سے مہدی بن میمون کے بارے میں وہم ہے یہاں راوی میمون ابن مہران ہیں سند اس طرح ہے۔

ابو نعیم کے نزدیک عیسیٰ بن یونس اور دیلمی کے نزدیک سفیان بن زیاد دونوں نے عباس سے انہوں نے یزید سے انہوں نے میمون ابن مہران سے روایت کیا ہے اور میمون سے مراد ابو ایوب

[366] (القول المسدد لابن حجر عسقلانی ص ۳۲ مطبوعہ حیدر آباد دکن ھند)

جزری الرقی ہیں جو نہایت ثقہ اور فقیہ ہیں مسلم اور چاروں سنن کے رجال سے ہیں جیسا کہ حافظ نے خود تقریب میں کہا۔

یہ ہی وجہ ہے کہ خاتم الحفاظ علامہ سیوطی نے اس روایت کو جامع صغیر میں نقل فرمایا جس میں انہوں نے وعدہ کیا کہ کوئی موضوع حدیث بیان نہیں کروں گا۔

اور علامہ ابن حجر کے شاگرد خاص امام سخاوی کا اس عمامہ والی حدیث ابن عمر کو موضوع کہنا صرف اپنے استاذ کے قول کی بناپر ہے کیونکہ انہوں نے موضوع ہونے کی کوئی علیحدہ سے وجہ نہیں بیان فرمائی اور حدیث انس میں صرف ابان راوی متروک ہیں اور ایک راوی کا متروک ہونا حدیث کے موضوع ہونے کا فیصلہ نہیں دے سکتا یہ تفصیلی گفتگو ہم نے الھاد الکاف فی حکم الضعاف میں کی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔[367]

★......★

عمامہ شریف کے طول وعرض اور شملہ لٹکانے کی تحقیق

حضور ﷺ کے عمامہ شریف کی تفصیل

امام ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا ابو البرکات الانماطی انا ابو طاهر احمد بن الحسن بن احمد الباقلانی نا ابو علی بن شاذان انا ابو سهل احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیاد القطان نا صالح بن مقاتل بن صالح

---

367 (فتاویٰ رضویہ ملخصاً ج۳ ص ۷۹۔۸۰ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی)

حدثنی ابی حفص بن مسلم بسمرقند نا ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کانت عمامتہ سوداء تسمی العقاب ولواؤہ اسود۔[368]

شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں۔

وطریق عمامہ بستن آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم گرد بود گنبد نما چنانچہ علماء وشرفاء عرب بآں دستوری بندند۔

ترجمہ: حضور ﷺ کا عمامہ باندھنا گول حلقہ ہوتا گنبد نما (یعنی عمامہ کی شکل گنبد نما ہوتی) چنانچہ علماء شرفاء عرب عمامہ اسی طریقہ پر باندھتے ہیں۔[369]

علامہ ابوالحسن علی بن ابی الکرم الشیبانی المعروف بابن الاثیر متوفی ۶۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن ابی کبشۃ الانماریص قال کانت عمامۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم بطحۃ یعنی لاطئۃ۔[370]

امام ابی العباس احمد بن احمد الخطیب متوفی ۸۱۰ھ لکھتے ہیں:

وترک رسول اللہ یوم مات من الثیاب اربعۃ ازرو قمیصا وجبۃ وکساء وملحفۃ وقمیصا وعمامۃ وبردۃ حمراء وقلانس۔[371]

امام حسن بن عمر بن حبیب متوفی ۷۷۹ھ لکھتے ہیں:

ملابس النبی۔

---

368 (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۴ ص ۱۵۴ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۵۴ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

369 (کشف الالتباس فی استحباب اللباس فارسی اردو ص ۱۷ مطبوعہ داراحیاء العلوم کراچی)

370 (جامع الاصول فی احادیث الرسول ج ۱۰ ص ۶۲۳ رقم الحدیث ۸۲۴۲ مطبوعہ بمطبعۃ السنۃ المحمدیۃ بالقاھرۃ)

371 (وسیلۃ الاسلام بالنبی ص ۱۲۳ مطبوعہ دارالغرب الاسلامی بیروت)

کان لہ بردنجرانی غلیظ الحاشیۃ وکمۃ بیضاء وقلانس لاطیۃ وعمامۃ سوداء صعدبھا علی المنبر ولبسھا عند دخول مکۃ یوم الفتح الاکبر وقمیص من القطن قصیر الطول والیدین وجبۃ من الصوف وجبۃ شامیۃ صفیقۃ الکمین وبرد من حبرۃ لہ حاشیتان ورداء حضرمی وازار من نسج عمان وحلۃ حمراء یلبسھا فی الجمعۃ والعیدین وکان یکثر القناع ویلبس الجرموقین والنعلین۔

واذا اعتم سدل عمامتہ بین کتفیہ وارخاھا واذا توضا او سجد رفعھا عن جبینہ ونحاھا وکان یصبغ ثیابہ بالزعفران ویظھر للناس وعلیہ بردان اخضران۔[372]

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عمامہ شریف کا نام سحاب تھا

امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر الاصفھانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنی محمد بن احمد بن سعید الواسطی نا محمد الوزیر نا مسعدۃ بن الیسع عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ قال کسا رسول اللہ علیا عمامۃ یقال لھا السحاب فاقبل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھی علیہ فقال ھذا علی قد اقبل فی السحاب فحرفوھا ھؤلاء فقالوا علی فی السحاب۔[373]

محمد بن ابی بکر ابن القیم الجوزیہ متوفی ۷۵۱ھ لکھتے ہیں:

کانت لہ عمامۃ تسمی السحاب کساھا علیا وکان یلبسھا ویلبس تحتھا القلنسوۃ وکان یلبس القلنسوۃ بغیر عمامۃ ویلبس العمامۃ بغیر قلنسوۃ وکان اذا اعتم ارخی عمامتہ بین کتفیہ کمارواہ مسلم فی صحیحہ عن عمرو بن حریث قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم علی المنبر وعلیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفیھا بین کتفیہ۔ وفی مسلم ایضا عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ دخل مکۃ وعلیہ عمامۃ سوداء۔

---

372 (المقتفی من سیرۃ المصطفی ص ۹۵۔۹۶ مطبوعہ دار الحدیث القاھرۃ مصر)

373 (اخلاق النبی او آدابہ ذکر عمامتہ ج ۲ ص ۱۹۷ رقم الحدیث ۳۰۷ مطبوعہ دار المسلم الریاض)

ترجمہ: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس ایک عمامہ تھا جسے سحاب کہا جاتا تھا جو بعد میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیا تھا آپ اس کو باندھتے تھے اور اس کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور کبھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بغیر عمامہ کے صرف ٹوپی بھی پہنتے تھے اور کبھی بغیر ٹوپی کے صرف عمامہ بھی زیب تن فرماتے تھے۔[374]

علامہ سید محمد بن محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی متوفی ۱۲۰۵ھ لکھتے ہیں:

و کانت له عمامة تسمی السحاب فوهبها من علی فربما طلع علی فیها فیقول صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم اتاکم علی فی السحاب۔

ترجمہ: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عمامہ سحاب تھا جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ھبہ کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سحاب میں آپ کے پاس آئے۔[375]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

یقال لها السحاب فکساها علی ابن ابی طالب فکان ربما طلع علی فیقول صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم اتاکم علی فی السحاب یعنی عمامته التی وهب له۔

ترجمہ: اس عمامے کو سحاب کہا جاتا حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنایا گیا جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آتے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فرماتے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمہارے پاس سحاب ہے یعنی اس عمامے مبارک میں آئے جو ان کو ھبہ کیا گیا تھا۔[376]

---

[374] (زادالمعاد فصل فی ملابسه ا ج ا ص ۱۳۵ مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)، (سبل الھدی و الرشاد ج ۷ ص ۲۷۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[375] (اتحاف سادة المتقینکتاب آداب المعیشة و اخلاق النبوۃ ج ۸ ص ۲۵۴۔۲۵۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (سبل الھدی و الرشاد ج ۷ ص ۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[376] (الحاوی للفتاویٰ ج ا ص ۷۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام محمد باقی زرقانی متوفی ۱۱۲۲ھ لکھتے ہیں:

وقد كان له عليه الصلوة والسلام عمامة تسمى السحاب ويلبس تحتها القلانس اللاطئة۔

ترجمہ: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ایک عمامہ تھا جس کو سحاب کہا جاتا تھا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس عمامہ کے نیچے سر پر مڑی ہوئی ٹوپی پہنتے تھے۔[377]

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عمامہ شریف باندھنے کا طریقہ

امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵٦ھ روایت کرتے ہیں:

ابو عبدالسلام سال بن عمر كيف كان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم يعتم قال كان يديرها على راسه ثم يغرزها خلفه ويرخی طرفها بين كتفيه۔[378]

امام ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر الاصفھانی متوفی ۳٦۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا زكريا الساجی و ابن رستة قالا حدثنا ابو كامل نا ابو معشر نا خالد الحذاء حدثنی ابو عبدالسلام قال قلت لابن عمر كيف رسول اللہ يعتم قال يدير كور العمامة على رأسه ويغرسها ومن ورائه ويرخی لها ذوابة بين كتفيه قال نافع و كان ابن عمر يفعل ذلک۔[379]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنی ابو عبدالسلام قال سالت ابن عمر كيف كان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ وسلم يعتم؟ قال كان يدير العمامة على راسه ويغرزها من ورائه ويرسل لها ذؤابة بين كتفيه۔

[377] (زرقانی علی المواھب ج۵ ص ۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)
[378] (الکنی للبخاری ص ۵۲ رقم الحدیث ۴۵۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)
[379] (اخلاق النبی و آدابہ ذکر عمامتہ ج ۲ ص ۱۹۵ رقم الحدیث ۳۰٦ مطبوعہ دار المسلم الریاض)

ترجمہ: ابو عبد السلام بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ حضور ﷺ عمامہ کیسے باندھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ عمامے کو سر کے اوپر بل دینے کے لئے گھماتے جاتے تھے اور پیچھے کی طرف اس کے سرے کو بل کے اندر دیتے تھے اور اس کے اوپر کے سروں کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکا لیتے تھے۔[380]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

كان يدير العمامة على رأسه ويغرزها من ورائه ويرسل لها ذوابة بين كتفيه۔[381]

امام علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ اس روایت کے بعد لکھتے ہیں:

رواه الطبراني في الاوسط ورجاله رجال الصحيح۔ خلا ابا عبد السلام وهو ثقة۔[382]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

رواه الطبراني والبيهقي وابو موسى المدني واسناده على شرط الصحيح الا ابا عبد السلام وهو ثقة۔[383]

علامہ علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں:

رواه الطبراني في الكبير واسناده على شرط الصحيح الا ابا عبد السلام وهو ثقة۔[384]

---

[380] (شعب الايمان للبيهقي ج ۵ ص ۱۷۴ رقم الحديث ۶۲۵۲ مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت)، (الآداب للبيهقي ج ۲ ص ۱۹۷ رقم الحديث ۵۱۳ مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت)

[381] (الجامع الصغير في احاديث البشير النذير حرف الكاف ج ۲ ص ۳۳۴ رقم الحديث ۷۰۲۴ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت)، (الفتح الكبير في ضم الزيادة الى الجامع الصغير ج ۲ ص ۳۵۸ رقم الحديث ۹۴۱۲ مطبوعه دار الفكر بيروت) (السيرة النبوية لابن عساكر ج ۴ ص ۱۳۳ مطبوعه دار احياء التراث العربي بيروت)، (تاريخ دمشق الكبير ج ۴ ص ۱۳۳ مطبوعه دار احياء التراث العربي بيروت)، (زرقاني على المواهب ج ۵ ص ۱۰ مطبوعه دار المعرفة بيروت)

[382] (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ما جاء في العمائم ج ۵ ص ۱۲۰ مطبوعه دار الكتاب العربي بيروت)

[383] (سبل الهدى والرشاد ج ۷ ص ۲۷۱ مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت)

[384] (المقالة العذبة في العمامة والعذبة ص ۲۵ مطبوعه دار الاخلاص لاهور)

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

عن عبیداللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم اذا اعتم سدل عمامتہ بین کتفیہ۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب عمامہ باندھتے تھے تو عمامے کے سرے کو دونوں کندھوں کے مابین لٹکاتے تھے۔[385]

الجامع لشعب الایمان کے محقق غیر مقلد مختار احمد الندوی اس کی سند کے بارے میں لکھتے ہیں:

اسنادہ لا باس بہ و الحدیث حسن لشو اھدہ و متابعاتہ۔[386]

صحیح روایات سے عمامہ شریف کی کوئی خاص مقدار ثابت نہیں

صحیح روایات سے حضور ﷺ کے عمامہ شریف کی کوئی خاص مقدار ثابت نہیں۔ البتہ بعض علماء نے جو تفصیل بیان کی ہے وہ حاضر ہے۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

و اما مقدار العمامۃ الشریفۃ فلم یثبت فی حدیث و قد روی البیھقی فی شعب الایمان عن ابی عبدالسلام قال سالت ابن عمر کیف کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یعتم؟ قال کان یدیر العمامۃ علی راسہ و یغرزھا من ورائہ و یرسل لھا ذؤابۃ بین کتفیہ و ھذا یدل علی انھا عدۃ اذرع و الظاھر انھا کانت نحو العشرۃ او فوقھا بیسیر انتھی۔

---

[385] (شعب الایمان للبیھقی ج ۵ ص ۱۷۳ رقم الحدیث ۶۲۵۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (سنن الترمذی ج ۴ ص ۲۲۵ رقم الحدیث ۱۷۳۶ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۶ مطبوعہ دار صادر بیروت)، (تاریخ بغداد ج ۱۱ ص ۲۹۳ برقم ۶۰۲۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[386] (الجامع لشعب الایمان ج ۸ ص ۲۸۸ رقم الحدیث ۵۸۳۶ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

ترجمہ: عمامہ کی مقدار حدیث سے ثابت نہیں۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان میں روایت کرتے ہیں کہ ابو عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا حضور ﷺ کیسے عمامہ شریف باندھتے تھے فرمایا کہ عمامہ سر پر ہوتا پیچھے سے اڑستے شملہ کاندھوں کے درمیان ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ چند گز تھا ظاہر دس گز یا اس سے کچھ زیادہ تھا۔[387]

امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

انہ قال فی تصحیح المصابیح قد تتبعت الکتب و تطلبت من السیر و التواریخ لاقف علی قدر عمامۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم فلم اقف علی شیٔ حتی اخبرنی من اثق بہ انہ وقف علی شیٔ من کلام النووی ذکر فیہ انہ کان لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم عمامۃ قصیرۃ و عمامۃ طویلۃ و ان القصیرۃ کانت سبعۃ اذرع و الطویلۃ اثنی عشر ذراعاً انتھی۔

ترجمہ: شیخ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے تصحیح المصابیح میں لکھا کہ میں نے کتابوں کو تلاش کیا سیرت و تاریخ کی کتابیں بھی دیکھیں کہ کہیں مجھے رسول اللہ ﷺ کے عمامہ کی مقدار مل جائے لیکن مجھے کچھ نہیں ملا تا آنکہ مجھے ایک ایسا شخص ملا جس پر مجھے اعتماد ہے اس نے بتایا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو عمامہ تھے ایک چھوٹا دوسرا بڑا چھوٹے کی مقدار سات ذراع اور بڑے کی مقدار بارہ ذراع تھی۔[388]

---

[387] (الحاوی للفتاویٰ ج ۱ ص ۷۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

[388] (مرقاۃ المفاتیح ج ۸ ص ۱۴۷۔ ۱۴۸ مطبوعہ دار الفکر العربی بیروت)، (شرح زرقانی علی المواھب ج ۵ ص ۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (المقالۃ العذبۃ فی العمامۃ و العذبۃ للقاری ص ۱۴ مطبوعہ دار الاخلاص لاھور)

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

شیخ الاسلام ابن حجر ہیتمی مکی شافعی متوفی ۹۷۴ھ لکھتے ہیں:

اما طول عمامۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہ و سلم و عرضھا فلم یثبت فیھا شئ و من ثم قال جماعۃ من الحفاظ الجامعین بین فنی الحدیث و غیرہ لم یتحرر لنا فی ذلک شئ و من ثم لما سئل عنہ الحافظ عبد الغنی لم یبد فیہ شیئا۔[389]

ملا علی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

علامہ علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں:

ظاھر کلام المدخل ان عمامتہ کانت سبعۃ اذرع مطلقاً من غیر تقیید بالقصیر و الطویل۔

ترجمہ: یعنی حاصل کلام یہ کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عمامہ مبارک مطلقاً سات ساتھ ہوتا تھا بغیر لمبائی اور چوڑائی کی قید کے۔[390]

ملا علی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام ابو عبد اللہ محمد بن محمد المشہور ابن الحاج متوفی ۷۳۷ھ لکھتے ہیں:

ما نصہ وردت السنۃ بالرداء و العمامۃ و العذبۃ لکن الرداء کان اربعۃ اذرع و نصفاً و نحوھا و العمامۃ سبعۃ اذرع و نحوھا یخرجون منھا التلحیۃ و العذبۃ و الباقی عمامۃ۔[391]

---

[389] (الفتاویٰ الحدیثیۃ مطلب فی طول عمامۃ النبی او عرضہ ص ۱۲۔۱۳ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی)

[390] (مرقاۃ شرح مشکوۃ کتاب اللباس الفصل الثانی حکم العمامۃ و القلنسوۃ ج ۸ ص ۲۵۰ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

[391] (المدخل لابن الحاج ج ۱ ص ۱۴۰ مطبوعہ دار الفکر العربی بیروت)، (سبل الھدی و الرشاد ج ۷ ص ۲۷۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ روایت کرتے ہیں:

كانت عمامته صلى الله تعالىٰ عليه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فی البیت سبعة او ثمانية اذرع وفي وقت الصلوات الخمس اثنا عشر ذراعاً وفي الجمعة اربعة عشر ذراعاً وفي الحروب خمسة عشر ذراعاً كذا قيل انتهى معرباً۔[392]

شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ روایت کرتے ہیں:

پنجگانہ نمازوں کے وقت بارہ گز اور عید کے روز چودہ گز اور جنگ و حرب کے وقت پندرہ گز اور متاخرین علمائے کرام نے فرمایا کہ وقار و مرتبہ اور بزرگی کی وجہ سے بادشاہ قاضی مفتی فقیہ مشائخ اور غازی کو اکتیس گز (یعنی ہاتھ) تک عمامہ باندھنا جائز ہے۔ عمامہ باندھنے میں سنت یہ ہے کہ عمامہ لمبا ہو نہ کہ چوڑا اور عمامہ کا عرض آدھا ہاتھ ہو یا تھوڑا کم یا زیادہ اس کی کمی بیشی میں کوئی حرج نہیں اور اس کی کم سے کم لمبائی سات گز ہو ایسے گز سے جو چوبیں انگل کا ہوتا ہے کہ مٹھیاں بنتی ہیں اور یہ کہ عمامہ با طہارت باندھے اور قبلہ رو کھڑا ہو کر باندھے اور جب بھی کھولے تو پیچ پیچ کرکے کھولے یکبارگی نہ اتارے جیسے باندھنے میں پیچ پر پیچ دیا تھا اس طریقے سے کھولے عمامہ باندھنے کے بعد آئینہ یا پانی یا اس کی مثل کسی (عکس دار) چیز میں دیکھ کر اس کو درست کرے اور عمامہ شملہ کے ساتھ باندھے۔[393]

★...★

---

392 (آداب اللباس للشیخ محدث دھلوی ص ۳ مطبوعه هند)، (المقالة العذبة فی العمامة والعذبة للقاری ص ۱۴ مطبوعه دار الاخلاص لاهور)

393 (کشف الالتباس فی استحباب اللباس فارسی اردو ص ۱۴۔۱۵ مطبوعه دار احیاء العلوم کراچی)

علامہ محمد بن یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

قال العلماء رحمھم اللہ تعالٰی لم تکن عمامۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم بالکبیرۃ التی توذی صاحبھا وتضعفہ وتجعلہ عرضۃ للآفات کما یشاھد من حال اصحابنا ولا بالصغیرۃ التی تقصر عن وقایۃ الراس من الحر والبرد بل وسطا بین ذلک۔

ترجمہ: علماء فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا عمامہ نہ اتنا طویل تھا کہ اٹھانے میں تکلیف ہو نہ اتنا مختصر تھا کہ سر کو سردی گرمی سے نہ بچاسکے بلکہ درمیانہ درجہ کا تھا۔[394]

محدث دیوبند کا قول

محدث دیوبند انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں:

ما نصہ کانت عمامتہ علیہ السلام فی اکثر الاحیان ثلاثۃ اذرع شرعیۃ وفی الصلوات الخمس سبعۃ اذرع وفی الجمع والاعیاد اثنا عشر ذراعاً انتھی۔

ترجمہ: حضور ﷺ کا عمامہ اکثر اوقات میں تین شرعی ذراعی کا تھا پانچوں نمازوں کے لئے سات ذراع کا تھا اور جمعہ وعیدین میں بارہ ذراع کا تھا۔[395]

محمد زکریا دیوبندی کی تحقیق

محمد زکریا دیوبندی لکھتے ہیں:

حضور ﷺ کے عمامہ کی مقدار مشہور روایات میں نہیں ہے طبرانی کی ایک روایت میں سات ذراع آئی ہے بیجوری رحمۃ اللہ علیہ نے ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کا بے اصل ہونا ذکر کیا

---

[394] (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (شرح زرقانی علی المواھب ج ۵ ص ۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

[395] (العرف الشذی علی جامع الترمذی ج ۱ ص ۳۰۴)

ہے علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے سیر کی کتابوں کو خاص طور سے تلاش کیا مگر حضور ﷺ کے عمامہ کی مقدار مجھے نہیں ملی۔ البتہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ نقل کیا جاتا ہے کہ حضور ﷺ کے دو عمامے تھے ایک چھوٹا چھ ہاتھ کا مناوی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے موافق اور سات ہاتھ کا ملا علی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے موافق ایک بڑا بارہ ہاتھ کا۔ صاحب مدخل نے حضور ﷺ کے عمامہ کی مقدار سات ہی ہاتھ بتائی ہے دوسرا نہیں بتایا۔[396]

★.......★

شملہ کا بیان

عمامہ کا شملہ کم سے کم چار انگلی کے برابر اور زیادہ سے زیادہ ایک ہاتھ تک ہونا چاہیے۔ حضور ﷺ سے شملہ کے مختلف طریقے ثابت ہیں۔ حضور ﷺ کے عمامہ کے تذکرے میں دو شملے اور ایک شملہ دونوں کا احادیث سے ثبوت ملتا ہے لہٰذا عمامہ شریف میں ایک شملہ رکھنا بھی درست اور سنت ہے اور دو شملے رکھنا بھی درست اور سنت ہے۔ جو انشاء اللہ آگے تفصیل سے بیان کیے جائیں گے۔ اور فقہاء کرام رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ عمامہ کا شملہ پیٹھ کی جانب دونوں مونڈھوں کے درمیان چھوڑنا افضل اور مستحب ہے اور دائیں طرف رکھنا بھی جائز ہے البتہ بائیں طرف رکھنے اور نہ رکھنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ اور بغیر شملہ کے بھی بعض علماء نے جائز کہا ہے لیکن درست یہ ہے کہ عمامہ بغیر شملہ کے مکروہ یعنی مکروہ تنزیہی ہے اگرچہ بعض علماء نے اس کو مباح قرار دیا ہے مگر یہ صحیح احادیث کے خلاف ہے اس لئے ہمارے مطالعہ میں کوئی ایک صحیح یا ضعیف حدیث نہیں جس میں یہ

[396] (شمائل ترمذی مع اردو شرح خصائل نبوی اص ۸۸ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

ہو کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بغیر شملہ کے عمامہ مبارک پہنا ہو نہ کسی صحابی کا فرمان نہ کسی تابعی کے فرمان سے ثابت ہے۔

ابن قیم کا بغیر شملہ کے عمامہ کو سنت کہنا درست نہیں

اور بعض علماء نے جو اس کو بھی سنت کہا ہے وہ ہمارے نزدیک درست نہیں اور کسی روایت میں شملہ کے بغیر عمامہ ذکر کرنے سے یہ لازم نہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے شملہ کے بغیر عمامہ باندھا ہو اس لئے ابن قیم کا **زاد المعاد فی ھدی خیر العباد ج ۱ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۳۶ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت طبع سنہ ۱۴۰۵ء** میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے (جن میں شملہ کا ذکر نہیں) استدلال درست نہیں۔ جیسا کہ مشہور قاعدہ **عدم الذکر لا یستلزم عدم الوجود** اور یہ روایت بھی مختصر ہے جن سے ابن قیم نے استدلال کیا ہے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے عمرو بن حریث یحدث عن ابیہ کی سند سے فتح مکہ کی یہ روایت جس میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عمامہ شریف کا ذکر ہے تفصیلاً روایت کیا ہے جس میں شملہ کا ذکر ہے جس سے ثابت ہوا کہ ابن قیم کا یہ استدلال درست نہیں۔ وہ روایت یہ ہیں:

اخبرنا الفقیہ ابو بکر محمد بن بکر الطوسی رحمۃ اللہ قال انبانا ابو بشر محمد بن احمد بن حاضر قال حدثنا ابو العباس السراج قال حدثنا ابو معمر قال حدثنا ابو اسامۃ عن مساور الوراق قال سمعت جعفر بن عمرو بن حریث یحدث عن ابیہ قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یوم فتح مکۃ وعلیہ عمامۃ سوداء حرقانیۃ قد ارخی طرفھا بین کتفیہ۔[397]

[397] (دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۵ ص ۶۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

من العلم ان العذبة سنة و ترکها استکافاً عنها اثم او غیر مستنکف فلا۔

ترجمہ: جو شملہ کو سنت نہ کہے اور تکبر سے لٹکائے تو وہ گنہگار ہے ورنہ نہیں۔[398]

امام محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی متوفی لکھتے ہیں:

قال السیوطی من علم ان العذبة سنة و ترکها استکافا اثم و غیر مستنکف فلا۔[399]

امام عینی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام محدث کبیر بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں:

قال شیخنا زین الدین رحمه اللہ ما المراد بسدل عمامته بین کتفیه؟ هل المراد سدل الطرف الاسفل حتی تکون عذبة؟ او المراد سدل الطرف الاعلی بحیث یغرزها و یرسل منها شیئاً خلفه؟ یحتمل کلاً من الامرین و لم ار التصریح یکون المرخی من العمامة عذبة الا فی حدیث عبد الاعلی بن عدی رواه ابو نعیم فی معرفة الصحابة من روایة اسماعیل بن عیاش عن عبد اللہ بن بشر عن عبد الرحمن بن عدی البهرانی عن اخیه عبد الاعلی بن عدی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آله و اصحابه و سلم دعا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنه یوم غدیر خم فعممه و ارخی عذبة العمامة من خلفه ثم قال هکذا فاعتموا فان العمائم سیماء الاسلام و هی الحاجزین المسلمین و المشرکین قال و قال الشیخ مع ان العذبة الطرف کعذبة السوط و کعذبة اللسان ای طرفه فالطرف الاعلی یسمی عذبة من حیث اللغة و ان کان مخالفاً للاصطلاح العرفی الآن و فی بعض طرق حدیث ابن عمر ما یقتضی ان الذی کان یرسله بین

---

398 (سبل الهدی و الرشاد ج ۷ ص ۲۷۸ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)

399 (شرح زرقانی علی المواهب ج ۵ ص ۱۱ مطبوعه دار المعرفة بیروت)

کتفیہ من الطرف الاعلی رواہ ابو الشیخ وغیرہ من روایۃ ابی عبد السلام عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قلت لابن عمر کیف کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یعتم؟ قال کان یدیر کور العمامۃ علی راسہ ویغرزھا من ورائہ ویرخی لھا ذؤابۃ بین کتفیہ انتھی۔[400]

امام ابراھیم بیجوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام الشیخ ابراہیم البیجوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وقد استفید من الحدیث ان العذبۃ سنۃ وکان حکمۃ سنیتھا ما فیھا من تحسین الھیئۃ وارسالھا بین الکتفین افضل واذا وقع ارسالھا بین الیدین کما یفعلہ الصوفیۃ وبعض اھل العلم فھل الافضل ارسالھا من الجانب الایمن لشرفہ او من الجانب الایسر کما ھو المعتاد؟ وفی حدیث ابی امامۃ عند الطبرانی ما یدل علی تعیین الایمن لکنہ ضعیف واستحسن الصوفیۃ ارسالھا من الجانب الایسر لکونہ جانب القلب فیتذکر تفریغہ مما سوی ربہ قال بعض الشافعیۃ ولو خاف من ارسالھا نحو خیلاء لم یؤمر بترکھا بل یفعلھا ویجاھد نفسہ۔[401]

امام عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں:

واعلم انہ قد جاء فی العذبۃ احادیث کثیرۃ ما بین صحیح وحسن ناصۃ علی فعل المصطفی لھا لنفسہ ولجماعۃ من صحبہ وعلی امرہ بھا فمنھا ما ذکرہ المصنف یعنی الترمذی ومنھا ما رواہ ابن حبان عن ابن عمر انہ قیل لہ کیف کان یعتم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فقال یدیر کور العمامۃ علی راسہ ویغرزھا من ورائہ ویرخی لھا ذؤابۃ بین کتفیہ ولا یعارضھا ما روی ابن ابی شیبۃ عن علی انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ

---

[400] (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج ۱۵ ص ۲۲۔۲۳ مطبوعہ دار الفکر العربی بیروت)

[401] (المواہب الدنیۃ علی الشمائل المحمدیۃ ص ۶۷ مطبوعہ فاروقی کتب خانہ ملتان)

و اصحابہ و سلم عممه و سدل طرفيها على منكبيه و ابو داود انه عمم ابن عوف و سدلها بين يديه ومن خلفه لان السنة تحصل بالكل و الافضل كونه بين الكتفين۔[402]

شملہ کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنی عثمان بن عطاء الخراسانی عن ابیه ان رجلا اتی ابن عمر و هو فی مسجد منی فساله عن ارخاء طرف العمامة فقال له عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آله و اصحابه و سلم بعث سرية و امر عليها عبدالرحمن بن عوف و عقد له لواء فذكر الحديث الى ان قال وعلى عبدالرحمن بن عوف عمامة من كرابيس مصبوغة بسواد فدعاه رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه و آله و اصحابه و سلم فحل عمامته ثم عممه بیده و افضل عمامته موضع اربع اصابع او نحو ذلک فقال هكذا فاعتم فانه احسن و اجمل۔

ترجمہ: عطاء خراسانی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس وہ منیٰ کی مسجد میں لیٹے ہوئے تھے اس نے ان سے عمامے کے کناروں اور سروں کو لٹکانے کے بارے میں دریافت کیا حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو جواب دیا کہ حضور ﷺ نے ایک جہادی وفد بھیجا تھا اور ان پر حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر بنایا تھا اور جھنڈا باندھ کر دیا تھا اور پھر اس نے حدیث کو ذکر کیا یہاں تک کہ کہا کہ اس وقت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر سوتی کپڑے کا عمامہ تھا جس کو کالے رنگ سے رنگا گیا تھا حضور ﷺ نے انہیں بلایا اور بلا کر ان کا عمامہ اتار دیا پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے عبد الرحمن کو عمامہ

402 (جمع الوسائل فی شرح الشمائل وبھامش شرح الشمائل للمناوی ج ۱ ص ۲۰۴ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

باندھا تھا اور اس کے عمامے سے چار انگشت کے برابر بڑھا دیا تھا یعنی سرے کو یا اس کے قریب اور فرمایا اسی طرح عمامہ باندھا جاتا ہے بے شک یہ بہت اچھا بھی ہے اور خوبصورت بھی۔[403]

امام علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں:

وعن عبداللہ بن عمر قال کنت عاشر عشرۃ فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وابن مسعود وابن جبل وحذیفۃ وابن عوف وانا وابو سعید فجاء فتی من ثم جلس فذکر الحدیث الی ان قال ثم امر ابن عوف فتجھز لسریۃ بعثہ علیھا فاصبح وقد اعتم بعمامۃ کرابیس سوداء فاتاہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ثم نقضھا فعممہ فارسل من خلفہ اربع اصابع او نحوھا ثم قال ھکذا یا ابن عوف فاعتم فانہ اعرب واحسن ثم امر بلالاً فدفع الیہ اللواء فحمد اللہ وصلی علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ثم قال خذ یا ابن عوف فاغزوا جمیعا فی سبیل اللہ قاتلوا امن کفر باللہ ولا تغدروا ولا تمثلوا فھذا عھد اللہ وسنۃ قلت روی ابن ماجہ طرفا منہ رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن۔[404]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عمر رضی اللہ عنھما انہ جاءہ رجل من اھل البصرۃ فسالہ عن ارسال العمامۃ خلفہ؟ فقال ابن عمر ساخبرک ذلک حتی تعلم کنت عاشر عشرۃ فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وابن مسعود ومعاذ وحذیفۃ وعبدالرحمن بن عوف وابو سعید وابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھم فامر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ابن عوف ان یتجھز بسریۃ یبعثہ علیھا فاصبح وقد اعتم بعمامۃ کرابیس سود فادناہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ثم

---

403 (شعب الایمان للبیہقی ج۵ ص ۱۷۴ رقم الحدیث ۶۲۵۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (سنن الکبری للبیہقی ج۶ ص ۳۶۳ رقم الحدیث ۱۲۸۴۴ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)

404 (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج۵ ص ۱۲۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

نقضها فعممه فارسل من خلفه اربع اصابع او حو ذلک ثم قال هكذا يا ابن عوف فاعتم فانها اعرب واحسن ثم امر بلالاً رضی اللہ تعالیٰ عنه ان يدفع اليه اللواء فحمد الله واثنى عليه وصلى على النبي صلى الله تعالیٰ عليه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ثم قال خذ يا ابن عوف فاغز فی سبيل الله وقاتل من كفر بالله لا تغلوا ولا تعدروا ولا تقتلوا وليداً فهذا عهد الله وسنة نبيه فيكم۔[405]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروى ابو يعلى والبزار برجال ثقات وابن ابی الدنيا والطبرانی والبيهقی فی الزهد وحسن اسناده ابو الحسن الهيثمی عن ابن عمر رضی الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم امر عبدالرحمن بن عوف ان يتجهز لسرية يبعثه عليها فاصبح عبدالرحمن وقد اعتم بعمامة كراديس سوداء فنقضها رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعممه وارخى له اربع اصابع او قريباً من شبر ثم قال هكذا فاعتم يا ابن عوف فانه اعرب واحسن۔[406]

اس روایت کی سند حسن ہے۔

علامہ علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں:

رواه الطبرانی فی الاوسط واسناده حسن۔

ترجمہ: اس حدیث مبارکہ کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔[407]

---

405 (جامع الاحاديث الكبير ج ۲۰ ص ۳۸۰۔ ۳۸۱ رقم الحديث ۱۷۳۰۱ و ص ۳۸۳ رقم الحديث ۱۷۳۱۸ مطبوعه دار الفكر بيروت)

406 (سبل الهدى والرشاد ج ۷ ص ۲۷۵ مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت)، (تهذيب تاريخ دمشق ج ۱ ص ۹۱)

407 (المقالة العذبة فی العمامة والعذبة ص ۲۴ مطبوعه دار الاخلاص لاهور)

غیر مقلد محمد عبد الرحمن ابن عبد الرحیم مبارک پوری متوفی ۱۳۲۵ھ لکھتے ہیں:

فائدة قد اخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم عمم عبدالرحمن بن عوف فارسل من خلفه اربع اصابع او نحوها ثم قال هکذا فاعتم فانه اعرب واحسن۔

قال السیوطی اسناده حسن۔

ترجمہ: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے۔[408]

غیر مقلد علامہ شوکانی لکھتے ہیں:

قال السیوطی اسناده حسن۔

ترجمہ: محدث کبیر امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث مبارکہ کی سند حسن ہے۔[409]

سالم بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ ایک بالشت سے زیادہ شملہ لٹکاتے تھے

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

قال اخبرنا ینعقد بن عیسی قال حدثنی خالد بن ابی بکر قال رایت علی سالم قلنسوة بیضاء ورایت علیه عمامة بیضاء یسدل خلفه منها اکثر من شبر۔

ترجمہ: خالد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سالم بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر سفید ٹوپی دیکھی اور میں نے ان کے سر پر سفید عمامہ دیکھا جس کا بالشت سے زیادہ حصہ وہ اپنے پیچھے لٹکاتے تھے۔[410]

---

408 (تحفة الاحوذی ج ۵ ص ۳۳۸ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)، (عون المعبود شرح ابوداؤد ج ۱۱ ص ۸۹ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

409 (نیل الاوطار ج ۲ ص ۱۰۷ مطبوعه دارالجیل بیروت)

410 (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۱۹۷ مطبوعه دار صادر بیروت)

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

قال اخبرنا ینعقد بن عیسی قال حدثنی خالد بن ابی بکر قال رایت علی عبیداللہ بن عبداللہ قلنسوۃ بیضاء ورایت علیہ عمامۃ یسدل خلفہ منہا اکثر من شبر۔

ترجمہ: خالد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن عبد اللہ کے سر پر سفید ٹوپی دیکھی اور میں نے ان کے سر پر عمامہ دیکھا جس کا بالشت سے زیادہ حصہ وہ اپنے پیچھے لٹکاتے تھے۔[411]

امام علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں:

وعن عائشۃ قالت عمم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عبدالرحمن بن عوف وارخی لہ اربع اصابع وقال انی لما صعدت الی السماء رایت اکثر الملائکۃ معتمین۔[412]

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں:

وقد اخرج ابن ابی شیبۃ ان عبداللہ بن الزبیر کان یعتم بعمامۃ سوداء قدارخاہا من خلفہ نحوا من ذراع۔[413]

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں:

ولا ادری ماھذا الظاہر الذی زعمہ فان کان الظہور من ھذا الحدیث الذی ساقہ باعتبار ما فیہ من ذکر الادارۃ والتکویر وارسال الذؤابۃ فہذہ الاوصاف تحصل فی عمامۃ دون ثلاثۃ اذرع۔

وان کان من غیرہ فما ھو بعد اقرارہ بعدم ثبوت مقدارھا فی حدیث۔[414]

---

411 (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۰۵ مطبوعہ دار صادر بیروت)

412 (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج ۵ ص ۱۲۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

413 (نیل الاوطار ج ۲ ص ۱۰۷ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

414 (نیل الاوطار ج ۲ ص ۱۰۷۔۱۰۸ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

احادیث مبارکہ وآثار صحابہ سے شملہ چھوڑنے کے طریقے

احادیث مبارکہ وآثار صحابہ میں شملہ چھوڑنے سے متعلق جو طریقے ثابت ہیں وہ یہ ہیں:

(۱)ایک شملہ پیچھے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکانا۔

(۲)ایک شملہ چھوڑ کر دائیں طرف لٹکانا۔

(۳)ایک شملہ چھوڑ کر بائیں طرف لٹکانا۔

(۴)دو شملے چھوڑ کر ایک سامنے اور ایک پیچھے کندھوں کے درمیان۔

(۵)دو شملے چھوڑ کر سامنے لٹکانا۔

(۶)شملہ سامنے چھوڑ کر داڑھی کے نیچے لے جانا۔

اب ترتیب وار ان کے دلائل حاضر ہیں:

(۱)ایک شملہ پیچھے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکانا

حافظ عمادالدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

ذکرھما الترمذی فی الشمائل و لہ من حدیث الدراوردی عن عبداللہ عن نافع عن ابن عمر قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اذا اعتم سدلھا بین کتفیہ۔[415]

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا عتاب بن زیاد قال اخبرنا عبداللہ بن المبارک قال اخبرنا ابو شیبۃ الواسطی عن طریف بن شہاب عن الحسن قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یعتم ویرخی عمامۃ بین کتفیہ۔

415 (السیرۃ النبویۃ ج۴ ص۵۹۰۔۵۹۱ مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب عمامہ باندھتے تو اسے دونوں شانوں کے درمیان لٹکاتے۔

اخبرنا محمد بن سلیم العبدی حدثنی الدراوری اخبرنا عبیداللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان اذا اعتم سدل عمامتہ بین کتفیہ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب عمامہ باندھتے تو اسے دونوں شانوں کے درمیان لٹکاتے۔[416]

امام احمد بن عمرو بن الضحاک ابو بکر الشیبانی متوفی ۲۸۷ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ھشام بن عمار نا ابو الخطاب معروف الخیاط قال رایت واثلۃ الاسقع یصفر لحیتہ ورایت علیہ عمامۃ سوداء قد ارخی لھا عذبۃ بن خلف۔[417]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو صالح منصور بن عبدالوھاب البزار قال: اخبرنا بو عمرو بن ابی جعفر قال: اخبرنا الحسن بن سفیان قال: حدثنا عبیداللہ بن عمر القواریری قال: حدثنا عبدالرحمن بن مھدی عن عبداللہ بن عمر عن اخیہ عبیداللہ عن القاسم بن محمد عن عائشۃ ان رجلاً اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم علی برزون وعلیہ عمامۃ طرفھا بین کتفیہ فسالت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فقال: رأیتیہ ذاک جبریل۔[418]

---

416 (طبقات الکبری ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۵۔۴۵۶ مطبوعہ دار صادر بیروت)، (اخلاق النبی او آدابہ ذکر عمامتہ ج ۲ ص ۱۹۹ رقم الحدیث ۳۰۸ الاسناد حسن مطبوعہ دار المسلم الریاض)

417 (الآحاد والمثانی ذکر واثلۃ بن الاسقع ابو شداد ج ۲ ص ۱۷۵ رقم الحدیث ۱۲۱۹ مطبوعہ دار الرایۃ الریاض)

418 (دلائل النبوۃ باب ما جاء فی رؤیۃ من رای جبریل یوم بنی قریظۃ ج ۶ ص ۲۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (ابن سعد ج ۸ ص ۴۴)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

كان اذا اعتم سدل عمامته بين كتفيه۔[419]

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

قال اخبرنا عبيد بن نسطاس قال رأيت سعيد بن المسيب يعتم و عليه بعمامة سوداء ثم يرسلها خلفه۔

ترجمہ: حضرت عبید بن نسطاس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ سیاہ عمامہ باندھے تھے اور اسے اپنے پیچھے چھوڑ دیتے تھے۔[420]

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن ابی عبيدة الحمصی قال بعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم علی بن ابی طالب علی بعث فعممه بعمامة سوداء ثم ارسلها من ورائه او قال علی كتفه. . . .۔

عن علی قال عممنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم يوم غدير خم بعمامة سوداء طرفها علی منكبی۔[421]

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن سلمة بن وردان قال رأيت علی انس عمامة سوداء قلنسوة قد ارخاها من خلفه۔

---

[419] (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف الکاف ج ۲ ص ۴۰۹ رقم الحدیث ۶۵۸۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۳۲۶ رقم الحدیث ۸۹۶۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (شرح السنہ ج ۶ ص ۱۷۱ رقم الحدیث ۳۰۰۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۴ ص ۱۳۲ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۳۲ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (زرقانی علی المواہب ج ۵ ص ۱۰ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

[420] (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۱۳۸ مطبوعہ دار صادر بیروت)

[421] (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ذکر عبداللہ بن بشر ص ج ۴ ص ۲۵ برقم ۴۵۶۹ مطبوعہ دار الجیل بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ج ۴ ص ۱۴۹۰)

ترجمہ: سلمہ بن وردان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر سیاہ عمامہ دیکھا جس کے نیچے ٹوپی نہ تھی اور اس کا شملہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھے لٹکا رکھا تھا۔[422]

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا الحسین بن اسحاق التستری ثنا اسماعیل بن بهرام الکوفی ثنا عبدالعزیز بن محمد الدراوردی عن عبیداللہ ابن عمر عن نافع عن ابن عمر ثم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان یسدل عمامته بین کتفیه۔[423]

امام محمد بن حبان بن احمد ابو حاتم متوفی ۳۵۴ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا احمد بن علی بن المثنی حدثنا مصعب بن عبداللہ الزبیری حدثنا عبدالعزیز بن محمد عن عبداللہ بن عمر عن نافع عن بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان یسدل عمامته بین کتفیه وان بن عمر کان یفعل ذلک قال عبیداللہ بن عمر ورایت القاسم وسالما یفعلان ذلک۔[424]

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

عن جابر قال کان لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عمامة سوداء یلبسها فی العیدین ویرخیها من خلفه۔[425]

---

422 (طبقات ابن سعد ج ۷ ص ۱۸ مطبوعہ دار صادر بیروت)

423 (طبرانی کبیر ج ۱۲ ص ۳۷۹ رقم الحدیث ۱۳۴۰۵ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)

424 (صحیح ابن حبان ذکر وصف ا ج ۱۴ ص ۳۰۷ رقم الحدیث ۶۳۹۷ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۲۲ رقم الحدیث ۵۱۹۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (سنن الترمذی قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب ج ۴ ص ۲۲۵ رقم الحدیث ۱۷۳۶ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

425 (میزان الاعتدال فی نقد الرجال ج ۶ ص ۲۴۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال ج ۱ ص ۱۹۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام احمد بن عمرو بن الضحاک ابو بکر الشیبانی متوفی ۲۸۷ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ نا ابو اسامۃ و وکیع عن مساور الوراق حدثنی جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ قال کأنی انظر رسول اللہ علیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفیھا بین کتفیہ الا ان وکیعا لم یقل بین کتفیہ۔[426]

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا وکیع قال حدثنا سلمۃ بن وردان قال رایت علی انس عمامۃ سوداء علی غیر قلنسوۃ وقد ارخاھا من خلفہ نحوا من ذراع۔[427]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو کر الفارسی اخبرنا ابو اسحاق الاصبھانی حدثنا ابو احمد بن فارس حدثنا محمد بن اسماعیل قال و قال خطاب الحمصی حدثنا بقیۃ عن مسلم بن زیاد قال رایت اربعۃ من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم انس بن مالک فضالۃ بن عبید و ابا المنیب و روح بن سیار او سیار بن روح یرخون العمائم من خلفھم و ثیابھم الی الکعبین۔

ترجمہ: مسلم بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم میں سے چار شخصوں کو دیکھا حضرت انس بن مالک حضرت فضالہ بن عبید اور ابوالمنیب اور روح بن سیار یا سیار بن روح کہ وہ اپنے عمامے اپنے پیچھے کی طرف لٹکاتے تھے اور ان کے کپڑے۔(یعنی قمیص ٹخنوں تک ہوتی تھیں)۔[428]

---

[426] (الآحاد والمثانی ج ۲ ص ۹۳ رقم الحدیث ۷۱۸ مطبوعہ دار الرایۃ الریاض)

[427] (مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۴۲ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[428] (شعب الایمان للبیھقی ج ۵ ص ۱۷۶ رقم الحدیث ۶۲۶۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ردالمحتار

ردالمحتار میں ہے:

وندب لبس السواد وارسال ذنب العمامة بين الكتفين وتمامه في الزيلعي۔[429]

كشاف القناع

منصور بن یونس بن ادریس البھوتی حنبلی لکھتے ہیں:

وان ارخى طرفها بين كتفيه فحسن۔

قال الآجرى وارخاها ابن الزبير من خلفه قدر ذراع وعن انس نحوه۔[430]

شرح السير الكبير

شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۸۳ھ لکھتے ہیں:

(وفيه) دليل على ان المستحب ارخاء ذنب العمامة بين الكتفين كما فعله رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآله واصحابه وسلم منهم من قدر ذلك يشبر ومنهم من قال الى وسط الظهر ومنهم من قال الى موضع الجلوس۔[431]

محيط برهاني

امام برہان الدین متوفی ۶۱۶ھ لکھتے ہیں:

وان المستحب ارسال ذنب العمامة بين الكتفين واختلفوا في مقدار ما ينبغي ان يكون من ذنب العمامة منهم من قدره بشبر ومنهم من قال الى وسط الظهر ومنهم من قال الى موضع الجلوس۔[432]

---

429 (ردالمحتار ج ٦ ص ٧٥٥)

430 (كشاف القناع عن متن الاقناع ج ا ص ٢٨٦ مطبوعه دار الفكر بيروت)

431 (شرح السير الكبير باب العمائم في الحرب ج ا ص ٦٧ مطبوعه بمطبعة دائرة المعارف النظامية بحيدر آباد دكن هند)

432 (المحيط البرهاني كتاب الاستحسان والكراهية الفصل العاشر في اللبس ما يكره من ذلك وما لا يكره ج ٦ جز ١١ ص ٧٤ مطبوعه مطبوعه المكتبة الغفارية كانسى روڑ كوئٹه)

البحر الرائق

امام فخر الدین عثمان بن علی متوفی ۷۴۳ھ اور علامہ زین الدین بن نجیم متوفی ۹۷۰ھ لکھتے ہیں:

وان المستحب ارسال ذنب العمامة بين الكتفين و اختلفوا فى مقدار الذنب قيل شبر وقيل الى وسط الظهر وقيل الى موضع الجلوس۔[433]

فتاویٰ عالمگیری

ملا نظام الدین متوفی ۱۱۶۱ھ لکھتے ہیں:

و اختلفوا فى مقدار ماينبغى من ذنب العمامة منهم من قدر بشبر و منهم من قال الى وسط الظهر و منهم من قال الى موضع الجلوس كذافى الذخيرة۔[434]

الدعامة لمعرفة احكام سنة العمامة

محدث کبیر سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قال ابن حجر فى شرح الشمائل بعدما ذكر فيه اختلاف الروايات فى محل ارخائها كما ذكرنا ما نصه و لا تنافى لان السنة تحصل بكل لكن الافضل ان يكون بين الكتفين لانه الذى صح من فعله صلى الله تعالىٰ عليه و آله و اصحابه و سلم لنفسه۔[435]

حاشیہ:

محمد بن ابی بکر ابن القیم الجوزیہ متوفی ۷۵۱ھ لکھتے ہیں:

و كان شيخنا ابو العباس ابن تيمية قدس الله روحه فى الجنة يذكر فى سبب الذوابة شيئاً بديعاً و هو ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه و آله و اصحابه و سلم انما۔

---

[433] (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مسائل شتیٰ ج ۶ ص ۲۲۸۔ ۲۲۹ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)، (البحر الرائق ج ۸ ص ۴۸۷ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

[434] (فتاوی عالمگیری کتاب الکراہیۃ باب اللبس مایکرہ من ذلک الباب التاسع فی اللبس مایکرہ من ذلک و ما لایکرہ ج ۵ ص ۴۰۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

[435] (الدعامۃ لمعرفۃ احکام سنۃ العمامۃ ص ۵۴۔ ۵۵ مطبوعہ مکتبۃ العلم الاسلامی شام الطبعۃ الاولی ۱۳۴۲ھ)

مجمع النھر

الفقیہ المحقق عبد اللہ بن الشیخ محمد بن سلیمان داماد آفندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

والسنۃ ارخاء طرف العمامۃ بین کتفیہ ھکذا فعلہ النبی علیہ الصلاۃ والسلام۔

ترجمہ: سنت یہ ہے کہ شملہ کاندھوں کے درمیان ہو۔ اسی طرح حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کرتے تھے۔[436]

اس کے حاشیہ بدر المتقی فی شرح الملتقی میں ہے:

والسنۃ ارخاء طرف العمامۃ بین کتفیہ قدر شبر ھکذا فعلہ النبی علیہ الصلاۃ والسلام۔

ترجمہ: سنت یہ ہے کہ شملہ ایک بالشت کاندھوں کے درمیان ہو۔ اسی طرح حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کرتے تھے۔[437]

حاشیہ:

اتخذھا صبیحۃ المنام الذی رآہ فی المدینۃ لما رای رب العزۃ تبارک وتعالی فقال یا محمد فیم یختصم الملا الاعلی؟ قلت لا ادری فوضع یدہ بین کتفی فعلمت ما بین السماء والارض الحدیث وھو فی الترمذی وسئل عنہ البخاری فقال صحیح قال۔

حاشیہ:

فمن تلک الحال ارخی الذوابۃ بین کتفیہ انتھی۔[438]

امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال احتبس عنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ذات عذاۃ عن صلاۃ الصبح حتی کدنا نترای عین الشمس فخرج سریعاً

---

[436] (مجمع النھر فی ملتقی الابحر کتاب الکراھیۃ ج ۲ ص ۵۳۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

[437] (بدر المتقی فی شرح الملتقی کتاب الکراھیۃ ج ۲ ص ۵۳۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

[438] (زاد المعاد فصل فی ملابسہ ا ج ۱ ص ۱۳۶۔۱۳۷ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (زرقانی علی المواھب ج ۵ ص ۱۱۔۱۲ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

فثوب بالصلاۃ فصلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وتجوز فی صلاتہ فلما سلم دعا بصوتہ قال لنا علی مصافکم کما انتم ثم انفتل الینا ثم قال اما انی ساحدثکم ما حبسنی عنکم الغداۃ انی قمت من اللیل فتوضات وصلیت ما قدر لی فنعست فی صلاتی حتی استثقلت فاذا انا بربی تبارک وتعالی فی احسن صورۃ فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملاء الاعلی؟ قلت لا ادری قالھا ثلاثاً قال فرأیتہ وضع کفہ بین کتفی حتی وجدت بردانا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شئ وعرفت۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ صبح کی نماز کے وقت حضور ﷺ کو دیر ہو گئی اور ہم لوگوں نے آپ ﷺ کا انتظار اس حد تک کیا کہ قریب تھا کہ آفتاب کی شعاع نظر آنے لگے اتنے میں حضور ﷺ تیزی سے تشریف لائے چنانچہ تکبیر کہی گئی اور آپ ﷺ نے اختصار سے نماز پڑھائی۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ ﷺ نے باآواز بلند فرمایا جس طرح تم بیٹھے ہو اسی طرح صف بندی کیے ہوئے بیٹھے رہو پھر فرمایا میں اپنی تاخیر کا واقعہ تم کو سناتا ہوں پھر واقعہ سنایا (واقعہ یہ ہے) رات کے وقت وضو کر کے جس قدر نماز میرے لیے مقدور تھی میں نے پڑھی اس کے بعد مجھے نیند آگئی اور میں نماز میں ہی سو گیا۔ یکا یک کیا دیکھتا ہوں کہ میں اپنے رب کے حضور میں ہوں اور میں نے اپنے رب کو (اس کی شان کے لائق) نہایت اچھی شکل میں دیکھا (مجھ سے) ارشاد ہوا اے محمد ﷺ میں نے عرض کی لبیک اے میرے پروردگار میں حاضر ہوں فرمایا اس وقت ملائکہ آسمانی کیا گفتگو کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی مجھے معلوم نہیں تین مرتبہ یہی ارشاد ہوا حضور ﷺ فرماتے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا

دست قدرت میرے سینہ پر رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی انگلیوں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان محسوس کی پس ہر چیز مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی۔[439]

نیز اس حدیث مبارکہ سے حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا علم غیب بھی ثابت ہوا۔

حافظ عمادالدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

فوضع كفه بين كتفي حتى وجدت بر داناملہ بين صدری فتجلی لی کل شئ وعرفت۔

ترجمہ: پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے سینہ پر رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی انگلیوں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان محسوس کی پس ہر چیز مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی۔[440]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

فوضع كفه بين كتفي فوجدت بر داناملہ بين ثديي فتجلى لى كل شئ وعرفته۔

---

[439] (جامع سنن الترمذی کتاب التفسیر من سورة ص ج۵ ص ۳۶۸۔۳۶۹ رقم الحدیث ۳۲۳۵ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن الدارمی رقم الحدیث ۲۱۵۳ ۔ طبرانی کبیر ج۲۰ رقم الحدیث ۲۱۶۔ الکامل ابن عدی ج۶ ص ۲۳۴۴۔مسند البزار رقم الحدیث ۲۶۶۸۔مستدرک ج ا ص ۵۲۱۔شرح السنة رقم الحدیث ۹۱۹ مسند احمد ج۸ رقم الحدیث ۲۲۷۰) ، (تحفة الاحوزی شرح ترمذی ج۴ ص ۱۷۵ مطبوعه نشر السنة ملتان)، (سبل الهدی والرشاد ج۱۰ ص ۱۰ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت)، (العلل المتناهية باب فی ذکر صورة ج ا ص ۳۱ رقم الحديث ۱۱ مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت)، (جامع الاحاديث الكبير ج ۲۰ ص ۸۲ رقم الحديث ۱۵۶۸۸ مطبوعه دار الفکر بیروت)، (مسند الشاميين ج ۱ ص ۳۳۹۔۳۴۰ رقم الحدیث ۵۹۷ مطبوعه مؤسسة الرسالة بيروت)، (معجم الصحابة ج ۲ ص ۱۰۲ برقم ۵۵۲ مطبوعه مکتبة الغرباء الاثرية المدينة المنورة)

[440] (تفسیر ابن کثیر ج۴ ص ۴۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حاشیہ:

ترجمہ: پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے سینہ پر رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی انگلیوں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان محسوس کی پس ہر چیز مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی۔[441]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے:

فعلمت ما فی السموات و الارض۔

ترجمہ: پس میں نے آسمانوں اور زمین کی ہر شے کو جان لیا۔[442]

یہی یعنی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

فعلمت ما بین المشرق و المغرب۔

ترجمہ: میں نے مشرق و مغرب کے درمیان ہر شے کو جان لیا۔[443]

....

441 (الدر المنثور فی التفسیر الماثور سورہ ص آیت نمبر ۶۹ ج۵ ص ۵۹۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

442 (جامع سنن الترمذی کتاب التفسیر من سورۃ ص ج۵ ص ۳۶۸۔۳۶۹ رقم الحدیث ۳۲۳۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، تفسیر عبدالرزاق ج۲ ص ۱۶۹۔ مسند احمد ج ۱ ص ۳۶۸۔ السنۃ لابن ابی عاصم رقم الحدیث ۴۶۹۔ جامع المسانید و السنن لابن کثیر مسند ابن عباس رقم الحدیث ۱۳۵۱)

443 (جامع سنن الترمذی کتاب التفسیر من سورۃ ص ج ۲ ص ۱۵۶ مطبوعہ مکتبہ اکرمیہ پشاور)، السنۃ لابن ابی عاصم رقم الحدیث ۴۶۹۔ جامع المسانید و السنن لابن کثیر مسند ابن عباس رقم الحدیث ۱۳۵۱)، سند ابو یعلی رقم الحدیث ۲۶۰۸)

حاشیہ:

علامہ علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ اس حدیث مبارکہ کی شرح میں لکھتے ہیں:

فعلمت بسبب وصول ذلک الفیض مافی السموت و الارض یعنی اعلمه الله مافیها من الملائکة و الاشجار و غیرها وهو عبارة عن سعة علمه الذی فتح الله و قال ابن حجر ای جمیع الکائنات التی فی السموت بل و ما فوقها کما یستفاد من قصة المعراج و الارض هی بمعنی الجنس و جمیع مافی الارضین السبع بل و ماتحتها کما افاده اخبارہ عن الثور و الحوت الذی علیهما و الارضون۔

ترجمہ: اس فیض ربانی کی بدولت میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے جان لیا یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ان کے اندر پائے جانے والے فرشتوں درختوں اور دیگر چیزوں کا علم عطا فرما دیا۔ یہ حدیث آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی اس وسعت علم سے عبارت ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے آسمانوں کی بلکہ ان سے بھی اوپر کی تمام مخلوقات کو جان لیا جیسا کہ حدیث معراج سے ثابت ہے اور زمین جنس کے معنی میں ہے یعنی آپ ﷺ نے سات زمینوں کی بلکہ ان سے بھی نیچے کی تمام چیزوں کو جان لیا جیسا کہ قرآن اور احادیث ﷺ نے بیل اور مچھلی کی خبر دی جن پر زمینیں قائم ہیں۔[444]

....

[444] (مرقاۃ شرح المشکوۃ ج ۲ ص ۲۱۰ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

حاشیہ:

شیخ عبد الحق محدّث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں:

دانستم ہر چہ در آسمانہا و ہر چہ در زمینھا بود عبارت ست از حصول تمامہ علوم جزئی وکلی واحاطہ آں۔

ترجمہ: میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں تھا اس حدیث میں تمام علوم جزی وکلی کے حاصل ہونے اور ان کے احاطہ کرنے کا بیان ہے۔[445]

★.......★

(۲) ایک شملہ چھوڑ کر دائیں طرف لٹکانا

امام علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں:

وعن ابی امامة قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم لا یولی والیا حتی یعممه ویرخی لها من جانب الایمن نحو الاذان۔

ترجمہ: ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جب بھی کوئی حاکم گورنر مقرر کرتے تو اس کے لئے عمامہ باندھتے اور شملہ اس کا دائیں طرف کان کے قریب لٹکاتے۔[446]

---

445 (اشعۃ اللمعات فارسی الفصل الثانی باب المساجد ج ۱ ص ۳۵۷ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور)

446 (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج ۵ ص ۱۲۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (الدعامة لمعرفة احکام سنة العمامة ص ۴۸ مطبوعہ مکتبة العلم الاسلامی شام الطبعة الاولی ۱۳۴۲ھ)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

قال الامام مالک رحمہ اللہ تعالی انہ لم یر احداً ممن ادرکہ یرخیھا بین کتفیہ الا بین یدیہ ونقلہ ابن الحاج فی المدخل وھذا یدل علی ان عمل التابعین علی ارسال العذبۃ من بین ایدیھم۔[447]

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں:

واخرج ابن سعد عن مولی یقال لہ ھرمز قال رایت علیا علیہ عمامۃ سوداء قد ارخاھا من بین یدیہ ومن خلفہ قال ابن رسلان فی شرح السنن ثم ذکر حدیث عبدالرحمن وھی التی صارت شعار الصالحین المتمسکین بالسنۃ یعنی ارسال بباع علی الصدر۔[448]

(۳) ایک شملہ چھوڑ کر بائیں طرف لٹکانا

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

رواہ الطبرانی بسند حسن والضیاء المقدسی رحمہ اللہ تعالی فی صحیحہ عن عبداللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم علیاً ص الی خیبر فعممہ بعمامۃ سوداء ثم ارسلھا من ورائہ او قال علی کتفیہ الیسری لکن روایہ تردد وما جزم بالثانی۔

ترجمہ: عبداللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خیبر کے موقعہ پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا تو کالا عمامہ باندھا اور پیچھے اور بائیں مونڈھے کی طرف لٹکایا۔[449]

---

447 (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۲۷۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

448 (نیل الاوطار ج ۲ ص ۱۰۶ مطبوعہ دارالجیل بیروت)

449 (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۲۷۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۵ ص ۲۶۷۔ ۲۶۸ مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)، (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ لابن حجر عسقلانی ج ۴ ص ۲۵ برقم ۴۵۶۹ مطبوعہ دارالجیل بیروت)

غیر مقلد محمد عبد الرحمن ابن عبد الرحیم مبارک پوری متوفی ۱۳۲۵ھ لکھتے ہیں:

وحدیث عبداللہ بن بشر قال بعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم علی بن ابی طالب الی خیبر فعممہ بعمامۃ سوداء ثم ارسلھا من ورائہ او قال علی کتفہ الیسری اخرج الطبرانی وحسنہ السیوطی۔

ترجمہ: عبداللہ بن بشر بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے خیبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا تو سیاہ عمامہ باندھا اور پیچھے اور بائیں مونڈھے کی طرف سے لٹکایا۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حسن کہا ہے۔[450]

(۴) دو شملے چھوڑ کر ایک سامنے اور ایک پیچھے کندھوں کے درمیان

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا احمد بن رشدین قال حدثنا الحسن بن سلیمان بن قبیطۃ قال حدثنا الحجاج بن رشدین بن سعد قال حدثنا معاویۃ بن صالح عن ابی عقبۃ عن ثوبان مولی رسول اللہ ان النبی کان اذا اعتم ارخی عمامتہ بین یدیہ و من خلفہ۔

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ جب عمامہ باندھتے تو عمامہ کو آگے اور پیچھے لٹکاتے۔[451]

امام علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں:

وعن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان اذا اعتم ارخی عمامتہ بین یدیہ و من خلفہ رواہ الطبرانی فی الاوسط وفیہ الحجاج بن رشدین وھو ضعیف۔

---

[450] (تحفۃ الاحوذی ج۵ ص ۳۳۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[451] (طبرانی الاوسط ج ۱ ص ۱۱۰ رقم الحدیث ۳۴۲ مطبوعہ دار الحرمین القاھرۃ)، (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۲۷۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ جب عمامہ باندھتے تو عمامہ کو آگے اور پیچھے لٹکاتے۔

طبرانی نے اس کو معجم اوسط میں روایت کیا اس میں حجاج بن رشدین راوی ضعیف ہیں۔[452]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا سلیمان بن خربوذ حدثنا شیخ من اھل المدینة قال سمعت عبدالرحمن بن عوف یقول عممنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فسدلھا بین یدی ومن خلفی۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھے عمامہ بندھوایا تھا اور اس کا سر الٹکایا تھا آگے بھی اور میرے پیچھے بھی۔[453]

امام ابوداؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن اسماعیل مولی بنی ھاشم ثنا عثمان بن عثمان الغطفانی ثنا سلیمان بن خربوذ حدثنی شیخ من اھل المدینة قال سمعت عبدالرحمن بن عوف یقول ثم عممنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فسدلھا بین یدی ومن خلفی۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھے عمامہ بندھوایا تھا اور اس کا سر الٹکایا تھا آگے بھی اور میرے پیچھے بھی۔[454]

---

452 (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج ۵ ص ۱۲۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

453 (شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۷۴ رقم الحدیث ۶۲۵۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)، (الآداب للبیہقی ج ۲ ص ۱۹۸ رقم الحدیث ۵۱۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

454 (سنن ابی داؤد ج ۴ ص ۵۵ رقم الحدیث ۴۰۷۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مسند ابویعلی ج ۲ ص ۱۶۰ رقم الحدیث ۸۵۰ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)، (غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۲۳ رقم الحدیث ۵۱۹۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (شرح السنہ ج ۶ ص ۱۷۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)، (السیرة النبویة لابن عساکر ج ۴ ص ۱۳۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۳۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

محدث کبیر سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وروی مما ذکرہ المناوی فی شرح نظم السیرۃ العراقیۃ والزرقانی فی شرح المواھب ان المصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم لما بعث علیاً الی الیمن سنۃ عشر عقد لہ لوائہ وعممہ بیدہ عمامۃ ثلاثۃ اکوار وجعل لہ ذراعاً بین یدیہ وشبراً من ورائہ۔[455]

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا الحسن بن صالح عن جابر قال اخبرنی من رای علیا قد اعتم بعمامۃ سوداء قد ارخاھا من بین یدیہ ومن خلفہ۔

ترجمہ: حضرت جابر ص فرماتے ہیں میں نے حضرت علی صپر سیاہ عمامہ دیکھا اس کے کنارے کو آگے اور پیچھے لٹکائے ہوئے تھے۔[456]

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا شریک عن محمد بن قیس قال رایت ابن عمر معتماً قد ارخی یباع بین یدیہ ومن خلفہ ولا ادری ایھا اطول۔

ترجمہ: حضرت محمد بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عمامہ باندھتے ہوئے دیکھا اس کے کنارے کو آگے اور پیچھے لٹکائے ہوئے تھے۔[457]

---

455 (الدعامۃ لمعرفۃ احکام سنۃ العمامۃ ص ۴۶۔۴۷ مطبوعہ مکتبۃ العلم الاسلامی شام الطبعۃ الاولی ۱۳۴۲ھ)

456 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۵۹ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)، (سبل الھدیٰ والرشاد ج ۷ ص ۲۷۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

457 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۸۰ رقم الحدیث ۲۴۹۸۱ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)، (سبل الھدیٰ والرشاد ج ۷ ص ۲۷۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابن سعد بسند ضعیف من طریق ابی اسد بن کریب عن ابیه قال رایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما یعتم فیرخی من عمامته شبراً بین کتفیه و من بین یدیه۔[458]

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں:

واخرج الطبرانی من حدیث عبداللہ بن بشر قال بعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآله واصحابه وسلم علی بن ابی طالب علیه السلام الی خیبر فعممه بعمامة سوداء ثم ارسلها من ورائه او قال علی کتفه الیسری وحسنه السیوطی۔

ترجمہ: عبداللہ بن بشر بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے خیبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا تو سیاہ عمامہ باندھا اور پیچھے اور بائیں مونڈھے کی طرف سے لٹکایا۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حسن کہا ہے۔[459]

(۵) دو شملے چھوڑ کر سامنے لٹکانا

امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا عبیدة عن هشام قال رایت ابن الزبیر معتما قد ارخی طرفی یباع بین یدیه۔

ترجمہ: ہشام رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر ص کو دیکھا کہ عمامہ باندھے ہوئے تھے اور شملے آگے کی طرف لٹکائے ہوئے تھے۔[460]

---

[458] (سبل الهدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)
[459] (نیل الاوطار ج ۲ ص ۱۰۶ مطبوعہ دار الجیل بیروت)
[460] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۸۰ رقم الحدیث ۲۴۹۷۷ مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

(٦) شملہ سامنے چھوڑ کر داڑھی کے نیچے لے جانا

مسئلہ تحنیک عمامے کو گردن سے گھما کر باندھنا یعنی عمامے کو ٹھوڑی کے نیچے گھما کر باندھنا یہ بھی مستحب ہے مگر اس مسئلہ میں ہمارے مطالعہ میں کوئی حدیث مبارکہ نہیں البتہ تابعین کرام رحمہم اللہ کے فعل سے یہ ثابت ہے اور یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔مالکی اور حنبلی مذہب میں تحنیک کے بغیر عمامہ جسے اقتعاط کہتے ہیں (یعنی شملہ کو ٹھوڑی کے نیچے نہ گزارنا جیسے کہ آج کل عام علماء عمامہ باندھتے ہیں) مکروہ ہے لیکن احناف و شوافع کے نزدیک یہ مکروہ نہیں۔

مالکیوں اور حنبلیوں کے پاس چند آثار کے علاوہ اور کوئی دلیل نہیں اور ایک حدیث جو ہے:

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم امر بالتلحی و نھی عن الاقتعاط۔

ترجمہ: بے شک حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تلحی کا حکم دیا ہے اور اقتعاط سے منع فرمایا ہے۔

اس حدیث کی کوئی اصل نہیں

اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل وسند نہیں۔[461]

محدث کبیر سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قلت قد یبحث فی قولہ ینھی مخصوص بان النھی الخاص فیہ موجود وھو ما تقدم عن ابی بکر الصولی من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم نھی عن الاقتعاط وھو ترک التلحی ھذا انما کرہ اصحاب غریب وھو یوردون فی کتبھم احادیث غریبۃ لاتوجد فی کتب المحدثین وھو یوقف لھا علی اسناد فلا یحتج بما انفردوا بذکرہ ومما یوید ھذا ان الشیخ مرتضی فی شرح القاموس فی مادۃ قعط بعد ما فسر الاقتعاط قال ما نصہ وقد نھی عنہ

---

[461] (تاج العروس)، (لسان العرب ج۷ ص ۳۸۳ مطبوعہ دار صادر بیروت)

فی الحدیث الذی رواہ ابو عبید القاسم بن سلام مرفوعاً قال الصاغانی ولم اظفر باسنادہ ولا باسم من رواہ من صحابی او تابعی ارسلہ فالنھی عنہ اذا لیس بثابت۔

ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ ان کے قول میں بحث ہو سکتی ہے کہ نہی مخصوص ہے کہ نہی کا خاص ہونا اس میں موجود ہے کہ ابو بکر الصولی کے حوالے سے گزرا کہ حضور ﷺ نے اقتعاط سے منع فرمایا اور مذکورہ تلحی کو اصحاب کا ترک کرنا غریب ہے۔ کہ انہوں نے اپنی کتب میں وہ غریب احادیث درج کر دی ہیں جن کا تذکرہ محدثین کی کتب میں نہیں ملتا اور موقوف اسناد پر ہوتا ہے اور اس کو دلیل نہیں بنایا جائے گا جس میں وہ منفرد ہوں ذکر کرنے میں۔ اور یہی اس کی تائید کرتا ہے جو شیخ مرتضیٰ نے شرح قاموس میں (قعط) کے مادہ کے بیان کے دوران (الاقتعاط) کی وضاحت فرماتے ہوئے کہا اور جو نص وارد ہوئی اور منع فرمایا حدیث میں جس کو روایت فرمایا ابو عبد اللہ القاسم بن سلام نے مرفوع الصاغانی نے کہا میں اس کی اسناد کو نہیں پاتا اور نہ ہی راوی کا نام کہ جس نے اسے روایت کیا اس سے جس نے صحابی سے روایت کیا یا تابعی سے ارسال کیا ہے بہر حال یہ نہی ثابت نہیں۔[462]

معلوم ہوا کہ یہ ثابت نہیں اور نہ اس کی کوئی سند ہے۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الاسناد سلاح المومن فاذا لم یکن معہ سلاح فبای شئ یقاتل۔

ترجمہ: سند مومن کا ہتھیار ہے جب کسی کے پاس اسلحہ نہ ہو بھلا وہ کیسے جنگ جیت سکتا ہے۔[463]

امام عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الاسناد الدین ولو لا الاسناد لقال من شاء ماشاء ولکن اذا قیل لہ من حدثک بقی۔

---

462 (الدعامۃ لمعرفۃ احکام سنۃ العمامۃ ص ۷۱ مطبوعہ مکتبۃ العلم الاسلامی شام الطبعۃ الاولی ۱۳۴۲ھ)، (تاج العروس ج۵ ص ۲۱۰ مطبوعہ دار صادر بیروت)

463 (فتح المغیث ج۳ ص ۵ مطبوعہ المکتبۃ السلفیۃ المدینۃ المنورۃ)

ترجمہ: اسناد حدیث ہی دین ہے اگر اسناد نہ ہوتی تو پھر ہر کوئی جو چاہتا وہی کہہ دیتا لیکن جب اس سے سند کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو وہ خاموش ہو جاتا ہے۔[464]

البتہ بعض سیرت کی کتابوں میں اس کو سنت کہا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۲۸۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

ان کے علاوہ جو آثار ہے وہ یہ ہیں:

اخبرنا ابو عبداللہ الحافظ اخبرنا ابو عبداللہ الصنعانی حدثنا اسحاق بن ابراھیم اخبرنا عبدالرزاق عن معمر عن لیث عن طاوس قال فی الذی یلوی العمامۃ علی راسہ ولا یجعلھا تحت دقنہ فان تلک عمہ الشیطان۔

ترجمہ: طاؤس بیان کرتے ہیں کہ اس نے کہا اس شخص کے بارے میں جو اپنے سر پر عمامہ لپیٹتا ہے اور اس کو ٹھوڑی کے نیچے نہیں کرتا کہ یہ پگڑی باندھنے کی صورت شیطان کی ہے۔[465]

....

حاشیہ:

یہ روایت سنداً بھی ضعیف ہے اس لئے کہ اس روایت کی سند میں لیث بن ابی مسلم ہے جو سخت ضعیف ہے۔

امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ روایت کرتے ہیں:

لیث بن ابی سلیم ضعیف کوفی۔[466]

---

[464] (صحیح مسلم مقدمہ ج ۱ ص ۱۵ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

[465] (شعب الایمان للبیھقی ج۵ ص ۱۷۶ رقم الحدیث ۶۲۶۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مصنف عبدالرزاق ج ۱۱ ص ۸۰ رقم الحدیث ۱۹۹۷۸ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

[466] (الضعفاء والمتروکمین للنسائی ص ۹۰ برقم ۵۱۱ مطبوعہ دار وعی حلب)

امام ابی الفرج عبد الرحمن علی بن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

ضعفہ ابن عیینۃ و النسائی و قال احمد مضطرب الحدیث۔

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا شبابۃ عن سلیمان بن المغیرۃ قال رایت ابا نضرۃ یعتم بعمامۃ سوداء قدار خھا تحت عنقہ۔[467]

محدث کبیر امام بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں:

وسئل مالک عن الذی یعتم بالعمامۃ و لا یجعلھا من تحت حقلہ فانکرھا و قال ذلک من عمل النبط و لیست من عمۃ الناس الا ان تکون قصیرۃ لا تبلغ او یفعل ذلک فی بیتہ او فی مرضہ فلا باس بہ۔[468]

حاشیہ:

ولکن قد حدث عنہ الناس وقال السعدی یضعف حدیثہ وقال ابو حاتم الرازی وابو زرعۃ لایشتغل بہ وھو مضطرب الحدیث وقال ابن حبان اختلط فی آخر عمرہ فکان یقلب الاسانید ویرفع المراسیل ویاتی عن الثقات بما لیس من حدیثھم ترکہ یحیی القطان ویحیی بن معین وابن مھدی واحمد۔

ترجمہ: ابن عیینہ اور نسائی اس کی تضعیف کرتے ہیں اور احمد مضطرب الحدیث کہتے ہیں اور سعدی اس کی حدیث کی تضعیف کرتے ہیں اور ابو حاتم اور ابو زرعہ کہتے ہیں کہ اس کی حدیث پر مشغول نہیں ہونا چاہئے اور یہ مضطرب الحدیث ہے اور ابن حبان کہتے ہیں کہ اس کا حافظہ آخری عمر میں خراب ہوا تھا اور یہ احادیث میں ہے۔

---

467 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۸۰ رقم الحدیث ۲۴۹۸۴ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

468 (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج ۲۱ ص ۳۰۷ مطبوعہ بیروت)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے سخت الفاظ مروی ہونے کی وجہ

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے جو سخت الفاظ مروی ہیں اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ شملہ کے بارے میں جو احادیث مروی ہیں وہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ تک نہیں پہنچی ہو اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں تابعین کرام رحمہم اللہ کا یہ عمل تھا اس لئے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے خلاف عمامہ باندھنے کو مکروہ کہا ہے۔

علامہ محمد بن راشد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وسئل عن العمامة اترخی بین الکتفین منها شیاً؟۔

....

حاشیہ:

رد وبدل کرتے تھے اور مراسیل کو مرفوع ذکر کرتے تھے اور ثقات سے ایسی حدیثیں ذکر کرتے کہ وہ ان کی نہیں تھیں اور اس کو یحییٰ قطان اور یحییٰ بن معین اور ابن مہدی اور احمد نے چھوڑا ہے۔[469]

امام محمد بن سعد البصری متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

کان رجلا صالحا عابدا و کان ضعیفا فی الحدیث۔

ترجمہ: یہ نیک عابد تھے اور حدیث میں ضعیف تھے۔[470]

---

469 (الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج۳ ص ۲۹ برقم ۲۸۱۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

470 (طبقات ابن سعد ج ۶ ص ۳۴۹ مطبوعہ دار صادر بیروت)

وهل يسدل بين يديه؟

فقال لم ار احداً ممن ادركت وهو يرخى بين كتفيه منها شيئاً وهو يسدل بين يديه وقد كنت البسها فاسدلها بين يدى وادخل الذى يكون من طيها خلفى احشوبه العمامة ولم اتركها الا منذ دم علينا ولاة بنى هاشم فتركناها خوفاً من خلافهم لانهم لايلبسونها وقد كان من قبلهم لايدعونها حتى ان الامام ليخطب بها فى كل جمعة فى الشتاء والصيف وهى لباس العرب ليست تلبسها الاعاجم وقد رايت ربيعة وابن هرمز يعتمان ولم يكن واحد منهما يرخى بين كتفيه منها شيئا ورايتهما يسدلانها بين ايديهما ولست اكره ارخاءها من خلفه لانه حرام ولكن هذا اجمل ولم ار احداً ممن ادركت يرخى بين كتفيه منها شيئا الا عامر بن عبدالله بن الزبير فانى رايته يرخى بين كتفيه من عمامته وقد بلغنى ان رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم حين انصرف من الخندق وضع عنه السلاح ولا ادرى اغتسل ام لا فاتاه جبريل فقال يا محمد اتضعون اللامة قبل ان تخرجوا الى قريظة فصاح رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فى الناس ان لا يصلى احد الا فى بنى قريظة وذلک صلاة العصر فصلى بعض الناس بعد فوات الوقت ولم يصل بعضهم حتى لحقوا بنى قريظة اتباعا لقول رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فراى يومئذ جبريل فى صورة دحية معتما قد ارسلها بين كتفيه۔

قال مالک وقال ربيعة انى لاجد العمة تزيد العقل فانتهوه وزجره واشتد عليه وقال تدع العمة!

قال محمد بن راشد قد روى عن النبى صلى الله تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم من رواية عبيدالله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضى الله تعالیٰ عنهم انه كان اذا اعتم يسدل عمامته بين كتفيه۔ قال عبيدالله ورايت القاسم وسالماً يفعلان ذلک فلا وجه لكراهة ذلک الا ما ذكره مالک من ان ذلک اجمل۔ وقول ربيعة انى لاحد العمة تزيد فى العقل ليس على ظاهره بانها تزيد فى العقل حقيقة والمعنى فى ذلک ان لابسها يسلک من اجل لباسه اياها مسسک

العقلاء و ذلک انها لما کانت من هیئة العلاء و الخیار و اهل السمت و الوقار فالتزم من ذلک فرق ما کان یلتزمه قبل۔

ترجمہ: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے شملہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ کندھوں کے درمیان چھوڑا جائے یا سامنے چھوڑا جائے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے جس کو بھی پایا ہے ان میں سے کوئی بھی شملہ کندھوں کے درمیان نہیں لٹکاتا تھا بلکہ شملہ سامنے لٹکاتا تھا میں بھی عمامہ پہنتا ہوں تو شملہ سامنے لٹکاتا ہوں اور عمامہ کے ایک کنارہ کو پیچھے کے حصہ میں داخل کر کے عمامہ کو پھیر دیتا ہوں... میں نے ربیعہ اور ابن ہرمز کو بھی دیکھا ہے وہ دونوں بھی شملہ کو دونوں کندھوں کے درمیان نہیں لٹکاتے تھے بلکہ سامنے لٹکاتے تھے اور میں جو کندھوں کے درمیان شملہ لٹکانے کو اچھا نہیں سمجھتا تو یہ اس وجہ سے نہیں کہ اس طرح کرنا حرام ہے لیکن وجہ یہ ہے کہ خوبصورت یہ ہے کہ سامنے لٹکا کر ٹھوڑی کے نیچے لے جایا جائے میں نے صرف عامر بن عبد اللہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہم کو دیکھا ہے جو کندھوں کے درمیان شملہ لٹکاتے تھے اور صرف مجھے حضور ﷺ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم غزوہ خندق سے لوٹے ہتھیار رکھے غسل کیا یا نہیں یہ معلوم نہیں حضرت جبریل تشریف لائے اس موقع پر حضرت جبریل علیہ السلام نے عمامہ کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔

اس کے بعد امام محمد بن راشد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ عمامہ کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی معمول یہ

تھا تو اس کے بعد کراہت کی کوئی اور وجہ نہیں سوائے اس کے جو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کی ہے کہ خوبصورت دوسرا طریقہ ہے۔[471]

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان سے واضح ہو جاتا ہے کہ ان کے پاس عمامہ کے شملہ کے بارے میں وہ روایات نہیں پہنچی ہیں جن میں تحنیک کے بغیر عمامہ باندھنے کا ذکر ہے اور تحنیک تو تحنیک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو یہ احادیث بھی نہیں پہنچی جن میں کندھوں کے درمیان شملہ لٹکانے کا ذکر ہے حالانکہ احادیث میں دونوں کندھوں کے درمیان شملہ لٹکانے کے بارے میں سب سے زیادہ اور صحیح احادیث مروی ہے۔ صرف حضرت جبریل علیہ السلام اور ایک تابعی عامر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق روایت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچی ہے لہٰذا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانے کے تابعین کے عمل کی بنا پر تحنیک کو مستحب قرار دیا ہے۔ اس لئے ان ہی تک محدود رہے گا۔

اب ہم وہ دلائل ذکر کرتے ہیں جس میں بغیر تحنیک کے عمامہ کا ذکر ہیں:

بغیر تحنیک کے عمامہ حضور ﷺ کی سنت مبارک ہے

بغیر تحنیک کے آج کل جس طریقہ پر عمامہ باندھنا مشہور ہے یہ حضور ﷺ حضرت جبریل علیہ السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت مبارکہ ہے اور یہی طریقہ صحیح احادیث و آثار صحابہ سے ثابت ہے۔

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا علی بن حکیم الاودی اخبرنا شریک عن عمار الدھنی عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم دخل یوم فتح مکۃ وعلیہ عمامۃ سوداء۔

---

471 (البیان والتحصیل لابن راشد القرطبی فی ھیئۃ العمامۃ ج ۱۸ ص ۴۴۶ مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّم مکے میں اس طرح داخل ہوئے کہ سر پر سیاہ عمامہ تھا۔[472]

یہ مشہور اور صحیح حدیث ہے اس حدیث مبارکہ میں جو عمامہ کا ذکر ہے وہ بغیر تحنیک کے عمامہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

امام محمد بن اسحاق بن العباس الفاکھی متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنی احمد بن عبید عن عاصم بن مضرس الانصاری قال اخبرنی ابوبکر عمرو الضبی عن المغیرة عن ابرهیم قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یوم فتح مکة معتجرا بعمامة سوداء۔[473]

جبریل کا بغیر تحنیک کا عمامہ

امام محمد بن حبان بن احمد ابو حاتم التمیمی متوفی ۳۵۴ھ لکھتے ہیں:

قال ابشر یا ابا بکر هذا جبریل متعجر بعمامة۔

ترجمہ: حضور صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا خوشخبری ہو اے ابو بکر! رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ جبریل علیہ السلام ہے جو بغیر تحنیک کے عمامہ باندھے ہوئے ہیں۔[474]

حافظ ابو عمرو ابن عبدالبر مالکی متوفی ۴۶۳ھ روایت کرتے ہیں:

قال وبلغنی ان جبریل علیہ السلام نزل فی جنازته معتجراً بعمامة من استبرق۔[475]

---

[472] (صحیح مسلم باب جواز دخول مکة بغیر احرام ج ۲ ص ۹۹۰ رقم الحدیث ۱۳۵۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

[473] (اخبار مکة فی قدیم الدهر وحدیثه ذکر ما کان یلبس النبی اعلی رأسه حین دخل مکة ج ۵ ص ۲۱۵۔۲۱۶ رقم الحدیث ۱۷۳۔۱۷۴۔۱۷۵ مطبوعہ دار خضر بیروت)

[474] (الثقات ج ۱ ص ۱۶۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

[475] (الاستیعاب ذکر سعد بن معاذ ص ج ۲ ص ۶۰۴ برقم ۹۵۸ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

قال رسول اللہ ابشر یا ابا بکر ھذا جبریل معتجر بعمامۃ صفراء۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا خوشخبری ہو اے ابو بکر! رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ جبریل علیہ السلام ہے جو بغیر تحنیک کے زرد رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے ہیں۔[476]

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بغیر تحنیک کا عمامہ

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن حمزۃ بن عبد اللہ قال کان علی الزبیر یوم بدر عمامۃ صفراء معتجرا بھا و کانت علی الملائکۃ یومئذ عمائم بنو۔

ترجمہ: حمزہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن زبیر ص کے سر پر بغیر تحنیک کے زرد رنگ کا عمامہ تھا جس کو وہ پہنے ہوئے تھے اس روز ملائکہ کے سروں پر بھی زرد عمامے تھے۔[477]

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع عن ھشام بن عروۃ عن رجل من ولد الزبیر یقال لہ عباد بن حمزۃ ان الزبیر بن العوام کانت علیہ عمامۃ صفراء معتجرا بھا فنزلت الملائکۃ وعلیھم عمائم بنو۔[478]

[476] (البدایۃ والنھایۃ غزوۃ بدر العظمی ج ۳ ص ۲۸۰ و ص ۲۸۴ مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)

[477] (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۱۰۳ مطبوعہ دار صادر بیروت)

[478] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۶۰ رقم الحدیث ۲۴۷۵۳ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام ابو عثمان سعید بن منصور الخراسانی متوفی ۲۲۷ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا سعید قال نا عبداللہ بن المبارک عن ھشام بن عروۃ عن عباد بن حمزۃ بن الزبیر قال کان علی الزبیر یوم بدر ریطۃ صفراء قد اعتجر بھا و نزلت الملائکۃ و علیھم عمائم بنو۔[479]

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابو یزید القراطیسی ثنا اسد بن موسی ثنا حماد بن سلمۃ عن ھشام بن عروۃ قال ثم نزل جبریل یوم بدر علی سیماء الزبیر بن العوام و ھو معتجر بعمامۃ صفراء۔[480]

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

عن ھشام عن ابیہ قال کانت علی الزبیر عمامۃ صفراء معتجرا بھا یوم بدر فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم ان الملائکۃ نزلت علی سیماء الزبیر۔[481]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

و روی ابن ابی شیبۃ و ابن جریر و ابن مردویہ عن عبداللہ بن الزبیر ان الزبیر کان علیہ یوم بدر عمامۃ صفراء معتجراً بھا فنزلت الملائکۃ علیھم عمائم صفر۔[482]

امام علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی متوفی ۱۰۶۶ھ لکھتے ہیں:

و ما جاء کان علی الزبیر ص ببدر عمامۃ صفراء معتجرا بھا فقال ابی عبداللہ یعنی الزبیر لجواز ان یکون اکثرھم کان بعمائم ثم صفر۔[483]

---

479 (کتاب السنن باب ماجاء فی الالویۃ و العمایم ج ۲ ص ۲۴۶ رقم الحدیث ۲۵۳۰ مطبوعہ الدار السلفیۃ الھند)

480 (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱ ص ۱۲۰ رقم الحدیث ۲۳۰ مطبوعہ مکتبۃ العلوم و الحکم الموصل)

481 (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ زبیر بن عوام صج ۲ ص ۵۵۵ برقم ۲۷۹۱ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

482 (سبل الھدی و الرشاد ذکر سیماء الملائکۃ یوم بدر ج ۴ ص ۴۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

483 (انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون المعروفۃ بالسیرۃ الحلبیہ باب غزوۃ بدر الکبری ج ۲ ص ۴۲۵ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

امام علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی متوفی ۱۰۶۶ھ لکھتے ہیں:

اتی جبریل علیہ السلام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم معتجرا بعمامة ای سوداء من استبرق وھو نوع من الدیباج مرخیا منھا بین کتفیہ وفی روایة علیہ لامتہ ولا معارضة لانہ یجوز ان یکون الاعتجار بالعمامة علی تلک اللامة وھو علی بغلة ای شھباء علیھا قطیفة وھی کساء لہ وبر من دیباج ای احمر۔[484]

محدث کبیر سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

فالنھی عنہ (الاقتعاط) لیس بثابت سیما وقد تقدم عن السیوطی انہ علیہ السلام لبس العمامة بالعذبة وبغیرھا بالتحنیک وبغیرہ وعنہ ایضا نقلاً عن البارزی فی توثیق عری الایمان انہ علیہ الصلاۃ والسلام کان یعتم بالعمائم الحرقانیة والسود فی اسفارہ ویعتجر اعتجار الحروب والاعتجار ھو ترک التلحی وفی السیرۃ الحلبیة فی الکلام علی غزوۃ بدر الکبری انہ جاء انہ کان علی سیدنا الزبیر صببدر عمامة صفراء معتجراً بھا فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نزلت الملائکة علی بسیماء ابی عبداللہ یعنی الزبیر وفی شرح القاموس للشیخ مرتضی فی مادۃ عجر بعد ما فسر الاعتجار بانہ لی الثوبی علی الراس من غیر ادارۃ تحت الحنک او تقول ھو لف العمامة دون التلحی مانصہ وروی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم انہ دخل مکة یوم الفتح معتجراً بعمامة سوداء المعنی انہ لفھا علی راسہ ولم یلتح بھا۔[485]

ان احادیث و آثار صحابہ سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو معتجر عمامہ باندھے ہوئے تھے اور جبریل علیہ السلام اور اسی طرح زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ بدر کے دن معتجر عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ اعتجار کے کئی معنی ہیں اور وہ مسئلہ اعتجار میں آگے ان شاء اللہ

---

[484] (انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون المعروفة بالسیرۃ الحلبیہ باب غزوۃ بنی قریظة ج ۲ ص ۶۵۷-۶۵۸ مطبوعہ دار المعرفة بیروت)

[485] (الدعامة لمعرفة احکام سنة العمامة ص ۷۱-۷۲ مطبوعہ مکتبة العلم الاسلامی شام الطبعة الاولی ۱۳۴۲ھ)

تعالیٰ بیان کئے جائے گے۔ یہاں اعتجار سے مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ جبریل علیہ السلام اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغیر تحنیک کے عمامہ باندھا ہے جو آج کل عام علماء اور عوام باندھتے ہیں اس لئے یہاں اعتجار کا یہی معنی ہے۔

امام محمد بن مکرم بن منظور الافریقی مصری متوفی ۶۳۰ھ لکھتے ہیں:

الاعتجار وھو الی الثوب علی الراس من غیر ادارۃ تحت الحنک۔

ترجمہ: یعنی کپڑے کو سر پر اس طرح لپیٹنا کہ ٹھوڑی کے نیچے سے اس کا کوئی بل نہ گزرے اعتجار کہلاتا ہے۔[486]

یہی امام محمد بن مکرم بن منظور الافریقی مصری متوفی ۶۳۰ھ لکھتے ہیں:

الاعتجار لف العمامة دون التلحی وروی عن النبی انه دخل مكة يوم الفتح معتجرا بعمامةسوداءالمعنی انه لفها علی راسه ولم يتلح بها۔

ترجمہ: عمامہ کو سر پر اس طرح لپیٹنا کہ اس کا کوئی بل ٹھوڑی کے نیچے سے نہ گزرے۔[487]

نیز لکھتے ہیں:

الاعتجار بالعمامة هو ان يلفها على راسه ويرد طرفها على وجهه ولا يعمل منها شيئا تحت ذقنه۔

ترجمہ: یعنی اعتجار بالعمامۃ یہ ہے کہ آدمی عمامہ کو سر پر لپیٹ لے اور اس کے کنارہ کو چہرہ پر ڈال لے اور ٹھوڑی کے نیچے سے اس کا کوئی حصہ یا بل نہ گزارے۔[488]

---

[486] (لسان العرب ج ۴ ص ۵۴۴ مطبوعہ دار صادر بیروت)

[487] (لسان العرب ج ۴ ص ۵۴۴ مطبوعہ دار صادر بیروت)

[488] (لسان العرب ج ۴ ص ۵۴۴ مطبوعہ دار صادر بیروت)

حضور ﷺ جبریل علیہ السلام اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو احادیث میں عمامہ باندھنے کا ذکر ہے۔ ان سے معلوم ہوا کہ عمامہ اس طرح باندھنا کے ایک بل بھی ٹھوڑی کے نیچے سے نہ گزرے جیسے کہ ہم باندھتے ہیں یہ نہ مکروہ ہے نہ شیطان کا طریقہ ہے اور نہ یہ قوم لوط کا عمامہ ہے۔ بلکہ حضور ﷺ جبریل علیہ السلام اور زبیر ص کی سنت مبارک اور مستحب ہے۔

مہاجرین اولین کی سنت مبارک

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا جریر بن حازم عن یعلی بن حکیم عن سلیمان بن ابی عبداللہ قال ادرکت المھاجرین الاولین یعتمون بعمائم کرابیس سود وبیض وحمر وخضر وصفر یضع احدھما یبا ع علی راسہ ویضع القلنسوۃ فوقھا ثم یدیر یبا ع ھکذا یعنی علی کورہ لا یخرجھا من تحت ذقنہ۔

ترجمہ: حضرت سلیمان بن ابی عبد اللہ ص بیان کرتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین کو دیکھا ہے کہ وہ سیاہ، سفید، سرخ، سبز یا زرد رنگ کے کھردرے کپڑوں کے عمامے باندھتے تھے ان میں سے کوئی عمامہ اپنے سر پر رکھتا اور اس کے اوپر ٹوپی رکھتا ٹوپی کے گرد اس طرح عمامہ کو لپیٹ دیتے تھے۔ اور ٹھوڑی کے نیچے سے نہیں گھماتے تھے۔[489]

امام اسحاق بن ابراہیم راھویہ متوفی ۲۳۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا وھب بن جریر حدثنی ابی عن یعلی بن حکیم عن سلیمان بن ابی عبداللہ قال ثم ادرکت المھاجرین یعتمون بعمائم کرابیس حمر و سود و خضر و صفر یضع احدھم طرف یبا ع علی راسہ ثم یضع القلنسوۃ علیھا ثم یدیرونھا علی رؤوسھم ولا یدخلونھا تحت اذقانھم قال اسحاق قال النضر و ذکر حدیث الزبیر انہ کان معمما یوم بدر بعمامۃ صفراء

---

[489] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۸۱ رقم الحدیث ۲۴۹۸۷ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

فنزلت الملائکۃ وعلیهم عمائم بنو قال النضر لا یعرف الاعتجاز الا ان یلف بها علی راسه ولا یدخلها تحت ذقنه۔

ترجمہ: امام نضر فرماتے ہیں اعتجار اس کو کہتے ہیں کہ عمامہ باندھ کر ٹھوڑی کے نیچے پیچ نہ لائے۔[490]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہاجرین اولین عمامہ اس طرح باندھتے تھے کہ گردن کے نیچے سے بل نہیں گھماتے تھے یہاں سے معلوم ہوا کہ عمامہ اس طرح باندھنا کے ایک بل نیچے سے نہ گزرے جیسے کہ ہم باندھتے ہیں یہ نہ مکروہ ہے نہ ناجائز ہے بلکہ مہاجرین اولین کی سنت مبارک ہے اور مہاجرین اولین میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وغیرہ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں اور یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آج کل جس طرح ہم عمامہ شریف باندھتے ہیں یہ طریقہ خلفاء راشدین کا طریقہ ہے۔

خلفاء راشدین کی سنت

جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عن عرباض بن سارية... فعليكم بسنتي و سنة الخلفاء الراشدين المهدين عضوا عليها بالنواجذ وایاکم والامور المحدثات فان کل بدعة ضلالة۔

490 (مسند اسحاق بن راهويه ج۳ ص ۸۸۲۔۸۸۳ رقم الحديث ۱۵۵۶ مطبوعه مکتبة الایمان المدينة المنورة)

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل روایت میں ہے... پس تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین المھدین کی سنت کو پکڑ لینا لازم ہے اور ان کے طریقہ کو مضبوطی کے ساتھ دانتوں سے پکڑ لینا اور بدعات سے بچنا کیونکہ ہر بدعت (سیئہ) گمراہی ہے۔[491]

[491] (سنن ابن ماجه ج ۱ ص ۱۵-۱٦ رقم الحدیث ۴۲-۴۳ مطبوعه دارالفکر بیروت)، (جامع الترمذی جلد ۲ ص ۹۲ مطبوعه مکتبه اکرمیه پشاور)، (سنن ابی داؤد ج ۴ ص ۲۰۰ برقم ۴٦۰۷ مطبوعه دارالفکر بیروت)، (غایة الاحکام فی احادیث الاحکام امام محب الدین طبری ج ۱ ص ۲۵۳ رقم الحدیث ۴٦۷ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)، (مسنداحمد جلد ۴ صفحه ۱۲٦-۱۲۷ برقم ۱۷۲۷۵-۱۷۲۷٦ مطبوعه مؤسسة قرطبة مصر)، (مسند الامام الطحاوی ج ٦ ص ۱٦۲ رقم الحدیث ۵۵۳۵ مطبوعه مکتبة الحرمین للنشر والتوزیع دبئی)، (سنن الکبری بیهقی جلد ۱۰ ص ۱۱۴ مطبوعه دارالباز مکة المکرمة)، (شعب الایمان جلد ٦ ص ٦۷ رقم الحدیث ۷۵۱۵-۷۵۱٦ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)، (جامع المسانید والسنن ابن کثیر ج ۹ ص ۵۰۴۲ تا ۷۰۴۲ رقم الحدیث ۲٦۴۷۴-۲٦۴۷۵-۲٦۴۷۷ مطبوعه دار الفکر بیروت)، (کتاب الاعتقاد والهدایة الی سبیل الرشاد امام بیهقی ص ۲۲۹ مطبوعه دار الآفاق الجدیدة بیروت)، (دلائل النبوة امام بیهقی ج ٦ ص ۵۴۱ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)، (شرح السنة امام بغوی ج ۱ ص ۱۸۱ رقم الحدیث ۱۰۲ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیرروت)، (السنة لمحمد بن نصر المروزی ص ۲٦-۲۷ رقم الحدیث ٦۹ مطبوعه موسسة الکتب الثقافیة بیروت)، (صحیح ابن حبان جلد ۱ ص ۱۷۸-۱۷۹ رقم الحدیث ۵ مطبوعه موسسة الرسالة بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر امام ابن عساکر ج ۲۱ جز ۴۲ ص ۱۴۷-۱۴۸ رقم الحدیث ۸۷۱۰-۸۷۱۱-۸۷۱۲ مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)، (المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم امام ابو نعیم جلد ۱ ص ۳۵ تا ۳۷ رقم الحدیث ۱ تا ۴ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیرروت)، (حلیة الاولیاء جلد ۵ ص ۲۲۰ مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت)، (سنن دارمی جلد ۱ ص ۵۷ رقم الحدیث ۹۵ مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت)، (مسند الشامیین امام طبرانی جلد ۱ ص ۲۵۴ رقم الحدیث ۴۳۷ مطبوعه موسسة الرسالة بیروت)، (المعجم الکبیر امام طبرانی جلد ۱۸ ص ۲۵۷ رقم الحدیث ٦۴۲ مطبوعه مکتبة العلوم والحکم الموصل)، (وابن ابی عاصم فی السنة جلد ۱ ص ۲۹-۳۰ رقم الحدیث ۵۴ تا ۵۹ مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت)، (سیر اعلام النبلا ج ۴ ص ۵۰۰ مطبوعه دارالفکر بیروت)، (السنن الواردة فی الفتن جلد ۲ ص ۵۷۳ رقم الحدیث ۱۲۴ مطبوعه دار العاصمة الریاض)، (اعتقاد اهل السنة والجماعة ج ۱ ص ۲۲ مطبوعه دار طیبة الریاض)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادة الی الجامع الصغیر للنبهانی ج ۱ ص ۲۵۷ رقم الحدیث ۲۷۷۹ مطبوعه دارالفکر بیروت)، (الموضوعات الکبری ص ۲۱۰ برقم ۸۲۹ مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی)

تحنیک حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مکروہ ہے

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا ابو اسامة عن سفیان عن معمر عن ابن طاوس عن اسامة کان یکرہ ان یعتم ان یجعل تحت لحیتہ و حلقہ من یا ع۔

ترجمہ: حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمامہ باندھتے تو اس صورت کو مکروہ سمجھتے تھے کہ داڑھی اور حلق کے نیچے اس کو کریں۔[492]

احناف و شوافع کے نزدیک تحنیک سنت نہیں

الموسوعۃ الفقھیۃ

الموسوعۃ الفقہیۃ میں ہے:

ولا یسن تحنیک العمامۃ عند الحنفیۃ والشافعیۃ وتسن العذبۃ لا غیر۔

ترجمہ: احناف و شوافع کے نزدیک تحنیک سنت نہیں سنت صرف شملہ لٹکانا ہے۔[493]

جمع الوسائل للمناوی

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں:

ولا یسن تحنیک العمامۃ عند الشافعیۃ۔

ترجمہ: شوافع کے نزدیک عمامہ میں تحنیک سنت نہیں۔[494]

---

492 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۸۱ رقم الحدیث ۲۴۹۸۹ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

493 (الموسوعۃ الفقھیۃ ج ۱۰ ص ۲۷۷)

494 (جمع الوسائل فی شرح الشمائل و بھامش شرح الشمائل للمناوی ج ۱ ص ۲۰۹ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

شیخ جمل رحمۃ اللہ علیہ

امام الشیخ سلیمان بن عمر شافعی المعروف بالجمل متوفی ۱۲۰۴ھ لکھتے ہیں:

لا یسن تحنیک العمامۃ عند الشافعیۃ۔

ترجمہ: شوافع کے نزدیک عمامہ میں تحنیک سنت نہیں۔ [495]

علامہ بیجوری رحمۃ اللہ علیہ

امام الشیخ ابراہیم البیجوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

لا یسن تحنیک العمامۃ عند الشافعیۃ۔

ترجمہ: شوافع کے نزدیک عمامہ میں تحنیک سنت نہیں۔ [496]

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ بغیر تحنیک کے عمامہ جائز اور سنت رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہے آخر میں چند اور احادیث ملاحظہ فرمائیں جن میں شملہ کا ذکر ہے مگر تحنیک کا ذکر نہیں اور یہ احادیث پہلے اپنے مواضع میں بیان ہو چکی ہیں یہاں پر مختصر حاضر ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سوتی سیاہ عمامہ پہنایا اور سامنے کا حصہ اس طرح لٹکتا چھوڑ دیا۔

قال یدیر کور العمامۃ علی رأسہ ویغرزھا ومن ورائہ ویرخی لہ ذوابہ بین کتفیہ۔

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عمامے کے پیچ اپنے سر پر باندھتے تھے۔

قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم علی المنبر وعلیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفیھا بین کتفیہ ولم یقل ابو بکر علی المنبر۔

---

495 (المواھب المحمدیۃ الشمائل الترمذیۃ ج ۱ ص ۲۹۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

496 (المواھب اللدنیۃ علی الشمائل المحمدیۃ للبیجوری ص ۹۹ فاروقی کتب خانہ ملتان)

ترجمہ: جعفر بن عمرو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میری نظروں کے سامنے اب بھی یہ منظر ہے کہ حضور ﷺ سیاہ عمامہ باندھے منبر پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ نے اس کا شملہ دو کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔

عن حسن بن علی قال رایت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم علی المنبر وعلیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفھا بین کتفیہ۔

ترجمہ: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا آپ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا اس کے کنارے کو آپ نے دونوں شانوں کے درمیان لٹکایا تھا۔

ثم نقضھا فعممہ بعمامۃ بیضاء وارسل من خلفہ اربع اصابع او نحوھا ثم قال ھکذا یا ابن عوف فاعتم فانہ اعرب واحسن الخ۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے ان کو اپنے قریب کیا ان کا عمامہ کھولا اور سفید رنگ کا عمامہ باندھا اور پیچھے چار انگل یا اس کے قریب لٹکایا اور فرمایا ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس طرح عمامہ باندھا کرو یہ واضح اور بہتر ہے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ تحنیک واجب نہیں اگر واجب ہوئی تو ان احادیث میں تحنیک کا ذکر ہوتا جس سے ثابت ہوا کہ بغیر تحنیک کے عمامہ باندھنا حضور ﷺ کی سنت اور صحیح احادیث پر عمل کرنا ہے۔

★.......★

شملہ میں اسبال کا مسئلہ

شملہ کی کم از کم مقدار چار انگشت ہے اور عموماً ایک ہاتھ ہوتا ہے نصف پشت سے زیادہ لمبا رکھنا اسبال میں شامل ہے۔

امام ابوداؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ھناد بن السری ثنا حسین الجعفی عن عبدالعزیز بن ابی رواد عن سالم بن عبداللہ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم قال الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منھا شیئا خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ۔

ترجمہ: سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ازار قمیص اور عمامہ کا لٹکانا جس نے ان میں سے کوئی چیز ازراہِ تکبر لٹکائی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نگاہ لطف وکرم نہیں فرمائے گا“۔[497]

علامہ عبد الرؤف مناوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں:

قال الحافظ زین الدین العراقی رحمہ اللہ تعالی وقد ورد فی حدیث رواہ ابوداود النھی عن اسبال العمامۃ والتوعید علیہ قال والظاھر ان المراد منہ المبالغۃ فی تطویلھا بحیث تخرج عن العادۃ لا جرھا علی الارض فانہ غیر معتاد والاسبال فی کل شئ بجنسہ۔[498]

---

497 (سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی قدر موضع الازار ج ۴ ص ۶۰ رقم الحدیث ۴۰۹۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (سنن النسائی ج ۸ ص ۲۰۸ رقم الحدیث ۵۳۳۴ مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیۃ حلب)، (نیل الاوطار ج ۲ ص ۱۱۴ مطبوعہ دار الجیل بیروت)، (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۳۳ رقم الحدیث ۵۲۳۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۱۸۱ رقم الحدیث ۳۵۶۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مسند احمد ج ۲ ص ۶۷ رقم الحدیث ۵۳۵۱ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)

498 (جمع الوسائل فی شرح الشمائل وبھامش شرح الشمائل للمناوی ج ۱ ص ۲۰۳ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں:

واسبال در عمامۃ بارسال عذبۃ زیادت بر عادت عدداً و طولاً وغایت آن تا نصف ظہر ست وزیادہ بر ان بدعت و داخل اسبال محرم۔

ترجمہ: عمامہ کا شملہ عادت کے طور پر عدد اور لمبائی پر ہو جو آدھی کمر ہے اس سے زیادہ بدعت اور لٹکانا حرام میں داخل ہے۔[499]

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام عبد الوہاب شعرانی متوفی ۹۷۳ھ لکھتے ہیں:

و کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ینھی عن الاسبال فی العمامۃ وھو اطالۃ العذبۃ۔

ترجمہ: حضور ﷺ عمامہ میں عمامہ کے اسبال سے منع فرماتے یعنی لمبا شملہ ممنوع ہے۔[500]

غیر مقلد شوکانی کا قول

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں:

قال ابن بطال واسبال یباع المراد بہ ارسال العذبۃ زائدا علی ما جرت بہ العادۃ انتھی۔

ترجمہ: ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عمامہ میں اسبال سے مراد شملہ لٹکانا ہے عادت سے زیادہ۔[501]

---

499 (اشعۃ اللمعات فارسی ج۳ ص ۵۷۵ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور)

500 (کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ ج ۱ ص ۱۹۹ مطبوعہ دار الفکر العربی بیروت)

501 (نیل الاوطار ج ۲ ص ۱۱۴ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

عمامہ کے رنگوں کی تحقیق

سفید، سیاہ، سبز رنگ کا عمامہ پہننا مستحب ہے۔ گہرا سرخ اور زرد رنگ کے عمامہ میں اختلاف ہے اور ہماری تحقیق کے مطابق سرخ اور زرد رنگ کا عمامہ پہننا بھی جائز و سنت ہے اس کے علاوہ ہر رنگ کا عمامہ پہننا مباح ہے۔

سیاہ رنگ کا عمامہ شریف

ہمارے مطالعہ میں عمامہ شریف کی جتنی روایات ہیں ان میں سب سے زیادہ اور صحیح احادیث سیاہ عمامہ شریف کی ہے احادیث مبارکہ میں سیاہ عمامہ شریف پر صحیح اور سب سے زیادہ روایات وارد ہیں۔ بعض لوگ سیاہ لباس اور سیاہ عمامہ کو بری نظر سے دیکھتے ہیں لیکن یہ جہالت کے سوا کچھ نہیں۔ سیاہ لباس پہننا سنت ہے اور امام المسلمین امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو اس کو مسلمان کی علامت میں شمار کیا ہے۔

سیاہ لباس مسلمان کی علامت ہے

امام محمد بن حسن شیبانی متوفی ۱۸۹ھ لکھتے ہیں:

وقال ابو حنیفة لو ان قوما من المسلمین وجدوا موتی فیھم کافر او کافران لا یعرف الکافر من المسلم غسلوا وکفنوا وصلی علیھم ونوی المصلون بالصلاۃ والدعاء المسلمین منھم دون الکافرین وصلی علیھم جماعۃ وان کانوا کفارا فیھم المسلم والمسلمان لم یصل علی احد منھم ویغسلون ویکفنون ویدفنون ولا یصلی علی احد منھم وکذلک قول ابی یوسف وقول محمد ویدفنون فی قول محمد فی مقابر المشرکین فاما الاولون الذین اکثرھم المسلمون فانھم یدفنون فی مقابر المسلمین وان کانوا نصفین من الکافرین والمسلمین لم یصل علی احد منھم حتی یکون الاکثر من المسلمین وھذا ایضا یدلک علی الوجہ الاول فان

کان باحدھما علامة من علامات المسلمین او کان باحدھما علامة من علامات المشرکین ومن علامات المسلمین الختان والخضاب ولبس السواد بما یعرف به المسلم من الکافر۔[502]

علامہ استاد الفقیہ ابو الوفاء افغانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

استاذ الفقیہ علامہ ابو الوفاء افغانی رحمۃ اللہ علیہ اس کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:

الختان والخضاب ولبس السواد ونحو ذلک فمن کان علیھم علامة المسلمین۔

ترجمہ: ختنہ خضاب اور سیاہ کپڑے پہننا وغیرہ جن پر یہ ہو تو یہ مسلمان کی علامت ہے۔[503]

نیز لکھتے ہیں:

ومن العلامة للمسلمین الختان والخضاب ولبس السواد۔ ثم شرح الختان والخضب والسواد۔[504]

امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۸۳ھ لکھتے ہیں:

العلامة للمسلمین الختان والخضاب ولبس السواد۔۔۔۔[505]

---

[502] (کتاب الاصل المعروف بالمبسوط کتاب التحری ج۳ص ۲۲۔۲۳ مطبوعہ ادارہ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

[503] (کتاب الاصل المعروف بالمبسوط کتاب التحری ج۳ص ۲۲ مطبوعہ ادارہ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

[504] (کتاب الاصل المعروف بالمبسوط کتاب التحری ج۳ص ۲۳ مطبوعہ ادارہ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

[505] (المبسوط للسرخسی کتاب التحری ج ۱۰ ص ۱۹۹ مطبوعہ دار المعرفة بیروت وفی نسخة ج ۵ جز ۱۰ ص ۲۰۵۔ ۲۰۶ مطبوعہ مکتبة الغفاریہ کوئٹہ)

امام برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام برہان الدین متوفی ٦١٦ھ لکھتے ہیں:

ذکر محمد رحمہ اللہ فی السیر فی باب العمائم حدیثاً یدل علی ان لبس السواد مستحب۔

ترجمہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے سیر الکبیر باب العمائم میں حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں یہ حدیث مبارکہ سیاہ لباس کے مستحب ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔[506]

امام ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام فخر الدین عثمان بن علی متوفی ٧٤٣ھ اور علامہ زین الدین بن نجیم متوفی ٩٧٠ھ لکھتے ہیں:

قال رحمہ اللہ ویسن لبس السواد وارسال ذنب العمامۃ بین الکتفین الی وسط الظہر۔

لان محمد رحمہ اللہ ذکر فی السیر الکبیر فی باب الغنائم حدثنا یدل علی ان لبس السواد مستحب۔

ترجمہ: سیاہ لباس اور آدھی کمر تک شملہ لٹکانا مستحب ہے کیونکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے سیر الکبیر میں فرمایا کہ سیاہ لباس مستحب ہے۔[507]

فتاویٰ عالمگیری

ملا نظام الدین متوفی ١١٦١ھ لکھتے ہیں:

ندب لبس السواد وارسال ذنب العمامۃ بین الکتفین الی وسط الظہر کذا فی الکنز۔

---

[506] (المحیط البرھانی کتاب الاستحسان والکراھیۃ الفصل العاشر فی اللبس مایکرہ من ذلک ومالایکرہ ج ٦ جز ١١ ص ٧٤ مطبوعہ مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کانسی روڑ کوئٹہ)

[507] (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مسائل شتیٰ ج ٦ ص ٢٢٨ ۔ ٢٢٩ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)، (البحر الرائق ج ٨ ص ٤٨٧ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

ترجمہ: سیاہ کپڑے مستحب ہے اور عمامہ کا شملہ کاندھوں کے درمیان آدھی کمر تک مستحب ہے۔ جیسا کہ کنز میں ہے۔[508]

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ سیاہ لباس پہننا مستحب ہے لیکن جس جگہ اس کے متعلق شیعہ ہونے کی بدگمانی کی جائے گی تو اس جگہ سیاہ لباس پہننے سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اور شیعوں کا ان دلائل سے استدلال بالکل بیکار ہیں اس لئے یہ اہل سنت و جماعت کی کتب ہیں جو شیعوں کے نزدیک معتبر نہیں اور شیعوں کی اپنی کتب میں سیاہ لباس کو پہننے سے سخت ممانعت موجود ہیں۔ اس کی تفصیل دیکھنے کے لئے فقیر ناچیز کی کتاب "اصلی اور نقلی شیعہ" ملاحظہ فرمائیں۔

من تشبہ بقوم فھو منھم

سنن ابوداؤد شریف میں ہے:

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم من تشبہ بقوم فھو منھم۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا اس کا شمار اسی قوم سے ہوگا۔[509]

★......★

---

508 (فتاوی عالمگیری کتاب الکراھیۃ باب اللبس مایکرہ من ذلک الباب التاسع فی اللبس مایکرہ من ذلک وما لایکرہ ج ۵ ص ۴۰۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

509 (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۲۰۳ مطبوعہ لاھور پاکستان)، (مسند احمد ج ۲ ص ۵۰ مطبوعہ مکتب الاسلامی بیروت)

حدیث نمبر ا:

فتح مکہ دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے سیاہ عمامہ باندھاہوا تھا

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا علی بن حکیم الاودی اخبرنا شریک عن عمار الدھنی عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم دخل یوم فتح مکۃ وعلیہ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھاہوا تھا۔[510]

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا احمد بن طاھر بن حرملۃ بن یحیی التجیبی المعسری حدثنا جدی حرملۃ بن یحیی حدثنا عبدالرحمن بن زیاد الرصاصی حدثنا شعبۃ عن حماد بن سلمۃ عن ابی الزبیر عن

---

[510] (صحیح مسلم باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام ج ۲ ص ۹۹۰ رقم الحدیث ۱۳۵۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (شرح معانی الآثار ج ۲ ص ۲۵۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مسند ابویعلی ج ۴ ص ۱۱۰ رقم الحدیث ۲۱۴۶ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)، (سنن ابو داؤد باب فی العمائم ج ۴ ص ۵۴ رقم الحدیث ۴۰۷۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (سنن النسائی ج ۸ ص ۲۱۱ رقم الحدیث ۵۳۴۵ مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیۃ حلب) (سنن الترمذی قال ابوعیسیٰ حدیث جابر حدیث حسن صحیح ج ۴ ص ۲۲۵ رقم الحدیث ۱۷۳۵ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۹۴۲ رقم الحدیث ۲۸۲۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مسند احمد ج ۳ ص ۳۶۳ رقم الحدیث ۱۴۹۴۷ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)، (سنن الکبریٰ للبیھقی ج ۵ ص ۱۷۷ رقم الحدیث ۹۶۲۳ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)، (شعب الایمان للبیھقی ج ۵ ص ۱۷۲ رقم الحدیث ۶۲۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مسند حمیدی ج ۱ ص ۲۵۷ رقم الحدیث ۵۶۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۵۲ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)، (مسند الطیالسی ص ۲۴۱ رقم الحدیث ۱۷۴۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (زرقانی علی المواھب ج ۵ ص ۱۰ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (سبل الھدیٰ والرشاد ج ۷ ص ۲۷۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم دخل مکۃ یوم الفتح و علی رأسہ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔[511]

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

عن جابر ان رسول اللہ دخل یوم فتح مکۃ و علیہ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔[512]

نیز دوسری کتاب میں حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

وقال احمد حدثنا عفان حدثنا حماد حدثنا ابو الزبیر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم دخل یوم فتح مکۃ و علیہ عمامۃ سوداء۔[513]

امام محب الدین ابی جعفر احمد بن عبد اللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں:

عن جابر صقال دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم عام الفتح مکۃ و علیہ عمامۃ سوداء اخرجہ مسلم و الثلاثۃ و ابو حاتم و قال ھذا یرد قول من کرہ لبس الاسود۔

---

511 (طبرانی صغیر باب من اسمہ احمد ج ۱ ص ۲۲ و باب العین من اسمہ عبداللہ ص ۲۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (اخلاق النبی او آدابہ ذکر عمامتہ ج ۲ ص ۱۹۰ رقم الحدیث ۱۳۰۳ الاسناد صحیح مطبوعہ دار المسلم الریاض)، (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ترجمہ الاحوص بن حکیم ج ۲ ص ۲۶۴ برقم ۴۴۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (شرح السنۃ ج ۶ ص ۱۵۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (المجموع شرح المھذب للنووی ج ۴ ص ۳۹۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

512 (البدایۃ و النھایۃ صفۃ دخولہ مکۃ ج ۴ ص ۲۹۲ مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)

513 (السیرۃ النبویۃ صفۃ دخول علیہ الصلوۃ و السلام مکۃ ج ۳ ص ۵۲۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث مبارکہ میں سیاہ لباس کو مکروہ کہنے والوں کا رد ہے۔[514]

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فتح مکہ کی روایت

امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة حدثنا عبید اللہ انبانا موسی بن عبیدة عن عبد اللہ ابن دینار عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم دخل یوم فتح مکة و علیہ عمامة سوداء۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فتح مکہ کے روز سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔[515]

حدیث نمبر ۲:

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے سیاہ عمامہ باندھ کر خطبہ دیا

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا یحیی بن یحیی و اسحاق بن ابراهیم قالا اخبرنا و کیع عن مساور الوراق عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم خطب الناس و علیہ عمامة سوداء۔

---

[514] (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج۳ ص ۱۰۳ رقم الحدیث ۵۱۰۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

[515] (سنن ابن ماجہ کتاب اللباس باب العمامۃ السوداء ص ۲۵۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

ترجمہ: عمرو بن حریث اپنے والد ص سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھ کر خطبہ دیا۔[516]

امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر الاصفہانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابراهيم بن محمد بن الحارث نا سهل بن عثمان نا وكيع عن مساور الوراق عن جعفر بن عمرو بن حريث عن ابيه قال رأيت رسول الله يخطب وعليه عمامة سوداء۔

ترجمہ: عمرو بن حریث اپنے والد ص سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھ کر خطبہ دیا۔[517]

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة والحسن الحلوانى قالا حدثنا ابو اسامة عن مساور الوراق قال حدثني وفى رواية الحلوانى قال سمعت جعفر بن عمرو بن حريث عن ابيه قال كانى انظر الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم على المنبر وعليه عمامة سوداء قد ارخى طرفيها بين كتفيه ولم يقل ابو بكر على المنبر۔

---

516 (صحیح مسلم باب جواز دخول مکة بغیر احرام ج ۲ ص ۹۹۰ رقم الحدیث ۱۳۵۹ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن ابی داؤد باب فی العمائم ج ۴ ص ۵۴ رقم الحدیث ۴۰۷۷ مطبوعه دار الفکر بیروت)، (شعب الایمان للبیهقی ج ۵ ص ۱۷۳ رقم الحدیث ۶۲۴۸ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (مسند احمد ج ۴ ص ۳۰۷ مطبوعه موسسة قرطبة مصر)، (سنن ابن ماجه باب ما جاء فی الخطبة یوم الجمعة ج ۱ ص ۳۵۱ رقم الحدیث ۱۱۰۴ مطبوعه دار الفکر بیروت)، (طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۵ مطبوعه دار صادر بیروت)، (مصنف ابن ابی شیبه ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۵۰ مطبوعه مکتبة الرشد الریاض)، (طبرانی الاوسط ج ۲ ص ۲۴۵ رقم الحدیث ۱۸۷۳ مطبوعه دار الحرمین القاهرة)، (غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۰۳ رقم الحدیث ۵۱۱۰ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)، (السیرة النبویة لابن عساکر ج ۴ ص ۱۳۰ رقم الحدیث ۱۰۱۳ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۳۰ رقم الحدیث ۱۰۱۳ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت)

517 (اخلاق النبی او آدابه ذکر عمامته ج ۲ ص ۱۸۷ رقم الحدیث ۳۰۱ مطبوعه دار المسلم الریاض)

ترجمہ: جعفر بن عمرو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میری نظروں کے سامنے اب بھی یہ منظر ہے کہ حضور ﷺ سیاہ عمامہ باندھے منبر پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ نے اس کا شملہ دو کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔[518]

امام عمر بن علی بن الملقن الانصاری متوفی ۸۰۴ھ لکھتے ہیں:

حدیث انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم کان یتعمم یوم الجمعۃ رواہ مسلم من روایۃ عمرو بن حریث لکن لفظہ خطب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم و علیہ عمامۃ سوداء۔[519]

امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا محمد بن ابان قال حدثنا ابو اسامۃ علی مساور الوراق عن جعفر بن عمرو بن امیۃ عن ابیہ قال کانی انظر الساعۃ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم علی المنبر و علیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفھا بین کتفیہ۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ گویا میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے منبر پر دیکھ رہا ہوں اور اس کا شملہ مبارک آپ ﷺ کے دو کندھوں کے درمیان لٹک رہا ہے۔[520]

---

518 (صحیح مسلم باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام ج ۲ ص ۹۹۰ رقم الحدیث ۱۳۵۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن النسائی ج ۸ ص ۲۱۱ رقم الحدیث ۵۳۴۶ مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیۃ حلب)، (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۹۴۲ رقم الحدیث ۲۸۲۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (شرح السنۃ ج ۶ ص ۱۵۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (سبل الھدیٰ والرشاد ج ۷ ص ۲۷۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

519 (خلاصۃ البدر المنیر ج ۱ ص ۲۲۱ رقم الحدیث ۷۷۲ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

520 (سنن النسائی (مجلد) کتاب الزینۃ باب ارخاء طرف العمامۃ بین الکتفین ص ۸۸۸ رقم الحدیث ۵۳۶۱ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت الطبعۃ الاولی ۲۰۰۱ء)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی النسائی عن عمرو بن امیة الضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانی انظر الساعة الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم علی المنبر و علیہ عمامتہ السوداء قد ارخی طرفھا بین کتفیہ۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ گویا میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے منبر پر دیکھ رہا ہوں اور اس کا شملہ مبارک آپ ﷺ کے دو کندھوں کے درمیان لٹک رہا ہے۔[521]

حافظ عمادالدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

و عند مسلم من حدیث ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم دخل یوم الفتح و علیہ عمامة سوداء۔

وقال وکیع عن مساور الورق عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم الناس و علیہ عمامة دسماء۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

ترجمہ: عمرو بن حریث اپنے والد ص سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھ کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خطبہ دیا۔[522]

غیر مقلد محمد عبد الرحمن مبارک پوری متوفی ۱۳۵۳ھ لکھتے ہیں:

قولہ و علیہ عمامة سوداء فیہ دلیل علی مشروعیة بیاع السوداء۔

---

[521] (سبل الھدیٰ و الرشاد ج ۷ ص ۲۷۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

[522] (السیرة النبویة ج ۴ ص ۵۹۰۔۵۹۱ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

ترجمہ: فرماتے ہیں حضور ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا اس حدیث مبارکہ میں دلیل ہے کہ سیاہ عمامہ جائز (سنت) ہے۔[523]

حدیث نمبر ۳:

حضور ﷺ نے خطبہ دیا اور اس وقت آپ ﷺ پر سیاہ عمامہ تھا

امام ابو عیسیٰ ترمذی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی اخطب الناس و علیہ عصابۃ دسمآء۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے خطبہ دیا اور اس وقت آپ ﷺ پر سیاہ عمامہ تھا۔[524]

امام حسین بن مسعود بغوی متوفی ۵۱۶ھ لکھتے ہیں:

قال ابن عباس خرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعلیہ عصابۃ دسماء۔

وعن انس ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عصب علی راسہ حاشیۃ برد واراد بالعصابۃ العامۃ قولہ دسماء ای سوداء۔[525]

---

[523] (تحفۃ الاحوذی باب ماجاء فی بیاع السوداء ج ۵ ص ۳۳۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[524] (الشمائل المحمدیۃ والخصائل المصطفویۃ مع تحفۃ الاحوذی باب ۱۶ ماجآء فی عمامۃ النبیا ج ۱۰ ص ۵۰۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی و دار احیاء التراث العربی بیروت بتحقیق علی محمد معوض و عادل احمد عبد الموجود)، (صحیح البخاری کتاب المناقب الانصار باب قول النبی اقبلوا من محسنھم وتجاوزوا عن مسئھم ج ۱ ص ۵۳۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)، (فتح الباری شرح صحیح البخاری کتاب المناقب الانصار ج ۷ ص ۱۵۲ مطبوعہ المکتبۃ الرشیدیۃ سرکی روڑ کوئٹہ)

[525] (شرح السنۃ ج ۶ ص ۱۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی الامام احمد و الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم الناس و علیہ عمامۃ دسمۃ۔

ترجمہ: حضرت امام احمد اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہما نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے صحابہ کرام کو خطبہ دیا اور اس وقت آپ ﷺ پر سیاہ عمامہ تھا۔[526]

نیز علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی البخاری عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم و علیہ عصابۃ دسماء۔[527]

امام محدث کبیر بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں:

وقال الکرمانی ودسماء قیل المراد بھا سوداء ویقال ثوب دسم ای وسخ و جزم ابن الاثیر ان دسماء سوداء۔[528]

امام محب الدین ابی جعفر احمد بن عبد اللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں:

و عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم خطب علیہ عمامۃ دسماء اخرجہ الترمذی و اراد بالدسماء السوداء لم یرد الملطخۃ بالدسم وھو الودک لانہ لا یلیق بحالہ و نظافتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم۔[529]

---

526 (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

527 (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

528 (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج ۱۲ ص ۳۰۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

529 (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج۳ ص ۱۰۳ رقم الحدیث ۵۱۱۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

روی الخطابی و ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم معتما بعمامۃ سوداء قد ارخی طرفھا بین یدیہ۔[530]

حدیث نمبر ۴:

جنگ خندق والے دن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عمامہ مبارک سیاہ تھا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا الفضل بن دکین اخبرنا عبدالعزیز بن ابی سلمۃ اخبرنی عمی الماجشون قال جاء جبریل علیہ السلام الی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یوم الاحزاب علی فرس علیہ عمامۃ سوداء قد ارخاھا بین کتفیہ الخ۔

ترجمہ: حضرت الماجشون سے مروی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام یوم احزاب (غزوہ خندق) میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس ایک گھوڑے پر آئے جو ایک سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے اپنے دونوں شانوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے...۔[531]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو سعید بن ابی عمرو اخبرنا ابو عبداللہ الصفار حدثنا ابو سعید الحسن بن علی بن بحر البری حدثنا ابی حدثنا حکام بن سلم الرازی حدثنا سعید بن سابق عن سفیان عن عمار بن ابی معاویۃ عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللہ قال کانت عمامۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم سوداء یوم ثنیۃ الحنظل و ذلک یوم الخندق۔

---

530 (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

531 (طبقات الکبری ابن سعد غزوۃ بنی قریظۃ ج ۲ ص ۷۶ مطبوعہ دار صادر بیروت)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ثنیہ الحنظل والے دن یعنی جنگ خندق والے دن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عمامہ مبارک سیاہ تھا۔[532]

حدیث نمبر ۵:

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا سیاہ عمامہ مبارک

حافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی متوفی ۸۰۷ھ روایت کرتے ہیں:

وعن ابی موسی ان جبریل نزل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم علیہ عمامۃ سوداء قد ارخی ذوائبہ من ورائہ۔

ترجمہ: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اس پر سیاہ عمامہ تھا۔[533]

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا جریر عن یعقوب عن جعفر عن سعید بن جبیر قال کانت عمامۃ جبریل یوم غرق فرعون سوداء۔

ترجمہ: سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام جب فرعون کو غرق کرنے کے لئے آئے تھے تو ان پر سیاہ عمامہ تھا۔[534]

---

[532] (شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۷۳ رقم الحدیث ۶۲۴۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[533] (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج ۵ ص ۱۲۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

[534] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۶۱ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

حدیث نمبر ۶:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

عن انس بن مالک انه رای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم یعتم بعمامةسوداء۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔[535]

حدیث نمبر ۷:

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عمامہ سیاہ تھا

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا و کیع قال حدثنا سفیان ابن ابی الفضل عن الحسن قال کانت عمامةالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم سوداء۔

ترجمہ: امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عمامہ سیاہ تھا۔[536]

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا و کیع بن الجراح و عفان بن مسلم عن حماد بن سلمة عن ابی الزبیر ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم دخل مکة و علیه عمامة سوداء۔

---

535 (طبرانی الاوسط ج ۳ ص ۳۵۳ رقم الحدیث ۳۳۸۵ مطبوعہ دار الحرمین القاهرة)، (سبل الهدی و الرشاد ج ۷ ص ۲۷۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ج ۶ ص ۲۳۲۸)

536 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۵۴ مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

ترجمہ: حضرت ابی الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکے میں اس طرح داخل ہوئے کہ سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

نیز امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا وکیع بن الجراح عن مساور الوراق عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم خطب الناس وعلیہ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: حضرت جعفر بن عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے اس طرح خطبہ ارشاد فرمایا کہ سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

نیز امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا عتاب بن زیاد اخبرنا عبداللہ بن المبارک اخبرنا سفیان عن سمع الحسن یقول کانت رایۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سوداء تسمی العقاب وعمامتہ سوداء۔

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک جھنڈا تھا جس کا نام عقاب تھا اور آپ ﷺ کا عمامہ بھی سیاہ تھا۔[537]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابن سعد عن الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانت عمامۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سوداء۔

ترجمہ: امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کا عمامہ سیاہ تھا۔[538]

---

[537] (طبقات الکبری ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۵۔۴۵۶ مطبوعہ دار صادر بیروت)، (اخلاق النبی وآدابہ ذکر عمامتہ ج ۲ ص ۱۹۹ رقم الحدیث ۳۰۸ الاسناد حسن مطبوعہ دار المسلم الریاض)

[538] (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر ۸:

حضور ﷺ عیدین میں سیاہ عمامہ پہنتے تھے

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابن سعد عمن سمع الحسن یقول کانت رایۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سوداء تسمی العقاب وعمامتہ سوداء۔

وروی ابن عدی عن جابر قال کان للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عمامۃ سوداء یلبسھا فی العیدین۔

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک جھنڈا تھا جس کا نام عقاب تھا اور آپ ﷺ کا عمامہ بھی سیاہ تھا۔

ترجمہ: امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر ص سے روایت کی کہ حضور ﷺ کا ایک سیاہ عمامہ تھا جو حضور ﷺ عیدین میں پہنتے تھے۔[539]

امام ابی الفرج عبد الرحمن بن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

عن ابی الزبیر عن جابر کان للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عمامۃ سوداء یلبسھا فی العیدین ویرفیھا من خلفہ۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کا ایک سیاہ عمامہ تھا جو حضور ﷺ عیدین میں پہنتے تھے۔[540]

---

539 (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۳۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

540 (العلل المتناھیۃ ج۲ ص ۶۸۳ رقم الحدیث ۱۱۳۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر ۹:

غزوہ بنی قریظہ میں جبرائیل علیہ السلام نے چمکتا ہوا سیاہ عمامہ پہنا تھا

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

ابن اسحق فرماتے ہیں کہ ان سے معاذ بن رفاعہ زرقی اور ان کی قوم کے دوسرے اکثر لوگوں نے بیان کیا کہ جس رات کو سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی اسی رات جبرائیل علیہ السلام جن کے سر پر ابرق کی طرح چمکتا ہوا (سیاہ) عمامہ تھا۔[541]

امام علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی متوفی ۱۰۶۶ھ لکھتے ہیں:

اتی جبریل علیہ السلام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم معتجرا بعمامة ای سوداء من استبرق وھو نوع من الدیباج مرخیا منھا بین کتفیه وفی روایة علیه لامته ولا معارضة لانه یجوز ان یکون الاعتجار بالعمامة علی تلک اللامة وھو علی بغلة ای شھباء علیھا قطیفةوھی کساءلەوبر من دیباج ای احمر۔[542]

حافظ ابو عمرو ابن عبد البر مالکی متوفی ۴۶۳ھ روایت کرتے ہیں:

قال وبلغنی ان جبریل علیه السلام نزل فی جنازته معتجراً بعمامةمن استبرق۔[543]

---

541 (البدایةوالنھایة ج۴ مطبوعہ مکتبةالمعارف بیروت)

542 (انسان العیون فی سیرة الامین المامون المعروفة بالسیرة الحلبیه باب غزوة بنی قریظة ج ۲ ص ۶۵۷۔۶۵۸ مطبوعه دارالمعرفةبیروت)

543 (الاستیعاب ذکر سعدبن معاذ ص ج ۲ ص ۶۰۴ برقم ۹۵۸ مطبوعه دارالجیل بیروت)

آثار صحابہ نمبر ا:

امام الاولیاء حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیاہ عمامہ

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن ابی جعفر الانصاری قال رأیت علی علي عمامة سوداء۔

ترجمہ: جعفر الانصاری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس حالت میں دیکھا کہ ان کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔[544]

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا الاعمش عن ثابت بن عبید عن ابی جعفر الانصاری قال رایت علی علی عمامة سوداء یوم قتل عثمان۔

ترجمہ: ابو جعفر انصاری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دن میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔[545]

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

عن ثابت بن عبید عن ابی جعفر الانصاری قال لما قتل عثمان جئت علیا و هو جالس فی المسجد و علیه عمامة سوداء۔

ترجمہ: جس دن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے تھے اس دن حضرت علیص مسجد میں تھے اور ان پر سیاہ عمامہ تھا۔[546]

---

544 (طبقات ابن سعد ج۳ ص ۲۹ مطبوعہ دار صادر بیروت)

545 (مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۵۱ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

546 (البدایۃ والنہایۃ ج۷ ص ۱۹۳ مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)، (سنن الکبریٰ للبیہقی ج۳ ص ۲۴۶ رقم الحدیث ۵۷۷۵ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا ابو العنبس عمرو بن مروان عن ابیہ قال رایت علی علی عمامۃ سوداء قد اخری طرفھا من خلفہ۔

ترجمہ: عمرو بن مروان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سیاہ عمامہ دیکھا اس کے کنارے کو پیچھے لٹکائے ہوئے تھے۔[547]

آثار صحابہ نمبر ۲:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا سیاہ عمامہ

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبد اللہ قال حدثنی ابی نا وکیع عن شریک عن عاصم عن ابی رزین ثم قال خطبنا الحسن بن علی بعد وفاۃ علی وعلیہ عمامۃ سوداء فقال لقد فارقکم رجل لم یسبقہ الاولون بعلم ولا یدرکہ الآخرون۔

ترجمہ: ابو رزین رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وفات کے بعد ہمیں خطبہ دیا اور ان پر سیاہ عمامہ تھا۔[548]

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا دینار ابو عمر قال رایت علی الحسن عمامۃ سوداء۔

---

[547] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۵۳ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[548] (فضائل صحابہ لابن حنبل ج ۲ ص ۶۰۰ رقم الحدیث ۱۰۲۶ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

ترجمہ: ابو عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سیاہ عمامہ تھا۔[549]

آثار صحابہ نمبر ۳

سید الشہداء امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیاہ عمامہ

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا شاذان قال حدثنا شریع عن عاصم عن ابی رزین قال خطبنا الحسین بن علی یوم الجمعة وعلیه عمامة سوداء۔

ترجمہ: ابو رزین بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں جمعہ کے دن خطبہ دیا اس حال میں کہ وہ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔[550]

آثار صحابہ نمبر ۴:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیاہ عمامہ

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو علی الحسین بن محمد الروذباری ثنا ابو بکر محمد بن احمد بن محمویة العسکری بالبصرة ثنا جعفر بن محمد القلانسی ثنا آدم بن ابی ایاس ثنا شعبة عن سماک بن حرب قال سمعت ملحان بن ثوبان یقول کان عمار بن یاسر علینا بالکوفة و کان یخطبنا کل جمعة وعلیه عمامة سوداء۔

---

549 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۵۸ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)
550 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۹ رقم الحدیث ۲۴۹۷۰ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

ترجمہ: ملحان بن ثوبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمار بن یاسر ص کوفہ ہر جمعہ کو ہمیں خطبہ دیتے اور ان پر سیاہ ہوتا تھا۔[551]

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا عندر عن شعبۃ عن سماک عن ملحان بن ثروان قال رایت علی عمار عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: ملحان بن ثروان بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سیاہ عمامہ تھا۔[552]

آثار صحابہ نمبر ۵:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا سیاہ عمامہ

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا الحسن بن مکرم ثنا عثمان بن عمر انبا ابو لؤلؤۃ قال رایت علی ابن عمر عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: ابو لولوہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ان پر سیاہ عمامہ تھا۔[553]

---

551 (سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۲۴۶ رقم الحدیث ۵۷۷۴ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)

552 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۵۷ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

553 (سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۲۴۷ رقم الحدیث ۵۷۷۶ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)

آثار صحابہ نمبر٦:

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خادم خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیاہ عمامہ

حافظ شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

عن ابن اسحاق رأیت انس بن مالک علیه عمامة سوداء۔

ترجمہ: حضرت امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کی۔ انہوں نے سیاہ عمامہ پہن رکھا تھا۔[554]

امام عبد الرحمن بن عبد اللہ سہیلی متوفی ۵۸۱ھ لکھتے ہیں:

رای انس بن مالک وعلیه عمامة سوداء والصبیان خلفه یشتدون ویقولون هذا صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم۔

ترجمہ: (خطیب احمد بن علی بن ثابت نے اپنی تاریخ میں ابن اسحاق کا ذکر کیا ہے کہ:) انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کی۔ انہوں نے سیاہ عمامہ پہن رکھا تھا بچے ان کے پیچھے دوڑ رہے تھے اور کہہ رہے تھے یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابی ہیں۔[555]

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا سلمة بن وردان قال رایت علی انس عمامة سوداء قلنسوة وقد اخرها من خلفه نحوا من ذراع۔

---

[554] (تهذیب التهذیب ج ۹ ص ۳۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

[555] (روض الانف مع سیرة النبویة لامام ابن هشام ترجمة ابن اسحق ج ۱ ص ۱۹۔۲۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (تاریخ بغداد ج ۱ ص ۲۱۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

ترجمہ: سلمہ بن وردان بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سیاہ عمامہ تھا بغیر ٹوپی کے پیچھے تقریباً ایک ذراع لٹکائے ہوئے تھے۔[556]

آثار صحابہ نمبر ۷:

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیاہ عمامہ

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بكر قال حدثنا وكيع قال حدثنا عثمان بن ابی هند قال رايت على ابی عبيدة عمامة سوداء۔

ترجمہ: عثمان بن ابی ہند بیان کرتے ہیں میں نے ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ان پر سیاہ عمامہ تھا۔[557]

آثار صحابہ نمبر ۸:

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیاہ عمامہ

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بكر قال حدثنا البكراوی عن ابی عيسى عن ابيه زياد قال قدم شيخ يقال له سالم قال رايت على ابی الدرداء عمامة سوداء۔

ترجمہ: سالم بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سیاہ عمامہ تھا۔[558]

---

[556] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۵۵ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[557] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۵۶ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[558] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۹ رقم الحدیث ۲۴۹۶۳ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

آثار صحابہ نمبر ۹:

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیاہ عمامہ

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابوبکر قال حدثنا ینعقد عن حسین بن یونس قال رایت علی عبدالرحمن بن عوف عمامة سوداء۔

ترجمہ: حسین بن یونس بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سیاہ عمامہ تھا۔[559]

آثار صحابہ نمبر ۱۰:

حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیاہ عمامہ

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابوبکر قال حدثنا ینعقد حسین بن یونس قال رایت علی واثلة عمامة سوداء۔

ترجمہ: حسین بن یونس بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سیاہ عمامہ تھا۔[560]

---

[559] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۹ رقم الحدیث ۲۴۹۶۸ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[560] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۹ رقم الحدیث ۲۴۹۶۹ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

آثار صحابہ نمبر ۱۱:

امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیاہ عمامہ

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا الفضل بن دکین عن عبدالواحد بن ایمن قال رایت علی ابن الحنفیۃ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: عبد الواحد بن ایمن بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سیاہ عمامہ تھا۔[561]

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

قال عبدالواحد بن ایمن رایت علی ابن الحنفیۃ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: عبد الواحد بن ایمن بیان کرتے ہیں میں نے محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ان پر سیاہ عمامہ تھا۔[562]

فرشتوں کے عمامے

حضرت امام علی بن برہان الدین الحلبی رحمۃ اللہ علیہ

امام علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی متوفی ۱۰۶۶ھ لکھتے ہیں:

وکان علی الملائکۃ یوم بدر عمائم بیض قد ارخوھا الی ظھورھم ای الا جبریل فانہ کان علیہ عمامۃ صفراء ای وقیل حمراء۔ قال بعضھم وکان بعضھم بعمائم خضر و بعضھم بعمائم صفر و بعضھم بعمائم حمر ای و بعضھم بعمائم بیض و بعضھم بعمائم سود فلا منافاۃ و ذکر ان

---

561 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۶۲ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

562 (سیر اعلام النبلاء بقیۃ الطبقۃ الاولی کن کبراء التابعین ابن الحنیفۃ ج ۴ ص ۱۲۶ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

عمامة جبريل عليه السلام يوم اغرق فرعون كانت سوداء قال فی رواية سيماهم عمائم سود وعند ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه كان سيما الملائكة يوم بدر عمائم قد ارخوها بين اكتافهم خضر وصفر وحمر اهای وبيض وسود وفی كلام بعضهم نزلت يوم بدر بعمائم صفر ورواية بيض وسود ضعيفة وفی كلام ابن اسحاق عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال كانت سيما الملائكة يوم بدر عمائم بيض قد ارخوها علی ظهورهم الا جبريل فانه كان عليه عمامة صفراء من نور ای۔ و كانوا يوم احد بعمائم حمر ويوم حنين كذلك فی الجامع الصغير كانت سيما الملائكة يوم بدر عمائم سود ويوم احد عمائم حمر وما ذكر لا ينافی ما قيل سيماهم ببدر عمائم صفر قد ارخوها بين اكتافهم وما جاء كان علی الزبير صببدر عمامة صفراء معتجرا بها فقال ابی عبدالله يعنی الزبير لجواز ان يكون اكثرهم كان بعمائم ثم صفر۔[563]

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں:

صحة صلی الله تعالیٰ عليه وآله واصحابه وسلم لعمامة سوداء ونزول اكثر الملائكة يوم بدر بها۔

ترجمہ: اکثر فرشتے بدر کے دن سیاہ عمامے سمیت آئے تھے۔[564]

سفید رنگ کا عمامہ شریف

حضور ﷺ نے فرمایا: ”سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارا بہترین لباس ہے“۔

---

[563] (انسان العيون فی سيرة الامين المامون المعروفة بالسيرة الحلبيه باب غزوة بدر الكبری ج ۲ ص ۴۲۵ مطبوعه دارالمعرفة بيروت)

[564] (فيض القدير ج ۱ ص ۵۵۶ مطبوعه المكتبة التجارية الكبری مصر)

حدیث نمبر ۱:

امام ابو داؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا احمد بن یونس ثنا زھیر ثنا عبداللہ بن عثمان بن خثیم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم البسوا من ثیابکم البیاض فانھا من خیر ثیابکم و کفنوا فیھا موتاکم و ان خیر اکحالکم الاثمد یجلو البصر و ینبت الشعر۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارا بہترین لباس ہے اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن دو۔[565]

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد حنبلی المقدسی متوفی ۶۴۳ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم خیر ثیابکم البیاض فالبسوھا احیاءکم و کفنوا فیھا موتکم۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارا بہترین لباس ہے اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن دو۔[566]

---

[565] (سنن ابی داؤد باب فی الامر بالکحل ج ۴ ص ۸ رقم الحدیث ۳۸۷۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (طبرانی کبیر ج ۱۲ ص ۶۵ رقم الحدیث ۱۲۴۸۶۔۱۲۴۸۷۔۱۲۴۸۸ مطبوعہ مکتبۃ العلوم و الحکم الموصل)، (مسند احمد ج ۱ ص ۳۶۳ رقم الحدیث ۳۴۲۶ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)، (سنن الترمذی قال ابو عیسیٰ حدیث بن عباس حدیث حسن صحیح ج ۳ ص ۳۱۹ رقم الحدیث ۹۹۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن الکبریٰ للبیھقی ج ۵ ص ۳۳ رقم الحدیث ۸۷۳۳ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)، (مصنف عبد الرزاق ج ۳ ص ۴۲۹ رقم الحدیث ۶۲۰۰۔۶۲۰۱ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)، (مسند ابی یعلی ج ۴ ص ۳۰۰ رقم الحدیث ۲۴۱۰ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)، (مسند الشافعی ص ۳۶۴۔۳۶۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (شعب الایمان للبیھقی ج ۵ ص ۱۹۰ رقم الحدیث ۶۳۱۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (طبرانی الاوسط ج ۱ ص ۲۰۰ رقم الحدیث ۶۳۸ مطبوعہ دار الحرمین القاھرۃ)

[566] (الاحادیث المختارۃ ج ۱۰ ص ۲۰۰۔۲۰۱ رقم الحدیث ۲۰۶۔۲۰۷ مطبوعہ مکتبۃ النھضۃ الحدیثہ مکہ مکرمۃ)

حدیث نمبر ۲:

امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ لکھتے ہیں:

عبدالرزاق عن الثوری عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی شبیب عن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم البسوا الثیاب البیض فانھا اطیب واطھر وکفنوا فیھاموتاکم۔

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا سفید لباس پہنو کیونکہ یہ زیادہ صاف اور پاکیزہ ہیں اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن دو۔[567]

نیز امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مبارک کو تین سندوں سے بیان کیاہے جس کے شروع کے الفاظ ہیں:

علیکم بھذہ البیاض۔

جس سے اس کا امرِ استحبابی ثابت ہوتا ہے۔[568]

قال الحاکم ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ لان سفیان بن عیینۃ واسماعیل بن علیۃ ارسلاعن ایوب۔ وقال الذھبی فی التلخیص علی شرط البخاری۔

---

567 (مصنف عبدالرزاق ج۳ص ۴۲۹ رقم الحدیث ۶۱۹۹ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)، (شعب الایمان للبیھقی ج ۵ ص ۱۹۰ رقم الحدیث ۶۳۱۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (مسند احمد ج ۵ ص ۱۷ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)، (طبرانی کبیر ج ۷ ص ۱۸۱ رقم الحدیث ۶۷۶۰۔ ۶۷۶۱۔ ۶۷۶۲ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)، (سنن الترمذی باب ماجاء فی لبس البیاض قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابن عباس وابن عمر ج ۵ ص ۱۱۷ رقم الحدیث ۲۸۱۰ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (مسند الطیالسی ص ۱۲۱ رقم الحدیث ۸۹۴ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)

568 (مستدرک للحاکم کتاب اللباس ج ۵ ص ۱۰۹۔ ۱۱۰ رقم الحدیث ۷۵۳۳۔ ۷۵۳۴۔ ۷۵۳۵ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

حدیث نمبر۳:

حضور ﷺ کا سفید کپڑا اوڑھے ہوئے استراحت فرمانا

امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابو معمر حدثنا عبدالوارث عن الحسین عن عبداللہ بن بریدة عن یحیی بن یعمر حدثه ان ابا الاسود الدیلی ان ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعلیه ثوب ابیض وھو نائم۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ص بیان کرتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ سفید کپڑا اوڑھے ہوئے استراحت فرمارہے تھے۔[569]

امام احمد بن عمرو بن الضحاک ابو بکر الشیبانی متوفی ۲۸۷ھ روایت کرتے ہیں:

ان ابا ذر حدثه قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم علیه ثوب ابیض وھو نائم۔

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ سفید کپڑا اوڑھے ہوئے استراحت فرمارہے تھے۔[570]

---

[569] (صحیح البخاری کتاب اللباس باب الثیاب البیض ج۵ ص ۲۱۹۳ رقم الحدیث ۵۴۸۹ مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت)، (المواهب اللدنیۃ علی الشمائل المحمدیۃ للبیجوری ص ۷۴ فاروقی کتب خانہ ملتان)

[570] (السنہ لابن ابی عاصم ج۲ ص ۶۱۵ رقم الحدیث ۱۴۱۰ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

حدیث نمبر ۴:

جبرائیل و میکائیل علیہما السلام کے سفید کپڑے

امام احمد بن عمرو بن الضحاک ابو بکر الشیبانی متوفی ۲۸۷ھ روایت کرتے ہیں:

ثنا ابو بکر ثنا ابو اسامۃ حدثنی مسعر عن سعد بن ابراھیم عن ابیہ عن سعد قال رایت عن یمینی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعن شمالہ رجلین علیھما ثیاب بیاض ما رایتھما قبل ولا بعد یعنی جبریل ومیکائیل۔[571]

حدیث نمبر ۵:

حضور ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ پر دو سفید کپڑے تھے

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

روی ابن ابی شیبۃ وابو یعلی وابن حبان والحاکم بسند صحیح عن طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اقبلنا فی رکب من الربذۃ حتی نزلنا قریباً من المدینۃ ومعنا ظعینۃ لنا فبینما نحن قعود اذ اتانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعلیہ ثوبان ابیضان۔

ترجمہ مختصر: طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ پر دو سفید کپڑے تھے۔[572]

---

[571] (السنہ لابن ابی عاصم ج ۲ ص ۴۶۴ رقم الحدیث ۹۵۷ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

[572] (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۳۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر ٦:

حضور ﷺ نے سفید کپڑوں میں نماز پڑھنے کا امر فرمایا

اسی طرح حضور ﷺ نے سفید کپڑوں میں نماز پڑھنے کا امر فرمایا ہے۔

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا الفضل بن دکین حدثنا ابو بکر الھذلی عن ابی قلابۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم ان من احب ثیابکم الی اللہ البیاض فصلوا فیھا و کفنوا فیھا موتکم۔

ترجمہ: امام ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سفید کپڑے میں ہی نماز ادا کرو اور اسی میں ہی اپنے مردوں کو کفن دو۔[573]

سفید کپڑوں میں عمامہ بھی شامل ہے

اور سفید کپڑوں میں عمامہ بھی شامل ہیں جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ:

جب حضور ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔[574]

اس حدیث مبارکہ کے تحت امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہے کہ اس حدیث مبارکہ میں سیاہ لباس کو مکروہ کہنے والوں کا رد ہے۔

---

[573] (طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۰ مطبوعہ دار صادر بیروت)

[574] (صحیح مسلم باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام ج ۲ ص ۹۹۰ رقم الحدیث ۱۳۵۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

حالانکہ حدیث مبارکہ میں صرف سیاہ عمامے کا ذکر معلوم ہوا کہ سفید کپڑوں میں عمامہ بھی شامل ہیں ملاحظہ فرمائیں:

امام محب الدین ابی جعفر احمد بن عبد اللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں:

عن جابر ص قال دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عام الفتح مکۃ وعلیہ عمامۃ سوداء اخرجہ مسلم والثلاثۃ وابو حاتم وقال ھذا یرد قول من کرہ لبس الاسود۔[575]

جس سے معلوم ہوا کہ سفید عمامہ شریف سب سے افضل ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

مرقاۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۶۹ ج ۳ میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ اور خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم زیادہ احوال میں سفید عمامے شریف باندھتے تھے باقی دوسرے رنگ کبھی کبھی خاص موقعوں پر استعمال فرماتے تھے۔

علامہ یحییٰ بن شرف نووی شافعی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں:

فیہ جواز لباس الثیاب السود وان کان الابیض افضل منہ کما ثبت فی الحدیث الصحیح خیر ثیابکم البیاض واما لباس الخطباء السواد فی حال الخطبۃ فجائز۔[576]

یہی امام یحییٰ بن شرف الدین نووی متوفی ۶۷۶ھ اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

قال الشافعی والاصحاب وافضلھا البیض لحدیث ابن عباس رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم قال البسوا من ثیابکم البیاض فانھا من خیر ثیابکم وکفنوا فیھا موتکم۔ رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح۔

---

[575] (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۰۳ رقم الحدیث ۵۱۰۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

[576] (شرح مسلم نووی ج ۹ ص ۱۳۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

ترجمہ: امام شافعی اور ان کے اصحاب رحمھم اللہ فرماتے ہیں کہ سفید لباس سب سے افضل ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی وجہ سے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث مبارکہ حسن صحیح ہے۔[577]

شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ روایت کرتے ہیں:

پس بر مومناں مخفی نماند کہ لباس آنحضرت سید الانبیاء سند الاصفیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اکثر از پارچہ سفید بود ولباس سفید را بسیار دوست میداشتند چنانچہ در خبر است۔

قال النبیاعلیکم بالبیاض من الثیاب لیلبسھا احیائکم و کفنوا فیھا امواتکم فانھا من خیار ثیابکم۔

ترجمہ: پس مسلمانوں پر مخفی نہ رہے کہ سید الانبیاء وسند الاصفیاء ﷺ کا مبارک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا اور سفید کو بہت پسند فرمایا کرتے چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کپڑوں میں سے سفید کو اختیار کرو تاکہ اسے تمہارے زندہ بھی پہنیں اور اپنے مردوں کو اس میں کفن دو کیونکہ وہ تمہارے کپڑوں میں سے بہترین کپڑے ہیں۔[578]

---

[577] (المجموع شرح المہذب للنووی ج۴ ص ۳۹۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

[578] (کشف الالتباس فی استحباب اللباس فارسی اردو ص ۱۲ مطبوعہ دار احیاء العلوم کراچی)، (رسالہ ضیآء القلوب فی لباس المحبوب مع خلاصۃ الفتاویٰ للشیخ دھلوی ج۳ ص ۱۵۳ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

منصور بن یونس حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

منصور بن یونس بن ادریس البھوتی حنبلی لکھتے ہیں:

ویسن لبس الثیاب البیض لحدیث البسوا من ثیابکم البیض فانها من خیر ثیابکم و کفنوا فیها موتاکم رواه ابو داود وهی ای الثیاب البیض افضل من غیرها۔

ترجمہ: سفید لباس پہننا سنت ہے حدیث مبارکہ کی وجہ سے تمہارا بہترین لباس ہے اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن دو اور دوسرے رنگوں سے افضل ہیں۔[579]

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام محمد بن احمد بن ابی بکر قرطبی متوفی ۶۷۱ھ لکھتے ہیں:

ودلت الایة علی حسن الابیض والاصفر من الالوان لنزول الملائکة بذلک وقد قال ابن عباس من لبس نعلاً اصفر فقیت حاجته وقال البسوا من ثیابکم البیاض فانه من خیر ثیابکم وکفنوا فیه موتاکم العمائم فتیجان العرب ولباسها۔

ترجمہ: سفید اور زرد رنگ کے بہترین رنگ ہونے پر یہ آیت مبارکہ دلالت کرتی ہے اس وجہ سے کہ فرشتے ایسے ہی نازل ہوئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو زرد جوتے پہنے تو اس کی حاجتیں پوری ہوں اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنا کرو کہ یہ بہترین کپڑوں میں سے ہے اور اس میں اپنے مردوں کو کفن دو اور عمامے اہل عرب کی پہچان اور ان کے لباس ہیں۔[580]

---

[579] (کشاف القناع عن متن الاقناع ج ا ص ۲۸۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

[580] (جامع الاحکام الفقهیة للامام القرطبی من تفسیرہ فرید عبدالعزیز الجندی مسالة ۱۹۳۷ ج ۳ ص ۲۸۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

وعليكم بالثياب البيض فالبسوها فانها اطيب و اطهر و كفنوا فيها موتاكم اخرجه احمد واصحاب السنن و الحاكم و صححه و في حديث ابن عباس فانها من خير ثيابكم اخرجه احمدو اصحاب السنن الا النسائي و صححه الترمذي و ابن حبان۔[581]

علامہ عبد الرؤف مناوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں:

وفي شرح الزيلعي يسن لبسه لخبر فيه و كيف ما كان الافضل في ليسها البياض و صحة لبس المصطفٰی للسواد ونزول الملائكة يوم بدر بعمائم صفر لا يعارضه لانه لمقاصد و مصالح اقتضاها خصوص ذلک المقام كما بينه بعض العلماء الاعلام فلاينافي عموم الخبر الصحيح الامر بلبس الابيض و انه خير الالوان في الحياة و الممات۔

ترجمہ: شرح زیلعی میں ہے کہ سیاہ عمامہ کا پہننا سنت ہے اس لئے کہ اس کی حدیث وارد ہوئی ہے اور جو بھی ہو عمامہ میں افضل سفید ہے حضور ﷺ کا سیاہ عمامہ پہننا اور ملائکہ کا بدر کے دن پیلے عمامہ کے ساتھ اترنا اس کے منافی نہیں اس لئے کہ اس وقت کچھ خاص مقاصد اور مصلحتیں رہی ہوں گی جن کی وجہ سے یہ رنگ اختیار کئے گئے جیسا کہ بڑے علماء نے اس کو بیان فرمایا ہے اس لیے صحیح حدیث میں سفید کپڑوں کے پہننے کا جو عام حکم آیا ہے اور یہ کہ سفید رنگ زندگی اور موت دونوں میں بہترین ہے وہ اپنی جگہ عموم کے ساتھ باقی ہے اس طرح کے واقعات اس کے منافی نہیں۔[582]

---

581 (فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۰ ص ۲۸۳ مطبوعہ دار المعرفة بیروت)

582 (جمع الوسائل فی شرح الشمائل وبھامش شرح الشمائل للمناوی ج ۱ ص ۲۰۴ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

نیز علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۳۱ھ اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

والافضل فی لونها البیاض۔

ترجمہ: رنگوں میں سب سے زیادہ افضل سفید رنگ ہے۔[583]

امام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی متوفی ۳۷۵ھ لکھتے ہیں:

ویستحب البیض من الثیاب۔

ترجمہ: لباس میں سفید رنگ پہننا مستحب ہے۔[584]

صریح و صحیح حدیث مبارکہ سے سفید عمامہ کا ثبوت

حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفید عمامہ باندھا

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

امر عبدالرحمن بن عوف ان یتجهز لسریة بعثه علیها فاصبح قد اعتم بعمامته کرابیس سوداء فناداه فادناه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ثم نقضها فعممه بعمامة بیضاء وارسل من خلفه اربع اصابع او نحوها ثم قال هکذا یا بن عوف فاعتم فانه اعرب واحسن الخ۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ ایک دستہ جانے والا ہے اس کے لئے تم تیار ہو جاؤ صبح کو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیار ہو کر

583 (فیض القدیر ج ۱ ص ۶۵۲ مطبوعہ المکتبة التجاریة الکبری مصر)

584 (بستان العارفین ص ۱۴۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

آ گئے سیاہ رنگ کا سوتی عمامہ باندھے ہوئے تھے حضور ﷺ نے ان کو اپنے قریب کیا ان کا عمامہ کھولا اور سفید رنگ کا عمامہ باندھا اور پیچھے چار انگل یا اس کے قریب لٹکایا اور فرمایا ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس طرح عمامہ باندھا کرو یہ واضح اور بہتر ہے۔[585]

اگرچہ کثیر احادیث میں سیاہ عمامہ کا ذکر موجود ہے اور ان کے علاوہ اور رنگوں کا بھی ذکر موجود ہے مگر کسی رنگ کے عمامہ کے لئے حضور ﷺ نے امر نہیں فرمایا لیکن اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سفید رنگ کا عمامہ سب سے افضل ہے اس لئے اس حدیث مبارکہ میں حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے سفید عمامہ باندھا اور امر فرمایا:

هکذا یا ابن عوف فاعتم فانه اعرب و احسن۔

ترجمہ: اس طرح سفید عمامہ باندھا کرو یہ واضح اور بہتر ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا سفید عمامہ

امام ابی الفرج عبد الرحمن بن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

عن القاسم و عن عائشة قالت وثب رسول الله وثبة شديدة فنظرت فاذا رجل معه واقف علی برذون وعليه عمامة بيضاء طرفها بين کتفيه ورسول الله واضع يده علی معرفة برذونه فقلت دحية بن خليفة الکلبی قال ذلک جبريل عليه السلام۔

ترجمہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ نے سخت چھلانگ لگائی میں نے دیکھا تو ایک مرد ان کے ساتھ ہے اپنی سواری پر اور سفید عمامہ باندھے شملہ کاندھوں

---

585 (مسند الشامیین ج ۲ ص ۳۹۰۔۳۹۱ رقم الحدیث ۱۵۵۸ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)، (مستدرک للحاکم قال الحاکم صحیح ووافقہ الذھبی ج ۴ ص ۵۴۰۔ ۵۴۱ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (مجمع الزوائد وقال رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن ج ۵ ص ۱۲۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

کے درمیان لٹکایا ہوا تھا اور آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس سواری کی گردن پر رکھا ہے میں سمجھی یہ دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے حضور ﷺ نے فرمایا یہ جبریل علیہ السلام تھے۔[586]

حضور ﷺ کا سفید جھنڈا

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

امام ابن اسحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے اس لشکر کے مقابلے اور دفاعی جنگ کے لیے مدینے سے اپنے اصحاب کے ساتھ بدر کی طرف روانہ ہوئے تو ماہ رمضان کی چند راتیں گزر چکی تھیں۔ حضور ﷺ نے مدینے میں باقی ماندہ مسلمانوں کو نماز پڑھانے کے لیے ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر فرمایا تھا اور ابو لبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینے کی حفاظت کے لیے راستے سے واپس کر دیا تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے جو علم مصعب ابن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا تھا اس کا رنگ سفید تھا اور دوسرے دو علم جو حضور ﷺ کے آگے آگے تھے ان کا رنگ سیاہ تھا۔ ان میں سے ایک علم حضور ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا تھا اور دوسرا انصار میں سے کسی شخص کے سپرد فرمایا تھا۔

ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ انصار میں سے جس شخص کے پاس یہ دوسرا علم تھا وہ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے لیکن اموی اس شخص کا نام حباب بن منذر بتاتے ہیں۔[587]

---

[586] (صفوۃ الصفوۃ ج ۲ ص ۲۰۔۲۱ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

[587] (البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر غزوۃ بدر العظمی ج ۳ ص مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)

بدر کے دن فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے

امام ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ

امام عبد الملک بن ہشام متوفی ۲۱۳ھ لکھتے ہیں:

قال ابن اسحاق و حدثنی من لا مقسم مولی عبداللہ ابن الحارث عن عبداللہ بن عباس قال سیما الملائکۃ یوم بدر عمائم بیضا قد ارسلوھا علی ظھورھم و یوم حنین عمائم حمراء۔

قال ابن ھشام و حدثنی بعض اھل العلم ان علی بن ابی طالب قال العمائم تیجان العرب و کانت سیما الملائکۃ یوم بدر عمائم بیضا و قد ارخوا علی ظھورھم الا جبریل فانہ کانت علیہ عمامۃ صفراء۔

ترجمہ: علامہ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا جسے میں جھوٹا نہیں سمجھتا۔ اس نے عبد اللہ بن حارث کے آزاد کردہ غلام مقسم سے اور اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا بدر کے دن فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھی جن کے شملے انہوں نے اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے تھے اور حنین کے روز سرخ عمامے (ان کی علامت) تھی۔

علامہ ابن ہشام نے کہا مجھ سے بعض اہل علم نے بیان کیا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عمامے عربوں کے تاج ہیں اور بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جو انہوں نے اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے تھے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام (کے سر) پر زرد عمامہ تھا۔[588]

---

[588] (السیرۃ النبویہ المعروف سیرت ابن ھشام ج۳ ص ۱۸۲ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

حافظ عمادالدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

وقال ابن اسحاق حدثنی من لا اتهم عن مقسم عن ابن عباس قال كانت سيماء الملائكة يوم بدر عمائم بيض قدار خوها على ظهورهم الا جبريل فانه كانت عليه عمامة صفراء۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جو انہوں نے اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے تھے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام (کے سر) پر زرد عمامہ تھا۔[589]

نیز یہی حافظ عمادالدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

وقال ابن اسحاق حدثنی من لا اتهم عن مقسم عن ابن عباس قال كانت سيماء الملائكة يوم بدر عمائم بيض قدار خوها على ظهورهم الا جبريل فانه كانت عليه عمامة صفراء۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جو انہوں نے اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے تھے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام (کے سر) پر زرد عمامہ تھا۔[590]

امام صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروى البيهقي عن ابن عباس قال: كان سيماء الملائكة يوم بدر عمائم بيض قدار سلوها على ظهورهم ويوم خيبر عمائم حمراً۔

---

589 (البداية والنهاية غزوة بدر العظمى ج۳ ص ۲۸۱ مطبوعه مكتبة المعارف بيروت)

590 (السيرة النبوية قتال الملائكة فى بدر ج ۲ ص ۴۷۶ مطبوعه دار الكتاب العربى بيروت)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے اور خیبر کے دن سرخ عمامے تھے۔

...وروی ابن اسحاق حدثنی من لا اتھم عن مقسم مولی عبداللہ بن الحارث عن ابن عباس قال: کان سیما الملائکۃ یوم بدر عمائم بیض قد ارخوھا علی ظھورھم الا جبریل فانہ کانت علیہ عمامۃ صفراء۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جو انہوں نے اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے تھے مگر حضرت جبرئیل (کے سر) پر زرد عمامہ تھا۔[591]

نیز علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابن ابی شیبۃ وابن المنذر عن علیص قال: کان سیما الملائکۃ یوم بدر الصوف الابیض فی نواصی الخیل واذنابھا۔[592]

امام اندلیسی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابی الربیع سلیمان بن موسی الکلاعی الاندلسی متوفی ۶۳۴ھ لکھتے ہیں:

قال ابن عباس ولم تقاتل فی یوم سواہ وکانوا ایکونون فیما سواہ من الایام عددا ومددا لا یضربون وکانت سیماھم یوم بدر عمائم بیضاء قد ارسلوھا فی ظھورھم ویوم حنین عمائم حمرا۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فرشتوں کی نشانی بدر کے دن سفید عمامے تھے کہ شملہ پیچھے لٹکائے ہوئے تھے۔[593]

---

591 (سبل الھدی والرشاد ذکر سیماء الملائکۃ یوم بدر ج ۴ ص ۴۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)
592 (سبل الھدی والرشاد ذکر سیماء الملائکۃ یوم بدر ج ۴ ص ۴۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)
593 (الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ والثلاثۃ الخلفاء غزوۃ بدر الکبری ج ۲ ص ۲۹ مطبوعہ عالم الکتب بیروت)

سید الشہداء امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سفید عمامہ

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

قال النوفلی وحدثنی ابو بشر قال صلیت الغداۃ فی یوم خروج الحسین صاحب فخ المدینۃ فصلی بنا وصعد المنبر وعلیہ قمیص ابیض وعمامۃ بیضاء قد سدلھا من بین یدیہ وسیفہ مسلول قدامہ۔

ترجمہ مختصر: ابو بشر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے سید الشہداء امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفید قمیص اور سفید عمامہ پہنے ہوئے تھے۔[594]

حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنت کے جوانوں کے سردار ہیں

امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمود بن غیلان حدثنا ابو داؤد الحفری عن سفیان عن زید بن ابی زیاد عن بن ابی نعم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ ھذا حدیث حسن صحیح۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔[595]

---

[594] (تاریخ الاسلام الطبقۃ السابعۃ عشرۃ جدید ج ۴ ص ۳۳۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[595] (سنن الترمذی باب مناقب الحسن والحسین علیھما السلام قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح ج ۵ ص ۶۵۶ رقم الحدیث ۳۷۶۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (مسند احمد ج ۳ ص ۳ رقم حدیث ۱۱۰۱۲ مطبوعہ مؤسسۃ قرطبۃ مصر)، (تاریخ بغداد ج ۶ ص ۳۷۲ مطبوعہ دارلکتب العلمیۃ بیروت)، (مسند الحارث زوائد الھیثمی کتاب المناقب باب فضل فاطمۃ بنت رسول اللہ والحسن والحسین ج ۲ ص ۹۰۸ رقم الحدیث ۹۸۹ مطبوعہ مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویۃ المدینۃ المنورۃ)

امام محب الدین ابو العباس احمد بن عبد اللہ متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں:

عن جابر بن عبداللہ قال من سرہ ان ینظر الی رجل من اھل الجنۃ فلینظر الی الحسین بن علی فانی سمعت رسول اللہ قولہ خرجہ ابو حاتم وعنہ قال من احب ان ینظر الی سید شباب اھل الجنۃ فلینظر الی ھذا سمعتہ من رسول اللہ۔[596]

امام عبد الباقی بن قانع ابو الحسین متوفی ۳۵۱ھ روایت کرتے ہیں:

ان حسنا و حسینا سیدا شباب اھل الجنۃ۔[597]

مجھے میرے اہل بیت میں تلاش کرو

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابن عمر قال کان آخر ما تکلم بہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم اخلفونی فی اھل بیتی۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آخری چیز جو حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ مجھے میرے اہل بیت میں تلاش کرو۔[598]

میرے اہل بیت کی مثل حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی سی ہے

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم مثل اھل بیتی مثل سفینۃ نوح من رکب فیھا نجاء و من تخلف عنھا غرق۔

---

596 (ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی ذکر قول رسول اللہ من سرہ ان ینظر الی رجل من اھل الجنۃ فلینظر الی الحسین ص ۱۲۹۔۱۳۰ مطبوعہ دار الکتب المصریۃ)

597 (معجم الصحابۃ ج ۱ ص ۱۴۳ برقم ۱۴۹ مطبوعہ مکتبۃ الغرباء الاثریۃ المدینۃ المنورۃ)، (سیر اعلام النبلاء ذکر حسین بن علی ج ۳ ص ۲۸۲۔۲۸۳ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

598 (طبرانی الاوسط ج ۴ ص ۱۵۷ رقم الحدیث ۳۸۶۰ مطبوعہ مکتبۃ المعارف الریاض)، (مجمع الزوائد و منبع الفوائد ج ۹ ص ۱۶۳ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا میرے اہل بیت کی مثل حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی سی ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔[599]

قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

قال اخبرنا ینعقد بن عیسی قال حدثنی خالد بن ابی بکر قال رأیت علی القاسم بن محمد عمامۃ بیضاء وقد سدل خلفہ منھا اکثر من شبر۔

ترجمہ: حضرت خالد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر سفید عمامہ دیکھا جو ایک بالشت سے زیادہ پیچھے لٹکا ہوا تھا۔[600]

نافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

قال اخبرنا ینعقد بن عیسی قال اخبرنا ابو الغصن انہ رای نافع بن جبیر یلبس قلنسوۃ اسماطا وعمامۃ بیضاء۔

---

599 (طبرانی کبیر ج ۱۲ ص ۳۴ رقم الحدیث ۲۳۸۸_۲۶۳۸_۲۶۳۶ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)، (طبرانی الاوسط ج ۴ ص ۱۰ رقم الحدیث ۳۴۷۸ مطبوعہ مکتبۃ المعارف الریاض)، (طبرانی صغیر ج ۱ ص ۲۴۰ رقم الحدیث ۳۹۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مستدرک للحاکم ج ۳ ص ۱۶۳ رقم الحدیث ۴۷۲۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مسند بزار ج ۹ ص ۳۴۳ رقم الحدیث ۳۹۰۰ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ)، (مسند الفروس ج ۱ ص ۲۳۸ رقم الحدیث ۹۱۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۹ ص ۱۶۸ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال ترجمہ الحسن بن ابی جعفر ج ۲ ص ۳۰۶ برقم ۴۴۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

600 (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۱۹۲ مطبوعہ دار صادر بیروت)

ترجمہ: ابوالغصن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ سفید عمامہ اور بے استر کی ٹوپی پہنتے تھے۔[601]

سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کا سفید عمامہ باندھنا

حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ افضل التابعین اور تقویٰ میں بے مثل تھے۔ اور اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سب سے افضل تابعی ہیں نیز فقہائے سبعہ میں سے ایک ہیں۔

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

قال حدثنا محمد بن هلال انه رأى سعيد بن المسيب يعتم و عليه قلنسوة لطيفة بعمامة بيضاء لها علم احمر يرخيها۔

ترجمہ: محمد بن ہلال رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کو عمامہ باندھے دیکھا ان کے سر پر سفید عمامے کے ساتھ ایک باریک ٹوپی تھی عمامے میں سرخ دھاریں تھیں اور عمامے کو اپنے پیچھے ایک بالشت لٹکاتے تھے۔[602]

خارجہ بن زید رحمۃ اللہ علیہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

قال ورأيت خارجة يعتم بعمامة بيضاء۔

ترجمہ: زید بن سائب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خارجہ بن زید رحمۃ اللہ علیہ کو سفید عمامہ باندھے دیکھا۔[603]

---

601 (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۰۶ مطبوعہ دار صادر بیروت)
602 (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۱۳۸ مطبوعہ دار صادر بیروت)
603 (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۶۲ مطبوعہ دار صادر بیروت)

عکرمہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام حافظ جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی متوفی ۷۴۲ھ روایت کرتے ہیں:

عن عبدالحمید بن بهرام رایت عکرمة ابیض اللحیة علیه عمامة بیضاء طرفها بین کتفیه۔

ترجمہ: عبد الحمید بن بہرام رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ کو دیکھا سفید عمامہ باندھے کاندھوں کے درمیان شملہ لٹکائے ہوئے تھے۔[604]

امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں:

قال محمد بن هلال رأيت علي بن الحسين يعتم بعمامة بيضاء فيرخي عمامته من وراء ظهره۔

ترجمہ: محمد بن ھلال رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا سفید عمامہ باندھے کاندھوں کے درمیان شملہ لٹکائے ہوئے تھے۔[605]

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

وقال مالک بلغنی انه کان یصلی فی الیوم واللیلة الف رکعة۔[606]

---

604 (تهذیب الکمال ج ۲۰ ص ۲۶۹ مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)

605 (مختصر تاریخ دمشق تذکرہ علی بن الحسین رضی اللہ عنہما ج ۵ ص ۳۴۶)

606 (تذکرة الحفاظ ج ۱ ص ۷۵ برقم ۷۱ مطبوعہ دار الصمیعی الریاض)، (صفوة الصفوة لابن جوزی ج ۲ ص ۱۰۰ مطبوعہ دار المعرفة بیروت)

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

قال الزهری مارایت احدا کان افقه من علی بن الحسین۔[607]

امام ابی الفرج عبد الرحمن علی بن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

توفی بالمدینة سنة اربع وتسعین وقیل ثنتین وتسعین ودفن بالبقیع وهو ابن ثمان وخمسین سنة رضی اللہ تعالیٰ عنه۔[608]

امام المحدثین امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

الشعبی عامر بن شراحیل... الامام علامه العصر... قلت رای علیا رضی اللہ تعالیٰ عنه وصلی خلفه وسمع من عدة من کبراء الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنه ... عن منصور بن عبدالرحمن عن الشعبی قال ادرکت خمس مائة من اصحاب النبی ا... مات الشعبی سنة اربع ومائة۔

ترجمہ: امام شعبی عامر بن شراحیل الامام علامہ العصر تھے۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

میں نے حضرت امام الاولیاء علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا تھا اور ان کے پیچھے نماز پڑھی اور کہا صحابہ سے حدیثیں سنی ہیں اور شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے پانچ سو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پائے ہیں اور ۱۰۴ھ میں شعبہ کی وفات ہوئی ہے۔[609]

---

607 (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۷۵ برقم ۷۱ مطبوعہ دار الصمیعی الریاض)، (صفوۃ الصفوۃ لابن جوزی ج ۲ ص ۹۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

608 (صفوۃ الصفوۃ لابن جوزی ج ۲ ص ۱۰۲ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

609 (سیر اعلام النبلاء ترجمۃ امام شعبی ج ۴ ص ۲۹۴ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

امام ابو حاتم متوفی ۳۲۷ھ لکھتے ہیں:

ناعبدالرحمن قال سئل ابو زرعة عن الشعبی فقال کوفی ثقة۔[610]

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا الحسن بن صالح عن ابیه قال رایت علی الشعبی عمامة بیضاء قد اخری طرفها ولم یرسله۔

ترجمہ: حسن بن صالح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کو سفید عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔[611]

سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا اسماعیل بن عبدالملک قال رایت علی سعید بن جبیر عمامة بیضاء۔

ترجمہ: اسماعیل بن عبد الملک روایت کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کو سفید عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔[612]

امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

ثنا ابو خلدة قال رایت ابن سیرین بعمامة بیضاء لاطیة قد ارخی ذوابئها من خلفه۔

---

[610] (الجرح والتعدیل ج ۶ ص ۳۲۲ برقم ۱۸۰۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)
[611] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۹ رقم الحدیث ۲۴۹۷۲ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)
[612] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۹ رقم الحدیث ۲۴۹۷۳ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

ترجمہ: ابو خلدہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا سفید عمامہ باندھے کاندھوں کے درمیان شملہ لٹکائے ہوئے تھے۔[613]

علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

ابن سیرین انصاری مولاھم ابوبکر البصری التابعی الامام فی التفسیر و الحدیث و الفقه وعبر الرؤیا و المقدم فی الزھد و الورع۔[614]

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

الامام شیخ الاسلام۔[615]

امام مورق عجلی فرماتے ہیں:

ما رایت رجلا افقه فی ورعه ولا اورع فی فقهه من محمد بن سیرین۔

ترجمہ: میں نے محمد بن سیرین سے بڑھ کر کوئی متقی اور فقیہ نہیں دیکھا۔[616]

محمد قاسم دلاوری امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی مسلم الثبوت ثقاہت

شیخ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ امام ربانی محمد بن سیرین کامل العلم، ثقہ، پہاڑ کی چٹان سے زیادہ مضبوط، علامہ تعبیر، مملکت ورع و تقویٰ کے سرتاج اور امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی زیادہ ثابت قدم اور مستقل مزاج تھے۔ مورق عجلی کا بیان ہے کہ میں نے کسی شخص کو محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر ورع میں افقہ اور فقہ میں محتاط نہیں دیکھا۔ ابو قلابہ کہا کرتے تھے کہ بھلا کس

---

613 (تاریخ الاسلام الطبقۃ الحادیۃ عشرۃ جدید ج۳ ص ۳۴۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

614 (تہذیب الاسماء ج ا ص ۹۹ برقم ۱۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

615 (سیر اعلام النبلاء ج۴ ص ۶۰۶ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

616 (تہذیب الاسماء ج ا ص ۱۰۰ برقم ۱۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

شخص کو اس کام کی صلاحیت ہے جو ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ میں مودع ہے۔ وہ تو تلوار کی دھار پر قدم رکھنے والے بزرگ ہیں۔ شعبی کہا کرتے تھے کہ تم لوگ محمد بن سیرین کی صحبت اختیار کرو۔ ابن عون کا بیان ہے کہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی روایت بالمعنی نہیں کرتے تھے۔ بلکہ حرف بحرف ضبط کرنے کا اہتمام کرتے تھے۔ اور جب ہشام بن حسان رحمۃ اللہ علیہ آپ سے کوئی حدیث نقل کرتے تھے تو کہا کرتے تھے کہ مجھ سے ایسے بزرگ نے اس حدیث کی روایت کی ہے جسے میں نے اپنی عمر میں سب سے زیادہ صادق البیان پایا ہے۔

عجلی کا بیان ہے کہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ تابعی ثقہ ہیں۔ آپ نے شریح اور عبیدہ صکی سب سے زیادہ روایتیں نقل کی ہیں اور ان کوفیوں میں تربیت پائی ہے جو عبداللہ بن مسعود صکے شاگرد تھے۔ ابن سعد نے لکھاہے کہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ ثقہ، عالی قدر رفیع المنزلت اور جلیل القدر امام تھے۔ ابن المدینی کا قول ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد چھ ہیں۔ ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ، ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ، اعرجؒ ابوصالحہ، ابن سیرین اور طاؤس، ابوقلابہ کا قول ہے کہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کو جس حیثیت سے بھی جانچو انہیں ہر حالت میں سب سے زیادہ مستقیم الاحوال، متقی اور نفس پر قابو رکھنے والا پاؤ گے۔ اور ابن عون کا بیان ہے کہ میں نے ان حضرات کی مانند دنیا میں کسی کو نہیں پایا۔ عراق میں ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ، حجاز میں محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ، اور شام میں رجاء بن حبوہ رحمۃ اللہ علیہ اور پھر ان تینوں میں ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بالکل بے عدیل تھے۔ عثمان تیمی کا قول ہے کہ بصرہ میں محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر اعلم بالقضاء کوئی نہیں گزرا۔[617]

---

617 (مقدمہ تعبیر الرؤیا اردو ص ٣٦ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور)

محمد تقی عثمانی لکھتے ہیں:

حضرت سیرینؒ کی اولاد میں چھ افراد محمد، معبد، انس، یحیی، حفصہ اور کریمہ معروف ہیں، اور چھ کے چھ حدیث کے ثقہ راوی ہیں، ان میں سب سے زیادہ مشہور اور جلیل القدر صاحبزادے حضرت محمد بن سیرینؒ ہیں جن کے عجیب وغریب حالات مستقل تصنیف چاہتے ہیں، آپ کا ورع و تقوی ضرب المثل ہے۔

نیز دوسری جگہ لکھتے ہیں:

بہر حال! حضرت محمد بن سیرین مسلّم طور پر تفسیر، حدیث اور فقہ کے امام ہیں۔[618]

محمد عبد الرحمن مظاہری لکھتے ہیں:

امام محمد بن سیرین کے فضل و کمال کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ طویل مدّت سر تاج تابعین حضرت حسن بصریؒ کی صحبت میں رہے ہیں۔ ان جیسے بزرگوں کے فیض صحبت نے امام ابن سیرین کو پیکر علم و عمل بنادیا۔

علامہ ابن سعد لکھتے ہیں کہ ابن سیرینؒ بلند و بالا فقیہ و امام، ثقہ، کثیر العلم، امام تفسیر، زہد و تقویٰ کے عظیم مینار تھے۔

علامہ ذہبیؒ بھی ایسے ہی لکھتے ہیں کہ وہ جملہ علوم میں یکساں کمال رکھتے تھے۔

علامہ نوویؒ لکھتے ہیں ابن سیرینؒ علم تفسیر و حدیث و فقہ کے علاوہ تعبیر خواب کے امام سمجھے جاتے ہیں۔

علامہ ابن حجر بھی انھیں "ام الحدیث" کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔[619]

---

618 (علوم القرآن ص ۴۷۳۔۴۷۴ مطبوعہ مکتبہ دار العلوم کراچی

619 (اکیس جلیل القدر تابعین کرام ص ۲۱۲۔۲۱۳ مطبوعہ ادارہ اسلامیات انار کلی لاھور)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

قال الحافظ ابو الخیر السخاوی رحمہ اللہ تعالی فی فتاویہ رایت من نسب لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان عمامۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم فی السفر کانت بیضاء وفی الحضر کانت سوداء و کل منہا سبعۃ اذرع و ھذا شئ ما علمناہ انتھی۔

ترجمہ: امام حافظ ابو الخیر سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں کہ میں نے وہ روایت دیکھی جو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے منسوب ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عمامہ شریف سفر میں سفید اور گھر میں سیاہ ہوتا تھا۔[620]

مفتی ظفر الدین دیوبندی لکھتے ہیں:

وقال الطحاوی فی فتاواہ رایت ما نسب لعائشۃ ان عمامۃ فی السفر بیضاء وفی الحضر سوداء و کل منہا سبعۃ اذرع۔

ترجمہ: امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں کہ میں نے وہ روایت دیکھی جو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے منسوب ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عمامہ شریف سفر میں سفید اور گھر میں سیاہ ہوتا تھا۔[621]

محدثین فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ثابت نہیں یعنی موضوع ہے۔

سبز رنگ کا عمامہ شریف سبز لباس پہننا سنت اور جنتیوں کا لباس ہے

سبز لباس پہننا سنت ہے اور یہ جنتیوں کا لباس ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ویلبسون ثیاباً خضراً من سندس و استبرق۔

---

620 (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص۲۷۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

621 (فتاویٰ دار العلوم دیوبندی ج۴ ص۹۵)

ترجمہ: اور سبز کپڑے کریب اور قناویز کے پہنیں گے۔[622]

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

علیھم ثیاب سندس خضر و استبرق۔

ترجمہ: ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے اور قناویز۔[623]

ابن بطال مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام ابوالحسن علی بن خلف العربی المالکی متوفی ۴۴۹ھ لکھتے ہیں:

ما نصه الثیاب الخضر من لباس اھل الجنة قال تعالی و یلبسون ثیاباً خضراً من سندس واستبرق۔[624]

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول

حافظ عمادالدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ لکھتے ہیں:

ای لباس اھل الجنة۔[625]

شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں:

وآن از ثیاب جنت است۔[626]

---

622 (تفسیر نور العرفان سورۃ الکہف آیت نمبر ۳۱ ص ۳۵۷ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

623 (تفسیر نور العرفان سورۃ الدھر آیت نمبر ۲۱ ص ۶۹۲ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

624 (شرح صحیح البخاری لابن بطال ج ۹ ص ۱۰۲)

625 (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۴۵۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

626 (اشعتہ اللمعات فارسی کتاب اللباس ج ۳ ص ۵۷۱ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور)

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی متوفی ٦٦٨ھ لکھتے ہیں:

وخص الاخضر لانہ الموافق للبصر لان البیاض یبدد النظر ویولم والسواد یورم والخضرۃ لون بین السواد والبیاض وتلک تجمع الشعاع۔

ترجمہ: سبز رنگ کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ بصارت کے لیے موزوں اور اس کے لیے موافق و ساز گار ہے کیونکہ سفید رنگ نظر کو متفرق و منتشر کرنے والا اور تکلیف والم دینے والا ہوتا ہے اور سیاہ رنگ غصہ پیدا کرتا ہے اور سبز رنگ سیاہ اور سفید دونوں رنگوں کی درمیانی اور اعتدالی کیفیت کا حامل رنگ ہے جس پر نظر ٹھہرتی ہے اور انتشار بصر کا موجب نہیں بنتا (اس لیے اس معتدل رنگ کو جنتیوں کے لباس کے لیے خاص کیا گیا ہے)۔[627]

علامہ بیجوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام الشیخ ابراہیم البیجوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

واللباس الاخضر ھو لباس اھل الجنۃ کما فی جز ویدل علیہ قولہ تعالیٰ ویلبسون ثیاباً خضراً۔[628]

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں:

ویدل علی استحباب لبس الاخضر لانہ لباس اھل الجنۃ وھو ایضا من انفع الالوان للابصار ومن اجملھا فی اعین الناظرین۔

---

[627] (التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ ج ٢ ص ٢٨ ٤ مطبوعہ سعیدیہ کتب خانہ صدف پلازہ محلہ جنگی پشاور)، (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ج ١٠ ص ٣٩٧ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

[628] (المواھب اللدنیۃ علی الشمائل المحمدیۃ للبیجوری ص ٥٧ فاروقی کتب خانہ ملتان)

ترجمہ: یہ سبز لباس کے استحباب پر دلیل ہے کیونکہ یہ جنتیوں کا لباس ہے اور آنکھوں کے لئے مفید رنگ ہے اور لوگوں کی نظر میں خوبصورت رنگ ہے۔[629]

حدیث نمبر ا:

ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان کہ میں نے دو سبز چادریں پہنے ہوئے دیکھا

امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبدالرحمن بن مهدی حدثنا عبيد الله بن اياط بن لقيط عن ابيه عن ابی رمثة قال رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم وعليه بردان اخضران۔ قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن غريب۔

ترجمہ: حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو سبز چادریں پہنے ہوئے دیکھا۔[630]

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن ابی رمثة قال رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم وعليه بردان اخضران۔

---

[629] (نیل الاوطار ج ۲ ص ۹۵ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

[630] (سنن الترمذی باب ماجاء فی الثوب الاخضر ج ۵ ص ۱۱۹ رقم الحدیث ۲۸۱۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (مستدرک للحاکم ج ۲ ص ۶۶۲ رقم الحدیث ۴۲۰۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۰۲ رقم الحدیث ۵۱۰۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (شرح السنۃ ج ۶ ص ۱۵۹ رقم الحدیث ۲۹۸۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۴ ص ۱۳۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۳۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (الفتح الربانی مع شرحہ بلوغ الامانی ج ۱۷ ص ۲۴۲ مطبوعہ مصر)، (شرح الطیبی علی مشکاۃ المصابیح المسمی الکاشف عن حقائق السنن ج ۸ ص ۲۲۴ مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ کراچی)، (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۳۱۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: حضرت ابی رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو سبز چادریں اوڑھے دیکھا۔[631]

یہ حدیث مبارکہ صحیح ہے۔

امام یحییٰ بن شرف الدین نووی متوفی ٦٧٦ھ لکھتے ہیں:

رواہ ابو داود والترمذی باسناد صحیح۔

ترجمہ: اس حدیث مبارکہ کو امام ابو داؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔[632]

الفتح الربانی شرح بلوغ الامانی

الفتح الربانی مع شرحہ بلوغ الامانی میں ہے:

ویدل علی استحباب لبس الاخضر لانہ لباس اھل الجنۃ وھو ایضاً من انفع الالوان للابصار ومن اجملھا فی اعین الناظرین۔

ترجمہ: یہ سبز لباس کے استحباب پر دلیل ہے کیونکہ یہ جنتیوں کا لباس ہے اور آنکھوں کے لئے مفید رنگ ہے اور لوگوں کی نظر میں خوبصورت رنگ ہے۔[633]

---

[631] (طبقات الکبری ابن سعد ج ۱ ص ۳۵۳ مطبوعہ دار صادر بیروت)

[632] (المجموع شرح المہذب للنووی ج ۴ ص ۳۹۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

[633] (الفتح الربانی مع شرحہ بلوغ الامانی ج ۱۷ ص ۲۴۲ مطبوعہ مصر)

حدیث نمبر ۲:

سبز رنگ کو دیکھنے سے نظر میں اضافہ ہوتا ہے

امام محمد بن سلامۃ بن جعفر القضاعی متوفی ۴۵۴ھ لکھتے ہیں:

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم النظر الی الخضرۃ یزید فی البصر۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ سبز رنگ کو دیکھنے سے نظر میں اضافہ ہوتا ہے۔[634]

حدیث نمبر ۳:

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا سبز چادر کو بغل کے نیچے سے اوڑھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کرنا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا مؤمل بن اسماعیل اخبرنا سفیان عن بن جریج عن عطاء او غیرہ عن یعلی عن ابیہ قال رایت النبی ایطوف بالبیت مضطبعا ببرد اخضر الصوف۔

ترجمہ: حضرت یعلی اپنے والد سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے سبز چادر کو بغل کے نیچے سے اوڑھے ہوئے دیکھا۔[635]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابو داود عن یعلی بن امیۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم یطوف بالبیت مضطبعا ببرد اخضر۔

---

634 (مسند الشھاب ج ۱ ص ۱۹۳ رقم الحدیث ۲۸۹ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

635 (طبقات الکبریٰ ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۳ مطبوعہ دار صادر بیروت)، (زاد المعاد فصل فی ملابسہ ا ج ۱ ص ۱۴۵ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (اخلاق النبی او آدابہ ج ۲ ص ۱۸۴ رقم الحدیث ۲۹۹ مطبوعہ دار المسلم الریاض)

ترجمہ: امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ یعلی بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سبز چادر میں طواف کرتے ہوئے دیکھا۔[636]

حدیث نمبر ۴:

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تشریف لائے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر دو سبز چادریں تھیں

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی النسائی عن ابی راشد قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعلیہ ثوبان اخضران۔

ترجمہ: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ابوراشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تشریف لائے آپ پر دو سبز چادریں تھیں۔[637]

حدیث نمبر ۵:

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سبز رنگ بہت ہی زیادہ پسند تھا

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا موسی بن ھارون ثنا ابراھیم بن المنذر الحزامی نا ینعقد ابن عیسی ثنا سعید بن بشیر عن قتادۃ عن انس قال کان احب الالوان الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم الخضرۃ۔

---

636 (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۳۱۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

637 (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۳۱۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سبز رنگ بہت ہی زیادہ پسند تھا۔[638]

اس حدیث مبارکہ کے رجال ثقہ ہیں

امام علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں:

وعن یروی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان یحب الخضرۃ او قال کان احب الالوان الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط ورجال الطبرانی ثقات۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سبز رنگ بہت ہی زیادہ پسند تھا۔

اس حدیث مبارکہ کو امام بزار رحمۃ اللہ علیہ نے اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں روایت کیا ہے اور طبرانی اوسط کے رجال ثقہ ہیں۔[639]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

فقال انس کنا نتحدث ان احب الالوان الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم الخضرۃ۔

---

638 (طبرانی الاوسط ج ۸ ص ۱۸ رقم الحدیث ۸۰۲۷ مطبوعہ دار الحرمین القاھرۃ)، (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۰۲ رقم الحدیث ۵۱۰۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۴ ص ۱۳۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۳۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ج ۳ ص ۳۲۵ برقم ۸۷۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (اتحاف سادۃ المتقین باب آداب المعیشۃ واخلاق النبوۃ ج ۸ ص ۲۵۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۳۱۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

639 (مجمع الزوائد ج ۵ ص ۱۲۹ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم لوگ آپس میں باتیں کرتے تھے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ پسندیدہ رنگ سبز رنگ ہوتا تھا۔[640]

حدیث نمبر ۶:

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سبز رنگ کو دیکھنا اور سرخ کبوتر کو دیکھنا پسند فرماتے تھے

امام محب الدین ابی جعفر احمد بن عبد اللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں:

وعن عائشة رضی اللہ عنها ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان یعجبه النظر الی الخضرة والی الحمام الاحمر اخرجهما ابو نعیم۔

ترجمہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سبز رنگ کو دیکھنا اور سرخ کبوتر کو دیکھنا پسند فرماتے تھے۔[641]

حدیث نمبر ۷:

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وفد کے آنے کے وقت سبز کپڑے پہنتے تھے

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابن سعد عن عروة ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان له ثوب اخضر یلبسه للوفود۔

ترجمہ: امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وفد کے آنے کے وقت سبز کپڑے پہنتے تھے۔[642]

---

640 (شعب الایمان ج۵ ص ۱۹۳ رقم الحدیث ۶۳۲۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)
641 (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج۳ ص ۱۰۳ رقم الحدیث ۵۱۰۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)
642 (سبل الهدیٰ والرشاد ج۷ ص ۳۱۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر ۸:

جبریل علیہ السلام کا سبز جھنڈا

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

فاذا کان لیلۃ القدر امر اللہ تعالی جبریل فیھبط فی کبکبۃ من الملائکۃ الی الارض ومعہ لواء اخضر فیرکزہ علی ظھر الکعبۃ۔

ترجمہ: لیلۃ القدر میں اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام سے فرمائے گا تو وہ فرشتوں کی جماعت کے ساتھ زمین پر آئیں گے اور اس کے ساتھ سبز جھنڈا ہو گا جس کو کعبہ کی چھت پر گاڑیں گے۔[643]

حدیث نمبر ۷:

سبز عمامہ پہننا مہاجرین اولین کی سنت ہے

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا جریر بن حازم عن یعلی بن حکیم عن سلیمان بن ابی عبداللہ قال ادرکت المھاجرین الاولین یعتمون بعمائم کرابیس سود وبیض وحمر وخضر وصفر یضع احدھما یباع علی راسہ ویضع القلنسوۃ فوقھا ثم یدیر یباع ھکذا یعنی علی کورہ لا یخرجھا من تحت ذقنہ۔

ترجمہ: حضرت سلیمان بن ابی عبد اللہ ص بیان کرتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین کو دیکھا ہے کہ وہ سیاہ، سفید، سرخ، سبز یا زرد رنگ کے کھردرے کپڑوں کے عمامے باندھتے تھے ان میں سے

---

643 (جامع الاحادیث الکبیر ج ۲۰ ص ۱۴۹ رقم الحدیث ۱۶۰۴۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

کوئی عمامہ اپنے سر پر رکھتا اور اس کے اوپر ٹوپی رکھتا ٹوپی کے گرد اس طرح عمامہ کو لپیٹ دیتے تھے۔[644]

یہ روایت سنداً صحیح ہے

یہ روایت سنداً صحیح ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

پہلا راوی امام ابن ابی شیبہ

امام ذھبی علیہ الرحمہ امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

الحافظ الکبیر الحجۃ ابو بکر حدث عنہ احمد بن حنبل و البخاری و ابو القاسم البغوی و الناس و وثقہ الجماعۃ۔

ترجمہ: آپ حافظ کبیر اور حجت ہیں۔ امام بخاری اور احمد بن حنبل کے استاد ہیں اور محدثین کی ایک پوری جماعت نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔[645]

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقال احمد: صدوق۔

امام احمد نے فرمایا ابو بکر بن ابی شیبہ صدوق ہے یعنی سچا ہے۔

وقال العجلی: ثقۃ و کان حافظا للحدیث۔

امام عجلی نے کہا آپ ثقہ ہیں اور آپ حدیث کے حافظ ہیں۔

وقال ابو حاتم و ابن خراش: ثقۃ۔

امام ابو حاتم اور امام ابن خراش نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔

---

644 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۸۱ رقم الحدیث ۲۴۹۸۷ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

645 (میزان الاعتدال ج ۲ ص ۳۷۷ برقم ۴۹۳۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام ابن معین نے کہا:

ابو بکر عندنا صدوق۔

ترجمہ: کہ ہمارے نزدیک ابو بکر سچے راوی ہیں۔

امام ابن حبان نے آپ کو ثقات میں داخل کیا ہے۔ امام ابن قانع نے کہا آپ ثقہ ثبت ہیں۔

آخر میں حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے آپ سے تیس حدیثیں روایت کی ہیں جبکہ امام مسلم علیہ الرحمۃ نے ایک ہزار پانچ سو چالیس احادیث آپ سے روایت کی ہیں۔[646]

دوسرا راوی سلیمان بن حرب

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

وقال یعقوب بن شیبۃ ثنا سلیمان بن حرب و کان ثقۃ ثبتا صاحب حفظ و قال النسائی ثقۃ مامون وقال بن خراش کان ثقۃ قال البخاری قال سلیمان بن حرب و لدت سنۃ و قال حنبل بن اسحاق مات سنۃ اربع و عشرین و مائتین و قال بن سعد کان ثقۃ کثیر الحدیث۔۔۔۔

قلت و ذکرہ بن حبان فی الثقات وقال بن قانع ثقۃ مامون و قال صاحب الزھرۃ روی عنہ البخاری مائۃ و سبعۃ وعشرین حدیثا وقال بن عدی کان یغسل الموتی و کان خیرا فاضلاً۔[647]

تیسرا راوی جریر بن حازم

یہ صحاح ستہ کے راوی ہیں۔

---

646 (تہذیب التہذیب ج۳ص ۲۵۲۔۲۵۳ برقم ۹۴۰۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

647 (تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۵۸ برقم ۳۱۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (تقریب التہذیب ص ۲۵۰ برقم ۲۵۴۵ مطبوعہ دار الرشید سوریا)، (التاریخ الکبیر للبخاری ج۴ ص ۸ برقم ۱۷۸۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

وقال العجلی بصری ثقة وقال النسائی لیس به باس وقال ابو حاتم صدوق صالح وقال بن عدی وقد حدث عنه ایوب السختیانی و اللیث بن سعد وله احادیث کثیرة عن مشائخه وهو مستقیم الحدیث۔ [648]

چوتھا راوی یعلی بن حکیم

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

قال احمد و ابن معین و ابو زرعة و النسائی ثقة وقال ابو حاتم لا باس به وقال یعقوب بن سفیان مستقیم الحدیث وقال بن خراش کان صدوقاً وذکره بن حبان فی الثقات۔ [649]

پانچواں راوی سلیمان بن ابی عبد اللہ

امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ لکھتے ہیں:

سلیمان بن ابی عبداللہ ادرک المهاجرین سمع منه یعلی بن حکیم عن ابی هریرة وسعد۔ [650]

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

سلیمان بن ابی عبداللہ مقبول من الثالثة۔ [651]

---

648 (تهذیب التهذیب ج ۲ ص ۱۲ برقم ۱۱۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

649 (تهذیب التهذیب ج ۱۱ ص ۳۵۲ برقم ۶۷۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

650 (التاریخ الکبیر للبخاری ج ۴ ص ۲۳ برقم ۱۸۳۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

651 (تقریب التهذیب ص ۲۵۰ برقم ۲۵۴۵ مطبوعہ دار الرشید سوریا)،(الثقات ج ۴ ص ۳۱۴ برقم ۳۰۷۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام عبدالرحمن بن ابی حاتم متوفی ۳۲۷ھ لکھتے ہیں:

سلیمان بن ابی عبداللہ روی عن سعد وصہیب و ابی ہریرة وادرک المهاجرین والانصار روی عنه یعلی بن حکیم سمعت ابی یقول ذلک حدثنا عبدالرحمن قال سئل ابی عن سلیمان بن ابی عبدالله هذا فقال لیس بالمشهور فیعتبر بحدیثه۔[652]

ان کے علاوہ امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو روایت کیا ہے۔

امام اسحاق بن ابراہیم راھویہ متوفی ۲۳۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا وهب بن جریر حدثنی ابی عن یعلی بن حکیم عن سلیمان بن ابی عبدالله قال ثم ادرکت المهاجرین یعتمون بعمائم کرابیس حمر و سود و خضر و صفر یضع احدهم طرف یباع علی راسه ثم یضع القلنسوة علیها ثم یدیرونها علی رؤوسهم ولا یدخلونها تحت اذقانهم قال اسحاق قال النضر و ذکر حدیث الزبیر انه کان معمما یوم بدر بعمامة صفراء فنزلت الملائکة وعلیهم عمائم بنو قال النضر لا یعرف الاعتجاز الا ان یلف بها علی راسه ولا یدخلها تحت ذقنه۔[653]

ابو عبداللہ عبد البصیر خراسانی دیوبندی کی خیانت

دیوبندیوں کے دلوں میں دعوت اسلامی سے اتنا بغض و عناد ہے کہ انہوں نے صرف دعوت اسلامی سے بغض و عناد کی وجہ سے احادیث کی کتب میں خیانتیں شروع کر دی ہیں یہ روایت جس میں ہے کہ حضرت سلیمان بن ابی عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین کو دیکھا ہے کہ وہ سیاہ، سفید، سرخ، سبز یا زرد رنگ کے کھردرے کپڑوں کے عمامے باندھتے تھے یہ امیر اہل سنت مولانا الیاس قادری مد ظلہ العالی کی کتاب میں تو نہیں اور نہ ہی انہوں نے اس روایت کو

---

652 (الجرح والتعدیل ج۴ ص۱۲۷ برقم ۵۴۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

653 (مسند اسحاق بن راھویہ ج۳ ص۸۸۲۔۸۸۳ رقم الحدیث ۱۵۵۶ مطبوعہ مکتبۃ الایمان المدینۃ المنورۃ)

اپنی طرف سے بنایا ہے یہ روایت تو حدیث کی مشہور کتاب مصنف ابن ابی شیبہ اور مسند اسحاق بن راہویہ میں ہے لیکن ابو عبداللہ عبد البصیر خراسانی دیوبندی کو چین نہیں آیا اس لئے انہوں نے اس روایت کو پورے سند کے ساتھ لکھا لیکن حدیث میں وخضر کے لفظ کو کوے کا شوربا سمجھ کر ہضم کر گئے تف ہے اس خیانت پر۔

ملاحظہ فرمائیں ابو عبداللہ عبد البصیر خراسانی دیوبندی کی کتاب "شآبیب الغمامة فی تحقیق مسئلة العمامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۵ مطبوعہ دار البصائر الاسلامیة للنشر والتوزیع خراسان ایران الطبعة الثالثة ذی الحجة ۱۴۲۴ھ" اور اس کتاب پر مستند علمائے دیوبند کی تقاریظ بھی موجود ہیں جن میں بنوری ٹاؤن کے مفتی نظام الدین شامزئی بھی شامل ہیں۔

پہلے حدیث کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں اس کے بعد دیوبندی مولوی کی چوری ملاحظہ فرمائیں:

مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

قال ادرکت المهاجرین الاولین یعتمون بعمائم کرابیس سود وبیض وحمر وخضر وصفر۔

ترجمہ: میں نے مہاجرین اولین کو دیکھا ہے کہ وہ سیاہ، سفید، سرخ، سبز یا زرد رنگ کے کھردرے کپڑوں کے عمامے باندھتے تھے۔[654]

مسند اسحاق بن راہویہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

قال ادرکت المهاجرین یعتمون بعمائم کرابیس حمر وسود وخضر وصفر۔[655]

قائین حضرات آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حدیث مبارکہ میں وخضر کے الفاظ موجود ہے لیکن جب دیوبندی مولوی اس کو نقل کرتا ہے تو سبز عمامہ کے دشمنی میں اس کو چوری کرلیتا ہے۔

---

654 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۸۱ رقم الحدیث ۲۴۹۸۷ مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

655 (مسند اسحاق بن راھویہ ج ۳ ص ۸۸۲۔۸۸۳ رقم الحدیث ۱۵۵۶ مطبوعہ مکتبة الایمان المدینة المنورة)

عبد اللہ عبد البصیر خراسانی دیوبندی لکھتے ہیں:

ما اخرجه ابن ابی شیبة قال حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا جریر بن حازم عن یعلی بن حکیم عن سلیمان بن ابی عبداللہ قال ادرکت المهاجرین الاولین یعتمون بعمائم کرابیس سود و بیض و حمر و صفر یضع احدهما یباع علی راسه ویضع القلنسوة فوقها ثم یدیر یباع هکذا یعنی علی کوره لا یخرجها من تحت ذقنه۔[656]

اگر کوئی کہے کہ یہ کمپوزنگ کی غلطی ہے تو یہ بھی غلط ہے اس لئے کہ دوسری مرتبہ یہی چوری پھر کرتا ہے۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

وایضاً ما ذکرنا مما عند ابن ابی شیبة من طریق سلیمان بن ابی عبداللہ قال ادرکت المهاجرین الاولین یعتمون بعمائم کرابیس سود وبیض وحمر وصفر یضع احدهما یباع علی راسه ویضع القلنسوة فوقها ثم یدیر یباع هکذا یعنی علی کوره لا یخرجها من تحت ذقنه۔[657]

ان کے علاوہ دیوبندیوں اور وہابیوں کی چوریوں کی تفصیل فقیر ناچیز کی کتاب "چوری پر چوری" مکتبہ غوثیہ پرانی سبزی منڈی کراچی میں ملاحظہ فرمائیں۔

---

656 (شآبیب الغمامة فی تحقیق مسئلة العمامة الباب الثانی فی بیان بعض آداب العمامة فصل فی کیفیة لبسها ص ۲۴۔۲۵ مطبوعه دار البصائر الاسلامیة للنشر والتوزیع خراسان ایران الطبعة الثالثة ذی الحجة ۱۴۲۴ھ)

657 (شآبیب الغمامة فی تحقیق مسئلة العمامة فصل فی ذکر اللون الابیض ص ۵۷ مطبوعه دار البصائر الاسلامیة للنشر والتوزیع خراسان ایران الطبعة الثالثة ذی الحجة ۱۴۲۴ھ)

حدیث نمبر ۸:

مجھے میرا رب سبز جوڑا پہنائے گا

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا یزید بن عبد ربہ قال حدثنی محمد بن حرب قال حدثنی الزبیدی عن الزھری عن عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک عن کعب بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قال یبعث الناس یوم القیامۃ فاکون انا وامتی علی تل ویکسونی ربی تبارک وتعالی حلۃ خضراء ثم یوذن لی فاقول ماشاء اللہ ان اقول فذاک المقام المحمود۔

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن لوگ اٹھائے جائیں گے مجھے میرا رب سبز جوڑا پہنائے گا پھر مجھے شفاعت کی اجازت ہو گی یہ مقام محمود ہے۔[658]

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گھاس سے زیادہ سبز قمیص

امام محمد بن سعد بصری متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

یناق بن سلمان بیان کرتے ہیں:

قال اعزب ھلم الی قمیصی قال فلبسہ وانہ لاخضر من الاشنان۔

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (یناق بن سلمان) فرمایا کہ جاؤ میرے پاس میرا قمیص لاؤ۔ پھر اسے انہوں نے پہن لیا جو گھاس سے زیادہ سبز تھا۔[659]

---

658 (مسند احمد ج۳ ص ۴۵۶ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)

659 (طبقات الکبریٰ لابن سعد ج۳ ص ۳۳۰ مطبوعہ دار صادر بیروت)

علامہ عبد الرحمن ابن جوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

عن ابن عون قال انبئت ان عمر اصیب و علیه ازار اخضر۔[660]

جنت میں شہداء کے سبز خیمے

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا یعقوب حدثنا ابی عن ابن اسحاق قال حدثنی الحارث بن فضیل الانصاری عن محمود بن لبید الانصاری عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ و اصحابہٖ وسلم الشهداء علی بارق نهر بباب الجنة فی قبة خضراء یخرج علیهم رزقهم من الجنة بکرة عشیا۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا شہداء کرام باب جنت پر موجود ایک نہر کے کنارے سبز رنگ کے خیمے میں رہتے ہیں جہاں صبح و شام جنت سے ان کے پاس رزق پہنچتا رہتا ہے۔[661]

---

660 (مناقب امیر المومنین عمر بن الخطاب ص لابن جوزی الباب الثالث فی صفته وهیئته صص ۱۵ مطبوعه مکتبة دار العقیدة للتراث بتحقیق ابو انس مصری سلفی)

661 (مسند احمد (مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنه) ج ۴ ص ۲۲۰ رقم الحدیث ۲۳۹۰ مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت الطبعة الاولیٰ ۱۹۹۸ء بتحقیق شعیب الارنووط وفی نسخة ج ۱ ص ۲۶۶ رقم الحدیث ۲۳۹۰ مطبوعه مؤسسة قرطبة مصر)(تفسیر طبری ج ۲ ص ۴۰ مطبوعه دار الفکر بیروت الطبعة الاولیٰ ۱۴۰۵ھ)(صحیح ابن حبان ج ۱۰ ص ۵۱۵ رقم الحدیث ۴۶۵۸ مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت الطبعة الثانیة ۱۹۹۳ء بتحقیق شعیب الارنووط)(مستدرک للحاکم ج ۲ ص ۸۴ رقم الحدیث ۲۴۰۳ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولیٰ ۱۹۹۰ء بتحقیق مصطفی عبد القادر عطا)(موارد الظمان ج ۱ ص ۳۸۸ رقم الحدیث ۱۶۱۱ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)(طبرانی الاوسط ج ۱ ص ۴۵ رقم الحدیث ۱۲۳ مطبوعه دار الحرمین القاهرة مصر الطبعة الاولیٰ ۱۴۱۵ھ بتحقیق طارق بن عوض بن محمد)(مسند عبد بن حمید ج ۱ ص ۲۳۷ رقم الحدیث ۷۲۱ مطبوعه مکتبة السنة القاهرة مصر الطبعة الاولیٰ ۱۹۸۸ء بتحقیق صبحی البدری السامرائی)

قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کا سبز ٹوپی پہننا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

قال اخبرنا عارم بن الفضل قال اخبرنا حماد بن زید عن ایوب قال رایت علی القاسم بن محمد قلنسوۃ من خز خضراء و رداء سابری له علم ملون مصبوغ بشئ من زعفران۔

ترجمہ: حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ پر سبز خز کی ٹوپی دیکھی اور سابری چادر دیکھی جس پر رنگین دھاریاں تھیں کسی قدر زعفران سے رنگی ہوئی تھیں۔ [662]

محدث کبیر امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن ایوب قال رایت علی القاسم بن محمد قلنسوة من خز اخضر و رداء سابر له علم ملون مصبوغ بشئ من زعفران۔

ترجمہ: حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر سبز رنگ کی ریشمی ٹوپی اور نشان زدہ سابری چادر جو زعفران میں کسی حد تک رنگی گئی تھی دیکھی۔ [663]

محدث کبیر امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ لکھتے ہیں:

الفقیہ الورع الشفیق الضرع نجل الصدیق ذو الحسب العتیق القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق کان لغوامض الاحکام فائقا و الی محاسن الاخلاق سابقا۔

---

662 (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۱۸۹ مطبوعہ دار صادر بیروت)

663 (حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء ذکر ذکر قاسم بن محمد رحمة اللہ علیہ ج ۲ ص ۱۸۵ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

ترجمہ: ان میں سے ایک فقیہ، پرہیز گار، شفیق، فروتنی وعاجزی کرنے والے، عمدہ واعلیٰ نسب والے قاسم بن محمد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ احکام کی باریکیوں پر فائق تھے محاسن اخلاق کی طرف سبقت کرنے والے تھے۔ [664]

امام المحدثین امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سبز ٹوپی

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو زکریا بن ابی اسحاق اخبرنا ابو الحسن الطرائفی حدثنا عثمان بن سعید حدثنا القعنبی فیما قراء علی مالک عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة زوج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم انها کست عبداللہ بن الزبیر مطرف خز کانت عائشة تلبسه قال القعنبی رایت علی مالک قلنسوة خز خضراء۔

ترجمہ: ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ انہوں نے عبد اللہ بن زبیر ص کو چوکھونٹی کی چادر بنائی تھی جو ریشم اور اون سے بنی ہوئی تھی (جس کے چاروں طرف باڈر ہوتا تھا) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان کو پہناتی تھیں واضح رہے کہ یہ سیدہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے قعنبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر ٹوپی دیکھی جو سبز ریشم کی تھی۔ [665]

---

[664] (حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء ذکر قاسم بن محمد رحمة اللہ علیه ج ۲ ص ۱۸۳ مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت)

[665] (شعب الایمان للبیهقی ج ۵ ص ۱۶۵ رقم الحدیث ۶۲۰۸ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (موطاء امام مالک ج ۲ ص ۹۱۲ رقم الحدیث ۱۶۲۴ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت)

عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دو سبز کپڑے

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

وقال معروف بن واصل رايت عمر بن عبدالعزيز قدم مكة وعليه ثوبان اخضران۔

ترجمہ: معروف بن واصل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا جب وہ مکے میں داخل ہوئے ان پر دو سبز کپڑے تھے۔[666]

امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا عبدالرزاق عن معمر قال اخبرني الحكم عتيبة قال رايت على شريح مطرفا من خز اخضر۔[667]

فرشتوں کے سبز عمامے

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ جنگ بدر کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

وكان سيماء الملائكة عمائم قد ارخوها بين اكتافهم خضر وصفر وحمر من نور۔

ترجمہ: ملائکہ کی علامت وہ عمامے تھے جن کے سرے وہ اپنے دونوں شانوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے۔ اور سبز و سرخ نور کے تھے۔[668]

---

[666] (سير اعلام النبلاء ذكر عمر بن عبدالعزيز رحمة الله عليه ج ۵ ص ۱۳۵ مطبوعه مؤسسة الرسالة بيروت)

[667] (مصنف عبدالرزاق ج ۱۱ ص ۷۶ مطبوعه المكتب الاسلامي بيروت)

[668] (طبقات الكبرى ابن سعد ج ۲ ص ۱۶ مطبوعه دار صادر بيروت)

امام محمد بن عمر واقد اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

معاذ بن رفاعہ بن رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ فرشتوں کی علامت یہ تھی کہ انہوں نے اپنے عماموں کے شملوں کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا ان کے عمامے کا رنگ سبز زرد اور سرخ تھا اور ان کے گھوڑوں کی پیشانیوں پر پٹیاں بندھی ہوئی تھی۔[669]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

قال ابن سعد و کانت سیما الملائکۃ یوم بدر عمائم قد ارخوھا بین اکتافھم خضر و صفر و حمر من نور و الصفوف من نواصی خیلھم فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم لاصحابہ ان الملائکۃ قد سومت فسوموا فاعلموا بالصوف فی مغافرھم و قلانسھم و کانت الملائکۃ علی خیل بلق۔[670]

سبز عمامہ پہننا جبریل علیہ السلام کی سنت

امام علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی متوفی ۱۰۶۶ھ لکھتے ہیں:

فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم انشدکم اللہ ھل رایتم فی مینمتکم صاحب الفرس الاغر المحجل و العمامۃ الخضراء بھا ذؤابتان مرخاتین علی کتفیہ بیدہ حربۃ قد حمل بھا علی المیمنۃ فازالھا قالوا نعم قال ھو جبریل علیہ الصلاۃ و السلام و انہ امرنی ان ادفع سھمہ لعلی۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے لشکر کے دائیں طرف سفید داغ والے گھوڑا سوار نہیں دیکھا کہ سبز عمامہ باندھے دو شملے کاندھے پر لٹکائے ہوئے ہاتھ میں نیزہ تھا

---

669 (کتاب المغازی ج ا ص ۸۱۔۷۵ مطبوعہ عالم الکتب بیروت)

670 (سبل الھدیٰ و الرشاد ذکر سیماء الملائکۃ یوم بدر ج ۴ ص ۴۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اور کافروں کے میمنہ پر حملہ کیا تو ختم کر دیا صحابہ کرام نے فرمایا ہاں دیکھا ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا یہ جبرئیل علیہ السلام تھے اور مجھ سے فرمایا کہ میرا نیزہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیں۔[671]

فقہاء کے اقوال کہ سبز لباس پہننا سنت ہے

شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں:

وفی بستان فقیه ابی اللیث یستحب البیض والخضر من الثیاب وفی الشرعة احب الالوان البیاض والنظر الی الخضر یزید فی البصر وقد لبس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم البرد الاخضر ولبس الاخضر سنة۔

ترجمہ: فقیہ ابو اللیث کی کتاب "بستان" میں ہے کہ سفید اور سبز مستحب ہے اور شرعۃ الاسلام میں ہے رنگوں میں پسندیدہ رنگ سفید ہے اور سبز رنگ بینائی کو زیادہ کرتا ہے اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سبز چادر زیب تن فرمائی ہے اور سبز رنگ پہننا سنت ہے۔[672]

شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں:

وفی الشرعة وقد لبس النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عمامة سوداء ویرسل ذنبه بین کتفیه۔

پس در بستن دستار سنت آنست کہ سفید باشد بے آمیزش رنگ دیگر ودستار مبارک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اوراکثر اوقات سفید بود وگاہے سیاہ واحیاناً سبز۔

---

[671] (انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون المعروفۃ بالسیرۃ الحلبیہ ج۳ ص ۱۱۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

[672] (کشف الالتباس فی استحباب اللباس فارسی اردو ص ۱۲ مطبوعہ دار احیاء العلوم کراچی)

ترجمہ: شرعۃ الاسلام میں ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سیاہ عمامہ زیب سر فرمایا ہے اور اس کا شملہ اپنے دونوں کندھوں کے درمیان میں لٹکایا پس عمامہ باندھنے میں سنت یہ ہے کہ سفید ہو جس میں دوسرے کسی رنگ کی آمیزش نہ ہو اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دستار مبارک اکثر اوقات سفید ہوا کرتی اور کبھی سیاہ اور کبھی سبز۔[673]

نیز یہی شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

ابن عباس گفت پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم را بر منبر دیدم کہ خطبہ میکرد و بر ھائے سبز پوشیدہ بود۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے پیغمبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو منبر پر دیکھا کہ آپ خطبہ دے رہے تھے اور سبز رنگ کی چادر آپ کے زیب تن تھی۔[674]

نیز لکھتے ہیں:

وایں بیان واقع است نہ آنکہ سبز خالص پوشیدن حرام بود چنانکہ سرخ خالص زیرا کہ بہ تحقیق ثابت شدہ است کہ دوست تریں رنگھا نزد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم بعد از بیاض خضرت بود۔

---

[673] (کشف الالتباس فی استحباب اللباس فارسی اردو ص ۱۳ مطبوعہ دار احیاء العلوم کراچی)، (رسالہ ضیاء القلوب فی لباس المحبوب مع خلاصۃ الفتاویٰ للشیخ دھلوی ج ۳ ص ۱۵۳ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

[674] (شرح سفر السعادۃ ص ۴۳۱ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

ترجمہ: یہ بیان واقع ہے یعنی نبی کریم ﷺ نے سبز دھاریوں والی چادر کو استعمال فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں کہ خالص سبز لباس پہننا منع ہے جس طرح کہ سرخ خالص۔ اس لئے کہ تحقیق سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو سفید رنگ کے بعد خالص سبز رنگ بہت زیادہ پسند تھا۔[675]

داماد آفندی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

الفقیہ المحقق عبد اللہ بن الشیخ محمد بن سلیمان داماد آفندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

(ویستحب) الثوب (الابیض والاسود) لقوله علیه الصلوة والسلام ان اللہ یحب الثیاب البیض وانه خلق الجنة بیضاء وقد روی علیه اسلام لبس الجبة السوداء والعمامة السوداءیوم فتح مکة ولا باس بالازرق وفی الشرعیة ولبس الاخضر سنة۔

ترجمہ: سفید و سیاہ کپڑے مستحب ہے حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سفید کپڑوں کو محبوب رکھتا ہے اور جنت بھی سفید پیدا کی گئی ہے آپ ﷺ نے فتح مکہ کے دن سیاہ جبہ اور عمامہ زیب تن فرمایا تھا اور شرعیہ میں ہے کہ سبز کپڑے سنت ہیں۔[676]

بدر المتقی فی شرح الملتقی

اس کے حاشیہ بدر المتقی فی شرح الملتقی میں ہے:

ولبس الاخضر سنة کمافی الشرعیة۔

ترجمہ: سبز کپڑے پہننا سنت ہے جیسا کہ شرعیہ میں ہے۔[677]

---

675 (شرح سفر السعادۃ ص ۴۳۱ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

676 (مجمع النهر فی ملتقی الابحر کتاب الکراهیة ج ۲ ص ۵۳۲ مطبوعہ داراحیاءالتراث العربی بیروت)

677 (بدر المتقی فی شرح الملتقی کتاب الکراهیة ج ۲ ص ۵۳۲ مطبوعہ داراحیاءالتراث العربی بیروت)

ردالمحتار

ردالمحتار میں ہے:

ویستحب الابیض و کذا الاسود لانہ شعار بنی العباس و دخل علیہ الصلوۃ و السلام مکۃ وعلی راسہ عمامۃ سوداء ولبس الاخضر سنۃ کما فی الشرعۃ من الملتقی و شرحہ۔

ترجمہ: اور سفید لباس اچھا ہے اسی طرح سیاہ لباس بھی کیونکہ یہ قبیلہ بنو العباس کی علامت ہے اور حضور ﷺ مکہ شریف میں اس حالت میں داخل ہوئے کہ آپ ﷺ کے سر پر سیاہ عمامہ شریف تھا اور سبز لباس کا پہننا سنت ہے جیسا کہ کتاب شرعۃ میں ہے۔[678]

★......★

دعوت اسلامی اور سبز عمامہ

نوٹ: دعوت اسلامی اہل سنت وجماعت کی ایک مضبوط جماعت ہے اور فقیر کو خود دعوت اسلامی سے بہت محبت ہے اور فقیر کا خود ایک بھائی دعوت اسلامی میں ہے دعوت اسلامی والے سبز عمامہ شریف باندھتے ہیں جو یقیناً سنت ہے اور اس پر دلائل ہم بیان کر چکے ہیں۔

امام اہل سنت غزالی زماں سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

برادرانِ اہل سنت... السلام علیکم!

دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت نے ہمارے اہل سنت کو اب تک ورغلایا اور اپنے دام تزویر میں پھانسا دعوت اسلامی کے عنوان سے اس تحریک کا آغاز مخلصین اہل سنت نے حضرت مولانا ممدوح و موصوف کی قیادت میں کر دیا ہے، ہمارے علماء و مشائخ و عمائد و عظماء اہل سنت کا فرض ہے کہ اس

---

[678] (ردالمحتار ج۵ ص۳۰۷)

دعوت کو پاکستان کے گوشہ گوشہ میں پہنچادیں، اور اس کے ساتھ بیرونی ممالک میں بھی اس دعوت اسلامی کو عام کردیں۔

دعوت اسلامی کے محرک مولانا محمد الیاس صاحب قادری مخلص سنی اور حضرت ضیاء الملۃ والدین مولانا محمد ضیاء الدین صاحب قادری رضوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں بلا تامل ہر سنی کو اس تحریک دعوت اسلامی میں شریک ہوکر اسے تقویت پہنچانا چاہیے اور دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت سے اہل سنت کو نکال کر دعوت اسلامی کی تحریک میں شامل کرنا چاہیے۔

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

۶ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ[679]

ان کے علاوہ جو منافقین دعوت اسلامی پر اعتراض کرتے ہیں کہ مشکوۃ شریف کی حدیث میں ہے کہ ستر ہزار لوگ جو دجال کی اتباع کریں گے جن پر سبز رنگ کے عمامے ہوں گے۔

ان کذابوں کا تفصیلی جواب ہم نے اپنی کتاب "فتاویٰ میاں گل جان" میں لکھا ہے یہاں مختصراً جواب حاضر ہے:

دجال کے ستر ہزار ساتھی اصفہان کے یہودی ہونگے

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا الفضل بن العباس قال حدثنا بشار بن موسی الخفاف قال حدثنا محمد بن مصعب القرقسانی قال حدثنا الاوزاعی عن ربیعۃ عن یروی قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ

---

679 (دعوت اسلامی علماء اہل سنت کی نظر میں مصنف مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی ص ۳ مطبوعہ قطب مدینہ پبلشرز کھارادر کراچی)

واصحابہ وسلم یخرج الدجال من یھودیة اصبھان ومعه سبعون الفا من الیھود علیھم السیجان۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا دجال کی پیروی یہود اصفہان سے ستر ہزار کہ ان پر سیجان ہوں گی۔[680]

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن مصعب حدثنا الاوزاعی عن ربیعة بن ابی عبد الرحمن عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہ وسلم یخرج الدجال من یھودیة اصبھان معه سبعون الفا من الیھود علیھم السیجان۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا دجال اصفہان کے شہر "یہودیہ" سے خروج کرے گا اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے جن پر سیجان ہوں گی۔[681]

مسند احمد کے محقق شعیب الارنووط اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

حدیث حسن۔

ترجمہ: یہ حدیث مبارکہ حسن ہے۔[682]

اسی مسند ابویعلی کی روایت میں بھی واضح الفاظ "سبعون الفا من الیھود علیھم السیجان" کے الفاظ موجود ہیں۔[683]

---

680 (طبرانی الاوسط ج ۵ ص ۱۵۶ رقم الحدیث ۴۹۳۰ مطبوعہ دار الحرمین القاھرۃ)

681 (مسند احمد (مسند انس ص) ج ۲۱ ص ۵۵۔۵۶ رقم الحدیث ۱۳۳۴۴ مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت الطبعة الاولی ۱۹۹۸ء بتحقیق شعیب الارنووط)

682 (مسند احمد (مسند انس ص) ج ۲۱ ص ۵۶ تحت رقم الحدیث ۱۳۳۴۴ مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت الطبعة الاولی ۱۹۹۸ء بتحقیق شعیب الارنووط)

683 (مسند ابویعلی ج ۶ ص ۷ ۳۱ رقم الحدیث ۳۶۳۹ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)

نیز اسی طرح مسلم شریف کی حدیث میں بھی واضح الفاظ موجود ہیں:

حدثنا منصور بن ابی مزاحم حدثنا یحییٰ بن حمزۃ عن الاوزاعی عن اسحاق بن عبداللہ عن عمہ انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم قال یتبع الدجال من زفر اصبھان سبعون الفا علیھم الطیالسۃ۔[684]

امام نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں:

وعن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یخرج الدجال من یھود اصبھان ۔ رواہ احمد وابویعلی وزاد معہ سبعون الفاً من الیھود علیھم السیجان۔[685]

جو کوئی مجھ پر جھوٹ بولے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے

جو لوگ اس حدیث مبارکہ سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ اس سے مراد دعوت اسلامی والے ہیں تو وہ لوگ اس حدیث مبارکہ کے مصداق ہیں:

من حدث عنی بحدیث یری انہ کذب فھو احد الکاذبین۔

ترجمہ: جس نے میری طرف نسبت کرکے کوئی جھوٹی حدیث بیان کی تو ایسا شخص جھوٹوں میں سے ایک ہے۔[686]

ایک اور روایت میں ہے:

من کذب علی فلیتبوا مقعدہ من النار۔

---

684 (صحیح مسلم ج۴ ص ۲۲۶۶ رقم الحدیث ۲۹۴۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

685 (مجمع الزوائد و منبع الفوائد باب ماجاء فی الدجال ج۷ ص ۳۴۱ مطبوعہ موسسۃ المعارف بیروت)

686 (صحیح مسلم مقدمہ ج ا ص ۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

ترجمہ: جو کوئی مجھ پر جھوٹ بولے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔[687]

ان کے علاوہ مختلف اسناد اور مختلف الفاظ کے ساتھ ان کتابوں میں یہ روایت موجود ہیں۔[688]

علامہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

علامہ یحییٰ بن شرف نووی شافعی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں:

انہ لا فرق فی تحریم الکذب علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم بین ما کان فی الاحکام وما لا حکم فیہ کالترغیب والترھیب والمواعظ وغیر ذلک فکلہ حرام من اکبر

687 (صحیح البخاری کتاب العلم باب اثم من کذب علی النبی ا ج ا ص ۵۲ رقم الحدیث ۱۰۷ مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت)

688 (مسند اسحاق بن راھویہ ج ا ص ۲۹۰ رقم الحدیث ۲۶۴ مطبوعہ مکتبۃ الایمان المدینۃ المنورۃ)، (مسند الشامیین ج ا ص ۱۳۷ رقم الحدیث ۲۱۸ و ص ۱۴۲ رقم الحدیث ۲۲۷ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)، (سنن الترمذی ج ۴ ص ۵۲۴ رقم الحدیث ۲۱۹۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال ج ا ص ۱۸۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ذکر جابر بن حابس ص ج ا ص ۴۳۰ برقم ۱۰۱۲ و ذکر جندع الانصاری ص ج ا ص ۵۱۶ برقم ۱۲۳۶ مطبوعہ دار الجیل بیروت)، (الاحادیث المختارۃ وقال اسناد حسن ج ا ص ۵۱۶-۵۱۷ رقم الحدیث ۳۸۴-۳۸۵ و ج ۲ ص ۲۵ رقم الحدیث ۴۰۵ و ج ۳ ص ۳۶ وقال اسناد حسن رقم الحدیث ۸۳۴-۸۳۵ و ص ۲۸۶ رقم الحدیث ۱۰۸۷ و ج ۸ ص ۱۰۳ رقم الحدیث ۱۱۳ مطبوعہ مکتبۃ النھضۃ الحدیثہ مکہ مکرمۃ)، (مسند ابن جعد ص ۶۳ رقم الحدیث ۳۷۳ و ص ۹۶ رقم الحدیث ۵۶۰ و ص ۲۱۵ رقم الحدیث ۱۴۲۸ و ص ۲۲۲ رقم الحدیث ۱۴۸۰ مطبوعہ موسسۃ نادر بیروت)، (معجم الشیوخ ص ۱۱۱ و ص ۳۸۶ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (تفسیر عبدالرزاق ج ۲ ص ۲۰۵ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)، (الآحاد والمثانی ذکر الزبیر بن العوام ج ا ص ۱۶۲ رقم الحدیث ۲۰۳ و ص ۴۶۷ رقم الحدیث ۶۴۷ مطبوعہ دار الرایۃ الریاض)، (ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی ص ۷۶ مطبوعہ دار الکتب المصریۃ)، (معجم الصحابۃ ج ا ص ۲۲۴ برقم ۲۴۸ و ج ۲ ص ۱۹۷ برقم ۶۹۵ و ج ۲ ص ۳۷۸ برقم ۹۲۴ مطبوعہ مکتبۃ الغرباء الاثریۃ المدینۃ المنورۃ)، (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف المیم ج ۲ ص ۵۴۱ رقم الحدیث ۸۹۹۳-۸۹۹۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ا ص ۳۷۳ رقم الحدیث ۴۰۳۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مسند الربیع ص ۳۶۰ رقم الحدیث ۹۲۳ مطبوعہ دار الحکمۃ بیروت)، (المعجم الکبیر للطبرانی ج ا ص ۱۱۴ رقم الحدیث ۲۰۴ و ج ۸ ص ۳۵ رقم الحدیث ۷۳۰۲ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)، (طبرانی الاوسط ج ۳ ص ۳۴۸ رقم الحدیث ۳۳۶۴ مطبوعہ دار الحرمین القاھرۃ)، (تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۴۲۳ مطبوعہ دار الصمیعی الریاض)، (سیر اعلام النبلاء ذکر زبیر بن عوام ج ا ص ۴۳ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (مسند ابو یعلی ج ۳ ص ۲۸۹ رقم الحدیث ۱۷۵۱ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)

الکبائر و اقبح القبائح باجماع المسلمین الذین یعتد بھم بھم فی الاجماع خلافاً للکرامیۃ الطائفۃ المبتدعۃ فی زعمھم الباطل انہ یجوز وضع الحدیث فی الترغیب و الترھیب و تابعھم علی ھذا کثیرون من الجھلۃ الذین ینسبون انفسھم الی الزھد او ینسبھم جھلۃ مثلھم و شبھۃ زعمھم الباطل انہ جاء فی روایۃ من کذب علی متعمداً لیضل بہ فلیتبوأ مقعدہ من النار و زعم بعضھم ان ھذا کذب لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم لا کذب علیہ و ھذا الذی انتحلوہ و فعلوہ و استدلوا بہ غایۃ الجھالۃ و نہایۃ الغفلۃ و ادل الدلائل علی بعدھم من معرفۃ شیٔ من قواعد الشرع۔

ترجمہ: جان لینا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنا ہر حال میں حرام ہے خواہ اس کا تعلق احکام سے ہو یا ترغیب وترہیب اور وعظ و نصیحت سے بہر حال آپ ﷺ پر جھوٹ بولنا حرام گناہ کبیرہ اور بدترین جرم ہے اس پر ان مسلمانوں کا اجماع ہے جن کا اجماع حجت ہے صرف فرقہ کرامیہ جو ایک بدعتی فرقہ ہے۔کا خیال ہے کہ ترغیب وترہیب کے سلسلے میں حدیث گھڑ لینا جائز ہے لیکن یہ ان کا زعم باطل ہے کرامیہ کی طرح بعض زاہدین اور بعض منسوبین الی الزہد کا خیال بھی یہی ہے کہ گناہ تو تب ہو گا جب ہم رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولیں یہ تو ہم ان کے لئے جھوٹ بول رہے ہیں جو قطعاً گناہ نہیں لیکن ان کی یہ بات لاعلمی اور غفلت پر مبنی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ قوانین اور قواعد شرعیہ سے انہیں دور کا واسطہ بھی نہیں۔ [689]

اور دوم اس حدیث مبارکہ میں یہود کا ذکر ہے اور دعوت اسلامی والے مسلمان ہیں اور اس حدیث مبارکہ میں اصفہان کا ذکر ہے اور دعوت اسلامی والوں کی اکثریت پاکستان میں ہیں اور اس حدیث مبارکہ میں ۷۰ ہزار کا ذکر ہے اور دعوت اسلامی والے لاکھوں تک پہنچ چکے ہیں اس حدیث

[689] (نووی شرح صحیح مسلم ج ا ص ۷۰ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

میں اصفہان کے ۷۰ ہزار یہود مراد ہیں جو دجال کے ساتھ ہوں گے۔ اور طیلسان کی تعریف میں بھی اختلاف ہے اس سے مطلقاً سبز عمامہ مراد لینا بالکل جھوٹ اور بہتان ہے۔

جب حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ یہودی ہوں گے تو مسلمانوں پر اس حدیث کا اطلاق کیسے صحیح ہے؟۔

جب حضور ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق وہ اصفہان کے ہوں گے تو پاکستان کے ثابت کرنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟

جب طیلسان کا معنی گول چادر ہے تو اس کا معنی عمامہ کرنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟

نیز اس حدیث پر مزید بحث اور سبز عمامہ پر اعتراضات کے جوابات فقیر ناچیز کے فتاویٰ میاں گل جان میں ملاحظہ فرمائیں۔

★......★

زرد رنگ کا عمامہ شریف

پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

سرکار دو عالم ﷺ کبھی کبھی سارا لباس زعفران میں رنگا ہوا زیب تن فرمایا کرتے۔

يصبغ ثيابه كلها بالزعفران قميصه ورداءه وعمامته۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ کہتے ہیں ایک روز شاہ خوباں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ہم غلاموں کے پاس تشریف لائے۔ حضور ﷺ نے اس دن زرد قمیص، زرد چادر اور عمامہ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔[690]

---

690 (ضیاء النبیا ج ۵ ص ۶۸ ۵ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

حدیث نمبر ۱:

حضور ﷺ کو دو زرد کپڑے پہنے ہوئے دیکھا

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبداللہ بن جعفر بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن الزبیر بن العوام بمدینۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم سنۃ ثلاث و ثمانین و مائتین حدثنا جدی مصعب بن عبداللہ حدثنی ابی عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم ثوبین اصفرین۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ جعفر اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دو زرد کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔[691]

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد حنبلی المقدسی متوفی ۶۴۳ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو القاسم عبدالواحد بن القاسم بن الفضل الصیدلانی باصبهان ان جعفر بن بن عبدالواحد بن محمد بن محمود الثقفی اخبرهم قراءۃ علیہ ابنا محمد بن عبداللہ بن ریذۃ ابنا سلیمان بن احمد الطبرانی ثنا عبداللہ بن جعفر بن مصعب بن عبداللہ بن مصعب بن عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن الزبیر بن العوام بمدینۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم ثنا جدی مصعب بن عبداللہ قال حدثنی ابی عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیہ قال رایت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم ثوبین اصفرین۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن جعفر ص بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دو زرد کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔[692]

---

691 (طبرانی صغیر ج ۱ ص ۲۳۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (اخلاق النبی ۱ وآدابہ ج ۲ ص ۱۵۸ رقم الحدیث ۲۸۴ مطبوعہ دار المسلم الریاض)

692 (الاحادیث المختارۃ ج ۹ ص ۱۴۷۔۱۴۸ رقم الحدیث ۱۲۵ مطبوعہ مکتبۃ النھضۃ الحدیثہ مکہ مکرمۃ)

حدیث نمبر ۲:

حضور ﷺ کے پاس ایک زرد رنگ کا کپڑا تھا

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

عن انس قال کانت للنبی ملحفۃ مصبوغۃ بالورس و الزعفران ان یدور بھا علی نسائہ۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے پاس ایک کپڑا تھا جو ورس زعفران میں رنگا ہوا تھا اور انہی کپڑوں میں ازواج کے پاس جاتے تھے۔[693]

حدیث نمبر ۳، ۴، ۵، ۶:

علامہ صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق چار احادیث سے زرد رنگ کا ثبوت

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی الطبرانی من طریق نوفل بن اسماعیل عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانت لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم ملحفۃ مصبوغۃ بورس فکان یلبسھا فی بیتہ ویدور فیھا علی نسائہ ویصلی فیھا۔

وروی ابن سعد عن قیس بن سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ و اصحابہٖ و سلم فوضعنا لہ غسلا فاغتسل ثم اتیناہ بملحفۃ ورسیۃ فاشتمل بھا فکانی انظر الی اثر الورس علی عنکہ۔[694]

693 (طبرانی الاوسط ج ۱ ص ۲۰۹ رقم الحدیث ۶۷۵ مطبوعہ دار الحرمین القاھرۃ)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۵ ص ۱۳۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

694 (سبل الھدیٰ والرشاد ج ۷ ص ۳۱۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

نیز یہی علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ایضاً بسند ضعیف عن اسماعیل بن امیة قال رایت ملحفة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم مصبوغة بورس۔

وروی ایضاً بسند جید عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعلیہ رداء وعمامة مصبوغین بالعسیر قال مصعب والعسیر عندنا الزعفران۔[695]

حدیث نمبر۷:

میں نے حضور ﷺ کو دو زرد کپڑے اور زرد عمامہ پہنے ہوئے دیکھا

امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد حنبلی المقدسی متوفی ۶۴۳ھ روایت کرتے ہیں:

واخبرنا ابو المجد زاھر بن احمد الثقفی ان الحسین بن عبدالملک الادیب اخبرھم ابنا ابراھیم سبط بحرویہ ابنا ابوبکر محمد بن ابراھیم بن المقری ابنا ابویعلی احمد بن علی الموصلی ثنا مصعب بن عبداللہ الزبیری قال حدثنی ابی عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم علیہ ثوبان مصبوغان بالزعفران رداء وعمامة۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دو زرد کپڑے اور (زرد) عمامہ پہنے ہوئے دیکھا۔[696]

امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد حنبلی المقدسی متوفی ۶۴۳ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو جعفر محمد بن احمد بن نصر الاصبهانی ان فاطمة بنت عبداللہ الجوزدانیة اخبرتھم ابنا محمد بن عبداللہ ابنا سلیمان بن احمد ثنا محمد بن الحسین الانماطی ثنا

---

[695] (سبل الهدی والرشاد ج۷ ص ۳۱۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

[696] (الاحادیث المختارة ج ۹ ص ۱۴۸ رقم الحدیث ۱۲۶ مطبوعہ مکتبة النهضة الحدیثه مکه مکرمة)

مصعب بن عبداللہ بن مصعب الزبیری حدثنی ابی عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیه قال رأیت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم ثوبین مصبوغین بزعفران رداءعمامة۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دو زرد کپڑے اور (زرد) عمامہ پہنے ہوئے دیکھا۔[697]

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیه رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم و علیه ثوبان مصبوغان بالزعفران رداء و عمامته۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دو زرد کپڑے اور (زرد) عمامہ پہنے ہوئے دیکھا۔[698]

امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر الاصفھانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا بھلول نا مصعب بن عبداللہ الزبیری قال حدثنی ابی عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیه قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم و علیه ثوبان مصبوغان بالزعفران رداء و عمامة۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ نے زعفران سے رنگے ہوئے دو کپڑے پہنے ہوئے تھے ایک چادر اور ایک عمامہ۔[699]

---

697 (الاحادیث المختارۃ ج۹ ص ۱۴۸ رقم الحدیث ۱۲۷ مطبوعہ مکتبۃ النهضۃ الحدیثہ مکہ مکرمۃ)، (مستدرک للحاکم ج۴ ص ۱۸۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (مجمع الزوائد ج۵ ص ۱۲۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

698 (المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ ج۲ ص ۲۲۶ رقم الحدیث ۲۱۸۲ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

699 (اخلاق النبی و آدابہ ج۲ ص۱۵۷ رقم الحدیث ۲۸۳ مطبوعہ دار المسلم الریاض)، (سبل الھدی و الرشاد ج۷ ص ۲۷۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر ۸:

حضور ﷺ کے بدن مبارک پر زعفران سے رنگے ہوئے دو کپڑے تھے

امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبد بن حمید اخبرنا عفان بن مسلم الصفار ابو عثمان اخبرنا عبد اللہ بن حسان انه حدثته جدتاه صفية بنت علیبة او دحيبة بنت علیبة حدثتاه عن قبلة بنت مخرمة و كانتا ربيبتيها و قيلة جدة ابيها ام امه انها قالت قدمنا على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و آله و اصحابه و سلم فذكرت الحديث بطوله حتى جاء رجل و قد ارتفعت الشمس فقال السلام عليك يا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و آله و اصحابه و سلم فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و آله و اصحابه و سلم و عليك السلام و رحمة الله و عليه تعني النبي صلى الله تعالىٰ عليه و آله و اصحابه و سلم اسمال مليتين كانتا بزعفران و قد نفضتا و معه عسيب نخلة۔

قال ابو عيسى حديث قيلة لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن حسان۔

ترجمہ: حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کے بعد طویل حدیث ذکر کی اور آخر میں فرمایا یہاں تک کہ ایک شخص آیا اس وقت سورج بلند ہو چکا تھا اس نے عرض کیا "السلام علیک یارسول اللہ! نبی کریم ﷺ نے فرمایا "وعلیک السلام ورحمۃ اللہ" آپ ﷺ کے بدن مبارک پر زعفران سے رنگے ہوئے دو پرانے بے سلے کپڑے تھے جن کا رنگ ہلکا پڑ گیا تھا اور حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک میں کھجور کی ایک چھوٹی سی شاخ تھی۔

امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حدیث قیلہ کو ہم صرف عبد اللہ بن حسان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔[700]

حدیث نمبر ۹:

سرکار دو عالم ﷺ کا زرد رنگ کا عمامہ مبارک

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا الفضل بن دکین اخبرنا ھشام بن سعد عن یحیی بن عبداللہ بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یصبغ ثیابہ بالزعفران قمیصہ ورداؤہ وعمامتہ۔

ترجمہ: یحیٰ بن عبد اللہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے کرتہ، چادر اور عمامہ زعفران میں رنگے جاتے تھے۔

اخبرنا مصعب بن عبداللہ بن مصعب الزبیری قال سمعت ابی یخبر عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیہ قال رأیت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم رداءوعمامۃ۔قال مصعب و العبیر عندنازعفران۔

ترجمہ: اسماعیل بن عبد اللہ بن جعفر نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے جسم پر چادر اور عمامہ عبیر یعنی زعفران کا رنگا ہوا دیکھا۔[701]

[700] (سنن الترمذی کتاب الادب باب ماجاءفی الثوب الاصفر ج ۵ ص ۱۲۰ رقم الحدیث ۲۸۱۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن ابوداؤد کتاب الخراج والفیءوالامارۃ باب فی اقطاع الارضین ج ۲ ص ۱۹۳ رقم الحدیث ۳۰۷۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

[701] (طبقات الکبری ابن سعد ذکر لباس رسول اللہ او ماروی فی البیاض ج ۱ ص ۴۵۲ مطبوعہ دارصادربیروت)، (سبل الهدیٰ والرشاد ج ۷ ص ۲۷۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع عن ھشام بن سعد عن یحیی بن عبد اللہ بن مالک ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم کان یصبغ ثیابہ بالزعفران حتی یبا ع۔

ترجمہ: یحیٰی بن عبد اللہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے کپڑوں کو زعفران کے ساتھ رنگتے تھے حتیٰ کہ عمامہ کو بھی رنگتے تھے۔[702]

حدیث نمبر ۱۰:

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے تمام کپڑے یہاں تک کہ عمامہ بھی زعفران میں رنگے جاتے تھے

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبر نا خلاد بن یحیی اخبر نا عاصم بن محمد حدثنی ابی عن زید بن اسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یصبغ ثیابہ کلھا بالزعفران حتی یبا ع۔

ترجمہ: زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے تمام کپڑے یہاں تک کہ عمامہ بھی زعفران میں رنگے جاتے تھے۔[703]

---

702 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۶۰ رقم الحدیث ۲۴۷۴۹ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

703 (طبقات الکبری ابن سعد ذکر لباس رسول اللہ او ماروی فی البیاض ج ۱ ص ۴۵۲ مطبوعہ دار صادر بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر ۱۱:

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو زرد رنگ سے زیادہ اور کوئی رنگ محبوب نہیں تھا

امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا یعقوب بن ابراھیم قال حدثنا الدراوردی عن زید بن اسلم قال ثم رایت ابن عمر یصفر لحیته بالخلوق فقیل له یا ابا عبدالرحمن انک تصفر لحیتک بالخلوق قال انی رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآله واصحابه وسلم یصفر بها لحیته ولم یکن شئ من الصبغ احب الیه منها ولقد کان یصبغ بها ثیابه کلها حتی عمامته۔

ترجمہ: ابن اسلم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی ڈاڑھی کو زرد رنگ سے رنگتے تھے حتیٰ کہ ان کے کپڑوں پر بھی زرد رنگ لگ جاتا تھا، ان سے پوچھا گیا کہ آپ زرد رنگ سے کیوں رنگتے ہیں، انہوں نے کہا میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو زرد رنگ سے رنگتے دیکھا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اس سے زیادہ اور کوئی رنگ محبوب نہیں تھا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تمام کپڑوں کو اس رنگ میں رنگتے تھے حتیٰ کہ عمامہ کو بھی زرد رنگ میں رنگتے تھے۔[704]

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا اسحاق بن عیسی ثنا عبداللہ بن زید بن اسلم عن ابیه عن ابن عمر انه کان یصبغ ثیابه ویدھن بالزعفران فقیل له لم تصبغ ثیابک وتدھن بالزعفران قال

---

704 (سنن الکبریٰ للنسائی ج ۵ ص ۴۱۷ رقم الحدیث ۹۳۵۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (سنن ابی داؤد باب فی المصبوغ بالصفرۃ ج ۴ ص ۵۲ رقم الحدیث ۴۰۶۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۰۱ رقم الحدیث ۵۱۰۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (زرقانی علی المواھب ج ۵ ص ۲۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (الفتح الربانی مع شرحہ بلوغ الامانی ج ۱۷ ص ۲۴۳ مطبوعہ مصر)، (کشف الغمہ عن جمیع الائمۃ للشعرانی کتاب الصلاۃ ص ۱۹۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

لانی رایته احب الاصباغ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم یدهن به ویصبغ به ثیابه۔[705]

امام عبد بن حمید بن نصر ابو محمد الکسی متوفی ۲۴۹ھ لکھتے ہیں:

حدثنی یحیی بن عبدالحمید ثنا سلیمان بن بلال عن زید بن اسلم عن بن عمر انه کان یستحب الصفرة حتی فی بیاع وزعم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم کان یستحب الصفرة۔[706]

امام ابو داؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم کان یلبس النعال السبتیة ویصفر لحیته بالورس والزعفران وکان ابن عمر یفعل ذلک۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بغیر بالوں کے چمڑے کی جوتی پہنتے تھے اور اپنی داڑھی کو زرد رنگ سے رنگتے تھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا کرتے تھے۔[707]

---

[705] (مسند احمد ج ۲ ص ۷۹ رقم الحدیث ۵۷۱۷ مطبوعه موسسة قرطبة مصر)، (غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۰۱ رقم الحدیث ۵۱۰۰ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)

[706] (مسند عبد بن حمید ص ۲۶۵ رقم الحدیث ۸۴۰ مطبوعه مکتبة السنة القاهرة)

[707] (سنن ابو داؤد کتاب اللباس باب ماجاء فی خضاب الصفرة ج ۴ ص ۸۶ رقم الحدیث ۴۲۱۰ مطبوعه دار الفکر بیروت)، (غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۱ ص ۴۹۱ رقم الحدیث ۱۲۱۰ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)، (شرح السنة ج ۶ ص ۲۰۹ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (سبل الهدی والرشاد ج ۷ ص ۳۴۲ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (بخاری شریف ج ۲ ص ۸۷۰ مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی)(دلائل النبوة للبیهقی ج ۱ ص ۲۰۵ رقم الحدیث ۱۸۱ مطبوعه)، (شرح مشکل الآثار ج ۹ ص ۳۱۱ باب ۵۷۸ رقم الحدیث ۳۶۹۴ مطبوعه بیروت)، (البدایه والنهایه ج ۶ ص ۲۱ مطبوعه مکتبة المعارف بیروت)، (مسند الامام الطحاوی ج ۵ ص ۱۵۹ رقم الحدیث ۴۵۴۰ مطبوعه مکتبة الحرمین للنشر والتوزیع دبئی)، (صحیح ابن حبان ج ۹ ص ۷۸ رقم الحدیث ۳۷۶۳ مطبوعه موسسة الرسالة بیروت)، (مسند احمد ج ۲ ص ۲۶ رقم الحدیث ۵۳۳۸ مطبوعه موسسة قرطبة مصر)، (موطاء امام مالک ج ۱ ص ۳۳۳ رقم الحدیث ۷۳۳ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت)، (طبرانی الاوسط ج ۶ ص ۲۸۴ رقم الحدیث ۶۴۲۶ مطبوعه دار الحرمین القاهرة)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۲ جز ۴ ص ۱۱۶ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت)، (التمهید لابن

اس حدیث مبارکہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں کپڑے زعفران میں اس لئے رنگتا ہوں کہ میرے آقا ومولیٰ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔ اور اہل علم پر مخفی نہیں کہ اتباع رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم میں حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مقام بہت بلند تھا۔

امام ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں:

عن ابی جعفر محمد بن علی قال: لم یکن من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم احدا اذا سمع من رسول اللہ الا یزید ولا ینقص ولا مثل عبد اللہ بن عمر۔

ترجمہ: حضرت ابو جعفر محمد بن علی فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صحابہ میں وہ شخص تھے جو حضور ﷺ سے کچھ سنتے تو نہ کم کرتے نہ زیادہ کرتے۔[708]

علامہ ابو الحسن علی بن ابی الکرم الشیبانی المعروف بابن الاثیر متوفی ۶۳۰ھ لکھتے ہیں:

وکان کثیر الاتباع لآثار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم حتی انہ ینزل منازلہ ویصلی فی کل مکان صلی فیہ وحتی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نزل تحت شجرۃ فکان ابن عمر یتعاھدھا بالماء لئلا تیبس۔

ترجمہ: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے آثار کے اتباع کرنے والے تھے یہاں تک کہ جہاں حضور ﷺ نے نماز پڑھی وہاں آپ نے نماز پڑھی۔ حضور ﷺ ایک درخت کے نیچے اترے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس درخت کو پانی ڈالتے تا کہ سوکھ نہ جائے۔[709]

عبد البر ج ۱ ۲ ص ۸۰ مطبوعہ وزارۃ عموم الاوقاف والشؤن الاسلامیۃ المغرب)، (کتاب جمل من انساب الاشراف صفۃ رسول اللہ ج ۲ ص ۲۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

[708] (تاریخ دمشق الکبیر ج ۷ ۱ جز ۳۳ ص ۱ ۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

[709] (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ج ۳ ص ۲ ۷ ۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (جامع المسانید والسنن ج ۲۸ ص ۲۲۳ ۶ ۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

عن نافع، قال: لو نظرت الی ابن عمر اذا اتبع رسول اللہ، لقلت ھذا مجنون۔

ترجمہ: حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضور ﷺ کی اتباع کو دیکھتا تو کہتا کہ یہ مجنون ہے۔[710]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی عن الفضل بن عباس رضی اللہ عنھما قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فی مرضہ الذی توفی فیہ وعلی راسہ عصابۃ صفراء فسلمت علیہ فقال یا فضل قلت لبیک یارسول اللہ قال اشدد بھذہ العصابۃ راسی ففعلت ثم قعد فوضع کفہ علی منکبی قم قام فدخل المسجد الحدیث۔[711]

حدیث نمبر ۱۲:

زرد عمامہ پہننا حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن حمزۃ بن عبداللہ قال کان علی الزبیر یوم بدر عمامۃ صفراء معتجرا بھا وکانت علی الملائکۃ یومئذ عمائم بنو۔

ترجمہ: حمزہ بن عبد اللہ ص سے مروی ہے کہ بدر کے دن زبیر ص کے سر پر زرد عمامہ تھا جس کو وہ پہنے ہوئے تھے اس روز ملائکہ کے سروں پر بھی زدر عمامے تھے۔[712]

---

[710] (جامع المسانید والسنن ابن کثیر ج۲۸ ص ۲۲۳ ۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج۱۷ جز ۳۳ ص ۱۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

[711] (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[712] (طبقات ابن سعد ج۳ ص ۱۰۳ مطبوعہ دار صادر بیروت)

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع عن ھشام بن عروۃ عن رجل من ولد الزبیر یقال لہ عباد بن حمزۃ ان الزبیر بن العوام کانت علیہ عمامۃ صفراء معتجرا بھا فنزلت الملائکۃ وعلیھم عمائم بنو۔

ترجمہ: حمزہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر زرد عمامہ تھا جس کو وہ پہنے ہوئے تھے اس روز ملائکہ کے سروں پر بھی زدر عمامے تھے۔[713]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابن سعد عن عباد بن حمزہ بن الزبیر قال: نزلت الملائکۃ یوم بدر علیھم عمائم صفر وکان علی الزبیر یوم بدر ریطۃ صفراء قد اعتجر بھا۔

وروی ابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن مردویہ عن عبد اللہ بن الزبیر ان الزبیر کان علیہ یوم بدر عمامۃ صفراء معتجراً بھا فنزلت الملائکۃ علیھم عمائم صفر۔

وروی الطبرانی بسند صحیح عن عروۃ قال نزل جبریل یوم بدر علی سیما الزبیر وھو معتجر بعمامۃ صفراء۔

وروی ابن اسحاق حدثنی من لا اتھم عن مقسم مولی عبد اللہ بن الحارث عن ابن عباس قال: کان سیما الملائکۃ یوم بدر عمائم بیض قد ارخوھا علی ظھورھم الا جبریل فانہ کانت علیہ عمامۃ صفراء۔[714]

امام علی بن محمود بن سعود الخزاعی متوفی ۷۸۹ھ لکھتے ہیں:

---

[713] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۲۰ رقم الحدیث ۲۴۷۵۳ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[714] (سبل الھدی والرشاد ذکر سیماء الملائکۃ یوم بدر ج ۴ ص ۴۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

وشهد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدرا وكانت عليه يومئذ عمامة صفراء كان متعجرا بها فيقال ان الملائكة يوم بدر على سيما الزبير وشهد الحديبية والمشاهد كلها۔[715]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

عن عبداللہ بن الزبير رضی اللہ عنهما ان الزبير ص كانت عليه ملاءة صفراء يوم بدر فاعتم بها فنزلت الملائكة معتمين بعمائم صفر۔[716]

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

وقال هشام بن عروة عن ابيه قال كانت على الزبير يوم بدر عمامة صفراء فنزل جبريل على سيماء الزبير۔[717]

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

الزبير بن بكار عن عقبة بن مكرم حدثنا مصعب بن سلام عن سعد ابن طريف عن ابی جعفر الباقر قال كانت على الزبير يوم بدر عمامة صفراء فنزلت الملائكة كذلك۔[718]

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابويزيد القراطيسی ثنا اسد بن موسى ثنا حماد بن سلمة عن هشام بن عروة قال ثم نزل جبريل يوم بدر على سيماء الزبير بن العوام وهو معتجر بعمامة صفراء۔[719]

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

---

715 (تخريج الدلالات السمعية ص ۱۵۵ مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بيروت)

716 (جامع الاحاديث الكبير ج ۲۰ ص ۲۳۵ رقم الحديث ۱۶۵۰۵ مطبوعہ دار الفكر بيروت)

717 (سير اعلام النبلاء ذكر زبير بن عوام ج ۱ ص ۴۶ مطبوعہ موسسة الرسالة بيروت)

718 (سير اعلام النبلاء ذكر زبير بن عوام ج ۱ ص ۴۶ مطبوعہ موسسة الرسالة بيروت)

719 (المعجم الكبير للطبرانی ج ۱ ص ۱۲۰ رقم الحديث ۲۳۰ مطبوعہ مكتبة العلوم والحكم الموصل)

حدثنا عبدان بن احمد ثنا ابو کامل الجحدری ثنا یوسف بن خالد السمتی ثنا الصلت بن دینار عن ابی الملیح عن ابیہ قال نزلت الملائکۃ یوم بدر و علیہا العمائم و کانت علی الزبیر یومئذ عمامۃ صفراء۔[720]

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

عن ھشام عن ابیہ قال کانت علی الزبیر عمامۃ صفراء معتجرا بہا یوم بدر فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ و اصحابہٖ و سلم ان الملائکۃ نزلت علی سیماء الزبیر۔[721]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابو نعیم فی فضائل الصحابۃ و ابن عساکر عن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر انہ بلغہ ان الملائکۃ نزلت یوم بدر و ھم طیر بیض علیھم عمائم صفر و کان علی رأس الزبیر یومئذ عمامۃ صفراء من بین الناس فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ و اصحابہٖ و سلم نزلت الملائکۃ علی سیما ابی عبد اللہ و جاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم و علیہ عمامۃ صفراء۔[722]

یہاں سے یہ معلوم ہوا کہ زرد رنگ کا عمامہ پہننا حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت مبارکہ ہے جن کے بارے میں سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ و اصحابہٖ و سلم ان لکل نبی حواری و ان حواری الزبیر بن العوام۔

---

[720] (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱ ص ۱۹۵ رقم الحدیث ۵۱۸ مطبوعہ مکتبۃ العلوم و الحکم الموصل)
[721] (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ زبیر بن عوام ص ج ۲ ص ۵۵۵ برقم ۲۷۹۱ مطبوعہ دار الجیل بیروت)
[722] (سبل الھدی و الرشاد ذکر سیماء الملائکۃ یوم بدر ج ۴ ص ۴۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور بے شک میرا حواری زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔[723]

دوم اس حدیث مبارکہ کے ان الفاظ "فقال النبيا نزلت الملائكة على سيما ابى عبدالله وجاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآله واصحابه وسلم وعليه عمامة صفراء" سے یہ بھی ثابت ہوا کہ زرد رنگ کا عمامہ شریف پہننا مستحب اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بھی سنت مبارکہ ہے۔

حدیث نمبر ۱۳:

زرد عمامہ پہننا حضرت جبرائیل علیہ السلام کی سنت ہے

امام ابی الربیع سلیمان بن موسیٰ الکلاعی الاندلسی متوفی ۶۳۴ھ لکھتے ہیں:

وذكر ابن هشام عن على رضى الله تعالىٰ عنه فى سيماهم يوم بدر مثل ما قال ابن عباس الا جبريل فان فى حديث على انه كانت عليه عمامة صفراء۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جو انہوں نے اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے تھے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام (کے سر) پر زرد عمامہ تھا۔[724]

---

723 (صحيح البخارى كتاب المناقب ج ۱ ص ۵۲۷ مطبوعه قديمى كتب خانه كراچى)، (تخريج الدلالات السمعية ص ۵۵۱ مطبوعه دار الغرب الاسلامى بيروت)، (تاريخ خليفة بن خياط ص ۲۱۵ مطبوعه موسسة الرسالة بيروت)، (الثقات لابن حبان ثم غز رسول الله غزوة الخندق ج ۱ ص ۲۶۸ مطبوعه دار الفكر بيروت)، (انسان العيون فى سيرة الامين المامون المعروفة بالسيرة الحلبيه ج ۲ ص ۴۹۷ مطبوعه دار المعرفة بيروت)، (صفوة الصفوة لابن جوزى ج ۱ ص ۳۴۵ مطبوعه دار المعرفة بيروت)، (الجامع الصغير فى احاديث البشير النذير ج ۱ ص ۱۴۷ رقم الحديث ۲۴۳۱ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت)، (الفتح الكبير فى ضم الزيادة الى الجامع الصغير ج ۱ ص ۳۷۶ رقم الحديث ۴۰۷۱ مطبوعه دار الفكر بيروت)، (المعجم الكبير للطبرانى ج ۱ ص ۱۱۹ رقم الحديث ۲۲۷۔ ۲۲۸ مطبوعه مكتبة العلوم والحكم الموصل)، (سير اعلام النبلاء ذكر زبير بن عوام ج ۱ ص ۴۸ مطبوعه موسسة الرسالة بيروت)

724 (الاكتفاء بما تضمنه من مغازى رسول الله والثلاثة الخلفاء غزوة بدر الكبرى ج ۲ ص ۲۹ مطبوعه عالم الكتب بيروت)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی الطبرانی بسند صحیح عن عروۃ قال نزل جبریل یوم بدر علی سیما الزبیر وھو معتجر بعمامۃ صفراء۔

وروی ابن اسحاق حدثنی من لا اتھم عن مقسم مولی عبداللہ بن الحارث عن ابن عباس قال: کان سیما الملائکۃ یوم بدر عمائم بیض قد ارخوھا علی ظھورھم الا جبریل فانہ کانت علیہ عمامۃ صفراء۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جو انہوں نے اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے تھے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام (کے سر) پر زرد عمامہ تھا۔[725]

امام محمد بن عمر واقد اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

حضور ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر ص خوشخبری ہو! یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں جو زرد عمامہ باندھے ہوئے ہیں۔[726]

حافظ عمادالدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

قال رسول اللہ ابشر یا ابا بکر ھذا جبریل معتجر بعمامۃ صفراء۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر ص خوشخبری ہو! یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں جو زرد عمامہ باندھے ہوئے ہیں۔[727]

حدیث نمبر ۱۴:

---

725 (سبل الھدی والرشاد ذکر سیماء الملائکۃ یوم بدر ج ۴ ص ۴۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

726 (کتاب المغازی ج ۱ ص ۸۱۔۷۵ مطبوعہ عالم الکتب بیروت)

727 (البدایۃ والنھایۃ غزوۃ بدر العظمی ج ۳ ص ۲۸۰ و ص ۲۸۴ مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)

فرشتوں نے زرد عمامے پہنے تھے

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبداللہ قثنا ابی قال نا عباد بن عباد عن ھشام عن ابیہ ثم ان الزبیر کانت علیہ عمامۃ صفراء یوم بدر فنزلت الملائکۃ علیھا عمائم بنو۔

ترجمہ: ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک بدر کے روز حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر زرد رنگ کا عمامہ تھا پس فرشتے بھی زرد رنگ کے عماموں کے ساتھ نازل ہوئے۔ [728]

امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

عبدالرزاق قال انا معمر عن قتادۃ قال اخبرنی ھشام بن عروۃ عن ابیہ قال نزلت الملائکۃ یوم بدر علی خیل بلق علیھم عمائم صفر وکان علی الزبیر یومئذ عمامۃ صفراء۔ [729]

امام ابو عثمان سعید بن منصور الخراسانی متوفی ۲۲۷ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا سعید قال نا عبداللہ بن المبارک عن ھشام بن عروۃ عن عباد بن حمزۃ بن الزبیر قال کان علی الزبیر یوم بدر ریطۃ صفراء قد اعتجر بھا ونزلت الملائکۃ وعلیھم عمائم بنو۔ [730]

حافظ ابو عمرو ابن عبد البر مالکی متوفی ۴۶۳ھ روایت کرتے ہیں:

شھد الزبیر بدراً وکانت علیہ یومئذ عمامۃ صفراء کان معتجراً بھا فیقال انھا نزلت الملائکۃ یوم بدر علی سیماء الزبیر۔

---

728 (فضائل صحابہ لابن حنبل ج ۲ ص ۷۳۶ رقم الحدیث ۱۲۶۹۔۱۲۶۸ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

729 (تفسیر عبدالرزاق ج ۱ ص ۱۳۱ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

730 (کتاب السنن باب ماجاء فی الالویۃ والعمایم ج ۲ ص ۲۴۲ رقم الحدیث ۲۵۳۰ مطبوعہ الدار السلفیۃ الھند)

وروی ابو اسحاق الفزاری عن ھشام بن عروۃ عن عباد بن حمزۃ ابن الزبیر قال کانت علی الزبیر عمامۃ صفراء معتجراً بھا یوم بدر و نزلت الملائکۃ علیھا عمائم بنو۔[731]

آثار صحابہ نمبر ا:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت مبارک

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

عن عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان علیہ یوم اصیب ثوب اصفر۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے انہوں نے زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔[732]

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

لقد کان فیما قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمر۔

ترجمہ: تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے۔[733]

---

731 (الاستیعاب ج ۲ ص ۵۱۳ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

732 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۲۰ رقم الحدیث ۲۴۷۵۱ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

733 (بخاری شریف ج ۱ ص ۵۲۱ قدیمی کتب خانہ کراچی)، (مسلم شریف ج ۲ ص ۲۷۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴۴ جز ۴۷ ص ۹۶ رقم الحدیث ۱۰۴۶۷۔ ۱۰۴۶۸ ص ۹۷ رقم الحدیث

محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ الحاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ روایت کرتے ہیں:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

اللّٰھم اعز الاسلام بعمر خاصة۔

ترجمہ: اے اللہ اسلام کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وجہ سے عزت عطا فرما۔[734]

عصمہ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

لو کان بعدی نبی لکان عمر۔

ترجمہ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہوتے۔[735]

۱۰۴۷۰_۱۰۴۷۱_۱۰۴۷۲_۱۰۴۷۳ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (المستدرک ج ۳ ص ۹۲ رقم الحدیث ۴۴۹۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (شرح السنۃ امام بغوی ج ۷ ص ۱۸۲ رقم الحدیث ۳۷۶۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (فضائل الصحابۃ للنسائی ص ۸ رقم الحدیث ۱۸_۱۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (السنۃ لابن ابی عاصم ج ۲ ص ۵۸۳ رقم الحدیث ۱۲۶۱ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

[734] (المستدرک ج ۳ ص ۸۹ رقم الحدیث ۴۴۸۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (سنن ابن ماجہ ص ۱۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)، (موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان ج ۱ ص ۵۳۵ رقم الحدیث ۲۱۸۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۹ ص ۶۵ مطبوعہ موسسۃ المعارف بیروت)، (مصباح الزجاجہ ج ۱ ص ۱۷ مطبوعہ دار العربیہ بیروت)، (فضائل صحابہ لابن حنبل ج ۱ ص ۲۶۲ رقم الحدیث ۳۳۸ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۲۴ جز ۴۷ ص ۵۲ رقم الحدیث ۱۰۳۶۵_۱۰۳۶۶_۱۰۳۶۹ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

[735] (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۹ ص ۷۱ مطبوعہ موسسۃ المعارف بیروت)، (الاستیعاب ج ۳ ص ۱۱۴۷ برقم ۱۸۷۸ مطبوعہ دار الجیل بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۲۴ جز ۴۷ ص ۱۱۱ رقم الحدیث ۱۰۵۱۳ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (مشکوۃ المصابیح ص ۵۵۸ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)، (المستدرک ج ۳ ص ۹۲

آثار صحابہ نمبر ۲:

مشکل کشا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت مبارک

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا ابن ادریس عن الاعمش عن ابی ظبیان قال رایت علی علی قمیصا وازارا اصفر۔

ترجمہ: ابو ظبیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زرد رنگ کی قمیص اور ازار (تہبند) پہنے ہوئے دیکھا۔[736]

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

انا مدینۃ العلم وعلی بابھا فمن اراد العلم فلیأتہ من بابہ۔

رقم الحدیث ۴۴۹۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) ، (جامع الترمذی ج۲ص ۲۰۹ مطبوعہ مکتبہ اکرمیہ پشاور)،(المعجم الکبیر طبرانی ج۱۷ ص ۲۹۸ رقم الحدیث ۸۲۲ مطبوعہ احیاء التراث الاسلامی عراق)

[736] (مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ ص ۱۶۰ رقم الحدیث ۲۴۷۵۲ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

ترجمہ: میں علم کا شہر ہوں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے دروازہ ہیں۔ جو علم کا ارادہ کرے تو دروازے پر آئے۔[737]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

علی عیبة علمی۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے علم کا خزانہ ہیں۔[738]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

علی یقضی دینی۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دینی امور کے معاملے میں قاضیٔ منصف ہیں۔[739]

---

737 (جامع المسانید والسنن ج ۳۲ ص ۹۰۳۷ رقم الحدیث ۳۲۲۱ مطبوعه دارالفکربیروت)، (المعجم الکبیر امام طبرانی ج ۱۱ ص ۶۵ رقم الحدیث ۱۱۰۶۱ مطبوعه مکتبة العلوم والحکم الموصل)، (جامع الاحادیث الکبیر ج ۲ ص ۱۹۳ رقم الحدیث ۴۷۸۳ مطبوعه دار الفکر بیروت)، (جمع الجوامع ج ۲ ص ۱۷۷ رقم الحدیث ۴۷۸۳ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادة الی الجامع الصغیر ج ۱ ص ۲۵۷ رقم الحدیث ۲۷۷۹ مطبوعه دار الفکر بیروت)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۹ ص ۱۱۷ مطبوعه موسسة المعارف بیروت)، (المستدرک ج ۳ ص ۱۳۸ رقم الحدیث ۴۶۳۹ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)، (الفردوس بمأثورالخطاب ج ۱ ص ۴۴ رقم الحدیث ۱۰۶ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۲۳ جز ۴۵ ص ۲۸۹ رقم الحدیث ۹۷۳۹ ص ۲۹۰ رقم الحدیث ۹۷۴۱۔ ۹۷۴۲۔ ۹۷۴۳ ص ۲۹۱ رقم الحدیث ۹۷۴۴۔ ۹۷۴۵۔ ۹۷۴۶ مطبوعه داراحیاءالتراث العربی بیروت)، (تاریخ بغداد ج ۱۱ ص ۴۸ برقم ۵۷۲۸ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال ابن عدی ج ۲ ص ۳۴۱ مطبوعه دارالفکر بیروت)

738 (الفتح الکبیر فی ضم الزیادة الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۲۳۰ رقم الحدیث ۷۸۴۴ مطبوعه دارالفکر بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۲۳ جز ۴۵ ص ۲۹۴ رقم الحدیث ۹۷۵۴ مطبوعه داراحیاءالتراث العربی بیروت)

739 (الفتح الکبیر فی ضم الزیادة الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۲۳۱ رقم الحدیث ۷۸۵۱ مطبوعه دارالفکر بیروت)، (جامع المسانید والسنن ابن کثیر ج ۲۱ ص ۵۹۵۹ رقم الحدیث ۷۲۴ مطبوعه دارالفکر بیروت)

آثار صحابہ نمبر ۳:

حضور ﷺ کے خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت

حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں:

عن عمران بن مسلم قال رایت علی انس بن مالک ازار اصفر رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصحیح۔

ترجمہ: عمران بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ کو زرد چادر پہنے ہوئے دیکھا اس کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی حدیث صحیح کے راوی ہیں۔[740]

حضور ﷺ کے خادم خاص حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل مبارک جن کے لئے حضور ﷺ نے دعا کی تھی۔

امام ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں:

عن انس بن مالک، قال: انطلقت بی امی الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فقالت یارسول اللہ خویدمک فادع اللہ لہ، فقال: ((اللّٰھم اکثر مالہ وولدہ واطل عمرہ واغفر لہ)) قال فکثر مالی حتی صار یطعم فی السنۃ مرتین، وکثر ولدی حتی قد دفنت من صلبی اکثر من مائۃ، وطال عمری حتی قد استحیت من اھلی واشتقت لقاء ربی، واما الرابعۃ یعنی المغفرۃ۔ رواہ سلیمان بن حرب عن حماد فقال: وانا ارجو الرابعۃ۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے میری والدہ بارگاہ نبوی ﷺ میں لے گئیں اور فرمایا حضور ﷺ آپ کا غلام حاضر ہے اس کے لئے دعا فرمایئے آپ

---

740 (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۵ ص ۱۳۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

ﷺ نے فرمایا یا اللہ اس کے مال، اولاد اور عمر کو زیادہ فرما اور مغفرت فرما۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرا مال اتنا زیادہ ہوا کہ سال میں دو دفعہ کھایا جاتا تھا اور اولاد اتنی زیادہ ہوئی کہ میرے صلبی ۱۰۰ بچے مر گئے اور میری عمر اتنی زیادہ ہوئی کہ اپنے اہل وعیال سے حیا کرنے لگا اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کیا اور چوتھی بات تو اس کی امید رکھتا ہوں۔[741]

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن عبداللہ الخضر، ثنا جبارة بن مغلس ثنا شبیب بن شیبة عن علی بن زید عن انس بن مالک قال خدمت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عشر سنین۔

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے دس سال آپ ﷺ کی خدمت کی۔[742]

آثار صحابہ نمبر ۴:

---

741 (تاریخ دمشق الکبیر ج۵ جز ۹ ص ۲۶۰ رقم الحدیث ۲۳۴۱ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (سیر اعلام النبلاء امام ذہبی ج۳ ص ۳۹۸ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (دلائل النبوۃ امام اسماعیل بن محمد بن الفضل الاصبہانی متوفی ۵۳۵ھ ص ۸۵ رقم الحدیث ۶۷ مطبوعہ دار طیبة الریاض)، (فضائل الصحابة للنسائی ص ۵۶۔۵۷ رقم الحدیث ۱۸۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)، (الاستیعاب فی معرفة الاصحاب ج ۱ ص ۱۱۱ مطبوعہ دار الجیل بیروت)، (وسیلة الاسلام بالنبی علیہ الصلاۃ والسلام ص ۸۰ مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت)، (الثقات لابن حبان ذکر قدوم النبی المدینة ج ۱ ص ۱۳۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون المعروفة بالسیرۃ الحلبیة ج ۲ ص ۲۷۷ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (صفوۃ الصفوۃ لابن جوزی ج ۱ ص ۱۱۷ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱ ص ۲۴۸ رقم الحدیث ۷۱۰ مطبوعہ مکتبة العلوم والحکم الموصل)، (صحیح ابن حبان ج ۳ ص ۲۶۹۔۲۷۰ رقم الحدیث ۹۹۰ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)، (الاصابة فی تمیز الصحابة ذکر انس بن مالک ص ج ۱ ص ۱۲۸ برقم ۲۷۷ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

742 (المعجم الکبیر طبرانی ج ۱ ص ۲۴۸ رقم الحدیث ۷۰۷۔۷۰۸ مطبوعہ احیاء التراث الاسلامی عراق)، (السیرۃ النبویة لابن کثیر ج ۴ ص ۵۴۳ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (تخریج الدلالات السمعیة لامام علی بن محمود الخزاعی متوفی ۷۸۹ھ ص ۲۸ مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت)، (تخریج الدلالات السمعیة ص ۱۴۵ مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت)، (وسیلة الاسلام بالنبی علیہ الصلاۃ والسلام ص ۷۰ مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت)

صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن بسر ص کا زرد رنگ کا عمامہ مبارک

امام حارث بن ابی اسامہ متوفی ۲۸۲ھ لکھتے ہیں:

حدثنا داود بن رشید ثنا ابو حیوۃ شریح بن یزید الحضرمی قال رایت عبداللہ بن بسر المازنی صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعلیہ عمامۃ صفراء او رداء اصفر۔

ترجمہ: ابو حیوہ شریح بن یزید حضرمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں میں نے صحابی رسول ﷺ حضرت عبد اللہ بن بسر مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زرد رنگ کا عمامہ پہنے ہوئے دیکھا۔[743]

آثار صحابہ نمبر ۵:

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زرد کپڑے پہنتے تھے

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا عبیداللہ بن موسی عن عمرو بن عثمان عن موسی بن طلحۃ ان طلحۃ کان یلبس المعصفر۔

ترجمہ: موسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زرد رنگ کے کپڑے پہنتے تھے۔[744]

جلیل القدر تابعین رحمہم اللہ کی سنت

نافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

---

743 (مسند الحارث کتاب اللباس والزینۃ ج ۲ ص ۶۱۰ رقم الحدیث ۵۷۵ مطبوعہ المدینۃ المنورۃ)

744 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۵۷ رقم الحدیث ۲۴۷۱۸ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

حدثنا ابو بکر قال حدثنا ابن علیۃ عن عبدالرحمن بن اسحاق قال حدثنی ابی قال رایت نافع بن جبیر بالعرج وعلیہ معصفر۔

ترجمہ: عبدالرحمن بن اسحاق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کو زرد کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔[745]

امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا ابو اسامۃ قال عن ابن عون عن محمد کان لا یری باسا بلبس الرجل الثوب المصبوغ بالعصفر والزعفران۔

ترجمہ: امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ مرد کے لئے زرد رنگ کے کپڑے پہنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔[746]

امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع عن عمرو بن مروان قال رایت علی ابراھیم ازاراً اصفر۔

ترجمہ: عمرو بن مروان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کو زرد رنگ کی ازار پہنے ہوئے دیکھا۔[747]

امام حماد رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

---

[745] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۵۷ رقم الحدیث ۲۴۷۱۶ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)
[746] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۵۸ رقم الحدیث ۲۴۷۲۱ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)
[747] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۵۸ رقم الحدیث ۲۴۷۵۷ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

حدثنا ابو بکر قال حدثنا ابن نمیر عن مالک بن مغول قال رایت حماداً یصلی و علیه ازار اصفر۔

ترجمہ: مالک بن مغول بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ زرد رنگ کی چادر اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ [748]

امام عبد اللہ بن حسین رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا حسین بن علی قال رایت علی عبد اللہ بن الحسین ملحفة صفرا یحتبی فی المسجد الحرام۔

ترجمہ: حسین بن علی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ عبد اللہ بن حسین رحمۃ اللہ علیہ مسجد حرام میں زرد رنگ کا لحاف اوڑھے ہوئے بیٹھے تھے۔ [749]

امام قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

محدث کبیر امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن ایوب قال رایت علی القاسم بن محمد قلنسوة من خز اخضر و رداء سابر له علم ملون مصبوغ بشیٔ من زعفران۔

ترجمہ: حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر سبز رنگ کی ریشمی ٹوپی اور نشان زدہ سابری چادر جو زعفران میں کسی حد تک رنگی گئی تھی دیکھی۔ [750]

---

[748] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۵۸ رقم الحدیث ۲۴۷۶۰ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[749] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۶۱ رقم الحدیث ۲۴۷۶۱ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[750] (حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء ذکر ذکر قاسم بن محمد رحمة اللہ علیه ج ۲ ص ۱۸۵ مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت)

محدث کبیر امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

ذکر بعضھم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم لبس عمامۃ صفراء فھل لذلک اصل؟

الجواب ـــ نعم قال الطبرانی ثنا محمد بن الحسین الانماطی البغدادی ثنا مصعب بن عبداللہ بن مصعب الزبیری حدثنی ابی عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیہ قال رایت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ثوبین مصبوغین بزعفران رداء و عمامۃ اخرجہ الحاکم فی المستدرک وقال ابن سعد فی الطبقات انا الفضل بن دکین عن ھشام بن سعد عن یحیی بن عبداللہ بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یصبغ ثیابہ بالزعفران قمیصہ وردا ءہ وعمامتہ وقال انا ھاشم ابن القاسم ثنا عاصم بن عمر عن عمر محمد عن زید بن اسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یصبغ ثیابہ کلھا بالزعفران حتی العمامۃ۔ واخرج ابن عساکر فی تاریخہ من طریق سلمان بن ارقم عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعلیہ قمیص اصفر ورداء اصفر وعمامۃ صفراء۔ واخرج ابن سعد عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یصفر ثیابہ وفی الصحیح من حدیثہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان یصبغ بالصفرۃ وقال الطبرانی ثنا اسلم بن سھل ثنا محمد بن الصباح ثنا عبید بن القاسم عن اسماعیل بن ابی خالد عن ابن ابی اوفی قال کان احب الصبغ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم الصفرۃ واخرج ابن عساکر من طریق عباد بن حمزۃ عن عبید اللہ بن الزبیر انہ بلغہ ان الملائکۃ نزلت یوم بدر علیھم عمائم صفر وکانت علی الزبیر یومئذ عمامۃ صفراء فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نزلت الملائکۃ الیوم علی سیما ابی عبداللہ وجاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعلیہ عمامۃ صفراء۔

وفی ذلک یقول عامر بن صالح بن عبداللہ بن عروۃ بن الزبیر:

جدی ابن عمۃ احمد و وزیرہ — عند البلاء وفارس الشعراء

وغداۃ بدر کان اول فارس — شہد الوغی فی اللامۃ الصفراء

نزلت بسیماء الملائک نصرۃ — بالحوض یوم تالب الاعداء[751]

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

و قد اخبرنی الشیخ الصالح عطیۃ الابناسی و الشیخ الصالح قاسم المغربی المقیم فی تربۃ الامام الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، و القاضی زکریا الشافعی انھم سمعوا الشیخ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ تعالی یقول: رأیت رسول اللہ ا، فی الیقظۃ بضعا و سبعین مرۃ و قلت لہ فی مرۃ منھا: ھل انا من اھل الجنۃ یا رسول اللہ؟ فقال: نعم! فقلت: من غیر عذاب یسبق، فقال: لک ذلک، قال الشیخ عطیۃ: و سألت الشیخ جلال الدین مرۃ أن یجتمع بالسلطان الغوری فی ضرورۃ و قعت لی۔ فقال لی: یا عطیۃ أنا اجتمع بالنبی ا، یقظۃ و أخشی ان اجتمعت بالغوری ان یحتجب ا، عنی۔

ترجمہ: اور مجھے شیخ صالح عطیہ الابناسی اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربت میں مقیم شیخ صالح قاسم المغربی اور قاضی زکریا الشافعی نے بتایا کہ انہوں نے شیخ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے بیداری میں رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی کچھ اوپر ستر مرتبہ زیارت کی ہے۔ اور ان میں سے ایک دفعہ میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سے عرض کی۔ یارسول اللہ! کیا میں اہل جنت سے ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: پہلے کوئی سزا دیئے بغیر؟ فرمایا: تیرے لئے یہی ہے۔ شیخ عطیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے اپنی کسی ضرورت کے پیش نظر شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ سلطان غوری کے پاس

---

751 (الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۱۰۴ ۱۰۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

تشریف لے چلیں تو آپ نے مجھے فرمایا: اے عطیہ! میں بیداری میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتاہوں۔ ڈرتا ہوں کہ اگر غوری کے پاس چلا جاؤں تو کہیں حجاب لاحق ہو جائے۔[752]

یہی امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

رایت ورقۃ بخط الشیخ جلال الدین السیوطی عند احد اصحابہ وھو الشیخ عبدالقادر الشاذلی مراسلۃ لشخص سألہ فی شفاعۃ عند السلطان قأیتبای رحمہ اللہ تعالی اعلم یا اخی اننی قد اجتمعت برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم الی وقتی ھذا خمس وسبعین مرۃ یقظۃ ومشافھۃ ولو لا خوفی من احتجابہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عنی بسبب دخولی للولاۃ لطلعت القلعۃ وشفعت فیک عند السلطان وانی رجل من خدام حدیثہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم واحتاج الیہ فی تصحیح الاحادیث التی ضعفھا المحدثون من طریقھم ولا شک ان نفع ذلک ارجح من نفعک۔

ترجمہ: امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام سیوطی کے خط کا ایک ورقہ اس کے اصحاب میں سے ایک صاحب یعنی شیخ عبدالقادر شاذلی کے پاس دیکھا جو مراسلہ تھا اس شخص کے لئے جس نے آپ سے بادشاہ قایتبای کے پاس سفارش کا سوال کیا تھا (وہ مراسلہ جوابیہ بدیں مضمون تھا) جان لے اے بھائی کہ اس وقت تک میں ۷۵ مرتبہ عالم بیداری میں بالمشافہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی زیارت سے مستفیض ہوا۔ اگر حاکموں کے پاس جانے کی وجہ سے حضور اکی زیارت کی محرومی کا خوف نہ ہوتا تو میں قلعہ شاہی میں داخل ہوتا اور بادشاہ کے ہاں تیرے حق میں سفارش کرتا اور میں خدّام حدیث سے ایک مرد ہوں۔ ان احادیث کی تصحیح کے بارے میں حضور ا

[752] (الیواقیت والجواھر فی بیان عقائد الاکابر ج ۱ ص ۲۳۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

کا محتاج ہوں۔ جن کو محدثین نے اپنے طریقہ میں ضعیف کر دیا اور بے شک یہ نفع تیرے نفع سے بہت زیادہ ہے۔[753]

امام یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۵۰ھ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

میں نے علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک ورق ان کے ایک ساتھی شیخ عبد القادر شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دیکھا ہے جو انہوں نے ایک ایسے شخص کو لکھا تھا جس نے بادشاہ کے پاس جاکر کسی کام کے سلسلہ میں سفارش کرنے کی درخواست کی تھی۔

اے میرے بھائی! جان لے کہ اب تک میں رسول اللہ ﷺ سے پچھتر مرتبہ بیداری میں بالمشافہ، شرف ملاقات حاصل کر چکا ہوں۔ اگر حاکموں کے درباروں میں حاضری سے مجھے حضور ﷺ کے حجاب میں ہونے کا خوف نہ ہوتا، تو میں ضرور شاہی قلعہ میں جاتا، اور بادشاہ کے پاس تیری سفارش کرتا۔ بے شک میں حضور ﷺ کی حدیث شریف کے خدمتگاروں میں سے ایک ہوں اور مجھے سرکار ﷺ کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان احادیث کی تصحیح کے لئے جن کو محدثین نے اپنے طور پر ضعیف قرار دیا ہے اور بے شک یہ فائدہ میرے بھائی تیرے فائدے سے زیادہ بہتر ہے"۔

---

[753] (میزان الکبری ج ۱ ص ۱۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

فرمایا کہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات کی تائید وہ مشہور واقعہ بھی ہے کہ سیّدی محمد بن زین مدّاح رسول ﷺ، سرکار کی بیداری میں بالمشافہ زیارت کرتے تھے۔ جب وہ حج کے لئے گئے تو سرکار ﷺ نے قبر کے اندر سے ان سے بات کی۔[754]

نیز دوسری جگہ لکھتے ہیں:

سیدی علی الخواص کو فرماتے سنا کہ جن لوگوں کا ہمیں علم ہوا کہ وہ حضور ﷺ سے بیداری میں بالمشافہ ملاقات کرتے تھے، ان میں سے شیخ ابومدین شیخ الجماعۃ، شیخ عبدالرحیم قناوی، شیخ موسیٰ رولی، شیخ ابوالحسن شاذلی، شیخ ابوالعباس المرسی، شیخ ابوالسعود بن ابوالعشائر، سیدی ابراہیم المتبولی اور شیخ جلال الدین سیوطی ہیں۔ فرمایا کرتے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور بیداری میں کچھ اوپر ستّر مرتبہ ملاقات کی۔[755]

محدث دیوبند انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں:

نقل عن السیوطی رحمہ اللہ تعالی انہ رآہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اثنین وعشرین مرۃ وسألہ عن احادیث ثم صححہا بعد تصحیحہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم۔ الخ

ترجمہ: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا گیا کہ انہوں نے بائیس مرتبہ جاگتے ہوئے حضور ﷺ کی زیارت کی اور حضور ﷺ سے بہت سی حدیثوں کے متعلق پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ

---

754 (سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین اردو ج ۲ ص ۴۶۷۔۴۶۸ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

755 (سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین اردو ج ۲ ص ۴۷۰ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

آپ کی حدیث ہے یا نہیں حضور ﷺ کے صحیح فرمانے کے بعد امام سیوطی نے ان احادیث کی تصحیح کی۔[756]

نعیم اشرف نور احمد دیوبندی لکھتے ہیں:

وهو لمجدد المائة التاسعة خاتم الحفاظ جلال الدين عبدالرحمن بن كمال الدين الأسيوطی الشافعی، صاحب التصنيف التی سارت بها الركبان، و انتفع به الانس و الجنان، و قدزادت علی خمسمائة و شهرة ذكره تغنی عن وصفه۔

ترجمہ: آپ نویں صدی کے مجدد تھے۔ آپ سے انس و جن نے فائدہ لیا۔[757]

امام یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام یحییٰ بن شرف نووی متوفی ٦٧٦ھ لکھتے ہیں:

و اختلف العلماء فی الثياب المعصفرة وهی المصبوغة بعصفر فاباحها جمهور العلماء من الصحابة و التابعين و من بعد هم و به قال الشافعی و ابو حنيفة و مالک لكنه قال غيرها افضل منها و فی رواية عنه انه اجاز لبسها فی البيوت و افنية الدورد كرهه فی المحافل و الاسواق و نحوها و قال جماعة من العلماء هو مكروه كراهة تنزيه و حملوا النهی علی هذا لانه ثبت ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم لبس حلة حمراء و فی الصحيحين عن ابن عمر رضی الله عنهما قال رايت النبی صلی الله تعالیٰ عليه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم يصبغ بالصفرة۔

ترجمہ: زرد رنگ سے رنگے ہوئے کپڑوں کے حکم میں علماء کا اختلاف ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تابعین کرام رحمہم اللہ اور بعد کے لوگوں میں سے اہل علم نے اس کو جائز کہا ہے امام شافعی

---

[756] (فیض الباری شرح صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۰۴ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

[757] (حاشیہ الفوائد البهية فی تراجم الحنفية ۱۸ ـ ۱۹ مطبوعہ ادارۃ القرآن و العلوم الاسلامیہ کراچی)

رحمۃ اللہ علیہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی نظریہ ہے البتہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس کے علاوہ کوئی اور کپڑا پہننا افضل ہے۔ اور ایک روایت ہے کہ ان کپڑوں کو گھر میں پہننا جائز ہے اور بازاروں اور مجالس میں اس کو پہننا مکروہ ہے علماء کی ایک جماعت نے کہا کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے اور جن احادیث میں ممانعت ہے اس کو مکروہ تنزیہی پر محمول کیا ہے کیونکہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے سرخ رنگ کا حلہ پہنا ہے اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو زرد رنگ سے رنگتے ہوئے دیکھا۔[758]

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

النواوی الامام الحافظ الاوحد القدوۃ شیخ الاسلام علم الاولیاء محی الدین ابوزکریا یحیی بن شرف بن مری الحزامی الحورانی الشافعی صاحب التصانیف النافعۃ۔

ترجمہ: امام نووی، امام، حافظ، قدوہ، شیخ الاسلام، اولیاء کی نشانی، دین کو زندہ کرنے والے یحییٰ بن شرف مری الحزامی الحورانی الشافعی فائدہ دینے والی تصانیف کے مصنف ہیں۔[759]

نیز دوسری جگہ لکھتے ہیں:

قال ابن العطار ذکرلی شیخنا رحمہ اللہ تعالیٰ انہ کان لا یضیع لہ وقتا لا فی لیل ولا فی نھار الا فی اشتغال حتی فی الطریق وانہ دام علی ھذا ست سنین ثم اخذ فی التصنیف والافادۃ وانصیحۃ وقال الحق۔

[758] (شرح صحیح مسلم للنووی ج ۲ ص ۱۹۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)
[759] (تذکرۃ الحفاظ ج ۴ ص ۱۴۷۰ برقم ۱۱۶۲ مطبوعہ دار الصمیعی الریاض)

قلت مع ما هو عليه من المجاهدة بنفسه و العمل بدقائق الورع و المراقبة وتصفية النفس من الشوائب و محقها من أغراضها كان حافظ للحديث وفنونه ورجاله وصحيحه وعليله راسافي معرفة المذهب۔

ترجمہ: ابن عطار کہتے ہیں ہمارے شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ انہوں نے بجز پڑھنے پڑھانے کے دن اور رات میں کبھی وقت ضائع نہیں کیاحتیکہ راستہ چلتے ہوئے بھی اسی شغل میں مصروف رہتے اور برابر چھ سال تک یہی معمول رہاپھر تعلیم وتصنیف عوام کی بھلائی اور احقاق حق کو اپنے پر لازم کرلیااور عمر بھر قدم پیچھے نہیں ہٹایا۔

میں کہتاہوں روح کو معصیت کی آلائشوں اور گناہوں کی آلودگیوں سے پاک رکھنے کے لئے انتہائی تورع، مسلسل جہاد بالنفس اور لگاتار ریاضتوں میں مصروف رہنے کے باوجود آپ نامور حافظ حدیث اس کے جملہ فنون کے عالم فن رجال کے ماہر اور صحیح اور ضعیف کوخوب جاننے والے تھے تحقیق مذاہب میں تو آپ کاجواب نہیں تھا۔[760]

حبیب الرحمن اعظمی لکھتے ہیں:

امام نووی ساتویں صدی ہجری کے ایک بلند پایہ محدث وفقیہ بلکہ ان فنون کے امام اور نہایت عابد وزاہد بزرگ تھے۔ شیخ صلاح الدین سبکی نے ان کو شیخ الاسلام استاذ المتاخرین کے عنوان سے اور حافظ ذہبی نے امام، حافظ واجد، شیخ الاسلام، علم الاولیاء کے القاب سے یاد کیاہے دنیا اور لذائذ دنیا سے بالکل کنارہ کش تھے۔[761]

نیز دوسری جگہ لکھتے ہیں:

---

[760] (تذکرۃالحفاظ ج۴ص ۱۴۷۲ مطبوعہ دار الصمیعی الریاض)

[761] (مقدمہ شرح اربعین نووی ص ۱۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

تاج الدین سبکی نے لکھاہے کہ میں ان کے فضل وکمال اور علوشان کی تفصیل میں جانے کے بجائے اپنے والد کے دو شعر لکھدینا کافی سمجھتا ہوں۔ ان شعروں کا قصہ یہ ہے کہ جب ۷۴۲ھ میں دارالحدیث اشرفیہ کے ملحق مکانات میں میرے والد کی سکونت تھی اور وہ رات کو ایوان دارالحدیث میں تہجد پڑھنے جایا کرتے تھے تو دارالحدیث کے فرش پر اپنا منہ ملا کرتے تھے اور فرماتے تھے:

وفی دار الحدیث لطیف معنی — الی بسط لھا اصبو واوی
عسی ادنی امس بحر وجھی — مکانا مسہ قدم النواوی

حاصل ان شعروں کا یہ ہے کہ دارالحدیث اشرفیہ کے فرش میں ایک لطیف بات ہے جس کی وجہ سے مجھے اس سے شیفتگی ہے (میں اس کے فرش پر اپنا منہ اس لئے رگڑتا ہوں) کہ ممکن ہے کبھی میرا منہ اس مقام بھی پہونچ جائے جہاں امام نووی کے قدم پڑے ہیں۔[762]

بشیر احمد نعمانی لکھتے ہیں:

شیخ الاسلام امام ابوزکریا محی الدین النوویؒ المتوفی ٦٧٦ھ جن کی شخصیت صاحب علم کے لئے پوشیدہ نہیں ہے۔ محدثین کرام کی جماعت میں امام نوویؒ کو امتیازی مقام حاصل ہے اور زہد و تقویٰ میں امام المتقین ہیں۔[763]

محمد صادق خلیل دیوبندی لکھتے ہیں:

ابن العطار کے شاگرد بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام نوویؒ ہمہ وقت تعلیم میں مشغول رہتے رات ہو یا دن بازار ہو یا مدرسہ بہر صورت ان سے استفادہ کرنے والے موجود ہوتے۔ شیخ قطب یونینی رقمطراز ہیں کہ امام نووی علم، ورع، عبادت، کمخوری اور سادہ زندگی گزارنے میں منفرد حیثیت

762 (مقدمہ شرح اربعین نووی ص ۱۴ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)
763 (ریاض الصالحین اردو ج ۱ ص ۳ مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاھور)

کے مالک تھے حافظ ابن کثیر البدایہ میں فرماتے ہیں کہ شیخ محی الدین امام نوویؒ اپنے دور کے بہت بڑے فقہاء میں شمار ہوتے تھے وہ کبھی روزہ نہیں چھوڑتے تھے اوران کے دسترخوان پر کبھی دو کھانے نہیں دیکھے گئے۔

ابو بکر بن ہبتہ اللہ حورانی طبقات الشافعیہ ص۸۷ میں لکھتے ہیں کہ امام نوویؒ عشاء کے بعد ایک بار کھانا تناول فرماتے اور صبح کے وقت ایک بار پانی پیتے۔ انہوں نے نکاح نہیں کیا دوبار حج کے لئے تشریف لئے گئے علماء کی مجلس میں باوقار شخصیت کے مالک تھے اگرچہ سرپر پگڑی معمولی قسم کی ہوتی تھی لیکن شان میں بہت بڑے تھے۔[764]

شمس الدین دیوبندی لکھتے ہیں:

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ (یعنی امام نووی) کورب ذوالجلال والاکرام نے تین چیزیں یکجا کر کے ودیعت کی تھیں ان میں (۱) علم اور اس پر صحیح عمل، (۲) کامل زہد، (۳) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں ایک اعلیٰ اخلاق کا نمونہ تھے۔[765]

علامہ شوکانی کی تحقیق

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں:

وذهب جمهور العلماء من الصحابة والتابعين ومن بعدهم وبه قال الشافعي وابو حنيفة ومالک الى الاباحة کذاقال ابن رسلان فی شرح السنن۔

[764] (ریاض الصالحین اردو ج ۱ ص ۱۹ مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور)
[765] (نزهتہ المتقین ج ۱ ص ۱۳ مطبوعہ مکتبۃ العلم لاہور)

ترجمہ: جمہور علماء صحابہ تابعین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک زرد رنگ کے کپڑے پہننا جائز ہے اسی طرح امام شافعی اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک بھی جائز ہے اور ابن ارسلان نے شرح السنن میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے اس کا جواز نقل کیا ہے۔[766]

الفتح الربانی مع شرحہ بلوغ الامانی

الفتح الربانی مع شرحہ بلوغ الامانی میں ہے:

حدیث ابن عمر نھی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم ان یلبس المحرم ثوباً مصبوغاً بورس او زعفران قال وقد من التقیید المحرم جواز لبس الثوب المزعفر للحلال قال ابن بطال اجاز مالک وجماعة لباس الثوب المزعفر للحلال وقالوا انما وقع النھی عنه للمحرم خاصة۔

ترجمہ: حضور نبی کریم انے محرم کے لئے ورس زعفران سے رنگے ہوئے کپڑوں سے منع فرمایا محرم کی قید سے حلال کے لئے یہ جائز ہونا معلوم ہوتا ہے حلال کے لئے زعفرانی کپڑے جائز ہے نہی محرم کے لئے خاص ہے۔[767]

★.......★

سرخ رنگ کا عمامہ شریف

سرخ لباس پہننے کے جواز اور عدم جواز میں علماء کا اختلاف

---

[766] (نیل الاوطار ج ۲ ص ۸۷ مطبوعہ دارالجیل بیروت)

[767] (الفتح الربانی مع شرحہ بلوغ الامانی ج ۱۷ ص ۲۴۲ مطبوعہ مصر)

سرخ لباس پہننے کے جواز اور عدم جواز میں علماء کا اختلاف ہے۔ لیکن صحیح یہی ہے کہ یہ جائز ہے۔ سراج الامۃ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حنفی مذہب کے صحیح قول کے مطابق سرخ کپڑے پہننا جائز ہے۔

سراج الامہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول

امام ناصر الدین ابی القاسم محمد بن یوسف السمرقندی متوفی ۵۵٦ھ لکھتے ہیں:

وعن ابی حنیفۃ لاباس بالصبغ الاحمر والاسود والاصفر۔

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرخ اور سیاہ اور زرد رنگ میں کوئی حرج نہیں۔[768]

ملا نظام الدین متوفی ١١٦١ھ لکھتے ہیں:

وعن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی لاباس بالصبغ الاحمر والاسود۔

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرخ اور سیاہ رنگ میں کوئی حرج نہیں۔[769]

امام محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی متوفی لکھتے ہیں:

واما الاحمر ومنہ المعصفر والمزعفر فاجاز مالک والشافعی وابو حنیفۃ۔

[768] (الملتقط فی الفتاوی الحنفیۃ کتاب الآداب ص ۲۷۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[769] (فتاوی عالمگیری کتاب الکراھیۃ باب اللبس مایکرہ من ذلک الباب التاسع فی اللبس مایکرہ من ذلک وما لایکرہ ج ۵ ص ۴۱۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

ترجمہ: سرخ اور معصفر اورزعفرانی رنگ کو امام مالک، امام شافعی اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جائز فرمایا ہے۔[770]

سرخ لباس صحابہ و تابعین کی سنت ہے

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

القول الاول الجواز مطلقاً وھو قول عدۃ من الصحابۃ وطائفۃ من التابعین منھم علی بن ابی طالب و ابنہ الحسن و طلحۃ وعبداللہ بن جعفر و البراء و من التابعین سعید بن المسیب و النخعی و الشعبی و ابی قلابۃ و ابی و ائل و من سو اھمث۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور متعدد صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور فقہاء تابعین میں سے سعید بن مسیب، ابراہیم نخعی، امام شعبی، امام ابو قلابہ، امام ابو وائل اور متعدد فقہاء سرخ رنگ کو مطلقاً جائز کہتے ہیں۔[771]

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواز پر باب باندھا ہے:

باب الصلاۃ فی الثوب الاحمر۔[772]

حدیث نمبر ا:

حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو سرخ رنگ کے حلہ یعنی دو چادروں میں لپٹا ہوا دیکھا

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

---

[770] (شرح زرقانی علی المواھب ج۵ ص ۲۳ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

[771] (فتح الباری ج ۱۰ ص ۳۷۷۔۳۷۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (نیل الاوطار ج ۲ ص ۹۲ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

[772] (صحیح البخاری باب الثوب الاحمر ج ۱ ص ۱۴۷ مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت)

حدثنا ابو الولید حدثنا شعبة عن ابی اسحاق سمع البراء رضی اللہ تعالیٰ عنه یقول کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم مربوعاً وقد رأیته فی حلة حمراء ما رایت شیئا احسن منه۔

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کا قد مبارک متوسط تھا میں نے آپ ﷺ کو سرخ رنگ کے حلہ یعنی دو چادروں میں لپٹا ہوا دیکھا میں نے آپ ﷺ سے زیادہ کسی چیز کو حسین نہیں دیکھا۔[773]

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا شریک عن ابی اسحاق عن البراء قال ما رایت اجمل من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم مترجلا فی حلة حمراء۔[774]

امام یحییٰ بن شرف الدین نووی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں:

---

[773] (صحیح البخاری کتاب اللباس باب الثوب الاحمر ج ۵ ص ۲۱۹۸ رقم الحدیث ۵۵۱۰ مطبوعه دار ابن کثیر بیروت)، (مسلم شریف کتاب الفضائل باب فی صفة النبی ا وانه کان احسن الناس وجها ج ۴ ص ۱۸۱۸ رقم الحدیث ۲۳۳۷ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی الرخصة ذلک ج ۴ ص ۵۴ رقم الحدیث ۴۰۷۲ مطبوعه دار الفکر بیروت)، (سنن النسائی کتاب الزینة باب اتحاذ الجمة ج ۸ ص ۱۸۳ رقم الحدیث ۵۲۳۲ مطبوعه مکتب المطبوعات الاسلامیة حلب)، (سنن الکبریٰ للنسائی ج ۵ ص ۴۱۲ رقم الحدیث ۹۳۲۸ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (مسند احمد ج ۴ ص ۲۸۱ مطبوعه موسسة قرطبة مصر)، (مسند ابی یعلی ج ۳ ص ۲۶۲ رقم الحدیث ۱۷۱۴ مطبوعه دار المامون للتراث دمشق)، (معرفة الصحابة لابی نعیم الاصبهانی ترجمة جابر بن سمرة ص ج ۱ ص ۴۵۰ برقم ۱۵۳۶ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (مصنف ابن ابی شیبه ج ۵ ص ۱۵۷ رقم الحدیث ۲۴۷۱۵ مطبوعه مکتبة الرشد الریاض)، (روضة المتقین شرح ریاض الصالحین للنووی ج ۲ ص ۳۱۴ مطبوعه دار الفکر بیروت)، (سنن الترمذی ج ۴ ص ۲۱۹ رقم الحدیث ۱۷۲۴ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت)، (نیل الاوطار ج ۲ ص ۹۰ مطبوعه دار الجیل بیروت)، (غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۹۹ رقم الحدیث ۵۰۹۱ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)، (شرح السنة ج ۶ ص ۱۵۷ رقم الحدیث ۲۹۸۳ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (معالم السنن ج ۴ ص ۱۷۹ رقم الحدیث ۱۴۶۶ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (السیرة النبویة لابن عساکر ج ۴ ص ۱۴۰ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۴۰ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت)

[774] (مصنف ابن ابی شیبه ج ۵ ص ۱۵۷ رقم الحدیث ۲۴۷۱۵ مطبوعه مکتبة الرشد الریاض)

ودلیل جواز الاحمر وغیرہ مع الاجماع حدیث البراء رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فی حلۃ حمراء رواہ البخاری ومسلم وروی ایضاً مثلہ من روایۃ ابی جحیفۃ۔[775]

حدیث نمبر ۲:

امام ابوداؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا موسیٰ بن اسمعیل حدثنا قیس یعنی ابن الربیع وحدثنا محمد بن سلیمان الانباری حدثنا وکیع عن سفیان جمیعاً عن عون ابن ابی جحیفۃ عن ابیہ قال اتیت النبی ابمکۃ وھو فی قبۃ حمراء من ادم فخرج بلال فاذن فکنت اتتبع فمہ ھبنا وھھنا قال ثم خرج رسول اللہ وعلیہ حلۃ حمراء وبرود یمانیۃ قطری۔

ترجمہ: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ مکہ مکرمہ کے اندر ایک سرخ خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ پس حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے اور اذان کہی میں دیکھ رہا تھا کہ انہوں نے اپنا منہ ادھر ادھر کیا۔ پھر حضور ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کے اوپر سرخ حلہ تھا یمنی چادر کا گویا قطر کی بنی ہوئی ہے۔[776]

حدیث نمبر ۳:

---

[775] (المجموع شرح المہذب للنووی ج ۴ ص ۳۹۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

[776] (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۴۳ رقم الحدیث ۵۲۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (سنن الترمذی قال ابو عیسی حدیث ابی جحیفۃ حدیث حسن صحیح ج ۱ ص ۳۷۵۔ ۳۷۶ رقم الحدیث ۱۹۷ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (صحیح البخاری باب الثوب الاحمر ج ۱ ص ۱۴۷ رقم الحدیث ۳۶۹ مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت)، (صحیح ابن حبان ج ۶ ص ۱۵۳ رقم الحدیث ۲۳۹۴ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (مصنف عبدالرزاق ج ۱ ص ۴۶۷ رقم الحدیث ۱۸۰۶ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)، (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۰۰ رقم الحدیث ۵۰۹۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۴ ص ۱۴۰ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۴۰ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

آپ ﷺ کے اوپر ایک سرخ چادر تھی

امام ابو داؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

عن ھلال بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم بمنی یخطب علی بغلۃ و علیہ بر د احمر و علی امامہ یعبر عنہ۔

ترجمہ: حضرت ھلال بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو منیٰ کے مقام پر ایک خچر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ کے اوپر ایک سرخ چادر تھی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے آگے کھڑے ہوئے آپ کے الفاظ (لوگوں تک) پہنچا رہے تھے۔[777]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

عن ھلال بن عامر عن ابیہ قال رایت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم بمنی یخطب علی بغلۃ و علیہ بر د احمر و علیص امامہ یعبر عنہ۔

ترجمہ: حضرت عامر ص بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ منیٰ میں ایک خچر پر خطبہ دے رہے تھے اور آپ ﷺ کے اوپر ایک سرخ چادر تھی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے آگے کھڑے ہوئے آپ ﷺ کے الفاظ آگے پہنچا رہے تھے۔[778]

شوکانی کہتے ہیں اس حدیث مبارکہ کی سند حسن ہے۔

---

777 (سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی الرخصۃ ذلک ج ۴ ص ۵۴ رقم الحدیث ۴۰۷۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۲۴۷ رقم الحدیث ۵۷۷۷ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)، (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۹۹ رقم الحدیث ۵۰۹۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (شرح الطیبی علی مشکاۃ المصابیح المسمی الکاشف عن حقائق السنن ج ۸ ص ۲۲۶ مطبوعہ ادارۃ القرآن و العلوم الاسلامیۃ کراچی)

778 (سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۲۴۷ رقم الحدیث ۵۷۷۷ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)، (سبل الھدیٰ و الرشاد ج ۷ ص ۳۱۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں:

قال فی البدر المنیر و اسنادہ حسن۔

ترجمہ: امام ابن الملقن رحمۃ اللہ علیہ نے البدر المنیر میں فرمایا کہ اس حدیث مبارکہ کی سند حسن ہے۔[779]

حدیث نمبر ۴:

آپ ﷺ باہر آئے آپ پر دو سرخ چادریں تھیں

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابن ابی شیبۃ عن ابی رمثۃ قال حججت فقدمت المدینۃ ولم اکن رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فخرج وعلیہ ثوبان بردان احمران۔

ترجمہ: امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابی رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حج کیا اور مدینہ آیا میں نے حضور ﷺ کو نہیں دیکھا تھا آپ ﷺ باہر آئے آپ پر دو سرخ چادریں تھیں۔[780]

حدیث نمبر ۵:

حضور ﷺ کا سرخ رنگ کا جبہ مبارک

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

عن طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم بسوق ذی المجاز فمر وعلیہ جبۃ لہ حمراء۔

---

[779] (نیل الاوطار ج ۲ ص ۹۰ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

[780] (سبل الھدیٰ والرشاد ج ۷ ص ۳۱۲۔۳۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: حضرت طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا اور آپ ﷺ پر سرخ جبہ تھا۔[781]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی مسدد والامام احمد عن الاشعث بن سلیمان عن بعض الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فی سوق ذی المجاز وعلیہ احمران۔

وروی وکیع بن الجراح عن طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم بسوق ذی المجاز وعلیہ جبۃ حمراء۔

ترجمہ: حضرت طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا اور آپ ﷺ پر سرخ جبہ تھا۔[782]

حدیث نمبر ۶:

میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ پر دو سرخ چادریں تھیں

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابن سعد عن شیخ من کنانۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعلیہ بردان احمران۔

---

781 (جامع الاحادیث الکبیر ج ۲۰ ص ۴۴ رقم الحدیث ۳۵۵۷ ۱ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۴ ص ۱۳۶ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۳۶ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

782 (سبل الھدیٰ والرشاد ج ۷ ص ۳۱۲-۳۱۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: شیخ من کنانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ پر دو سرخ چادریں تھیں۔[783]

حدیث نمبر ۷:

حضور ﷺ جمعہ اور عیدین کو سرخ چادر اور سرخ عمامہ پہنتے تھے

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

عن جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم کان یلبس بردہ الاحمر فی العید و الجمعۃ۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ ص بیان کرتے ہیں حضور ﷺ جمعہ اور عیدین کو سرخ چادر پہنتے تھے۔[784]

حدیث نمبر ۸:

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا ھشیم قال انا الحجاج عن ابی جعفر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم کان یلبس بردہ الاحمر یوم الجمعۃ و یعتم یوم العیدین۔

---

783 (سبل الھدیٰ و الرشاد ج۷ ص ۲۱۳-۳۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

784 (سنن الکبریٰ للبیہقی ج۳ ص ۲۴۷ رقم الحدیث ۵۷۷۸ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)، (نیل الاوطار ج ۲ ص ۹۰ مطبوعہ دار الجیل بیروت)، (مختصر تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۲۳۷ مطبوعہ دار الفکر العربی بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۴ ص ۱۴۱ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۴۱ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (اتحاف سادۃ المتقین ج ۸ ص ۲۵۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (سبل الھدیٰ و الرشاد ج۷ ص ۳۱۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: حضرت ابو جعفر ص بیان کرتے ہیں حضور ﷺ جمعہ اور عیدین کو سرخ چادر اور سرخ عمامہ باندھتے تھے۔[785]

امام عمر بن علی بن الملقن الانصاری متوفی ۸۰۴ھ لکھتے ہیں:

حدیث انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کان یتردی یوم الجمعۃ رواہ البیھقی من روایۃ جابر بلفظ کان لہ برد احمر یلبسہ فی العیدین والجمعۃ وابن خذیمۃ بلفظ کانت لہ جبۃ یلبسھا فی العیدین والجمعۃ۔[786]

حدیث نمبر ۹:

علامہ عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں:

ورواہ الطبرانی عن ابن عباس بلفظ کان یلبس یوم العید بردۃ حمراء قال الھیثمی ورجالہ ثقات۔

ترجمہ: امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضور ﷺ عید کے روز سرخ رنگ کی چادر پہنتے تھے۔

امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث مبارکہ کہ تمام راوی ثقہ ہیں۔[787]

علامہ ابراہیم بیجوری رحمۃ اللہ علیہ

امام الشیخ ابراہیم البیجوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

---

[785] (مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص ۴۸۱ رقم الحدیث ۵۵۴۹ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[786] (خلاصۃ البدر المنیر ج ۱ ص ۲۲۱ رقم الحدیث ۷۷۳ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[787] (فیض القدیر ج ۵ ص مطبو ۲۴۶ مطبوعہ المکتبۃ التجاریۃ الکبری مصر)

فقد روی الطبرانی من حدیث ابن عباس انہ کان یلبس یوم العید بردۃ حمراء قال الھیثمی ورجالہ ثقات فالصحیح جواز لبس الاحمر۔

ترجمہ: امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضور ﷺ عید کے روز سرخ رنگ کی چادر پہنتے تھے۔

اس حدیث مبارکہ سے سرخ لباس کا جائز ہونا بالکل صحیح ہے۔[788]

حدیث نمبر ۱۰:

حضور ﷺ کا سرخ رنگ کے کپڑے میں نماز پڑھانا

امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبد بن حمید ثنا محمد بن الفضل حدثنا حماد بن سلمۃ عن حبیب بن الشھید عن الحسن عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم خرج وھو متکئ علی اسامۃ بن زید علیہ ثوب قطری قد توشح بہ فصلی بھم۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ٹیک لگائے باہر آئے حضور ﷺ پر قطری (سرخ رنگ کا) کپڑا لپٹا ہوا تھا حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی امامت فرمائی۔[789]

امام محب الدین طبری رحمۃ اللہ علیہ

امام محب الدین ابی جعفر احمد بن عبد اللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں:

---

[788] (المواھب اللدنیۃ علی الشمائل المحمدیۃ للبیجوری ص ۷۲ فاروقی کتب خانہ ملتان)

[789] (الشمائل المحمدیۃ والخصائل المصطفویۃ ص ۷۰ رقم الحدیث ۶۰ مطبوعہ موسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت)، (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۰۰ رقم الحدیث ۵۰۹۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (شرح السنۃ للبغوی ج ۶ ص ۱۵۹ رقم الحدیث ۲۹۷۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

وفی روایۃ ثوب قطری اخرجھما الترمذی فی الشمائل قولہ ثوب قطر ھو ضرب من البرود فیہ حمرۃ لہ اعلام فیہ بعض الخشونۃ وقیل ھی حلل جیاد تحمل من قبل البحرین قال الازھری فی اعراض البحرین قریۃ یقال لھا قطر واحسب الثیاب القطریۃ تنسب الیھا۔

ترجمہ: قطری کپڑا ایک قسم کی نقش دار سرخ چادر تھی جو سخت تھی۔[790]

حدیث نمبر ۱۱:

میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے زیادہ سرخ حلہ کسی پر سجتے ہوئے نہیں دیکھا

امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فی لیلۃ اضحیان وعلیہ حلۃ حمرآء فجعلت انظر الیہ والی القمر فلھو عندی احسن من القمر۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو چودہویں رات میں دھاری دار سرخ یمنی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا میں (کبھی) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف دیکھتا اور کبھی چاندی کی طرف تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میرے نزدیک چاند سے یقیناً زیادہ حسین تھے۔[791]

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ لکھتے ہیں:

اخبرنی یحیی بن منصور القاضی ثنا احمد بن سلمۃ ثنا اسحاق انبا المحاربی عن اشعث عن ابی اسحاق عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فی لیلۃ اضحیان وعلیہ حلۃ حمراء فجعلت انظر الیہ والی القمر فلھو احسن فی عینی من القمر۔

---

[790] (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج۳ ص ۱۰۰ رقم الحدیث ۵۰۹۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

[791] (الشمائل المحمدیۃ والخصائل المصطفویۃ مع تحفۃ الاحوذی باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ج ۱۰ ص ۹۰ رقم الحدیث ۱۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

هذا حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو چودہویں رات میں دھاری دار سرخ یمنی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا میں (کبھی) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف دیکھتا اور کبھی چاندی کی طرف تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میرے نزدیک چاند سے یقیناً زیادہ حسین تھے۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے روایت نہیں کیا۔[792]

امام ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں:

وعن جابر بن سمرة قال رايت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم فی ليلة اضحيان و عليه حلة حمرا فكنت انظر اليه و الی القمر فهو كان فی عينی احسن من القمر۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو چودہویں رات میں دھاری دار سرخ یمنی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا میں (کبھی) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف دیکھتا اور کبھی چاندی کی طرف تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میرے نزدیک چاند سے یقیناً زیادہ حسین تھے۔[793]

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا احمد قال حدثنا ابو عمير بن النحاس قال حدثنا ايوب بن سويد عن سفيان الثوری عن محمد بن المنكدر عن جابر قال ما رايت احسن من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم فی حلة حمراء۔

---

792 (مستدرک قال المحقق قال فی التلخیص صحیح ج ۴ ص ۲۰۷ رقم الحدیث ۷۳۸۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

793 (مختصر تاریخ دمشق ج ۱ ص ۱۴۱)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے زیادہ سرخ حلہ کسی پر سجتے ہوئے نہیں دیکھا۔[794]

حدیث نمبر ۱۲:

حضور ﷺ کے خطبے کے وقت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما سرخ قمیص پہنے ہوئے آئے

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا زید بن حباب قال حدثنی حسین بن واقد قال حدثنی عبد اللہ بن بریدة عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یخطبنا فاقبل الحسن والحسین علیھما قمیصان احمران۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے خطبے کے وقت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما سرخ قمیص پہنے ہوئے آئے۔[795]

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا ابو الفضل الحسن بن یعقوب بن یوسف العدل حدثنا یحیی بن ابی طالب انبا زید بن الحباب انبا الحسین بن واقد حدثنی عبد اللہ بن بریدة عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یخطب فاقبل الحسن والحسین علیھما قمیصان احمران فجعلا یعثران ویقومان فنزل فاخذھما فوضعھما بین یدیہ وقال صدق اللہ ورسولہ انما اموالکم واولادکم فتنة رایت ھذین فلم اصبر ثم اخذ فی خطبتہ۔

---

794 (طبرانی الاوسط ج ۱ ص ۲۱۱ رقم الحدیث ۶۸۰ مطبوعہ دار الحرمین القاھرة)، (مسند الطیالسی ص ۹۸ رقم الحدیث ۷۲۱ مطبوعہ دار المعرفة بیروت)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۵ ص ۱۳۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

795 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۵۸ رقم الحدیث ۲۴۷۲۹ مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه۔

ترجمہ: یہ حدیث مبارکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے روایت نہیں کیا۔[796]

مستدرک للحاکم کے محقق ڈاکٹر محمود مطرجی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

قال المحقق وافقه الذهبی فی التلخیص علی شرط البخاری ومسلم۔[797]

حدیث نمبر ۱۳:

حضور ﷺ کا سرخ رنگ کا عمامہ مبارک

امام سلیمان بن الاشعث ابو داؤد السجستانی متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا احمد بن صالح ثنا ابن وهب حدثنی معاوية بن صالح عن عبدالعزيز بن مسلم عن ابی معقل عن انس بن مالک قال رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم يتوضا وعليه عمامة قطرية فادخل يده من تحت العمامة فمسح مقدم راسه ولم ينقض العمامة۔

---

796 (مستدرک للحاکم کتاب اللباس ج۵ ص۲۱۴ رقم الحدیث ۷۵۵۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

797 (مستدرک للحاکم کتاب اللباس ج۵ ص۲۱۴ رقم الحدیث ۷۵۵۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ وضو فرمارہے ہیں اور آپ ﷺ پر قطری عمامہ تھا عمامہ مبارک کے نیچے ہاتھ مبارک داخل کرکے مسح فرمایا اور عمامہ مبارک کو نہیں کھولا۔[798]

امام عینی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ حافظ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں:

قولہ (عمامة قطرية) هی ثياب حمر لها اعلام فيها بعض الخشونة۔ منسوبة الى قطر موضع بين عمان وسيف البحر۔

ترجمہ: قطری عمامہ سرخ نقش والا کپڑا جو سخت تھا قطر کی طرف منسوب جو عمان سیف البحر کے درمیان ہے۔[799]

امام صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

قطری بکسر القاف وسکون الطاء وقد تخفف ومع التخفيف هو ضرب من البرد فيه حمرة ولها اعلام فيها بعض الخشونة وفسره بعضهم بانه غليظ من قطن۔

ترجمہ: قطری ایک قسم کی چادر تھی جس میں سرخ رنگ اور نقش تھے اور روئی کی سخت چادر تھی۔[800]

استدل به على التعميم بالحمرة وهو استدلال صحيح لولا فى الحديث ضعف۔

---

798 (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۳۶ رقم الحدیث ۱۴۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مستدرک للحاکم ج ۱ ص ۱۶۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

799 (شرح سنن ابی داؤد للعینی ج ۱ ص ۳۴۷ مطبوعہ دار القرآن والحدیث ملتان)، (المواھب اللدنیۃ علی الشمائل المحمدیۃ للبیجوری ص ۹۶ فاروقی کتب خانہ ملتان)

800 (سبل الھدیٰ والرشاد ج۷ ص ۳۰۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: اس حدیث مبارکہ میں سرخ عمامے کی دلیل ہے جو صحیح استدلال ہے اگرچہ حدیث ضعیف ہے۔[801]

حدیث نمبر ۱۴:

سرخ عمامہ پہننا جبریل علیہ السلام کی سنت ہے

امام الزبیر بن بکار بن عبد اللہ بن مصعب الزبیری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

ثنا محمد ثنا الزبیر حدثنی محمد بن الحسن عن عبدالعزیز بن محمد عن عبیداللہ بن عمر عن سیار ابی الحکم عن عائشة انها قالت رایت جبریل علیه السلام علیه عمامة حمراء سادلها بین کتفیه۔

ترجمہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے سرخ رنگ کا عمامہ باندھا تھا اور اس کا شملہ ان کی پشت پر لٹک رہا تھا۔[802]

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن عبداللہ الحضرمی قال حدثنا اسماعیل بن بهرام قال حدثنا عبدالعزیز بن محمد الدراوردی عن عبیداللہ بن عمر عن سیار ابی الحکم عن شهر بن حوشب عن عائشة قالت رایت جبریل علیه السلام علیه عمامة حمراء یرخیها بین کتفیه۔

ترجمہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے سرخ رنگ کا عمامہ باندھا تھا اور اس کا شملہ ان کی پشت پر لٹک رہا تھا۔[803]

---

[801] (عون المعبود شرح ابی داؤد ج ۱ ص ۱۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

[802] (المنتخب من کتاب ازواج النبی قصة تزوج عائشة رضی اللہ عنها ص ۳۶ مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت)، (سبل الهدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

[803] (طبرانی الاوسط ج ۵ ص ۳۸۱ رقم الحدیث ۵۶۲۰ مطبوعہ دار الحرمین القاهرة)، (مجمع الزوائد ج ۵ ص ۱۳۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

فرشتوں کے سرخ عمامے

امام ابی الربیع سلیمان بن موسی الکلاعی الاندلسی متوفی ۶۳۴ھ لکھتے ہیں:

قال ابن عباس ولم تقاتل فی یوم سواہ و کانوا یکونون فیما سواہ من الایام عددا و مددا لا یضربون و کانت سیماھم یوم بدر عمائم بیضاء قد ارسلوھا فی ظھورھم ویوم حنین عمائم حمرا۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فرشتوں کی نشانی بدر کے دن سفید عمامے تھے کہ شملہ پیچھے لٹکاتے تھے اور حنین کے دن سرخ عمامے تھے۔[804]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی البیھقی عن ابن عباس قال: کان سیماء الملائکۃ یوم بدر عمائم بیض قد ارسلوھا علی ظھورھم ویوم خیبر عمائم حمراً۔

وروی الطبرانی وابن مردویہ بسند ضعیف عن ابن عباس مرفوعاً فی قولہ تعالٰی: (مسومین) قال: معلمین و کانت سیما الملائکۃ یوم بدر عمائم سود ویوم احد عمائم حمر۔[805]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابن المنذر وابن ابی حاتم عن ابی ھریرۃ فی قولہ: (مسومین) قال: بالعھن الاحمر۔[806]

علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی متوفی ۱۳۵۰ھ لکھتے ہیں:

---

804 (الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ والثلاثۃ الخلفاء غزوۃ بدر الکبری ج ۲ ص ۲۹ مطبوعہ عالم الکتب بیروت)

805 (سبل الھدی والرشاد ذکر سیماء الملائکۃ یوم بدر ج ۴ ص ۴۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

806 (سبل الھدی والرشاد ذکر سیماء الملائکۃ یوم بدر ج ۴ ص ۴۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

كانت سيما الملائكة يوم بدر عمائم سود ويوم احد عمائم حمر۔

ترجمہ: فرشتوں کی نشانی بدر کے دن سفید عمامے تھے اور احد کے دن سرخ عمامے تھے۔[807]

مشکل کشا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سرخ رنگ کا جھنڈا

امام ابو جعفر محمد بن عمر بن موسیٰ العقیلی متوفی ۳۲۲ھ لکھتے ہیں:

عن يزيد بن بلال حدثني جدي حدثنا الحكم بن مروان حدثنا كيسان ابو عمر عن يزيد بن بلال وكان من اصحاب علي رضي الله تعالىٰ عنه قال رايت راية علي حمراء مكتوب فيها محمد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآله واصحابه وسلم۔

ترجمہ: یزید بن بلال رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سرخ جھنڈا دیکھا جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔[808]

ابن عمر رضی اللہ عنہما کا سرخ لباس پہننا

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا يحيى قال حدثنا وكيع عن موسى بن دهقان قال رايت ابن عمر جالسا على سرير عروس عليه ثياب حمر۔

ترجمہ: موسیٰ بن دہقان فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سرخ کپڑوں میں دیکھا۔[809]

---

807 (الفتح الكبير في ضم الزيادة الى الجامع الصغير ج ۲ ص ۲۹۵ رقم الحديث ۸۵۶۸ مطبوعه دار الفكر بيروت)

808 (الضعفاء الكبير للعقيلي ج ۴ ص ۱۳ برقم ۱۵۶۷ دار الكتب العلمية بيروت)، (المسند الضعيف للعقيلي ص ۱۵۹ رقم الحديث ۲۶۶ مطبوعه نزار مصطفىٰ الباز المملكة العربية السعودية)

809 (الادب المفرد ج ۱ ص ۳۹۹ مطبوعه دار البشائر الاسلامية بيروت)

حضرت ابراھیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ پر سرخ چادر دیکھی

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا یزید بن ھارون عن العوام قال رایت علی ابراھیم التیمی وابراھیم النخعی علی کل واحد منھما ملحفۃ حمراء۔

ترجمہ: عوام رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابراہیم تیمی اور امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہما پر سرخ چادر دیکھی۔ [810]

امام علی بن ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ پر سرخ چادر دیکھی

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع عن عمرو بن عثمان قال رایت علی ابی جعفر ملحفۃ حمراء۔

ترجمہ: عامر بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علی بن ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ پر سرخ چادر دیکھی۔ [811]

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ پر سرخ چادر دیکھی

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

---

[810] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۵۷ رقم الحدیث ۲۴۷۱۷ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[811] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۵۸ رقم الحدیث ۲۴۷۱۹ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع عن مالک بن مغول قال رایت علی الشعبی ملحفة حمراء۔

ترجمہ: مالک بن مغول رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ پر سرخ چادر دیکھی۔ [812]

امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سرخ چادر دیکھی

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع عن نصر بن اوس قال رایت علی علی بن الحسین ملحفة حمراء۔

ترجمہ: نصر بن اوس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما پر سرخ چادر دیکھی۔ [813]

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ سفید، سیاہ، سبز، سرخ، زرد عمامہ پہننا سنت ہے ان کے علاوہ ہر قسم کے رنگ کا عمامہ مباح ہے۔ سب سے افضل عمامہ سفید ہے اس کے بعد سیاہ عمامہ اس کے بعد سبز عمامہ اس کے بعد سرخ عمامہ اس کے بعد زرد رنگ کا عمامہ افضل ہے۔

★...★

ٹوپی کا ثبوت

ٹوپی پہننا بھی سنت ہے۔ حضور ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تابعین کرام رحمہم اللہ اور فقہاء کرام رحمہم اللہ سے ٹوپی پہننا ثابت ہے۔ اور ہر قسم کی ٹوپی جناح کیپ وغیرہ سب پہننا جائز

---

812 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۵۸ رقم الحدیث ۲۴۷۲۲ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

813 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۵۸ رقم الحدیث ۲۴۷۲۴ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

ہے جو ٹوپی کی کسی قسم کو ناجائز کہے تو وہ اس کے ناجائز ہونے پر دلیل پیش کرے اپنے قیاس پیش نہ کرے۔ البتہ اگر کسی جگہ کسی قسم کی ٹوپی غیر مسلموں سے مشابہت رکھتی ہو تو اس جگہ اس خاص قسم کی ٹوپی پہننا ناجائز ہو گا اگر چہ وہ ٹوپی کسی قسم کی بھی ہو۔

حدیث مبارکہ میں ہے:

من تشبہ بقوم فھو منھم۔

ترجمہ: جو شخص کسی قوم کی مشابہت کرے گا وہ انہیں میں سے ہو جائے گا۔[814]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت

امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم قال کان علی موسی علیہ السلام یوم کلمہ ربہ کساء صوف و جبۃ صوف و کمہ صوف و سراویل صوف و کانت نعلاہ من جلد حمار میت۔

(و الکمہ القلنسوۃ الصغیرۃ)۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے کلام کیا اس دن انہوں نے ایک اون کی چادر اون کا

[814] (سنن ابو داؤد کتاب اللباس ج ۲ ص ۲۰۳ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان)

جبہ اون کی ٹوپی اور اون کی شلوار پہنی ہوئی تھی اور مردہ دراز گوش کی کھال سے بنے جوتے پہنے ہوئے تھے۔[815]

حضور ﷺ کی ٹوپی مبارک

امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم یقول الشہداء اربعۃ رجل مومن جید الایمان لقی العدو فصدق اللہ حتی قتل فذالک الذی یرفع الناس الیہ اعینہم یوم القیامۃ ھکذا ورفع راسہ حتی وقعت قلنسوتہ قال فما ادری اقلنسوۃ عمر اراد ام قلنسوۃ النبی۔۔۔۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا شہداء کی چار اقسام ہیں وہ مومن شخص جس کا ایمان مضبوط ہو وہ دشمن سے مقابلہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یہی وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن لوگ اس کی طرف آنکھ اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے آپ ﷺ نے سر مبارک اوپر اٹھایا یہاں تک کہ آپ کی ٹوپی گر گئی راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں اس سے حضور ﷺ کی ٹوپی مراد ہے یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔[816]

---

815 (سنن الترمذی باب ماجاء فی لبس الصوف ج ۴ ص ۲۲۴ رقم الحدیث ۱۷۳۴ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (الترغیب والترہیب قال المنذری رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب والحاکم کلاھما عن حمید الاعرج عن عبداللہ بن الحارث عن ابن مسعود وقال الحاکم صحیح علی شرط البخاری ج ۳ ص ۷۸ رقم الحدیث ۳۱۵۴ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

816 (سنن الترمذی باب ماجاء فی لبس الصوف ج ۴ ص ۲۲۴ رقم الحدیث ۱۷۳۴ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۱۲ رقم الحدیث ۲۱۳۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (مسند عبد بن حمید ص ۳۹ رقم الحدیث ۲۷ مطبوعہ مکتبۃ السنۃ القاہرۃ مصر)، (مسند الطیالسی ص ۱۰ رقم الحدیث ۴۵ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

ورفع راسہ حتی سقطت قلنسوۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم او قلنسوۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ترجمہ: آپ ﷺ نے سر انور اتنا اوپر اٹھایا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی ٹوپی مبارک گر گئی یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ [817]

امام احمد بن علی المثنی التمیمی متوفی ۳۰۷ھ روایت کرتے ہیں:

ورفع راسہ حتی وقعت قلنسوتہ قال فلا ادری قلنسوۃ عمر ام قلنسوۃ النبی۔۔۔۔

ترجمہ: آپ نے سر مبارک اوپر اٹھایا یہاں تک کہ آپ کی ٹوپی گر گئی راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں اس سے حضور ﷺ کی ٹوپی مراد ہے یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ [818]

حضور ﷺ عمامہ شریف کے بغیر ٹوپی بھی پہنتے تھے

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

كان يلبس القلانس تحت العمائم وبغير العمائم ويلبس العمائم بغير قلانس وكان يلبس القلانس اليمانية وهن البيض المضرية ويلبس ذوات الآذان في الحرب وكان ربما نزع قلنسوته فجعلها سترة بين يديه وهو يصلي وكان من خلفه ان يسمى سلاحه ودوابه ومتاعه۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ عمامے کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ کے بغیر بھی ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ بغیر ٹوپی کے بھی پہنتے تھے اور آپ یمنی ٹوپی

---

817 (مسند احمد ج ۱ ص ۲۳ رقم الحدیث ۱۵۰ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)

818 (مسند ابی یعلی ج ۱ ص ۲۱۶ رقم الحدیث ۲۵۲ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)

پہنتے تھے اور جنگ میں کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے بعض اوقات اپنی ٹوپی اتار کر اس کو سترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے۔[819]

حافظ الحدیث امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یلبس القلانس تحت العمائم و بغیر العمائم و یلبس العمائم بغیر القلانس و کان یلبس القلانس الیمانیة ذوات الآذان فی الحرب و کان ربما نزع قلنسوته فجعلها سترة بین یدیه و هو یصلی....۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ کے بغیر بھی ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ بغیر ٹوپی کے بھی پہنتے تھے اور آپ یمنی ٹوپی پہنتے تھے اور جنگ میں کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے اور بعض اوقات اپنی ٹوپی اتار کر اس کو سترہ بنا کر نماز ادا کرتے تھے۔[820]

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

و کان یلبس القلانس تحت العمائم و بغیر عمامة و ربما نزع قلنسوته من راسه فجعلها سترة بین یدیه ثم یصلی الیها و ربما لم تکن العمامة فیشد العصابة علی راسه و علی جبهته۔

---

[819] (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف الکاف ج ۲ ص ۴۴۰ رقم الحدیث ۷۱۸۶ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت) ، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادة الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۳۶۵ـ۳۶۶ رقم الحدیث ۹۵۴۹ مطبوعه دار الفکر بیروت)

[820] (الجامع الصغیر ج ۱ ص ۳۶۷ دار الکتب العلمیة بیروت)، (کنز العمال ج ۷ ص ۱۲۱ رقم الحدیث ۱۸۲۸۶ مطبوعه موسسة الرسالة بیروت)، (عون المعبود ج ۱۱ ص ۸۸ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (تحفة الاحوذی ج ۵ ص ۳۹۳ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (فیض القدیر ج ۵ ص ۲۴۷ مطبوعه مکتبه تجاریه کبریٰ مصر)، (شرح سفر السعادة ج ۱ ص ۴۳۶ مطبع منشی نولکشور کانپور بھارت)، (سبل الهدیٰ و الرشاد ج ۷ ص ۲۸۴ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)

ترجمہ: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور بغیر عمامہ کے بھی (ٹوپی پہنتے تھے) کبھی ٹوپی سر سے اتار کر سامنے سترہ کے لئے رکھتے تھے پھر اس کی طرف نماز پڑھتے تھے کبھی عمامہ نہ ہوتا تو کوئی کپڑا سر مبارک پر لپیٹتے۔[821]

علامہ سید محمد بن محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی متوفی ۱۲۰۵ھ لکھتے ہیں:

(وكان) صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم (يلبس القلانس) جمع قلنسوة فضلوة بفتح العين وسكون النون (تحت العمائم) جمع عمامة (و) تارة يلبسها (بغير عمامة) والظاهر انه كان يفعل ذلك فى بيت واما اذا ظهر للناس فالظاهر انه كان لا يخرج الا بعمامة فوق القلنسوة (وربما نزل قلنسوته من راسه فجعلها سترة بين يديه ثم يصلى اليها) الظاهر انه كان يفعل ذلك عند عدم تيسر ما يتستر به او بياناً للجواز قال العراقى رواه الطبرانى وابو الشيخ والبيهقى فى الشعب من حديث ابن عمر كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم يلبس قلنسوة بيضاء ولابى الشيخ من حديث ابن عباس كان لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم ثلاث قلانس قلنسوة بيضاء مضربة وقلنسوة برد حبرة وقلنسوة ذات آذان يلبسها فى السفر وربما وضعها بين يديه اذا صلى واسنادهما ضعيف۔[822]

نیز علامہ سید محمد بن محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی متوفی ۱۲۰۵ھ لکھتے ہیں:

قلت وحديث ابن عباس اخرجه ايضاً الرويانى وابن عساكر بلفظ كان يلبس القلانس وكان يلبس القلانس اليمانية وهى البيض المضربة ويلبس ذوات الآذان فى الحرب وكان ربما نزع قلنسوته فجعلها سترته بين يديه وهو يصلى وحديث ابن عمر الذى اورده اولاً تفرد به عبدالله بن خراش وهو ضعيف وقال العراقى فى شرح الترمذى اجود اسناد فى القلانس ما

---

821 (اتحاف سادۃ المتقین کتاب آداب المعیشۃ واخلاق النبوۃ ج ۸ ص ۲۵۴۔۲۵۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (سبل الهدى والرشاد ج ۷ ص ۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

822 (اتحاف سادۃ المتقین کتاب آداب المعیشۃ واخلاق النبوۃ ج ۸ ص ۲۵۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

رواہ ابو الشیخ عن عائشة کان یلبس القلانس فی السفر ذوات الآذان وفی الحضر المضمرة یعنی الشامیة۔
(وربما لم تکن العمامة فیشد العصابة علی راسه وعلی جبهة) قال العراقی رواہ البخاری من حدیث ابن عباس صعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم المنبر قد عصب راسه بعصابة دسماء الحدیث (وکانت له) صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم (عمامة تسمی السحاب فوهبها من علی) رضی اللہ تعالیٰ عنه (فربما طلع علی فیها فیقول صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اتاکم علی فی السحاب) قال العراقی رواہ ابن عدی وابو الشیخ من حدیث جعفر بن محمد عن ابیه عن جدہ وهو مرسل ضعیف جداً ولابی نعیم فی دلائل النبوة من حدیث عمر فی اثناء حدیث عمامته السحاب الحدیث اھ۔[823]

حضور ﷺ کی شامی ٹوپی

الامام ابی المؤید محمد بن محمود خوارزمی متوفی ۵۶۶ھ لکھتے ہیں:

روی ابو حنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه عن عطاء بن ابی رباح عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم قلنسوة شامیة بیضاء۔

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بواسطہ حضرت عطاء ابن ابی رباح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا حضور ﷺ کے پاس ایک شامی سفید ٹوپی مبارک تھی۔[824]

امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر الاصفھانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں۔

---

823 (اتحاف سادة المتقین کتاب آداب المعیشة واخلاق النبوة ج ۸ ص ۲۵۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

824 (جامع المسانید مجموعة الاحادیث والآثار تضم ۱۵ مسانید الامام الافخم ابی حنیفة النعمان بن ثابت الکوفیص ج ۱ ص ۱۹۸ مطبوعہ مجلس دائرہ المعارف حیدرآباد دکن ھند)، (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۲۸۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

حدثنا محمد بن ابراهيم بن داود نا عبدالله بن محمد بن ابی اسامة الحلبی نا الضحاک بن حجرة المنبجی نا عبدالله بن واقد عن ابی حنيفة عن عطاء بن ابی رباح عن ابی هريرة قال رأيت علی رأس رسول الله قلنسوة بيضاء شامية۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضور ﷺ کے سر مبارک پر سفید شامی ٹوپی دیکھی۔[825]

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

قال خالد بن يزيد حدثنا عاصم بن سليمان عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده عن رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم انه كان يلبس القلانس البيض والمزرورات وذوات الآذن۔[826]

حضور ﷺ کی ٹوپی مبارک سر اقدس پر جمی رہتی تھی

امام ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں:

عن عائشة رضی الله عنها قالت كان لرسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم قلنسوة بيضاء لاطئة يلبسها۔

---

825 (اخلاق النبی او آدابہ ذکر قلنسوتہ ج ۲ ص ۲۰۷ رقم الحدیث ۳۱۳ مطبوعہ دار المسلم الریاض)

826 (تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام جدید ج ۱ ص ۵۹۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (سبل الہدی والرشاد ج ۷ ص ۲۸۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ کے پاس سفید ٹوپی تھی جسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم پہنا کرتے تھے جو آپ ﷺ کے سر اقدس پر جمی رہتی تھی۔[827]

امام عبد الوہاب شعرانی متوفی ۹۷۳ھ لکھتے ہیں:

وکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یلبس القلانس الیمانیۃ وھی البیض المضربۃ وکانت قلنسوتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم لاطیۃ۔

ترجمہ: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یمنی اور لاطیہ ٹوپی پہنتے تھے۔[828]

امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر الاصفھانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابراھیم بن محمد بن الحسن نا یحیی بن حمید بایذج نا عثمان بن عبداللہ القرشی نا بقیۃ عن الاوزاعی عن حریز بن عثمان قال لقیت عبداللہ بن بسر فقلت اخبرنی قال رأیت رسول اللہ ولہ قلنسوۃ طویلۃ وقلنسوۃ لھا اذنان وقلنسوۃ لاطیۃ۔[829]

حضور ﷺ کی سفید ٹوپی مبارک

امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر الاصفھانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو یعلی نا محمد بن عقبۃ نا عبداللہ بن خراش عن العوام بن حوشب عن ابراھیم التمیمی عن ابن عمر قال کان رسول اللہ یلبس قلنسوۃ بیضاء۔

---

827 (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۹۳ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (کنز العمال ج ۷ ص ۱۲۱ رقم الحدیث ۱۸۲۸۵ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

828 (کشف الغمہ عن جمیع الائمۃ کتاب الصلاۃ باب مایحل ویحرم من اللباس ص ۱۹۷ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

829 (اخلاق النبی وآدابہ ذکر قلنسوتہ ج ۲ ص ۲۱۳ رقم الحدیث ۳۱۶ مطبوعہ دارالمسلم الریاض)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔[830]

یہ حدیث مبارکہ حسن ہے

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عزیزی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کو حسن کہا ہے۔[831]

امام ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں:

عن عائشۃ قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم قلنسوۃ بیضاء۔

ترجمہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ کی سفید ٹوپی تھی۔[832]

امام ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں:

وعن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ و اصحابہٖ وسلم انہ کان یلبس القلانس البیض المزرورات وذوات الاردان وعن ابن عمر وعن انس ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم یلبس کمۃ بیضاء۔ وعن عائشۃ قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ و اصحابہٖ وسلم قلنسوۃ بیضاء لاطئۃ یلبسھا۔ وعنھا قالت کان رداء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم اربعۃ ازرع وشبراً فی ذراع وشبر۔[833]

---

830 (اخلاق النبی او آدابہ ذکر قلنسوتہ ج ۲ ص ۲۰۵ رقم الحدیث ۳۱۲ مطبوعہ دار المسلم الریاض)

831 (السراج المنیر ج ۴ ص ۱۱۲)

832 (تاریخ دمشق الکبیر ج ۲ جز ۴ ص ۱۳۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

833 (مختصر تاریخ دمشق ج ۱ ص ۲۲۴)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

كان يلبس قلنسوة بيضاء۔

ترجمہ: حضور ﷺ سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔[834]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

كان يلبس قلنسوة بيضاء لاطئة۔

ترجمہ: حضور ﷺ سفید ٹوپی پہنتے تھے جو آپ ﷺ کے سر مبارک پر جمی رہتی تھی۔[835]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابراهيم التيمى عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و آله و اصحابه وسلم كان يلبس قلنسوة بيضاء۔

ترجمہ: ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔[836]

غیر مقلد محمد عبد الرحمن ابن عبد الرحیم مبارک پوری متوفی ۱۳۲۵ھ لکھتے ہیں:

قال العزيزى اسناده حسن۔

ترجمہ: امام عزیزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث مبارکہ کی سند حسن ہے۔[837]

غیر مقلد محمد عبد الرحمن ابن عبد الرحیم مبارک پوری متوفی ۱۳۲۵ھ لکھتے ہیں:

---

834 (الجامع الصغير فى احاديث البشير النذير حرف الكاف ج ۲ ص ۴۴۰ رقم الحديث ۶۷۱۲ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت)، (الفتح الكبير فى ضم الزيادة الى الجامع الصغير ج ۲ ص ۳۶۲ رقم الحديث ۹۵۵۲ مطبوعه دار الفكر بيروت)

835 (الجامع الصغير فى احاديث البشير النذير حرف الكاف ج ۲ ص ۴۴۰ رقم الحديث ۶۷۱۷ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت)، (الفتح الكبير فى ضم الزيادة الى الجامع الصغير ج ۲ ص ۳۶۲ رقم الحديث ۹۵۵۳ مطبوعه دار الفكر بيروت)

836 (شعب الايمان للبيهقى ج ۵ ص ۱۷۵ رقم الحديث ۶۲۵۹ مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب فى القلنسوة ج ۵ ص ۱۲۱ مطبوعه دار الكتاب العربى بيروت)

837 (تحفة الاحوذى ج ۵ ص ۳۹۳ مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت)

وفی الجامع الصغیر بروایۃ الطبرانی عن ابن عمر قال کان یلبس قلنسوۃ بیضاء۔ قال العزیزی اسنادہ حسن۔[838]

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سفر میں کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے

امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر الاصفہانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابن الباغندی ابن مصفی نا محمد بن خالد عن مفضل بن فضالۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن خالتہ عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کان یلبس من القلانس فی السفر ذوات الآذان وفی الحضر المشمرۃ یعنی الشامیۃ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سفر میں کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے اور حضر میں شامی ٹوپی پہنتے تھے۔[839]

علامہ عبد الرؤف مناوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں:

قال الحافظ العراقی فی شرح الترمذی واجود اسناد فی القلانس ما رواہ ابو الشیخ عن عائشۃ کان یلبس القلانس فی السفر ذوات الآذان وفی الحضر المضمرۃ یعنی الشامیۃ وفیہ ندب العمائم فوق القلانس۔

---

838 (تحفۃ الاحوذی ج ۵ ص ۳۹۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (عون المعبود شرح ابی اداؤد ج ۱۱ ص ۸۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

839 (اخلاق النبی او آدابہ ذکر قلنسوتہ ج ۲ ص ۲۰۹ رقم الحدیث ۳۱۴ مطبوعہ دار المسلم الریاض)

ترجمہ: حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ شرح ترمذی میں فرماتے ہیں کہ ٹوپی کے بارے میں سب سے عمدہ اسناد وہ ہے جو ابو الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کی ہے جس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سفر میں کان والی ٹوپی پہنتے تھے اور حضر میں پتلی کی ہوئی یعنی شامی ٹوپی پہنتے تھے اور اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عمامہ ٹوپی کے اوپر باندھنا مستحب اور مندوب ہے۔[840]

امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر الاصفھانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن عمران بن الجنید نا احمد بن عیسی المقانعی وسلیمان بن داود السلال نا بشر بن یحیی المروزی نا سالم بن سالم عن العرزمی عن عطاء عن ابن عباس قال کان لرسول اللہ ثلاث قلانس قلنسوۃ بیضاء مصربۃ وقلنسوۃ برد حبرۃ وقلنسوۃ ذات الآذان یلبسھا فی السفر وربما وضعھا بین یدیہ اذا صلی۔[841]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی

امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

وقال لی مسدد حدثنا معتمر قال سمعت ابی قال رایت علی انس برنسا اصفر من خز۔

ترجمہ: سلیمان تیمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ریشم اور اون کی بنی ہوئی زرد رنگ کی مخصوص ٹوپی دیکھی۔[842]

امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ لکھتے ہیں:

عبدالرزاق عن الثوری عن الاعمش عن سعید بن عبداللہ بن ضرار قال رایت انس بن مالک اتی الخلاء ثم خرج وعلیہ قلنسوۃ بیضاء مزرورۃ فمسح علی القلنسوۃ وعلی جوربین لہ مرعزا اسودین ثم صلی قال الثوری والقلنسوۃ بمنزلۃ العمامۃ۔

---

840 (فیض القدیر ج ۵ ص ۲۴۶ مطبوعہ المکتبۃ التجاریۃ الکبری مصر)

841 (اخلاق النبی او آدابہ ذکر قلنسوتہ ج ۲ ص ۲۱۱ رقم الحدیث ۳۱۵ مطبوعہ دار المسلم الریاض)

842 (صحیح البخاری باب البرانس ج ۲ ص ۸۶۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

ترجمہ: سعید بن عبد اللہ بن ضرار سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ بیت الخلاء میں داخل ہوئے پھر نکلے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر بٹن لگی ہوئی سفید ٹوپی تھی تو آپ نے اپنی ٹوپی پر مسح کیا۔ امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ٹوپی بمنزلہ عمامہ ہے۔[843]

امام محب الدین ابی جعفر احمد بن عبد اللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں:

وعن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ مسح علی قلنسوۃ۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک وہ ٹوپی پر مسح کرتے تھے۔[844]

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

عن اشعث عن ابیہ ان ابا موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرج من الخلاء وعلیہ قلنسوۃ فمسح علیھا۔

---

843 (مصنف عبد الرزاق باب المسح علی القلنسوۃ ج ۱ ص ۱۹۰ رقم الحدیث ۷۴۵ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

844 (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ذکر المسح علی العمامۃ ج ۱ ص ۵۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

ترجمہ: حضرت اشعت اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت الخلاء سے باہر آئے اور انہوں نے ٹوپی پہنی ہوئی تھی پھر انہوں نے اس ٹوپی پر مسح کیا۔[845]

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مصری سفید ٹوپی

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

عن عبداللہ بن سعید قال رایت علی علی بن الحسین رضی اللہ عنہما قلنسوۃ بیضاء مصریۃ۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما کو سفید مصری ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا۔[846]

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چھجے والی ٹوپی

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا معاویۃ عن هشام قال رایت علی ابن الزبیر قلنسوۃ لها رب کان یستظل بها اذا طاف بالبیت۔

ترجمہ: حضرت ہشام بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو ایک چھجے والی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا بسا اوقات وہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے وقت اس کا سایہ کر لیتے تھے۔[847]

خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی

---

845 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۰ رقم الحدیث ۲۴۸۵۹ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)
846 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۶۹ رقم الحدیث ۲۴۸۵۵ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)
847 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۶۹ رقم الحدیث ۲۴۸۵۶ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

حضرت صفیہ بنت نجدہ سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید ص کی ٹوپی میں حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے چند موئے مبارک تھے۔ ایک دفعہ دوران جہاد وہ ٹوپی گر پڑی وہ اس کو لینے کے لئے تیزی سے دوڑے جبکہ اس معرکے میں بکثرت صحابہ کرامث شہید ہوئے؟ اس پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

لم افعلها بسبب القلنسوة بل لما تضمنته من شعره صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم لئلا اسلب برکتها وتقع فی ایدی المشرکین۔

ترجمہ: میں نے صرف ٹوپی کے حاصل کرنے کے لئے اتنی تگ و دو نہیں کی تھی بلکہ اس لئے کہ اس ٹوپی میں حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے موئے مبارک تھے مجھے خوف ہوا کہ کہیں اس کی برکت سے محروم نہ ہو جاؤں اور دوسرا یہ کہ یہ کفار و مشرکین کے ہاتھ نہ لگ جائے۔[848]

امام عبد اللہ محمد بن عمر الواقدی متوفی ۲۰۷ھ لکھتے ہیں:

وقد اتیتک بالقلنسوة المبارکة التی تنصر بها علی اعدائک۔

ترجمہ: میں آپ کے پاس مبارک ٹوپی لایا جس کے وسیلے سے دشمن پر مدد طلب کی جاتی ہے۔[849]

امام محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ الحاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ لکھتے ہیں:

فسبقتهم الی ناصیته فجعلتها فی هذه قلنسوة فلم اهد قتالاً وهی معی الا رزقت النصر۔

---

[848] (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ج ۲ ص ۶۱۹ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج۳ ص۳۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

[849] (فتوح الشام جبلۃ یحارب خالداً ج ۱ ص ۱۱۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: یعنی میں نے بھی آپ ﷺ کی پیشانی مبارک کا ایک بال حاصل کر کے اپنی ٹوپی میں محفوظ کر لیا۔[850]

امام الاولیاء مشکل کشا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی مبارک

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن ابی حیان قال کانت قلنسوۃ علی لطیفۃ۔

ترجمہ: ابی حیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی باریک تھی۔[851]

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن یزید بن الحارث بن بلال الفزاری قال رأیت علی علی قلنسوۃ بیضاء مصریۃ۔

ترجمہ: یزید بن الحارث بن بلال الفزاری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر مصری سفید ٹوپی دیکھی۔[852]

امام زین العابدین رضی اللہ عنہما کی ٹوپی مبارک

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع عن عبداللہ بن سعید قال رأیت علی علی بن الحسین قلنسوۃ بیضاء مصریۃ۔

---

850 (مستدرک للحاکم ج۳ ص ۲۹۹)
851 (طبقات ابن سعد ج۳ ص ۳۰ مطبوعہ دار صادر بیروت)
852 (طبقات ابن سعد ج۳ ص ۳۰ مطبوعہ دار صادر بیروت)

ترجمہ: یزید بن الحارث بن بلال الفزاری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے سر پر مصری سفید ٹوپی دیکھی۔[853]

امام ابن العربی کا قول ٹوپی انبیاء اور صالحین کے لباس سے ہے

امام محمد بن عبد اللہ بن محمد المعروف بابن العربی متوفی ۵۴۳ھ لکھتے ہیں:

القلنسوۃ من لباس الانبیاء و الصالحین۔

ترجمہ: ٹوپی انبیاء اور صالحین کے لباس سے ہے۔[854]

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں:

قال ابن العربی القلنسوۃ من لباس الانبیاء و الصالحین السالکین تصون الراس و تمکن یباع وھی من السنۃ۔

ترجمہ: امام ابن العربی بیان کرتے ہیں کہ ٹوپی انبیاء اور صالحین کے لباس سے ہے سر کی حفاظت کرتی ہے اور عمامہ کو جماتی ہے جو سنت ہے۔[855]

امام عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں:

و لا باس بلبس القلنسوۃ اللابطۃ بالراس و المرتفعۃ المضربۃ و غیرھا تحت العمامۃ و بلا عمامۃ لان ذلک کلہ جاء عن المصطفی۔

---

853 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۶۹ رقم الحدیث ۲۴۸۵۵ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

854 (عارضۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی ج ۷ ص ۲۴۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

855 (فیض القدیر ج ۵ ص ۲۴۷ مطبوعہ المکتبۃ التجاریۃ الکبری مصر)

ترجمہ: سر سے لپٹی ہوئی ٹوپی اور بلند ٹوپی یا اس کے علاوہ کوئی اور ٹوپی عمامہ کے نیچے پہننے یا بغیر عمامہ کے پہننے میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ یہ سب حضرت مصطفی ﷺ سے منقول ہے۔[856]

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

علامہ احمد قسطلانی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

وقد لبسه جماعة من الصحابة منهم ابو بكر الصديق و ابن عباس و التابعين منهم ابن ابی ليلىٰ وغيره۔

ترجمہ: تحقیق حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت نے ٹوپی پہنی ہے جن میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں اور تابعین رحمہم اللہ کی ایک جماعت نے بھی یہ مخصوص ٹوپی پہنی ہے جن میں حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ ہیں۔[857]

سراج الامۃ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول

امام ناصر الدین ابی القاسم محمد بن یوسف السمرقندی متوفی ۵۵٦ھ لکھتے ہیں:

عن ابی حنیفة لا باس بلبس قلنسوة الثعالب۔

ترجمہ: امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لومڑی کی کھال کی ٹوپی پہننے میں کوئی حرج نہیں۔[858]

---

[856] (جمع الوسائل فی شرح الشمائل وبھامش شرح الشمائل للمناوی ج ۱ ص ۲۰۴ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)
[857] (ارشاد الساری ج ۸ ص ۴۲٦ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)
[858] (الملتقط فی الفتاوی الحنفیۃ کتاب الآداب ص ۲٦۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امام برہان الدین حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام برہان الدین متوفی ۶۱۶ھ لکھتے ہیں:

انہ لا باس بلبس القلانیس فقد صح انہ کان لرسول اللہ علیہ السلام قلانیس یلبسھا۔

ترجمہ: ٹوپی پہننے میں کوئی حرج نہیں آپ ﷺ ٹوپی پہنتے تھے۔[859]

امام فخر الدین اور زین الدین رحمہما اللہ کا قول

امام فخر الدین عثمان بن علی متوفی ۷۴۳ھ اور علامہ زین الدین بن نجیم متوفی ۹۷۰ھ لکھتے ہیں:

و لا باس بلبس القلانس لما روی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم کان لہ قلانس یلبسھا و قد صح ذلک فی الذخیرۃ۔[860]

ملا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کا قول

ملا نظام الدین متوفی ۱۱۶۱ھ لکھتے ہیں:

و لا باس بلبس القلانس و قد صح انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم کان یلبسھا کذا فی الوجیز للکردری۔

ترجمہ: ٹوپی پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث صحیح ہے کہ نبی کریم ﷺ ٹوپی پہنتے تھے علامہ کردری نے وجیز میں اسی طرح لکھا ہے۔[861]

---

859 (المحیط البرھانی کتاب الاستحسان و الکراھیۃ الفصل العاشر فی اللبس مایکرہ من ذلک و ما لا یکرہ ج ۶ جز ۱۱ ص ۷۴ مطبوعہ مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کانسی روڑ کوئٹہ)

860 (تبین الحقائق شرح کنز الدقائق مسائل شتیٰ ج ۶ ص ۲۲۸۔ ۲۲۹ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)، (البحر الرائق ج ۸ ص ۴۸۷ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

861 (فتاوی عالمگیری کتاب الکراھیۃ باب اللبس مایکرہ من ذلک الباب التاسع فی اللبس مایکرہ من ذلک و ما لا یکرہ ج ۵ ص ۴۰۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں:

وآں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم گاہ عمامہ بے کلاہ مے پوشد وگاہ با کلاہ کلاہ بے عمامہ۔

ترجمہ: حضور ﷺ کبھی ٹوپی کے ساتھ اور کبھی بغیر ٹوپی کے عمامہ پہنتے تھے اور کبھی بغیر عمامہ کے ٹوپی پہنتے تھے۔[862]

ٹوپی پہننے کو مشرکوں کا شعار اور خلاف سنت کہنا بالکل غلط ہے

ان احادیث و آثار صحابہ اور اقوال فقہاء سے معلوم ہوا کہ ٹوپی پہننا بھی حضور ﷺ کی سنت مبارکہ ہے عمامہ شریف کی فضیلت اور درجہ اپنی جگہ پر ہے لیکن ٹوپی پہننے کو مشرکوں کا شعار اور خلاف سنت کہنا بالکل غلط ہے۔ بعض علماء نے ٹوپی پہننے کو خلاف سنت کہا ہے ہمارے نزدیک یہ درست نہیں۔

امام محب الدین ابی جعفر احمد بن عبد اللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں:

ولبس القلانس من دون العمائم من ذی المشرکین۔[863]

اسی طرح ملا علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لم یرو انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم لبس القلنسوۃ بغیر العمامۃ فیتعین ان یکون ھذا ذی المشرکین۔

---

[862] (شرح سفر السعادۃ ص ۴۳۶ مطبوعہ منشی نول الکشور لکھنؤ)

[863] (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۲۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

ترجمہ: یعنی ہر گز مروی نہیں کہ حضور ﷺ نے کبھی بغیر عمامہ کے ٹوپی پہنی ہو معین ہوا کہ یہ کافروں کی وضع ہے۔[864]

نیز دوسری جگہ لکھتے ہیں:

هذا كله يدل على فضيلة العمامة مطلقاً نعم مع القلنسوة افضل و لبسها و حدها مخالف للسنة كيف وهى ذى الكفرة و كذا المبتدقه فى بعض البلدان۔

ترجمہ: ان سب سے عمامہ کی فضیلت مطلقاً ثابت ہوئی اگرچہ ٹوپی کے بغیر ہو ہاں ٹوپی کے ساتھ افضل ہے اور خالی ٹوپی خلاف سنت ہے اور کیونکر نہ ہو کہ یہ کافروں اور بعض بلاد میں اہل بدعت کی وضع ہے اور ٹوپی پر رومال اوڑھنا۔[865]

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراض کا جواب

امام محب الدین طبری رحمۃ اللہ علیہ ملا علی رحمۃ اللہ علیہ (ان کے علاوہ اور علماء نے بھی یہ فرمایا ہے) کا صرف ٹوپی پہننے کو مشرکوں کا شعار اور خلاف سنت کہنا بالکل غلط ہے اولاً تو امام محب الدین طبری رحمۃ اللہ علیہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اپنا قول ہے نہ یہ کوئی قرآن کی آیت ہے نہ حدیث نہ کوئی صحابی کا فرمان ہے دوم اگر یہ خلاف سنت ہے تو پھر سنت کس کو کہتے ہیں کیا حضور ﷺ کے فعل مبارک کو سنت نہیں کہتے اور آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ حضور ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ٹوپی پہنتے تھے۔

---

864 (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح و الفصل الثانی من کتاب اللباس ج ۸ ص ۲۵۰ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

865 (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح و الفصل الثانی من کتاب اللباس ج ۸ ص ۲۵۰ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

دیکھئے امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں:

عن عاصم بن کلیب عن ابیه عن خاله قال اتیت النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ وسلم فی الشتاء فوجدتهم یصلون فی البرانسی والاکسیه وایدیهم فیها رواه الطبرانی فی الکبیر وجاله موثقون۔

ترجمہ: کلیب کے والد اپنے ماموں سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں سردیوں کے موسم میں حاضر ہوا۔ وہ سب ٹوپیاں پہنے ہوئے نماز ادا کررہے تھے اور چادر اوڑھے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھ ان کی چادروں میں تھے۔ اس کو امام طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔[866]

امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

قال الحسن کان القوم یسجدون علی العمامة والقلنسوة ومداه فی کمه۔

ترجمہ: امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ قوم (یعنی صحابہ کرام ث) عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے۔[867]

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جو بہت بڑے تابعی اور جلیل القدر امام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ٹوپی پہنتے تھے۔ قوم سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں فتح الباری میں امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقال الحسن کان القوم ای الصحابة کما سیاتی بیانه۔

امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

وضع ابو اسحاق قلنسوة فی الصلوة ورفعها۔

---

866 (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۲ ص ۱ ۵ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

867 (صحیح البخاری ج ۱ ص ۵۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

ترجمہ: ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے نماز میں اپنی ٹوپی کو رکھا اور اونچا کیا۔[868]

اب بتائے کیا یہ سب خلاف سنت کر رہے تھے اور اس کے بعد کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ مشرکوں کا شعار ہے۔ اور جس حدیث سے استدلال کرتے ہیں وہ حدیث ضعیف ہے۔

امام سلیمان بن الاشعث ابو داؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا قتیبة بن سعید الثقفی ثنا محمد بن ربیعة ثنا ابو الحسن العسقلانی عن ابی جعفر بن محمد بن علی بن رکانة عن ابیه ان رکانة صارع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم فصرعه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم قال رکانة و سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم یقول ثم فرق ما بیننا و بین المشرکین العمائم علی القلانس۔

ترجمہ: امام ابو جعفر محمد بن رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کشتی لڑی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انہیں پچھاڑ دیا۔ میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان ٹوپیوں پر عمامے باندھنے کا فرق ہے۔ (یعنی مشرکین بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر)[869]

امام محمد بن عیسیٰ ابو عیسیٰ ترمذی ۲۷۹ھ اس روایت کے بعد لکھتے ہیں:

قال ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب و اسناده لیس بالقائم و لا نعرف ابا الحسن العسقلانی و لا ابن رکانة۔

---

868 (صحیح البخاری ج ۱ ص ۵٦ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

869 (سنن ابی داؤد ج ۴ ص ۵۵ رقم الحدیث ۴۰۷۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مسند ابی یعلی ج ۳ ص ۵ رقم الحدیث ۱۴۱۲ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)، (طبرانی کبیر ج ۵ ص ۷۱ رقم الحدیث ۴۶۱۴ مطبوعہ مکتبۃ العلوم و الحکم الموصل)، (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۲۲ رقم الحدیث ۵۱۸۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

ترجمہ: یعنی اس حدیث کی اسناد قائم نہیں اور ہم ابو الحسن عسقلانی اور ابن رکانہ کو جو اس حدیث کے راوی ہیں پہچانتے نہیں۔[870]

امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ لکھتے ہیں:

محمد بن رکانۃ القرشی اسنادہ مجھول لا یعرف سماع بعضہ من بعض۔[871]

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

لم یصح حدیث ابن رکانۃ انفرد بہ ابو الحسن شیخ لا یدری من ھو؟ متنہ فرق ما بیننا و بین المشرکین العمائم علی القلانس۔[872]

فقیہ اعظم ابو الخیر محمد نور اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب

فقیہ اعظم ابو الخیر محمد نور اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کئی صاحبان تشدد کرتے ہیں کہ نماز میں سر پر ٹوپی اور عمامہ دونوں ہونے ضروری ہیں صرف عمامہ یا صرف ٹوپی سے نماز پڑھنا سخت ناپسند جانتے ہیں بلکہ بعض تو جھگڑے اور فساد پر اتر آتے ہیں حالانکہ یہ خیال اور استدلال صحیح نہیں۔

اولاً یہ حدیث اسناد کے لحاظ سے ضعیف اور کافی کمزور ہے اس کے دو راوی مجہول ہیں ترمذی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں و اسنادہ لیس بالقائم و لا نعرف ابا الحسن العسقلانی و لا ابن رکانۃ یعنی اس حدیث کی اسناد قائم نہیں اور ہم ابو الحسن عسقلانی اور ابن رکانہ کو جو اس حدیث کے راوی ہیں پہچانتے نہیں۔ وقد قررہ المولی العلی القاری فی شرح الشمائل ص ۱۲۶ جلد اول زرقانی علی المواھب ص ۱۴ جلد ۵ وزاد ومن ثم قال السخاوی ھو واہ یعنی امام سخاوی فرماتے ہیں کہ یہ

---

[870] (سنن الترمذی باب العمائم علی القلانس ج ۴ ص ۲۴۷ رقم الحدیث ۱۷۸۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

[871] (التاریخ الکبیر ج ۱ ص ۸۲ برقم ۲۲۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

[872] (میزان الاعتدال فی نقد الرجال ج ۶ ص ۱۴۵ برقم ۸۵۲۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث بہت کمزور ہے۔ امام ذہبی میزان الاعتدال ص ۳۵۲ جلد ۳ میں ابن رکانہ اور ابو الحسن عسقلانی کو غیر معروف قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں لا یعرف (ابن رکانۃ) تفرد عنہ ابو الحسن العسقلانی فمن ابو الحسن الخ تقریب التہذیب ص ۵۷۹ میں ہے ابو جعفر (د ت) بن محمد بن رکانۃ مجھول نیز ص ۵۸۲ میں ہے ابو الحسن (د ت) العسقلانی مجھول تو ایسی کمزور اسناد والی حدیث سے اکیلی ٹوپی یا عمامے کا مکروہ ہونا ثابت نہیں ہو سکتا ہاں ٹوپی پر عمامے کا مستحسن ہونا ثابت ہو سکتا ہے۔ مگر ترک استحسان مستلزم کراہت نہیں۔

ثانیاً یہ حدیث نماز کے ساتھ خاص نہیں اور نہ ہی اس میں نماز کا ذکر ہے بلکہ مطلقاً لباس سر کا بیان ہے لہٰذا ائمہ حدیث ترمذی ابوداؤد وغیرہما نے اسے عام لباس کے بیان میں ذکر فرمایا ہے تو خارج نماز کے لئے بھی یہ اہتمام ضروری سمجھا جاتا کہ ہر وقت سر پر عمامہ بمع ٹوپی رہے حالانکہ یوں نہیں تو معلوم ہوا کہ مستحسن ہے۔

ثالثاً ٹوپی پر عمامہ کا ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق بننا یہ تقاضا نہیں کرتا کہ اور کوئی فرق ہے ہی نہیں بلکہ حقیقت واقعہ یہ ہے کہ ہر علامت اسلام ہی فرق ہے تو اگر اکیلی ٹوپی بھی کسی زمانے میں علامت اسلام بن جائے تو وہ بھی فرق بن جائے گی چنانچہ کافی مدت سے قادری ٹوپی اور ترکی ٹوپی علامت اسلام ہیں اور موجودہ دور میں جناح کیپ تو ایسی ٹوپی کا پہننا جبکہ علامت اسلام ہے اور فرق ہے تو اس حدیث کے منشا کے مخالف کیسے ہو سکتا ہے ہاں گاندھی ٹوپی وغیرہ جو شعار کفار ہیں وہ چونکہ علامت کفر ہیں لہٰذا ممنوع ہیں۔

رابعاً فرق و علامت اسلام جو اس حدیث کا اصل مقصود ہیں اس کا ہر وقت ظاہر کرنا ضروری نہیں کہ ترک مکروہ ہو کلمہ توحید جو بہت بڑا شعار اسلام ہے اس کا ہر وقت پڑھنا اور وہ بھی بلند آواز

سے ضروری نہیں تو عمامہ بمع ٹوپی جیسا عمومی شعار ہر وقت قائم رکھنا کیونکر ضروری ہو اور جب ہر وقت ضروری نہیں تو نماز یا ہر نماز میں کیونکر ضروری ہو گا؟

خامساً خود نماز ہی اسلام کی ایسی زبردست علامت ہے کہ نمازی جب نماز پڑھ رہا ہو تو ہر ایک دیکھنے والا اسے مسلمان سمجھتا ہے وذا مما لایخفی بحکم القرآن والاحادیث الکریمۃ قرآن کریم فرماتا ہے وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (الروم ۳۱) اور حدیث میں آیا بین العبد و بین الکفر ترک الصلوۃ تو اگر نمازی کے سر پر ٹوپی و عمامہ بھی ہو تو تب بھی روز روشن کی طرح وہ فرق واضح ہوتا ہے تو اس لحاظ سے نماز کے باہر ٹوپی پر عمامے کا ہونا فرق کرنے کے لئے ہونا چاہئے کہ نماز تو خود ہی فرق ہے حالانکہ یہ نہیں کہتے۔

سادساً و سابعاً ہو سکتا ہے کہ اس حدیث سے مراد یہ ہو کہ عمامہ ٹوپی پر پہننے کو جائز سمجھنا فرق ہے تو صرف یہ جائز سمجھنا ہی کافی ہو گا بالفعل پہننے کی ضرورت نہیں ہو گی یا یہ مراد ہو کہ اس خاص زمانِ اقدس میں فرق ہے۔ اور جب بعد میں اکیلی ٹوپی بھی فرق بن گئی تو وہ بھی کافی ہو گا کما قال مولانا علی القاری فی المرقاۃ ص ۲۳۷ جلد ۲ تحت حدیث: خالفوا الیہود فانھم لا یصلون فی نعالھم نصہ او الادب فی زماننا عند عدم الیہود و النصاری او عدم اعتیارھما الخلع ثم بسنح لی ان معنی الحدیث خالفوا الیہود فی تجویز الصلوۃ مع النعال و الخفاف فانھم لا یصلون ای لا یجوزون الصلوۃ فیھما و لا یلزم منہ الفعل۔ اور ان وجوہ کی تائید ایک وجہ ثامن سے ہو رہی ہے فاستمع بقلب شہید۔

ثامناً جواب دوم میں روز روشن کی طرح واضح کیا گیا ہے کہ محبوب مکرم ﷺ اکیلا عمامہ شریف اور اکیلی ٹوپی شریف پہنا کرتے تھے تو یہ بھی سنت بنی حالانکہ حضور پر نور ﷺ کی کوئی سنت بھی علامت کفر نہیں بن سکتی تو یہ کیسے علامت کفر یا ناجائز بن سکتے ہیں ہاں جو خاص ٹوپی یا کسی خاص

شکل کا عمامہ شعار کفار بن جائے تو اس عارضے کے سبب اس کا استعمال ہمارے لئے ناجائز ہوگا جو اسی کے ساتھ خاص ہوگا لہٰذا ائمہ کرام وفقہائے عظام (جو معانی احادیث اچھی طرح سمجھتے ہیں اور آیات واحادیث سے ہی ہمارے مسائل کا استنباط کیا کرتے ہیں) نے کسی کتاب میں بھی یہ نہیں فرمایا کہ اکیلی ٹوپی یا اکیلا عمامہ پہن کر نماز مکروہ ہے اور نہ ہی یہ فرمایا کہ نماز میں عمامہ بمع ٹوپی پہننا ضروری ہے تو روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ اگر یہ حدیث حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الواقع ثابت ہے تو اس کا ہرگز ہرگز یہ منشا نہیں جو وہ صاحبان سمجھتے ہیں وذلک مما لا ریب فیھا اصلاً بلکہ ہمارے ائمہ ومشائخ عظام تصریح فرماتے ہیں کہ نماز کے لئے کامل درجے کا مستحب لباس یہ ہے کہ مرد قمیص تہبند، عمامہ میں پڑھے جو تین کپڑے ہیں۔ خلاصۃ الفتاویٰ ص ۳۷ جلد ۱ بدائع الصنائع ص ۲۱۹ جلد ۱ البحر الرائق ص ۲۵ جلد ۲ منیۃ المصلی اور غنیۃ المستملی ص ۳۴۷ فتاویٰ ہندیہ ص ۳۱ جلد ۱ طحطاوی علی الدر ص ۲۷۰ جلد ۱ میں بالفاظ متقاربہ ہے المستحب ان یصلی الرجل فی ثلاثۃ اثواب قمیص وازار وعمامۃ بدائع الصنائع میں اضافہ فرمایا کذا ذکرہ الفقیہ ابو جعفر الھندوانی فی غریب الروایۃ عن اصحابنا اور یہ تاویل کہ عمامہ سے مراد ٹوپی پر عمامہ ہے محض غلط ہے کہ عمامہ کا معنی عمامہ بمع ٹوپی ہرگز نہیں نیز ٹوپی کے ساتھ کپڑے تین نہیں رہیں گے بلکہ چار بن جائیں گے تو واضح ہوا کہ اکیلے عمامہ کے ساتھ ستر سر کمال استحباب کے ساتھ حاصل ہو جاتا ہے تو اس سے بھی اور وضاحت ہوتی ہے کہ اس حدیث سے متشددین حضرات کا وہ استدلال محض غلط ہے اور یہ بھی واضح ہوا کہ جب اکیلا عمامہ مکروہ نہیں تو اکیلی ٹوپی بھی مکروہ نہیں ہو سکتی۔ اذ لا فارق بینھما فی عدم کون العمامۃ علی القلنسوۃ بلکہ ننگے سر کی بہ نسبت افضل و مستحسن ہے کما مر التصریح بہ عن الدرر وغیرھما مگر چونکہ عمامہ میں زینت نسبتاً زیادہ ہوتی ہے تو وہ کامل مستحب ہوا پھر جب اکیلے عمامہ سے استحباب کامل

حاصل ہو جاتا ہے تو اگر عمامہ ٹوپی پر ہو تو بطریق اولیٰ حاصل ہو گا کہ اس میں زینت مطلوبہ میں کمی ہر گز نہیں ہوتی اور اس حدیث کے ظاہری معنیٰ پر بھی عمل ہو گا نیز یہ بھی اظہر من الشمس ہے کہ کامل مستحب کی نفی سے مطلق مستحب کی نفی نہیں ہوتی اور یہ کہ مستحب کا انتفاء مستلزم کراہت نہیں کہ مکروہ تنزیہی کے لئے بھی دلیل خاص کی ضرورت ہوتی ہے چہ جائیکہ تحریمی شامی ص ۶۱۱ جلد نمبر (۱) میں ہے لایلزم من ترک المستحب ثبوت الکراھۃ اذ لا بدلھا من دلیل خاص نیز وہیں ہے لان الکراھۃ حکم شرعی فلابدلہ من دلیل۔

و اللّٰہ تعالٰی اعلم و صلی اللّٰہ تعالٰی علی حبیبہ و الہ و صحبہ و بارک و سلم۔[873]

ایک اعتراض اور اس کا جواب

اعتراض: آپ نے جو ٹوپی کے ثبوت پر دلائل پیش کیے ہیں ان میں ٹوپی کا اثبات تو ہے مگر عمامہ کی نفی کا ذکر نہیں اس لئے ان دلائل سے صرف ٹوپی کا اثبات درست نہیں۔

جواب: یہ اعتراض لغو ہے اس لئے ہمارے پیش کردہ دلائل میں صرف ٹوپی کا ثبوت موجود ہے۔

مختصراً چند دلائل دوبارہ ملاحظہ فرمائیں:

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

و کان یلبس القلانس تحت العمائم و بغیر عمامۃ۔

ترجمہ: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور بغیر عمامہ کے بھی (ٹوپی پہنتے تھے)۔[874]

---

[873] (فتاویٰ نوریہ ج ۱ ص ۵۰۶ تا ۵۰۹ ناشر دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور)

[874] (اتحاف سادۃ المتقین کتاب آداب المعیشۃ و اخلاق النبوۃ ج ۸ ص ۲۵۴ ۔ ۲۵۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (سبل الھدی و الرشاد ج ۷ ص ۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

کان یلبس القلانس تحت العمائم و بغیر العمائم۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ عمامے کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ کے بغیر بھی ٹوپی پہنتے تھے۔[875]

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا معاویۃ عن ھشام قال رایت علی ابن الزبیر قلنسوۃ لھا رب کان یستظل بھا اذا طاف بالبیت۔

ترجمہ: حضرت ہشام بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو ایک چھجے والی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا بسا اوقات وہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے وقت اس کا سایہ کر لیتے تھے۔[876]

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

و رفع راسہ حتی سقطت قلنسوۃ رسول اللہ ﷺ او قلنسوۃ عمر ص۔

ترجمہ: آپ ﷺ نے سر انور اتنا اوپر اٹھایا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی ٹوپی مبارک گر گئی یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔[877]

محمد بن ابی بکر ابن القیم الجوزیہ متوفی ۷۵۱ھ لکھتے ہیں:

و کان یلبسھا و یلبس تحتھا القلنسوۃ و کان یلبس القلنسوۃ بغیر عمامۃ و یلبس العمامۃ بغیر قلنسوۃ۔

---

875 (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف الکاف ج ۲ ص ۴۴۰ رقم الحدیث ۷۱۶۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۳۶۵۔۳۶۶ رقم الحدیث ۹۵۴۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

876 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۶۹ رقم الحدیث ۲۴۸۵۶ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

877 (مسند احمد ج ۱ ص ۲۳ رقم الحدیث ۱۵۰ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)

ترجمہ: آپ ﷺ اس کو (یعنی عمامہ کو) باندھتے تھے اور اس کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور کبھی حضور ﷺ بغیر عمامہ کے صرف ٹوپی بھی پہنتے تھے اور کبھی بغیر ٹوپی کے صرف عمامہ بھی زیب تن سر فرماتے تھے۔[878]

امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں:

عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن خالہ قال اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم فی الشتاء فوجدتھم یصلون فی البرانسی والاکسیہ وایدیھم فیھا رواہ الطبرانی فی الکبیر وجالہ موثقون۔

ترجمہ: کلیب کے والد اپنے ماموں سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں سردیوں کے موسم میں حاضر ہوا۔ وہ سب ٹوپیاں پہنے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے اور چادر اوڑھے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھ ان کی چادروں میں تھے۔ اس کو امام طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہے۔[879]

امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ادم قال حدثنا ابن ابی ذئب عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنھما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم و عن الزھری عن سالم عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم ان رجلاً سالہ مایلبس المحرم؟ فقال لا یلبس القمیص ولا العمامۃ ولا السراویل ولا البرنس ولا ثوباً مسہ الورس او الزعفران فان لم یجد النعلین فلیلبس الخفین ولیقطعھما حتی یکونا تحت الکعبین۔

---

878 (زادالمعاد فصل فی ملابسہ ج ۱ ص ۱۳۵ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

879 (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۲ ص ۵۱ مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سوال کیا محرم کیا پہنے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا وہ قمیص نہ پہنے اور عمامہ نہ پہنے اور شلوار نہ پہنے اور نہ ٹوپی پہنے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جس کو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو پس اگر اس کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور ان کو کاٹ لے حتیٰ کہ وہ ٹخنوں کے نیچے ہو جائیں۔[880]

امام مسلم بن الحجاج متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابن عمر رضی اللہ عنهما ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم ما یلبس المحرم من الثیاب فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم لا تلبسوا القمیص و لا العمائم و لا السراویلات و لا البرانس۔۔۔۔[881]

اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ٹوپی پہنتے تھے اور ٹوپی پہننے کا رواج عام تھا اس لئے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے محرم کے لئے منع فرمایا۔ ان دلائل کے علاوہ اور بہت سے دلائل موجود ہیں اسی پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

---

880 (بخاری شریف ج ۱ ص ۲۰۹، ج ۲ ص ۸۶۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)، (مسند احمد ج ۲ ص ۲۳ رقم الحدیث ۵۳۰۸ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)

881 (صحیح مسلم ج ۲ ص ۸۳۴ رقم الحدیث ۱۱۷۷ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

عمامہ شریف کا شرعی حکم

عمامہ شریف حضور ﷺ کی سنت متواترہ ہے۔

تاجدار بریلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تاجدار بریلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

عمامہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی سنت متواترہ ہے جس کا تواتر یقیناً سرحد ضروریات دین تک پہنچا ہے۔[882]

نیز لکھتے ہیں:

اس کا انکار کس درجہ اشد واکبر ہوگا اس کا سنت ہونا متواتر ہے اور سنت متواترہ کا استخفاف کفر ہے۔ وجیز کردری پھر نہر الفائق پھر ردالمحتار میں ہے:

لو لم السنة حقا کفر لانه استخفاف۔

ترجمہ: اگر کوئی شخص سنت کو حق و سچ نہیں جانتا تو اس نے کفر کیا کیونکہ یہ اس کا استخفاف ہے۔[883]

محدث کتانی رحمۃ اللہ علیہ

محدث کبیر سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

یوخذ من الاحادیث السابقة و اللاحقة ندبها بل وتاکدها اقتداء بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ولانها من شعار الاسلام والمسلمین ولما فیها من التمییز بیننا وبین

---

[882] (فتاویٰ رضویہ جدید ج ۶ ص ۲۰۸ مطبوعہ رضا فاونڈیشن لاہور)

[883] (فتاویٰ البزازیة مع الفتاوی الهندیة نوع فی السنن من کتاب الصلوة ج ۴ ص ۲۸ مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور)، (فتاویٰ رضویہ جدید ج ۶ ص ۲۰۹۔۲۱۰ مطبوعہ رضا فاونڈیشن لاہور)

الکفار و من التجمل و قد ذکر صاحب محاضرۃ الاوائل عن بعض شراح الشمائل حدیث تعمموا تزدادوا جمالاً وتزداد تاکداً للصلاۃ وخصوصاً الجمعۃ ولحضور المساجد وخصوصاً المساجد الثلاثۃ ولحضور مجامع الناس وبعدما ذکر الشیخ عبدالرؤف المناوی فی شرح الجامع انہ یتاکد ندبھا للصلاۃ قال ولا یعارضہ حدیث ائتو المساجد حسرا ومعصبین لان القصد بہ اتیان المساجد للصلاۃ کیف کان وانہ لاعذر فی التخلف عنھا بفقد عمامۃ وان کان التعمم عند اسکانہ وقال ایضاً فی شرح الشمائل مانصہ والعمامۃ سنۃ لاسیما للصلاۃ ولقصد التجمل لاخبار کثیرۃ فیھا و اشتداد ضعیف کثیر منھا یجبرہ کثرۃ طرقھا وزعم وضع اکثرھا تساھل قال وتحصل السنۃ بکونھا علی الراس او قلنسوۃ تحتھا واختصرہ الباجوری فی شرحھا بقولہ والعمامۃ سنۃ لا سیما للصلاۃ ولقصد التجمل لاخبار کثیرۃ فیھا وتحصل السنۃ بکونھا علی الراس او علی قلنسوۃ تحتھا وقال العارف باللہ الخفی فی حاشیۃ الجامع الصغیر لبس العمامۃ سنۃ للتمییز بیننا وبین الکفار وتکون بقدر عادۃ اھل البلدہ وقال الھیتمی فی در الغمامۃ ھی سنۃ للصلاۃ ولقصد التجمل وان اوھم بعض العبادات خلاف ذلک الا ان یحمل علی من فعلھا لغیر ذلک فانہ یباح وقد یکرہ وقد یحرم کما یعلم مما یاتی وذلک للاحادیث الکثیرۃ فیھا ولا یضر ضعفھا وان اشتد فی کثیر منھا لان کثرۃ طرقھا یجبرہ ذلک وقول ابن الجوزی وغیرہ فی کثیر منھا انہ موضوع بالنسبۃ لطریق من تلک الطرق وھذا اولی ممن بالغ فی الرد علی ابن الجوزی وغیرہ فی ذلک وان عرف الاول بالتساھل الکثیر فی موضوعاتہ کما عرف ابو عبداللہ الحاکم فی مستدرکہ بالتساھل الکثیر فی الحکم بالصحۃ وانہ علی شرطھما او شرط احدھما مع کونہ اضعف الضعیف وقال فی تحفۃ المحتاج بشرح المنھاج ما نصہ وتسن العمامۃ للصلاۃ ولقصد التجمل للاحادیث الکثیرۃ فیھا واشتداد ضعف کثیر منھا یجبرہ کثرۃ طرقھا وزعم وضع کثیر منھا تساھل کما ھو عادۃ ابن الجوزی ھنا والحاکم فی التصحیح الا تری الی حدیث اعتموا تزدادوا حلماً حیث حکم ابن الجوزی بوضعہ والحاکم بصحتہ استروا احاً منھما علی عادتھما ویاتی عن ابن العربی انھا سنۃ المسلمین ای طریقتھم وزیھم وھیاتھم للمومن وعز للعرب وما کان

بهذه الاوصاف ينبغي ان يكون مطلوب اكيد الطلب وقد اخرج ابن عساكر فی تاريخه عن مالک قال لاينبغي ان تترک العمامة ولقد اعتممت ومافی وجهی شعرة وفی المدارک قال ابو مصعب سمعت مالكا يقول انی لا اذكر وما فی وجهی طاقة شعر وما منا احد يدخل المسجد الا معتما اجلالاً لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم وفی شرح الشمائل لابن مخلص نقلا عن شرح الموطأ المسمی بالمختار الجامع بين المنتقی والاستذكار قال مالک العمة والاحتباء والانتعال من عمل العرب وكانت العمة قف اول الاسلام ثم لم تزل حتی كان هؤلاء القوم يعنی ولاه بنی هاشم فتركناها خوفاً من خلافهم لانهم لم يلبسوها ولم ادرک احداً من اهل الفضل الا وهم يعتمون وكنت اری فی حلقة ربيعة وهو شيخ مالک احدا وثلاثين رجلا معتمين وانا منهم وكان ربيعة لايتركها حتی تطلع الثريا وقال ربيعة انی لاجدها تريد فی العقل وفی المدخل فی فضل اللباس ما نصه وقد نقل عن مالک رحمه الله انهم كانوا يعتمون حتی تطلع الثريا ومعنی ذلک ان طلوعها انما يكون فی زمن الحر فيزيلونها عن رؤسهم قال ومن فعل مثل هذا فی هذا الزمان كانه ابتدع بدعة فی الدين حتی لنهم ليردون شهادته ويقعون فی حقه بنسبته انه داخل به لک فی جملة المولهين وانه ليست له مرؤة بسبب ما ارتكت من ذلک فرجع فعل السلف جرحة فی حق من اقتدی بهم والله اعلم۔[884]

[884] (الدعامة لمعرفة احكام سنة العمامة ذكر حكم الشارع فی لبسها ص ۱۴ تا ۱۷ مطبوعه مكتبة العلم الاسلامی شام الطبعة الاولی ۱۳۴۲ھ)

شیخ الحدیث محمد زکریا دیوبندی

شیخ الحدیث محمد زکریا دیوبندی لکھتے ہیں:

عمامہ کا باندھنا سنت مسترہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے عمامہ باندھنے کا حکم بھی نقل کیا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہے کہ عمامہ باندھنا سنت ہے انہوں نے فرمایاہاں سنت ہے۔(عینی) ایک حدیث میں آیا ہے کہ عمامہ باندھا کرو عمامہ اسلام کا نشان ہے اور مسلمان اور کافر میں فرق کرنے والا ہے۔[885]

مصنف کا موقف

ہمارے علم اور تحقیق کے مطابق صحیح یہی ہے کہ عمامہ شریف واجب یا سنت موکدہ نہیں۔ ہمارے مطالعہ میں کسی محدث یا مستند فقیہ کا ایسا قول نہیں جنہوں نے عمامہ شریف کو واجب کہا ہو۔ اور بعض علماء جو سنت موکدہ کے قائل ہیں ان کے چند رسائل ہمارے سامنے ہیں انہوں نے بھی عمامہ کے سنت موکدہ ہونے پر کوئی دلیل ذکر نہیں کی۔ ایک عبارت علامہ ابراہیم بیجوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیش کی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابراہیم بیجوری رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے سنت موکدہ ثابت نہیں ہوسکتی یہ کوئی دلیل نہیں اور ان کا یہ قول بھی شملہ کے بارے میں ہے اور ان کتابوں میں خیانت کرکے عمامہ کے بارے میں لکھ دیا ہے دیکھئے ان رسالوں میں یہ عبارت اس طرح ہے:

ان العمامۃ سنۃ موکدۃ محفوظۃ لم یترکھا الصلحاء۔

ترجمہ: عمامہ سنت موکدہ محفوظہ ہے جسے صلحاء نے ترک نہیں کیا۔(بیجوری)

جب کہ اصل عبارت یہ ہے:

واشار بذلک الی انہ سنۃ موکدۃ محفوظۃ لم یترکھا الصلحاء وبالجملۃ فقد جاء فی العذبۃ احادیث کثیرۃ مابین صحیح وحسن۔

---

[885] (عینی) (شمائل ترمذی مع اردو شرح خصائل نبوی ص ۸۸ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

ترجمہ: یہ (شملہ لٹکانا) سنت موکدہ محفوظہ ہے صلحاء نے اس کو ترک نہیں فرمایا شملے کے بارے میں صحیح اور حسن روایتیں آئی ہیں۔[886]

اور دوم اگر عمامہ شریف کو سنت موکدہ قرار دیا جائے تو ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے والا گنہگار ہو گا اس لیے کہ تارک سنت موکدہ قرار پائے گا جو درست نہیں اور اس کی نسبت معاذاللہ ثم معاذاللہ حضور ﷺ کی طرف بھی ہو گی اس لیے حضور ﷺ بھی ٹوپی پہنتے تھے جیسے کہ ہمارے فقہاء کرام رحمہم اللہ بیان کرتے ہیں۔

امام فخر الدین عثمان بن علی متوفی ۷۴۳ھ اور علامہ زین الدین بن نجیم متوفی ۹۷۰ھ لکھتے ہیں:

ولا باس بلبس القلانس لما روی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان لہ قلانس یلبسہا وقد صح ذلک فی الذخیرۃ۔

ترجمہ: ٹوپی پہننے میں حرج نہیں آپ ﷺ کی ٹوپیاں تھی۔ اسی طرح ذخیرہ میں ہے۔[887]

ان کے علاوہ باقی دلائل آپ پہلے ٹوپی کے ثبوت میں ملاحظہ فرما چکے ہیں اور اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تابعین کرام رحمہم اللہ بھی اس فتویٰ کی زد میں آئیں گے۔

جیسے کہ اس روایت میں ہے:

عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن خالہ قال اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فی الشتاء فوجدتہم یصلون فی البرانسی والاکسیہ وایدیہم فیہا رواہ الطبرانی فی الکبیر وجالہ موثقون۔

---

886 (المواہب اللدنیۃ علی الشمائل المحمدیۃ للبیجوری ص ۱۰۱ فاروقی کتب خانہ ملتان)

887 (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مسائل شتیٰ ج ٦ ص ۲۲۸۔ ۲۲۹ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)، (البحر الرائق ج ۸ ص ۴۸۷ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

ترجمہ: کلیب کے والد اپنے ماموں سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں سردیوں کے موسم میں حاضر ہوا۔ وہ سب ٹوپیاں پہنے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے اور چادر اوڑھے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھ ان کی چادروں میں تھے۔ اس کو امام طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہے۔[888]

اب ان الفاظ پر غور فرمائیں یصلون فی البرانسی یعنی وہ سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ٹوپیاں پہنے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے میں کوئی کراہت نہیں اور عمامہ شریف سنت موکدہ نہیں تاہم عمامہ شریف پہن کر نماز پڑھنے کا جو درجہ ہے وہ ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے میں نہیں۔ اور عمامہ شریف پہن کر نماز پڑھنے کا جو مقام و درجہ ہے وہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

اس مسئلہ کے حرف آخر کے لئے ہم محدث ابویوسف محمد شریف کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک تحقیقی فتویٰ فیض احمد اویسی مدظلہ العالیٰ کی کتاب "ٹوپی اور نماز" سے پیش کرتے ہیں۔

محدث ابویوسف محمد شریف کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

۵ ذی الحج کے پرچے میں میں نے ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنے کے متعلق لکھا تھا کہ عمامہ احسن اور افضل ہے لیکن ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھانا بغیر کراہت درست ہے اگرچہ ترک اولیٰ ہے اور ترک اولیٰ مستلزم کراہت کو نہیں اس جواب پر میرے مکرم و معظم دوست جناب مولوی قاضی فضل احمد صاحب اور ہسایونی نے ۲۱ محرم مطابق ۱۵ اکتوبر کے الفقیہ میں تعاقب فرمایا ہے آپ نے مجھے ہدایت

[888] (مجمع الزوائدومنبع الفوائد ج ۲ ص ۱ ۵ مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

فرمائی ہے کہ میں اپنے فتوے میں بغور نظر ثانی کروں اور اس بحث میں قاضی صاحب موصوف اور محدث پیلی بھیتی کے مؤلفات کا مطالعہ کروں پس سنئے حسب ارشاد اپنے فتوے پر نظر ثانی کی اور قاضی صاحب کا رسالہ اور مولانا وصی احمد مرحوم کا رسالہ اور قاضی صاحب کا مضمون مندرجہ اخبار میں پڑھا مجھے کوئی ایسی روایت فقہ کی کسی معتبر کتاب کے حوالے سے نہ ملی جس میں ٹوپی کے ساتھ نماز کو پڑھنا مکروہ ہوتا ہو اگر ایسا ہوتا تو ضرور مکروہات نماز میں کوئی تو لکھتا سنئے کتب فقہ کے ابواب مکروہات نماز کو بغور دیکھا مگر ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنے کی کراہت کسی معتبر کتاب کے حوالے سے نہ ملی مکرمی جناب قاضی صاحب کی پیش کردہ آیات واحادیث وعبارات فقہاء سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو صرف یہی کہ عمامہ احسن افضل ہے جس کو ہم بھی مانتے ہیں اگرچہ جواب اتنا ہی کافی ہے لیکن ہم مزید توضیع کے لیے ذرا تفصیل کرتے ہیں۔

حضرات فقہاء علیہم الرحمۃ نے تین کپڑوں میں نماز پڑھنا مستحب لکھا ہے اور وہ تین کپڑے نہ تہبند، کرتا، دستار بیان کیے ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہی تین کپڑے نماز کے مستحب ہونے کے لیے ضروری ہیں یا اس میں تغیر تبدل بھی ہو سکتا ہے، پس بجائے تہبند کے اگر کوئی پاجامہ پہنے یا بجائے کرتے کے کوئی شخص چادر اوپر لے لے یا چوغہ یا کوٹ یا انگرکھی کی پہن لے تو کیا اس کی نماز بسبب ترک ازار یا ترک قمیص جو مستحب کپڑے تھے مکروہ ہو گی؟

خود قاضی صاحب نے منیہ کی عبارت کے ترجمہ میں ازار کی جگہ پاجامہ کی بھی اجازت لکھی ہے اور مولانا وصی احمد مرحوم نے بھی منیہ ص ۳۴۹ کے حاشیہ میں سراویل لکھا ہے جس سے معلوم ہوا کہ بجائے ازار کے اگر سراویل ہو تو بھی استحباب ادا ہو جاتا ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کے جواب میں فرمایا:

(صلی رجل فی ازار ورداء او وقمیص فی ازار وقباء فی سراویل ورداء فی سراویل وقمیص الحدیث)۔

جس سے معلوم ہوا کہ بجائے ازار اگر پاجامہ ہو اور بجائے قمیص چادر یا قبا تو بھی ہو سکتا ہے۔

علامہ عینی شرح صحیح بخاری کے ص ۲۳۵ ج ۲ میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

ولم یقصد بذلک العدد الحصر بل الحق بذلک ما یقوم مقامه۔

یعنی اس عدد میں حضرت عمر ص نے حصر کا قصد نہیں کیا بلکہ جو کپڑا جس کپڑے کے قائم مقام ہوا اس کو اس کے ساتھ ملحق فرمایا۔ مولانا وصی احمد مرحوم شرح منیہ کے ص ۳۴۹ میں تحفہ اور بدائع سے نقل کرتے ہیں اما المستحب فهو ان یصلی فی ثلثة اثواب ازار ورداء وعمامة پھر آگے فرماتے ہیں وقال محمد ان المستحب للرجل ان یصلی فی ثوبین ازار ورداء یعنی مستحب ہے کہ تین کپڑوں میں تہبند اور چادر پگڑی میں نماز پڑھے کہا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے دو کپڑوں میں نماز مستحب ہے چادر اور تہبند میں اس سے بھی معلوم ہوا کہ بجائے قمیص چادر ہو تو یہی مستحب ادا ہو جاتا ہے تو ثابت ہو گیا کہ یہ جو فقہاء نے تہبند کرتا اور پگڑی کے ساتھ نماز پڑھنا مستحب لکھا ہے اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ ضرور یہی کپڑے ہوں بلکہ ان کے قائم مقام اگر دوسرے کپڑے بھی ہوں تو استحباب ادا ہو جاتا ہے ازار ہو یا اس کی جگہ پاجامہ، کرتا ہو یا اس کی جگہ چادر، قبا ہو پس اس طرح پگڑی ہو یا اس کی جگہ ٹوپی ہو یا چادر سے ہر صورت میں نماز بلا کراہت ادا ہو جائے گی۔

یہی وجہ ہے کہ حضرات فقہاء علیہم الرحمۃ نے تمام بدن کو ڈھانک کر ایک کپڑے سے نماز پڑھنا بھی جائز بلا کراہت لکھا ہے۔

چنانچہ بحر الرائق ص ۲۵ جلد ۲ میں ہے:

الخلاصة وغيرها لاباس ان يصلى الرجل فى ثوب واحد متوشحاًبه جميع بدنه ويوم كذلك والمستحب ان يصلى الرجل فى ثلثة اثواب قميص وازار وعمامة اما لو صلى فى ثوب واحدمتوشحابه جميع بدنه كاازار الميت تجوز صلاته من غير كراهة انهتى۔

یعنی ایک کپڑے میں سارا بدن ڈھانک کر نماز پڑھنا اور پڑھانا بغیر کراہت جائز ہے اس عبارت کے متعلق قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ کلمہ ویوم کذلک غالباً بحر الرائق میں بھی نہ ہو میں کہتا ہوں بحر الرائق میرے پاس موجود ہے ص ۲۸ ج ۲ میں یہ عبارت بعینہ دیکھ سکتے ہیں۔

مولانا وصی احمد شرح منیہ کے ص ۳۴۸ میں ابن امیر الحاج کے حوالے سے ازار کے متعلق لکھتے ہیں:

امالو كان طويلا يمكن التوشيح به بر وصبلى او صلى فى قميص واحد جازت صلاته من غير كراهة كمامر حوابه و دلت عليه السنة انتهى۔

یعنی اگر ازار اتنا لمبا ہو کہ اس سے بدن ڈھانپا جا سکے یا ایک ہی قمیص میں نماز پڑھے تو نماز بلا کراہت جائز ہے جیسے کہ فقہاء نے تصریح کی اور سنت نے اس پر دلالت کی اس طرح عالمگیری ص ۴۵ ج ۱ جواز بلا کراہت کی تصریح ہے اس طرح کبیری شرح منیہ ص ۳۴۷ میں ہے لیکن صاحب کبیری نے قاضی صاحب کی دو باتوں کا جواب یہی دے دیا ہے قاضی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک کپڑے میں نماز کی اجازت کپڑا نہ ملنے کی وجہ سے ہے دوسری یہ کہ مستحب کے ترک سے کراہت پیدا ہوتی ہے۔

صاحب کبیری فرماتے ہیں:

ولو صلى فى ثوب واحد متوسحابه جميع بدنه كما يفعله القصار فى المقصرة جاز فى المقصرة جاز من غير كراهة مع تيسر وجود الطائر الذائدولكن فيه ترك استحباب انتهى۔

یعنی اگر ایک کپڑے میں نماز بدن ڈھانپ کر باوجود میسر ہونے پاک کپڑے زائد کے نماز پڑھ لے تو جائز بلا کراہت ہے لیکن اس میں مستحب کا ترک ہے تو معلوم ہوا کہ ترک مستحب سے کراہت لازم نہیں آتی کیونکہ ایک کپڑے میں سارا بدن ڈھانپ کر نماز پڑھ لینا ترک مستحب ہے مگر مکروہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ حکم لاچاری کی حالت کا نہیں کیونکہ بوقت میسر ہونے زائد کپڑے کے جواز بلا کراہت ہے۔

علامہ ابو بکر بن مسعود کاسانی متوفی ۵۸۷ھ لکھتے ہیں:

یستحب ان یصلی الرجل فی ثلثة اثواب قمیص ازار و عمامة۔

ترجمہ: مستحب یہ ہے کہ آدمی تین کپڑوں میں نماز پڑھے قمیص ازار اور عمامہ۔[889]

یہی وجہ ہے کہ حضرات فقہاء علیہم الرحمۃ نے تصریح کی ہے کہ اگر پگڑی ایسی باندھی کہ سر کی چوٹی ننگی ہو تو مکروہ ہوگی دیکھو بحر الرائق ص ۲۳ ج ۲ اور عالمگیری ج ۱ ص ۸۵ تو اب دیکھیے پگڑی باندھے ہوئے بھی نماز مکروہ ہوئی۔

اس لیے کہ وسط سر ننگا ہے پس چاہئیے کہ ازروئے تکاسل ننگے سر نماز نہ پڑھے پگڑی سے یا ٹوپی وغیرہ سے ڈھانک لے۔

اور یہی وجہ ہے کہ حضرات فقہاء علیہم الرحمۃ نے تصریح کی ہے کہ اگر کسی کے سر سے نماز پڑھتے ہوئے ٹوپی اتر جائے تو وہ پھر رکھ لے کیونکہ اگر نہ رکھے گا تو سر ننگا رہے گا اور نماز مکروہ ہوگی اور اگر رکھ لے گا تو کراہت سے بچ جائے گا۔

در مختار میں ہے:

ولو سقطت قلنسوته فاعادتها افضل۔

[889] (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۲۱۹ مطبوعہ مصر)

یعنی اگر ٹوپی گر جائے تو اس کا پھر سر پر رکھ لینا افضل ہے پس اگر ٹوپی سے نماز پڑھنا مکروہ ہوتا تو فقہاء پھر رکھ لینے کی کیوں اجازت دیتے۔

علاوہ اس کے مولانا وصی احمد مرحوم نے شرح منیہ ص ۳۴۹ میں مستحب لباس کے بیان میں ازار ورداء وعمامۃ او نحوھا فرمایا ہے کہ پھر اسی صفحہ میں ونحوھا کی تفسیر ای القلنسوۃ کے ساتھ فرمائی ہے تو مولانا کی اس تصریح سے معلوم ہوا کہ ٹوپی مثل عمامہ کے ہے☆۔فثبت ماقلنا۔

نیز ثواب مستحبہ کے بیان میں عمامہ سے مراد کل مایعطی الراس ہے اور ٹوپی کو بھی شامل ہے جیسے کہ حدیث شریف میں محرم کو عمامہ پہننے کی ممانعت ہے تو اس کی شرح میں ملا علی قاری شرح سنہ کے ص ۱۴ میں لکھتے ہیں:

المراد بھاھنا کل یایغطی۔

یعنی اس جگہ عمامہ سے مراد ہر وہ چیز ہے جو سر کو ڈھانک لے۔

فلیکن المراد بھافیمانحن فیہ کذلک۔

تو اس تحقیق سے ثابت ہو گیا کہ ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنا پڑھانا جائز بلا کراہت ہے۔

کتب حدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا بعض اوقات ٹوپی بمنزلہ عمامہ ہے۔

حاشیہ ☆

یہاں پر محدث ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو یہ فرمایا کہ ٹوپی منزلہ عمامہ ہے۔

اس کا ثبوت امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول بھی ہے۔

امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ لکھتے ہیں:

قال الثوری و القلنسوۃ بمنزلۃ العمامۃ۔

ترجمہ: امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ٹوپی بمنزلہ عمامہ ہے۔[890]

زائد کپڑے موجود ہوتے ہوئے بھی ایک کپڑے میں بدن شریف ڈھانپ کر نماز پڑھی اور پڑھائی اس طرح صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم خصوصاً حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم و جابر و خالد نے زائد کپڑے ہوتے ہوئے ایک کپڑے سے نماز پڑھی اور پڑھائی دیکھو شرح سنہ للقاری صفحہ ۸۷۔۸۸ نیز جمہور صحابہ و تابعین وفقہاء محدثین خصوصاً امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ ایک کپڑے سے نماز جائز ہے کما حققہ العینی فی شرح الصحیح للبخاری تو ٹوپی سر پہ ہوتے ہوئے نماز پڑھنا پڑھانا کس طرح مکروہ ہو سکتا ہے۔

نیز حالت احرام میں جو بالاتفاق بغیر عمامہ نماز پڑھنے پڑھانے کا حکم ہے اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ بغیر عمامہ کے نماز مکروہ نہیں ہوتی۔ اگر مکروہ ہوتی تو حالت احرام میں ننگے سر اس لیے مکروہ نہیں کہ وہاں نیت تذلل وانکساری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔[891]

بعض علماء اہل سنت کا موقف

تقریباً جمہور کا مذہب اس مسئلہ میں یہی ہے جو ہم نے بیان کیا تاہم ان کے علاوہ ہمارے بعض مستند علماء اہل سنت کا موقف اس مسئلہ میں یہ ہے کہ عمامہ شریف پہننا سنت موکدہ ہے ان میں حضرت مولانا قاضی فضل احمد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر طریقت رہبر شریعت پیر سیف الرحمن مبارک مدظلہ العالی اور ان کے مریدین خصوصاً مناظر اہل سنت پیر احمد علی شاہ سیفی مدظلہ العالی کے

---

[890] (مصنف عبدالرزاق باب المسح علی القلنسوۃ ج ۱ ص ۱۹۰ رقم الحدیث ۷۴۵ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

[891] (ٹوپی اور نماز ص ۱۵ تا ۲۰ مطبوعہ قطب مدینہ پبلشرز کھارادر کراچی)

نزدیک عمامہ شریف پہننا سنت موکدہ ہے اسی طرح محدث و مفتی اعظم صوبہ سرحد حضرت شائستہ گل رحمۃ اللہ علیہ مولوی سخی داد خوستی دیوبندی (رسالہ کا نام دپٹکی شرعی احکام مطبوعہ مکتبہ حقانیہ افغانستان) اور ان کے علاوہ اور بہت سے علماء کے نزدیک عمامہ شریف کا پہننا سنت موکدہ ہے۔

★.......★

عمامہ شریف کے بعض اہم فقہی مسائل

مسئلہ اعتجار کی صحیح تحقیق

(۱) مسئلہ: مسئلہ اعتجار کی صحیح تحقیق

بعض علماء نے یہ مشہور کیا ہے کہ عمامہ کو اس طرح باندھنا کہ ٹوپی کے بالائی حصہ کو کھلا رکھے یہ اعتجار کہلاتا ہے اور اعتجار کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے اس لیے فقہاء کرام رحمہم اللہ نے جتنی بھی اعتجار کی تعریفات کی ہیں ان میں ٹوپی کا ذکر نہیں فقہاء کرام رحمہم اللہ جب اعتجار کی تعریف کرتے ہیں تو رأس کے الفاظ لکھتے ہیں قلنسوۃ کے الفاظ نہیں۔

امام علی بن محمود بن سعود الخزاعی متوفی ۷۸۹ھ لکھتے ہیں:

الاعتجار لف العمامة على رأس۔[892]

راس اور قلنسوۃ میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور اس مسئلہ پر مفتی سید شاہ حسین گردیزی نے ایک بہترین تحقیقی رسالہ "احسن الاختيار فی کیفیة الاعتجار" تصنیف فرمایا ہے فقیر اسی رسالہ سے چند دلائل پیش کرتا ہے۔

---

[892] (تخریج الدلالات السمعیۃ ص ۳۸۳ مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت)

امام عبد الرشید بن ابی حنیفہ متوفی ۵۴۰ھ لکھتے ہیں:

و تفسیر الاعتجار تکلموا فیه عن محمد رحمه الله تعالی ان المعتجر هو المتنقب بعمامته وهو الذی غطی انفه و ذلک مکروه لانه تشبه بالنساء وقال بعضهم انه یشد حوالی راسه بالمندیل ویترک وسطه مکشوفا کهیئة الاشرار وذلک مکروه لانه تشبه باهل الکتاب وهو مکروه خارج الصلاة ففیها اولی۔

ترجمہ: اعتجار کی تفسیر میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں معتجر نقاب باندھنے والا جو اپنی ناک چھپائے یہ مکروہ ہے عورتوں سے مشابہت کی وجہ سے۔ بعض نے کہا کہ سر کے ارد گرد عمامہ ہو اور کھوپڑی کھلی ہو شریر لوگوں کی طرح یہ اہل کتاب سے مشابہت کی وجہ سے مکروہ ہے اور وہ نماز سے خارج مکروہ ہے تو نماز میں زیادہ مکروہ ہے۔[893]

استاد محترم محقق العصر فخر اہل سنت مفتی سید شاہ حسین گردیزی مدظلہ العالی لکھتے ہیں:

تیسری صدی ہجری میں قاضی فخر الدین حسن خان اوزجندی قدس سرہ فقہ حنفیہ کے ایک بڑے روشن دماغ مجتہد فقیہہ گزرے ہیں جنھوں نے اس مسئلہ پر توجہ کی اور ایک اجتہادی فیصلہ کیا جسے بعد میں آنے والے فقہاء کرام نے نہ صرف قبول کیا بلکہ اسے مزید آگے بڑھایا چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

یکره الاعتجار وهو ان یشد راسه بالمندیل وینزک وسط راسه۔

ترجمہ: اعتجار مکروہ ہے اور وہ یہ ہے کہ سر کو رومال سے باندھ لینا اور سر کا درمیانی حصہ کھلا چھوڑ دینا۔

---

893 (فتاوی الولوجیه کتاب الطهارة الفصل الحادی عشر فی الافعال الواجبة بالنذر الخ الفصل ج ۱ ص ۱۳۰ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)

حضرت قاضی اوزجندی کے عہد میں اوباش و اشرار لوگوں کا طریقہ کار یہ تھا کہ وہ رومال سر کے ارد گرد لپیٹ لیتے اور درمیان کے بالوں کو ننگا اور کھلا چھوڑ دیتے تھے حضرت قاضی اوزجندی نے رومال کے اس طرح کے استعمال کو اعتجار قرار دے کر اسے نماز میں مکروہ قرار دیا۔

اسی مسئلہ کو شیخ طاہر بخاری اس طرح لکھتے ہیں:

یکرہ ان یصلی وھو معتجر وھو ان یشد العمامۃ حول راسہ ویدع ھامتہ کما یفعلہ الشطار۔

ترجمہ: اعتجار کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور وہ یہ ہے کہ سر کے ارد گرد عمامہ باندھ لینا اور چوٹی کو کھلا چھوڑ دینا ہے جیسا کہ آوارہ لوگ کرتے ہیں۔[894]

اس عبارت میں شیخ بخاری نے لکھا ہے کہ اعتجار کی حالت میں نماز کی ادائیگی مکروہ ہے اور اعتجار کی وضاحت میں لکھاہے کہ سر کے ارد گرد عمامہ باندھ لیں اور درمیانی حصہ کو کھلا چھوڑ دیں اور مزید اس کی وجہ کراہت کی بھی صراحت کر دی کہ جیسا اشرار اور آوارہ لوگوں کا طریقہ ہے لیکن مندیل یعنی رومال کے بجائے عمامہ کا کلمہ استعمال کیا اور اعتجار کو اہل فسق وفساد کا طریقہ قرار دیا یعنی اس صورت استعمال میں خرابی اور برائی اہل فسق وفساد کے اختیار کرنے کی وجہ سے پیدا ہوئی اس لئے اسے اعتجار قرار دیا گیا اور عبادت کا تقاضا ہے کہ عاجزی وانکساری اور **الذین انعمت علیھم** کا طریقہ اور وضع و قطع اختیار کی جائے۔[895]

خلاصہ کلام: یہ ہے کہ کسی روایت و قول فقیہ میں موجود نہیں کہ اوپر ٹوپی کو بھی ڈھانپا جائے بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے متعلق حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت

---

[894] (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۵۷ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

[895] (احسن الاختیار فی کیفیۃ الاعتجار ص ۶۔۷ مطبوعہ دار العلوم مہریہ گلشن اقبال کراچی)

کیا گیا کہ آپ کس طرح دستار باندھتے تھے تو فرمایا حضور ﷺ سر پر گولائی میں دستار باندھتے دو کندھوں کے درمیان شملہ رکھتے اور دوسرے سرے کو سر کی پچھلی جانب دستار میں اڑستے تھے۔

معلوم ہوا کہ اس طرح عمامہ باندھنا کہ ٹوپی پر عمامہ کے پیچ نہ آئے تو یہ عمامہ سنت کے مطابق ہے اور نہ یہ اعتجار ہے۔

صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا امجد علی صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

مسئلہ ۵۶۰: نماز اعتجار ٹوپی کی عدم میں مکروہ تحریمی ہے یا مطلق اعتجار مکروہ تحریمی ہے۔

الجواب: اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں اعتجار ہو رہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اعتجار اسی صورت میں ہے کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو۔[896]

فقیہ اعظم محمد نور اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

فقیہ اعظم ابو الخیر محمد نور اللہ نعیمی بصیر پوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اعتجار کی تعریف، کیا وسط سر میں ایک پیچ کا آنا ضروری ہے حالانکہ اکثر دیکھا ہے کہ عین سر کے وسط میں سے خالی جگہ چھوڑ دی جاتی ہے اور ٹوپی نظر آرہی ہوتی ہے۔(حلقہ کی صورت میں)

احقر شاہ محمد قصوری (چشتی) خطیب شاہ عالمی مارکیٹ لاہور۔

الجواب

اعتجار کی دو تعریفیں کتب فقہ میں ہیں فتاویٰ عالمگیریہ ج ا ص ۵۵ میں ہے:

ھو ان یکور عمامۃ ویترک وسط راسہ مکشوفا کذا فی التبیین۔

---

[896] (فتاویٰ امجدیہ جلد اول ص ۳۹۹ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی)

یعنی درمیان سے سر ننگا چھوڑ دے زیادہ کتابوں میں یہی تعریف ہے مراقی الفلاح ص ۲۱۰ طبع مع الطحطاویہ میں "قیل" کے ساتھ ہے:

ان ینتقب بعمامته فیغطی انفه۔

مگر یہ کہیں کسی تعریف میں نہیں دیکھا کہ وسط میں ایک پیچ اعتجار سے بچنے کے لئے ضروری ہے حالانکہ پیچ کے علاوہ بھی عمامہ سے سر کا درمیانہ حصہ چھپ سکتا ہے اور نہ یہ کہیں دیکھا ہے کہ ٹوپی کا چھپانا بھی ضروری ہے اور وہ بھی عمامہ سے ہی ہو اور نہ یہ کہیں دیکھا کہ ٹوپی سے وسط سر کا چھپانا کافی نہیں۔ و اللہ اعلم

حررہ: الفقیر ابو الخیر محمد نور اللہ النعیمی غفرلہ۔

۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ [897]

جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور کا فتویٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

حضرت علامہ مولانا مفتی عبد الطیف صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

(دار الافتاء جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور)

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں اعتجار کی مکمل تعریف کیا ہے؟

کیونکہ علماء کرام نے کتابوں میں علیحدہ علیحدہ تعریفیں نقل کی ہیں۔

---

[897] (فتاویٰ نوریہ ج۳ ص ۵۸۸۔ ۵۸۹ مطبوعہ دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ)

(۱) حضرت علامہ مولانا امجد علی صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۳۷ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی پر فرماتے ہیں۔

اعتجار یعنی پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ میں سر پر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی اس طرح عمامہ باندھنا مکروہ ہے۔[898]

(۲) نیز حضرت صدر الشریعہ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشہور زمانہ فتاویٰ امجدیہ جلد اول ص ۱۹۹ (مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی) پر فرماتے ہیں:

مسئلہ ۲۷۰: نماز میں امامت کی حالت میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ ٹوپی پر ایک چھوٹا سا کپڑا لپیٹ لیا جاتا ہے اس کی کیا اصلیت ہے؟

الجواب: تین پیچ اگر اس کپڑے سے لپیٹے جائیں تو عمامہ کے حکم میں ہے ورنہ کچھ نہیں۔

اس مسئلے کے جواب کے حاشیہ پر نائب مفتی اعظم ہند مولانا شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ صاحب شارح بخاری فرماتے ہیں:

بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ ٹوپی کے کنارے کپڑا لپیٹ لیتے ہیں اور پوری ٹوپی کھلی رہتی ہے یہ اعتجار ہے اس طرح نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

نور الایضاح اور اس کی شرح مراقی الفلاح میں ہے:

ویکرہ الاعتجار وھو شد الراس بالمندیل او تکویر عمامتہ علی راسہ ترک وسطھا مکشوفا۔

---

898 (بحوالہ درمختار ص ۲۱۰-۲۱۱ جلد ۱ عالمگیری ص ۱۰۶-۱۰۷ جلد ۱)

اس کے تحت طحطاوی میں ہے:

ای نصا العمامته حول الراس و ابداء العمامته فقوله وترک و سطها راجع الی تفسیر الشرح ایضا المراد انه مکشوف عن العمامته لا مکشوف اصلا لانه فعل ما لا یفعل و اللہ معانی اعلم۔

(۳) لیکن اسی فتاویٰ امجدی جلد اول ص ۳۹۹ پر راقم فتاویٰ نے اعتجار کی تعریف یوں فرمائی:

مسئلہ ۵۶۰: نماز اعتجار ٹوپی کی عدم میں مکروہ تحریمی ہے یا مطلق اعتجار مکروہ تحریمی ہے۔

الجواب: اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں اعتجار ہو رہے ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اعتجار اسی صورت میں ہے کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو۔

(۴) حضرت علامہ مفتی نور اللہ صاحب نعیمی بصیر پوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ نوریہ جلد سوم ص ۴۲۱ تا ۴۲۲ میں فرماتے ہیں:[899]

مسئلہ: اعتجار کی تعریف، کیا وسط سر میں ایک پیچ کا آنا ضروری ہے حالانکہ اکثر دیکھا ہے کہ عین سر کے وسط میں سے خالی جگہ چھوڑدی جاتی ہے اور ٹوپی نظر آرہی ہوتی ہے۔ (حلقہ کی صورت میں)

الجواب: اعتجار کی دو تعریفیں کتب فقہ میں ہیں فتاویٰ عالمگیریہ ج ۱ ص ۵۵ میں ہے:

ھو ان یکور عمامۃ ویترک وسط راسہ مکشوفا کذافی التبیین۔

یعنی درمیان سے سر ننگا چھوڑدے زیادہ کتابوں میں یہی تعریف ہے مراقی الفلاح ص ۲۱۰ طبع مع الطحطاویہ میں "قیل" کے ساتھ ہے:

ان ینتقب بعمامته فیغطی انفه۔

---

[899] (مطبوعہ انجمن حزب الرحمن بصیر پور او کاڑہ)

مگر یہ کہیں کسی تعریف میں نہیں دیکھا کہ وسط میں ایک پیچ اعتجار سے بچنے کے لئے ضروری ہے حالانکہ پیچ کے علاوہ بھی عمامہ سے سر کا درمیانہ حصہ چھپ سکتا ہے اور نہ یہ کہیں دیکھا ہے کہ ٹوپی کا چھپانا بھی ضروری ہے اور وہ بھی عمامہ سے ہی ہو اور نہ یہ کہیں دیکھا کہ ٹوپی سے وسط سر کا چھپانا کافی نہیں۔و اللہ اعلم

آپ کے جواب کا جلد انتظار رہے گا اور سوالنامہ بھی ساتھ روانہ فرمائیں۔

شکریہ

عبدالکریم قادری

الجواب ھو الموافق للصواب

حضرت مولانا شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ کے سوا تمام علماء سلف و خلف حضرت مولانا امجدی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بہار شریعت اور فتاویٰ امجدیہ میں اعتجار کے بارے میں جو صراحت کی ہے اس میں کسی تاویل اور نظر کی گنجائش نہیں (پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ میں سر پر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے بہار شریعت کی اس عبارت میں سر پر کہا گیا۔ بیچ میں ٹوپی پر نہیں کہا گیا۔ اس طرح فتاویٰ امجدیہ کی عبارت (اور یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں اعتجار ہوتا ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اعتجار اس صورت میں ہوتا ہے کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو اس عبارت میں کتنی صراحت ہے اس میں اعتراض کی کیا گنجائش ہے۔ حضرت مولانا نور اللہ صاحب رحمۃ اللہ ونور مرقدہ کے فتاویٰ نوریہ جلد سوم ص ۴۲۱ کی عبارت (کہ سر کا درمیانی حصہ عمامہ سے کھلا رہے اگر عمامہ کے نیچے ٹوپی ہو تو اعتجار نہیں ٹوپی کے وسط کو عمامہ کے پیچ سے ڈھکنا ضروری نہیں) کتنی صراحت ہے کہ اعتجار سر کے درمیان کو عمامہ سے ننگا رکھنا ہے اگر عمامہ کے نیچے ٹوپی ہو تو اس کا

عمامہ کے پیچ سے درمیان میں ننگا رکھنے میں اعتجار نہیں ہے۔ پھر ان حضرات نے اپنی تائید میں عالمگیری کی عبارت جلد اول ص ۱۰۶ پیش کی:

قولہ الاعتجار نهی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم عنه و هو شد الراس او تكوير عمامته علی راسه و ترک وسطه مكشوفا۔

اس عبارت میں بھی سر کے درمیان کو کھلا رکھنا ہے ٹوپی کے درمیان کو کھلا رکھنا مذکور نہیں۔

اسی طرح نور الایضاح وشرح مراقی الفلاح میں ہے:

يكره الاعتجار و هو شد الراس بالمنديل وتكوير عمامته علی راسه و ترک وسطها مكشوفا۔

خط کشیدہ عبارت میں سر پر عمامہ لپیٹنا اور اس کے وسط کو کھلا رکھنے کو اعتجار کہا گیا۔ ٹوپی کے وسط کا ذکر نہیں۔

طحطاوی کی عبارت بھی علامہ شریف الحق رحمۃ اللہ علیہ کے موقف کی تائید نہیں کرتی جو یہ ہے:

ای لف العمامته بو الراس ابداء العمامته۔

یعنی اعتجار عمامہ کو سر کے گرد لپیٹنا اور کھوپڑی یعنی وسط سر کو کھلا رکھنا یہ اعتجار ہے اس پر نظر ظاہر کی موجودگی میں اس تشریح کی کیا ضرورت ہے۔

لانه كثير من الحفاة الاعراب يلقون المنديل و العمامته حول الراس مكشوفا لهمامته بغير قلنسوة۔

یہاں مکشوف الهامة ہے نہ کہ مکشوف العمامة یعنی عمامہ کو سر کے گرد عمامہ لپیٹنا اور کھوپڑی کو کھلا رکھنا یہ اعتجار ہے صحیح تعریف یہی ہے کہ ننگے سر کے گرد عمامہ لپیٹنا اور درمیان میں کھوپڑی کو ننگا رہنے دینا اگر عمامہ کے نیچے ٹوپی ہو اور وہ درمیان میں سے بغیر عمامہ کے پیچ کے کھلی رہے

تو اعتجار نہیں۔ افغانستان، سرحد، بلوچستان اور سندھ کے علماء، صلحاء اور مشائخ کی اکثریت ٹوپی پر عمامہ اس طرح باندھتے ہیں آج سے نہیں قدیم زمانہ سے ان کا طریقہ یہی ہے لازم آئے گا کہ ان سب کی نمازیں مکروہ تحریمی ہوں ما راہ المسلمون حسنہ محفو عنہ اللہ حسنہ تھو حسر۔ البتہ دیکھا گیا ہے کہ ہندووں کی اکثریت پگڑی کو ننگے سر کے گرد اسی طرح لپیٹتے ہیں جس پر اعتجار کی تعریف صادق آتی ہے ممکن ہے عہد رسالت میں یہودیوں نصرانیوں مجوسیوں کا پگڑی باندھنے کا یہی طریقہ ہو جس کی وجہ سے اعتجار کو منع کیا گیا فقط و اللہ اعلم بالصواب۔

مفتی عبد الطیف

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لاہور گیٹ لاہور ۹۲۔۷۔۱۵۔[900]

ننگے سر نماز پڑھنا

(۲) مسئلہ: ننگے سر نماز پڑھنا

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ

امام عبد الوہاب شعرانی متوفی ۹۷۳ھ لکھتے ہیں:

کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم یامر یستر الراس فی الصلوۃ بالعمامۃ و القلنسوۃ وینھی عن کشف الراس فی الصلوۃ۔

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نماز میں عمامہ یا ٹوپی کے ساتھ سر ڈھانپنے کا حکم ارشاد فرماتے تھے اور ننگے سر نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔[901]

---

900 (عمامہ سنت مصطفی اص ۱۲ تا ۱۶ مطبوعہ کراچی)

901 (کشف الغمہ ج ا ص ۱۰۳ مطبوعہ مصر)

غنیۃ الطالبین

غنیۃ الطالبین میں ہے:

کشف راسه بين الناس۔

ترجمہ: اور مکروہ ہے آدمی لوگوں کے درمیان ننگے سر ہو۔[902]

خلاصۃ الفتاویٰ

الشیخ الاجل والامام الاکمل طاہر بن عبد الرشید البخاری متوفی ۵۴۲ھ لکھتے ہیں:

ومكشوف الرأس وهو يجد العمامة ان كان تهاوناً بالصلوة مكروه۔

ترجمہ: نماز کو خفیف جانتے ہوئے عمامہ کی موجودگی میں ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔[903]

فتاویٰ عالمگیری

ملا نظام الدین متوفی ۱۱۶۱ھ لکھتے ہیں:

وتكره الصلوة حاسراً رأسه اذا كان يجد العمامة وقد فعل تكاسلا او تهاوناً بالصلوة

ترجمہ: نماز کی عدم اہمیت یا سستی سے عمامہ پانے کے باوجود ننگے سر نماز مکروہ ہے۔[904]

طحطاوی علی الدر المختار

علامہ سیّد احمد طحطاوی حنفی متوفی ۱۲۳۱ھ لکھتے ہیں:

ننگے سر نماز مطلقاً مکروہ ہے اس لئے کہ خشوع تو حقیقتاً دل کا خشوع ہوتا ہے ننگے سر نماز سے نماز کی تعظیم وہیبت کا ترک لازم آتا ہے۔[905]

---

[902] (غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۸ مطبوعہ مصر)

[903] (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۵۸ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

[904] (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۶ مطبوعہ مصر)

[905] (طحطاوی علی الدر المختار ج ۱ ص ۲۷۱ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

عمامہ شریف پر مسح کرنا

(۳) مسئلہ: صرف عمامہ شریف پر مسح کرنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام مالکص اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک جائز نہیں۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک صرف عمامہ شریف پر مسح جائز ہے۔

حدثنا محمد بن بشار و محمد بن حاتم جميعا عن يحيى القطان قال بن حاتم حدثنا يحيى بن سعيد عن التيمي عن بكر بن عبدالله عن الحسن عن المغيرة ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم توضا فمسح بناصيته و على يباع و على الخفين۔

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے وضوء کیا پس اپنی پیشانی کی مقدار (سر پر) مسح کیا اور عمامہ اور موزوں پر (مسح کیا)۔[906]

جمہور کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ (المائدۃ ٦)

اس میں صراحتاً سر کا ذکر ہے تو اس لئے عمامہ پر صرف مسح سر کا مسح نہ ہوا۔ اور سر پر مسح کی دلیل میں کوئی شبہہ نہیں اور عمامہ شریف کے مسح میں شبہہ ہے اس لئے یقینی دلیل کو چھوڑ کر شبہہ والی دلیل کی طرف جانا درست نہیں۔

قال الخطابي فرض الله مسح الرأس و حديث مسح العمامة محتمل للتاويل فلا يترك المتيقن للمحتمل۔

ترجمہ: اللہ نے سر کا مسح فرض کیا اور مسح على العمامه کی حدیث میں احتمال ہے اس لئے یقینی کو احتمال سے ترک نہیں کریں گے۔[907]

---

[906] (صحيح مسلم ج ۱ ص ۲۳۱ رقم الحديث ۲۷۴ مطبوعه دار احياء التراث العربى بيروت)
[907] (معالم السنن ج ۱ ص ۱۱۱)

امام عینی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

محدث کبیر امام بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں:

عمامہ پر مسح کرنے میں فقہاء کا اختلاف ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں کہ اگر کامل وضوء کر کے عمامہ پہنا ہو تو عمامہ پر مسح کرنا جائز ہے جس طرح موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ جو فقہاء عمامہ پر مسح کرنے کا انکار کرتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید میں ہے:

وَامۡسَحُوا بِرُءُوسِكُمۡ (المائدة ٦) اپنے سروں پر مسح کرو اور جو شخص عمامہ پر مسح کرے گا وہ سر پر مسح نہیں کرے گا اور اس پر اجماع ہے کہ چہرے پر کوئی کپڑا لپیٹ کر اگر اس کپڑے پر مسح کیا جائے تو تیمم میں کافی نہیں ہو گا اس کا مفاد یہ ہے کہ جس عضو پر مسح کرنا ہے اس عضو پر کپڑا رکھ کر مسح کیا جائے تو وہ کافی نہیں ہو گا اسی طرح سر پر عمامہ رکھ کر مسح کیا جائے تو وہ سر کے مسح سے کفایت نہیں کرے گا علامہ خطابی نے کہا اللہ تعالیٰ نے سر پر مسح کرنے کو فرض کیا ہے اور عمامہ پر مسح کرنے والی حدیث تاویل کی محتمل ہے تو محتمل چیز کی وجہ سے یقینی چیز کو ترک نہیں کیا جائے گا۔[908]

علامہ ابن بطال مالکی کی تحقیق

علامہ علی بن خلف بن عبد الملک ابن بطال مالکی متوفی ۴۴۹ھ لکھتے ہیں:

وممن كان لا يرى المسح عليها علي و ابن عمر و جابر۔

---

908 (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری)

ومن التابعين عروة والنخعي والشعبی والقاسم وبه قال مالک وابو حنيفة والشافعي واحتجوا بقوله تعالى {وامسحوا برؤوسکم} (النساء۴۳المائدة:٦) ومن مسح على العمامةلم يمسح براسه۔[909]

اس مسئلہ کی اور زیادہ تفصیل دیکھنے کے لئے فقیر ناچیز کی کتاب "فقہ حنفی احادیث و آثار صحابہ" میں ملاحظہ فرمائیں۔

عمامہ شریف کے بل پر سجدہ کرنا

(۴) مسئلہ: عمامہ شریف کے ول پر سجدہ کرنا جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔ بعض علماء نے اس کو مکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن ہمارے نزدیک مکروہ تنزیہی نہیں اس لئے کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سے یہ فعل ثابت ہے اور اس کے منع پر کوئی حدیث ہماری نظر سے نہیں گزری۔

حضور ﷺ نے عمامہ کے پیچ پر سجدہ فرمایا

امام حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن محمويه نا معمر بن سهل ثنا سعيد بن عنبسة عن فائد ابی الورقاء عن عبداللہ بن ابی اوفی قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سجد علی کور یبا ع۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ نے عمامہ کے پیچ پر سجدہ فرمایا۔[910]

---

909 (شرح ابن بطال علی صحیح البخاری کتاب الوضوء باب المسح علی الخفین ج ۱ ص ۳۱۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۲۰۰۳ء بتحقیق مصطفیٰ عبد القادر عطا)

910 (طبرانی الاوسط ج ۷ ص ۱۷۰ رقم الحدیث ۷۱۸۴ مطبوعہ دار الحرمین القاھرة)

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن عبد اللہ الحضرمی ثنا احمد بن یونس ثنا کثیر بن سلیم قال رأیت انس بن مالک یسجد علی عمامۃ۔

ترجمہ: کثیر بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عمامہ (کے ول) پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔[911]

امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا عبد الرزاق قال اخبرنا عبد اللہ بن محرر قال اخبرنی یزید انہ سمع اباھریرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یسجد علی کور عمامۃ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ عمامہ کے پیچ پر سجدہ فرماتے تھے۔[912]

امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابو یعلی الحسین بن محمد الزبیری حدثنا ابو الحسن عبد اللہ ابن موسی الحافظ الصوفی البغدادی حدثنا لاحق بن الھیثم حدثنا الحسن بن عیسی الدمشقی حدثنا محمد بن فیروز المصری حدثنا بقیۃ بن الولید حدثنا ابراھیم بن ادھم عن ابیہ ادھم بن منصور العجلی عن سعید بن جبیر ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم کان یسجد علی کور العمامۃ۔

---

911 (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱ ص ۲۴۴ رقم الحدیث ۶۸۸ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)

912 (مصنف عبد الرزاق ج ۱ ص ۴۰۰ رقم الحدیث ۱۵۶۴ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے تھے۔[913]

امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵٦ھ روایت کرتے ہیں:

قال الحسن کان القوم یسجدون علی العمامة و القلنسوة و مداه فی کمه۔

ترجمہ: امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ قوم (یعنی صحابہ کرام ث) عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے۔[914]

امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

عبدالرزاق عن معمر عن قتادة عن الحسن قال لا باس بالسجود علی کور علی بیاع۔

ترجمہ: امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عمامہ کے پیچ پر سجدہ میں حرج نہیں۔[915]

یہی امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

عبدالرزاق عن هشام بن حسان عن الحسن قال ادركنا القوم وهم يسجدون على العمائمهم ويسجد احدهم و يديه فی قميصه۔

ترجمہ: امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ (صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم و تابعین کرام رحمہم اللہ) عمامہ پر سجدہ کرتے تھے اور ہاتھ قمیص میں ہوتے اور سجدہ کرتے تھے۔[916]

---

913 (حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء ترجمة ابراهیم بن ادهم ج ۸ ص ۵۸ برقم ۱۳۸۰۱ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۱۹۹۷ء بتحقیق مصطفی عبدالقادر عطا)

914 (صحیح البخاری ج ۱ ص ۵٦ مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی)

915 (مصنف عبدالرزاق ج ۱ ص ۳۹۹ رقم الحدیث ۱۵٦۳ مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت)

916 (مصنف عبدالرزاق ج ۱ ص ۴۰۰ رقم الحدیث ۱۵٦٦ مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت)

نیز امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

عبدالرزاق عن الثوری عن الاعمش عن ابی الضحی ان شریحا کان یسجد علی برنسه۔

وعبدالرحمن بن یزید کان یسجد علی عمامة۔

ترجمہ: ابی ضحی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام شریح رحمۃ اللہ علیہ ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے۔

امام عبد الرحمن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ عمامہ پر سجدہ کرتے تھے۔[917]

امام ابو الحسن علی بن ابی بکر غینانی متوفی ۵۹۳ھ لکھتے ہیں:

فان سجد علی کور عمامة او فاضل ثوبه جاز لان النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابه وسلم کان یسجد علی کور عمامة۔

ترجمہ: عمامہ کے پیچ یا کپڑے پر سجدہ جائز ہے حضور ﷺ عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے تھے۔[918]

علامہ ابو بکر بن مسعود کاسانی متوفی ۵۸۷ھ لکھتے ہیں:

ولو سجد علی کور عمامة ووجد صلابة الارض جاز عندنا وقال الشافعی لایجوز والصحیح قولنا لما روی ان النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابه وسلم کان یسجد علی کور عمامة۔

---

[917] (مصنف عبدالرزاق ج ۱ ص ۴۰۰ رقم الحدیث ۱۵۶۷ مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت)

[918] (ھدایه ج ۱ ص ۱۰۰)

ترجمہ: اور اگر عمامہ کے پیچ پر سجدہ کیا اور زمین کی سختی محسوس کی جائز ہے احناف کے نزدیک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جائز نہیں ہے ہماری دلیل یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عمامہ کے پیچ پر سجدہ فرماتے تھے۔[919]

اور زمین کی گرمی کے وجہ سے اس پر سجدہ کرنا جائز ہے اور بعض علماء نے اس کو مکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن زمین کی گرمی کے وجہ سے اس پر سجدہ کرنے پر ان کے نزدیک بھی مکروہ تنزیہی نہیں۔

الشیخ الاجل والامام الاکمل طاھر بن عبد الرشید البخاری متوفی ۵۴۲ھ لکھتے ہیں:

ولو سجد علی ذیلہ او کمہ او کور عمامۃ یتقی بذالک حر الارض او بردھا یجوز عندنا۔

ترجمہ: دامن، آستین یا عمامہ کے پیچ پر سجدہ زمین کی گرمی یا سردی کی وجہ سے ہمارے نزدیک جائز ہے۔[920]

عمامہ شریف کے کھولنے کا طریقہ

(۵) مسئلہ: عمامہ شریف کے کھولنے کا طریقہ

شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۸۳ھ لکھتے ہیں:

ومنھم من قال اراد ان یجدد للف لعمامۃ لاینبغی ان یرفعھا من راسہ دفعۃ واحدۃ لکن ھکذا بعمامۃ ابن عوف وذلک بمنزلۃ النشر عن الطی فیکون اولی من النشر والالقاء علی الارض دفعۃ واحدۃ واللہ اعلم بالصواب۔[921]

[919] (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۲۱۰ مطبوعہ مصر)

[920] (خلاصۃ الفتاوی ج ۱ ص ۸۹ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

[921] (شرح السیر الکبیر باب العمائم فی الحرب ج ۱ ص ۷۶ مطبوعہ بمطبعۃ دائرۃ المعارف النظامیۃ بحیدر آباد دکن ھند)

امام فخر الدین عثمان بن علی متوفی ۷۴۳ھ تبیین الحقائق میں اور علامہ زین الدین بن نجیم متوفی ۹۷۰ھ البحر الرائق میں لکھتے ہیں:

ومن اراد ان یحدد اللف للعمامة ینبغی له ان ینقضها کورا فکورا فان ذلک احسن من رفعها علی الراس و القائها فی الارض دفعة واحدة۔[922]

امام برہان الدین متوفی ٦١٦ھ لکھتے ہیں:

وان ومن اراد ان یجدد اللف بعمامة ینبغی ان ینقضها کوراً کوراً وان ذلک احسن من رفعها عن راسه والقائها فی الارض دفعة واحدة۔

ترجمہ: جو عمامہ دوبارہ باندھنا چاہے تو ایک ایک پیچ کھول کر باندھے یہ احسن ہے نہ کہ سر سے اٹھا کر پھینک دے۔[923]

ملا نظام الدین متوفی ۱۱٦۱ھ لکھتے ہیں:

واذا اراد ان یجدد لف العمامة نقضها کما لفها و لا یلقیها علی الارض دفعة واحدة کذا فی خذانة المفتین۔[924]

---

922 (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مسائل شتیٰ ج ٦ ص ۲۲۸۔ ۲۲۹ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)، (البحر الرائق ج ۸ ص ۴۸۷ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

923 (المحیط البرھانی کتاب الاستحسان و الکراھیة الفصل العاشر فی اللبس مایکرہ من ذلک وما لا یکرہ ج ٦ جز ۱۱ ص ۴۷ مطبوعہ مطبوعہ المکتبة الغفاریة کانسی روڑ کوئٹہ)

924 (فتاوی عالمگیری کتاب الکراھیة باب اللبس مایکرہ من ذلک الباب التاسع فی اللبس مایکرہ من ذلک وما لا یکرہ ج ۵ ص ۴۰۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

نماز میں اگر عمامہ شریف پیشانی پر آجائے یا گر جائے تو کیا کریں؟

(۶) مسئلہ: نماز میں اگر عمامہ شریف پیشانی پر آجائے یا گر جائے تو کیا کریں؟

نماز کے دوران اگر عمامہ شریف پیشانی پر آجائے اور سجدہ کرنے میں دشواری ہو تو ایک ہاتھ سے عمامہ شریف کو اوپر کریں اور یہ بلا کراہت جائز ہے۔

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا محمد بن معاویة النیسابوری اخبرنا ابن لهیعة عن بکر بن سوادة عن صالح بن خیوان ان النبی ا کان اذا سجد رفع العمامة عن جبهة۔

ترجمہ: حضرت صالح بن غیون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے عمامے کو اپنی پیشانی سے اٹھادیتے تھے۔[925]

حضور ﷺ سجدہ فرماتے تو پیشانی سے عمامہ اٹھاتے

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

کان اذا سجد رفع العمامة عن جبهة۔

ترجمہ: حضور ﷺ سجدہ فرماتے تو پیشانی سے عمامہ اٹھاتے۔[926]

الشیخ الاجل والامام الاکمل طاھر بن عبد الرشید البخاری متوفی ۵۴۲ھ لکھتے ہیں:

ولو لم یمکنه العمامة من ان یسجد فرفعها بید واحد او سوی العمامة بید واحد لا یکره۔

ترجمہ: اگر عمامہ میں سجدہ ممکن نہ ہو تو ایک ہاتھ سے عمامہ اٹھائے یا برابر ٹھیک کردے۔[927]

---

925 (طبقات الکبری ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۵ مطبوعہ دار صادر بیروت)

926 (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف الکاف ج ۲ ص ۴۱۷ رقم الحدیث ۶۷۱۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۳۳۷ رقم الحدیث ۹۰۹۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

927 (خلاصۃ الفتاوی مع مجموعۃ الفتاوی ج ۱ ص ۵۷ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

اور اگر عمامہ شریف نماز کے دوران گر جائے تو اس کو ایک ہاتھ سے اٹھائے اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

الشیخ الاجل والامام الاکمل طاہر بن عبد الرشید البخاری متوفی ۵۴۲ھ لکھتے ہیں:

ولو رفع العمامة من الراس ووضعها علی الارض او رفعها من الارض ووضعها علی الراس لاتفسد الصلوة۔

ترجمہ: اگر عمامہ سر سے اٹھایا اور زمین پر رکھا یا زمین سے اٹھایا اور سر پر رکھا نماز فاسد نہ ہو گی۔[928]

رومال باندھنے سے عمامہ کی سنت ادا نہیں ہوتی

(۷) مسئلہ: رومال باندھنے سے عمامہ کی سنت ادا نہیں ہوتی

مفتی اعظم پاکستان وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

مفتی اعظم پاکستان وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

الاستفتاء: عام ائمہ کرام بوقت جماعت گز سوا گز بھر کا رومال کبھی ٹوپی پر اور کبھی بغیر ٹوپی کے باندھ لیتے ہیں۔ کیا مذکورہ صورت میں سنت عمامہ پوری ہو جاتی ہے؟

الجواب: رومال باندھنے سے عمامہ کی سنت پوری نہ ہو گی اور نہ ہی عمامہ کا ثواب ملے گا۔[929]

---

[928] (خلاصۃ الفتاوی مع مجموعۃ الفتاوی ج ا ص ۱۳۰ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

[929] (وقار الفتاویٰ ص ۲۴۹ ناشر بزم وقار الدین کراچی)

میت کو کفن میں عمامہ شریف دینے کا حکم

(۸) مسئلہ: میت کو کفن میں عمامہ شریف دینے کا حکم

میت کو کفن میں عمامہ شریف دینا مستحب ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کفن میں عمامہ

محدث کبیر امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ لکھتے ہیں:

حدثنا سلیمان بن احمد ثنا ابو الزنباع روح بن الفرج ثنا یحیی بن بکیر قال ولی غسله یعنی عمر ابنه عبداللہ بن عمر و کفنه فی خمسة اثواب و صلی علیه صهیب و دفن مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آله و اصحابه و سلم۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غسل دیا اور پانچ کپڑوں میں کفن دیا حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قریب دفن کیا۔[930]

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

امام ابی الفرج عبد الرحمن بن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

مسالة یکره ان یکفن المیت فی قمیص و عمامة و قال ابو حنیفة یستحب ذلک۔

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مستحب ہے میت کو قمیص اور عمامہ میں کفن دے۔[931]

---

930 (معرفة الصحابة لابی نعیم الاصبهانی ج ۱ ص ۶۷ برقم ۱۶۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

931 (التحقیق فی احادیث الخلاف ج ۲ ص ۱۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

امام مسعود کاسانی حنفی کا فتویٰ

علامہ ابو بکر بن مسعود کاسانی متوفی ۵۸۷ھ لکھتے ہیں:

واستحسنه بعض مشائخنا ابن عمر انه كان يعمم الميت ويجعل ذنب العمامة على وجهه بخلاف حال الحياة فانه يرسل ذنب العمامة من قبل القفاء لان ذلك لمعنى الزينة وقد انقطع ذلك بالموت۔

ترجمہ: اور ہمارے بعض مشائخ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی رو سے اسے مستحسن قرار دیا ہے کہ وہ میت کو عمامہ پہناتے اور عمامے کا شملہ اس کے چہرے پر رکھ دیتے بخلاف حالت حیات کے کہ وہ عمامے کا شملہ گدی کی جانب لٹکا دیتے تھے کیونکہ زندگی میں یہ طریقہ حصول زینت کے لئے تھا اور موت کے ساتھ مقصد زینت ختم ہو گیا۔[932]

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

علامہ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف العبدری مالکی متوفی ۸۹۷ھ لکھتے ہیں:

قال مالک من شان الميت عندنا ان يعمم۔

ترجمہ: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک میت کے لئے پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ اسے عمامہ پہنایا جائے۔[933]

محمد بن ابی بکر الدمشقی الشہیر بابن قیم الجوزیہ متوفی ۷۵۱ھ لکھتے ہیں:

وحمله مالک على انه ليس بمعدود من الكفن بل يحتمل ان يكون الثلاثة الاثواب زيادة على القميص والعمامة۔

---

932 (بدائع الصنائع ج ۲ ص ۳۲۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

933 (التاج والاکلیل شرح مختصر خلیل ج ۲ ص ۲۲۵ مطبوعہ مکتبہ النجاح لیبیا)

ترجمہ: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کفن میں کپڑے محدود نہیں بلکہ احتمال یہ ہے کہ تین کپڑے قمیص اور عمامہ کے علاوہ ہوں۔[934]

عمامہ شریف کی سنیت کا انکار اور توہین کرنا کفر ہے

(۹) مسئلہ: عمامہ شریف کی سنیت کا انکار اور توہین کرنا کفر ہے۔

وجیز کردری پھر نہر الفائق پھر ردالمحتار میں ہے:

لو لم السنة حقا کفر لانه استخفاف۔

ترجمہ: اگر کوئی شخص سنت کو حق و سچ نہیں جانتا تو اس نے کفر کیا کیونکہ یہ اس کا استخفاف ہے۔[935]

مرقات میں ہے:

من ترک السنة استخففاً فابه او لقلة مبالاة یکفر باالاجماع۔

ترجمہ: جس نے سنت کو استخففا اور قلة مبالاة کی وجہ سے ترک کیا تو وہ اجماعاً کافر ہو جاتا ہے۔ (مرقات)

الشیخ الاجل والامام الاکمل طاہر بن عبد الرشید البخاری متوفی ۵۴۲ھ لکھتے ہیں:

لو قال لأخر اقلم الاظفار فانه سنة النبی علیه الصلوة والسلام فقال الرجل لا افعل ذالک وان کان سنة یکفر۔

---

[934] (حاشیۃ ابن القیم ج ۸ ص ۲۹۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[935] (فتاویٰ البزازیۃ مع الفتاوی الہندیۃ نوع فی السنن من کتاب الصلوۃ ج ۴ ص ۲۸ مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور)، (فتاویٰ رضویہ جدید ج ۶ ص ۲۰۹۔۲۱۰ مطبوعہ رضا فاونڈیشن لاہور)

ترجمہ: اگر کسی شخص کو کہا گیا کہ ناخن کاٹ لو کیونکہ یہ نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے تو وہ آدمی کہے کہ میں ناخن نہیں کاٹتا اگرچہ سنت نبوی ﷺ ہو تو کافر ہو جاتا ہے۔(کیونکہ اس نے استخفاف سنت کیا)۔[936]

نیز الشیخ الاجل والامام الاکمل طاہر بن عبد الرشید البخاری متوفی ۵۴۲ھ لکھتے ہیں:

وفی مجموع النوازل رجل قال چہ بکار آید سبلت پست یکفر لانہ استخف بالسنۃ۔

ترجمہ: فتاویٰ النوازل میں ہے کہ اگر ایک آدمی نے کہا کہ مونچھیں کتروانے کی کیا ضرورت ہے؟ تو کافر ہو جاتا ہے۔(کیونکہ اس نے استخفاف سنت کیا)[937]

احرام کی حالت میں عمامہ شریف پہننا جائز نہیں

(۱۰)مسئلہ: احرام کے حالت میں عمامہ شریف پہنا جائز نہیں

امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ادم قال حدثنا ابن ابی ذئب عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم و عن الزہری عن سالم عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم ان رجلاً سالہ ما یلبس المحرم؟ فقال لا یلبس القمیص و لا العمامۃ و لا السراویل و لا البرنس و لا ثوباً مسہ الورس او الزعفران فان لم یجد النعلین فلیلبس الخفین و لیقطعہما حتی یکونا تحت الکعبین۔

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے حضور ﷺ سے سوال کیا محرم کیا پہنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ قمیص نہ پہنے اور عمامہ نہ پہنے اور شلوار نہ پہنے اور نہ ٹوپی پہنے اور نہ ایسا

---

936 (خلاصۃ الفتاوی مع مجموعۃ الفتاوی ج ۱ ص ۳۸۶ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

937 (خلاصۃ الفتاوی مع مجموعۃ الفتاوی ج ۱ ص ۳۸۶ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

کپڑا پہنے جس کو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو پس اگر اس کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور ان کو کاٹ لے حتیٰ کہ وہ ٹخنوں کے نیچے ہو جائیں۔[938]

عورتوں کو عمامہ باندھنا جائز ہے

(۱۱) مسئلہ: عورتوں کو عمامہ باندھنا جائز ہے

امام ابو داؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا زهير بن حرب اخبرنا عبد الرحمن و اخبرنا مسدد اخبرنا يحيى عن سفيان عن حبيب ابن ابى ثابت عن وهب مولى ابى احمد عن ام سلمة ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه و آلهٖ و اصحابهٖ وسلم دخل عليها وهى تختمر فقال لية لا ليتين قال ابو داؤد و معنى قوله لية لا ليتين يقول لا تعتم مثل الرجل لا تكرره طاقاً او طاقين۔

ترجمہ: حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان کے پاس تشریف لائے اور وہ دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھیں فرمایا کہ ایک ہی پیچ رکھو دو پیچ نہ بناؤ۔

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لیۃ لا لیتین فرمانے سے مراد یہ ہے کہ ایسے نہ لپیٹیں جیسے مرد عمامہ لپیٹتے ہیں یعنی لپیٹنے میں مزید تکرار نہ کی جائے۔[939]

---

938 (بخاری شریف ج ۱ ص ۲۰۹، ج ۲ ص ۸۶۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)، (صحیح مسلم ج ۲ ص ۸۳۴ رقم الحدیث ۱۱۷۷ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (مسند احمد ج ۲ ص ۶۳ رقم الحدیث ۵۳۰۸ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)

939 (سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب کیف الاختمار ج ۴ ص ۶۴ رقم الحدیث ۴۱۱۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مسند ابویعلی ج ۱۲ ص ۴۰۶ رقم الحدیث ۶۹۷۱ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

یشبه ان یکون انما کرہ لها ان تلوی الخمار علی راسها لیتین لئلا تکون اذا تعصبت بخمارها صارت کالمتعمم من الرجال یلوی اطراف العمامة علی راسه۔[940]

غیر مقلدوں کا امام ابن تیمیہ کہتے ہیں:

هذه العمائم التی تلبسها النساء حرام بلاریب ففی الصحیح عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم صنفان من اهل النار من امتی لم ارهما بعد نساء کاسیات عاریات مائلات ممیلات علی رؤوسهن مثل اسنمه البخت لا یدخلن الجنة ولا یجدن ریحها ورجال معهم سیاط مثل اذناب البقر یضربون بها عباد اللہ وایضا فقد صح عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم انه قال لعن اللہ المتشبهات من النساء بالرجال والمتشبهین من الرجال بالنساء وفی لفظ لعن اللہ المتخثین من الرجال والمترجلات من النساء وفی سنن ابو داؤد انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم رای ام سلمة تعتصب فقال یا ام سلمة لیة لا لیتان وکان من لباس الرجال مثل العمامة والخف والقباء الذی للرجال والثیاب التی تبدی مقاطع خلقها والثوب الرقیق الذی لا یستر البشرة وغیر ذلک فان المراة تنهی عنه وعلی ولیها کابیها وزوجها ان ینهاها عن ذلک واللہ اعلم۔[941]

حضور ﷺ نے مردوں کے مشابہ بننے والی عورتوں پر لعنت کی ہے

امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ لکھتے ہیں:

عن ابن عباس قال لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم المتشبهات بالرجال من النساء والمتشبهین بالنساء من الرجال۔

قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح۔

---

940 (معالم السنن ج ۴ ص ۳۶۳)

941 (مجموع الفتاویٰ ج ۲۲ ص ۸۲۔۸۳)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مردوں کے مشابہ بننے والی عورتوں اور عورتوں کے مشابہ بننے والے مردوں پر لعنت کی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔[942]

عمامہ کھڑے ہو کر باندھنا چاہیئے

(۱۲) مسئلہ: عمامہ کھڑے ہو کر باندھنا چاہیئے

امام عبداللہ محمد بن محمد المعروف بابن الحاج متوفی ۷۳۷ھ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

فعليك ان تتسرول قاعداًو تتعمم قائماً۔

ترجمہ: پس چاہئے کہ آپ شلوار بیٹھ کر اور عمامہ کھڑے ہو کر باندھے۔[943]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ شیخ برہان الدین الباجی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

قال فی كتابه قلائد العقيان فيما يورث الفقر و النسيان مانصه ان التعمم قاعداً و التسرول قائماًيورثان الفقر و النسيان۔

ترجمہ: کہ قلائد العقیان میں ہے فقر اور نسیان کی وجہ بیٹھ کر عمامہ باندھنا اور کھڑے ہو کر شلوار پہننا ہے۔[944]

قال صاحب المدخل و عليك ان تتسرول قاعداًو تتعمم قائماً۔

---

942 (سنن الترمذی ج ۵ ص ۱۰۵ رقم الحدیث ۲۷۸۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (نیل الاوطار ج ۲ ص ۱۱۷ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

943 (المدخل لابن الحاج ج ۱ ص ۱۴۳)

944 (سبل الہدیٰ و الرشاد ج ۷ ص ۲۸۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: صاحب مدخل نے فرمایا کہ تو بیٹھ کر شلوار پہننے اور کھڑے ہو کر عمامہ شریف باندھنے کو لازم کرلے۔[945]

شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ روایت کرتے ہیں:

ودستار رانشستہ نہ بندد وازار راایستادہ نپوشد چنانچہ درخبر ست۔

قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم من تعمم قاعداً او تسرول قائماً ابتلاہ اللہ تعالیٰ ببلاء لادواء لہ۔

عمامہ بیٹھ کر نہ باندھے اور ازار کھڑے ہو کر نہ پہنے چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھا یا کھڑے ہو کر سراویل (یعنی پاجامہ یا شلوار) پہنی تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی مصیبت میں مبتلاء فرمائے گا جس کی کوئی دواء نہیں۔[946]

لیکن یہ کوئی واجب نہیں اور نہ کوئی گناہ کی بات ہے بلکہ ایک مستحب ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی اس مبارک سنت (یعنی عمامہ شریف پہننے) کو اپنائے اور جب بھی عمامہ شریف باندھے تو کھڑے ہو کر باندھے اور جب شلوار پہنے تو بیٹھ کر پہنے۔

---

[945] (مرقاۃ ج۸ ص۲۵۰)

[946] (کشف الالتباس فی استحباب اللباس فارسی اردو ص ۱۶ مطبوعہ دار احیاء العلوم کراچی)

ضمیمہ

امام صالحی امام طبرانی اور ضیاء مقدسی سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خیبر کی طرف روانہ فرمایا تو ان کے سر پر سیاہ عمامہ باندھا اور اس کا شملہ پیچھے لٹکایا۔[947]

امام حافظ ابو عمار مروزی رحمۃ اللہ علیہ کا سبز عمامہ

صحاح ستہ کے راوی امام حافظ حجہ ابو عمار الخزاعی مروزی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ میں امام یوسف بن زکی عبد الرحمن مزئی متوفی ۷۴۲ھ لکھتے ہیں:

وقال ابوبکر بن خزیمۃ رایت ابا حمار الحسین بن حریث المروزی فی المنام بعد وفاتہ کانہ علی منبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وکان علیہ ثیابا بیضا وفی راسہ عمامۃ خضراء۔

ترجمہ: امام الائمہ امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں امام ابو عمار حسین بن حریث مروزی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد سفید کپڑوں میں اور سر پر سبز عمامہ باندھے ہوئے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی منبر انور پر دیکھا۔[948]

نیز اسی طرح اس کو امام احمد بن علی ابو بکر الخطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ نے "تاریخ بغداد ج۸ ص۳۶ برقم ۴۰۸۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت" میں امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان

---

947 (سبل الہدیٰ ج۷ ص۲۷۹)

948 (تہذیب الکمالج ص ۶ ص ۳۶۱ برقم ۱۳۰۳ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۸۰ء بتحقیق بشار عواد معروف)

ذہبی متوفی ۷۴۸ھ نے "سیر اعلام النبلاء ج ۱۱ ص ۴۰۱ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۸۴ء بتحقیق شعیب الارنؤوط" میں نقل کیا ہے۔

غیر مقلدوں کے امام محمد ناصر الدین البانی اپنی "سلسلۃ الصحیحۃ" میں پھر اس کے شارح ابو میمون محمد محفوظ اعوان وہابی لکھتا ہے:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو سبز رنگ پسند تھا

(۲۰۰۸) عن انس قال کان احب الالوان الی رسول اللہ ﷺ الخضرۃ۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو سبز رنگ بہت زیادہ پسند تھا۔[949]

شرح: سیدنا ابو رمثہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنے باپ کے ساتھ چلا اور نبی کریم ﷺ کے پاس گیا میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے دو سبز رنگ کی چادریں زیب تن کی ہوئی تھیں۔[950]

یہ رنگ آنکھوں کے لیے بہت مفید ہوتا ہے اور دیکھنے والوں کو بھی بڑا خوبصورت لگتا ہے۔ جنتی لوگوں کا لباس بھی سبز ہو گا۔[951]

---

949 (الصحیحۃ: ۲۰۵۴، تخریج اخرجہ البزار فی مسندہ ص ۱۷۱۔ زوائدہ والبیہقی فی الشعب ۲/۲۴۸/۱، والبزار والطبرانی فی الاوسط)

950 (ابوداؤد: ۴۰۶۵، ترمذی: ۲۸۱۲، نسائی: ۱۵۷۲)

951 (سلسلۃ احادیث صحیحہ (اردو) کتاب اللباس والزینۃ واللھو والصور ج ۳ ص ۴۰۵ مطبوعہ انصار السنہ پبلیکیشنز لاھور)

دیوبندیوں کے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سبز عمامہ

دیوبندیوں کے مستند رائٹر جانباز مرزا اپنی کتاب "حیات امیر شریعت" میں لکھتے ہیں:

لباس: اوائل جوانی میں جب آپ بہار سے پنجاب آئے تو تنگ موری کی بہاری طرز کی شرعی شلوار گھٹنوں تک گول آستین کا لمبا کرتہ سبز رنگ کی پگڑی اور پاؤں میں سرخ بہاری قسم کی جوتی پہن رکھی تھی۔[952]

مستند دیوبندی عالم سخی داد خوستی کا فتویٰ سبز عمامہ پہننا مستحب ہے

پشتو زبان میں لکھی ہوئی جامعہ فاروقیہ کے فاضل سخی داد خوستی دیوبندی کی یہ کتاب "دپٹکی شرعی احکام مکمل و مدلل بیان" دیوبندی مذہب کی مستند کتاب ہے اس کتاب پر دیوبندیوں کے شیخ الحدیث سلیم اللہ خان کی تقریظ ہے ان کے علاوہ دیوبندیوں کے مفتی اعظم مفتی نظام الدین شامزئی اور قاضی حمید اللہ مہتمم انوار العلوم و مظاھر العلوم گوجرانوالہ کی تقاریظ بھی موجود ہیں۔ ان تینوں نے اس کتاب کی بڑی تعریف فرمائی ہیں۔

فاضل جامعہ فاروقیہ سخی داد خوستی دیوبندی لکھتے ہیں:

(صفحہ ۴۸۔۴۹ پر دیوبندی عالم عبد الصمد صارم ترجمان الاسلام لاہور ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ کے حوالے سے جواز نقل کیا ہے کہ سبز عمامے کا حکم باقی عماموں کے مثل ہیں) اور ص ۵۳ پر لکھتے ہیں:

دپٹکی تور اور سپین او شین رنگ خو مستحب دے۔

ترجمہ: یعنی عمامے شریف کا سیاہ، سفید اور سبز رنگ تو مستحب ہے۔[953]

---

952 (حیات امیر شریعت ص ۴۶۹ مطبوعہ مکتبہ احرار لاھور اشاعت مئی ۲۰۰۶ء)

953 (دپٹکی شرعی احکام مکمل و مدلل بیان ص ۵۳ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ننگرھار پلازہ منزل بالمقابل بزازی مسجد جلال آباد افغانستان)

سبز عمامہ کا جواز اور دیوبندی کذاب

مناظر اہل سنت محمد کاشف اقبال مدنی مدظلہ العالی اپنے مضمون "سبز عمامہ کا جواز اور دیوبندی کذاب" مجلہ سہ ماہی کلمہ حق میں لکھتے ہیں:

حضور اکرم ﷺ کے سبز عمامہ باندھنے پر دیوبندی اکابر سے تائید

دیوبندی محقق وشارح ترمذی محمد سعید پالن پوری کے افادات پر مرتب کتاب تحفۃ الالمعی شرح سنن ترمذی میں مرقوم ہے کہ:

پگڑی کسی بھی رنگ کی باندھنا جائز ہے نبی ﷺ نے سیاہ پگڑی بھی باندھی ہے ہری (سبز) بھی اور سفید بھی، پس لال پگڑی تو مناسب نہیں باقی جس رنگ کی چاہے باندھ سکتا ہے۔[954]

دیوبندی مذہب کے شیخ الاسلام جسٹس مفتی تقی عثمانی صاحب رقم طراز ہیں کہ حضور اقدس ﷺ سے سفید عمامہ پہننا بھی ثابت ہے اور سیاہ عمامہ پہننا بھی ثابت ہے اور بعض روایات میں سبز عمامہ پہننا بھی ثابت ہے۔[955]

اصلاحی خطبات کے جدید ایڈیشن میں سبز عمامہ کے اثبات کی عبارت کو دیوبندیوں نے نکال کر تحریف وبددیانتی کا ثبوت دیا ہے۔

---

954 (تحفۃ الالمعی شرح سنن ترمذی ج۵ ص ۷۰ طبع کراچی)

955 (اصلاحی خطبات ج۵ ص ۳۰۷ طبع کراچی)

ہوشیار اے سنی مسلمان ہوشیار

دیوبندی مبلغ طارق جمیل کہتے ہیں کہ:

آپ (ﷺ) کا رنگ سفید تھا جس میں سرخی ملی ہوئی تھی پگڑی کون سی باندھتے تھے؟ سفید، سیاہ اور سبز تینوں پگڑیاں باندھتے تھے۔[956]

سبز عمامہ کے مخالفین کے اکابرین سے سبز کا ثبوت

دیوبندی اکابر کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے حضور اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت کے حصول کا طریقہ یوں بیان کیا ہے کہ:

عشاء کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور خدا کی درگاہ میں جمال مبارک آنحضرت ﷺ کی زیارت حاصل ہونے کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت ﷺ کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی داہنے اور الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ کی بائیں اور الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ کی ضرب دل پر لگائے اور متواتر جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھے... انشاء اللہ مقصد حاصل ہو گا۔[957]

---

[956] (خطبات جمیل ج ۲ ص ۱۰۳ طبع گوجرانوالہ)

[957] (ضیاء القلوب مشمولہ کلیات امدادیہ ص ۱۶ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

مدرسہ دیوبند میں سبز عمامہ سے دستار بندی

دیوبندی ترجمان ماہنامہ الرشید کے دارالعلوم نمبر میں مرقوم ہے کہ ۱۲۹۰ھ / ۱۸۷۳ء سے انتظامیہ نے دستار بندی اور عطائے سند کا سلسلہ شروع کر دیا دارالعلوم کے سرپرست اعلیٰ فارغ التحصیل طلبہ کے سر پر اپنے ہاتھ سے سبز دستار باندھتے اور سند عطا فرماتے۔[958]

انور شاہ کشمیری کا سبز عمامہ

دیوبندیوں کے محدث العصر انور شاہ کشمیری کے متعلق ان کی سوانح میں مرقوم ہے کہ اس حسین اور برکشش جسم پر جب موسم سرما آتا سبز عمامہ زیب سر اور سبز قبا زیب بدن کرتے تو ایک فرشتہ انسانوں کی اس دنیا میں چلتا پھرتا نظر آتا۔[959]

مہتمم مدرسہ دیوبند کا سبز عمامہ باندھنا

دیوبندی ابن الحسن عباسی رقم طراز ہیں کہ:

میں اٹھنے ہی والا تھا کہ ایک سبز رنگ کا پٹکا باندھے آئے اور اسلام کرکے بیٹھ گئے۔ میں نے پوچھا آپ کی تعریف؟ بولے کہ میں مہتمم ہوں اور تین بڑے بڑے رجسٹر میرے سامنے رکھ دیئے اور بتلایا کہ یہ سال بھر کے آمد و صرف کا حساب۔[960]

---

958 (ماھنامہ الرشید دار العلوم دیوبند نمبر ص ۵۵۱)

959 (حیات کشمیری نقش دوام ص ۷۵)

960 (دینی مدارس ص ۸۵)

یہ عبارت تاریخ دارالعلوم دیوبند از مولوی محبوب اور ماہنامہ الرشید دار العلوم دیوبند نمبر میں بھی موجود ہے صرف فرق یہ ہے کہ ان میں ابتداء کی جملہ سبز پٹکا کی جگہ یوں ہے ایک صاحب سبزہ رنگ آئے۔[961]

خلیل احمد انبیٹھوی کا سبز عمامہ باندھنا

دیوبندی محدث خلیل احمد انبیٹھوی کے متعلق دیوبندی محقق و مؤرخ عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں کہ:

عمامہ حضرت متوسط طول کا باندھتے تھے مگر نہایت خوبصورت شملہ دو سوا دو بالشت پیچھے چھوڑتے اور اکثر مشروع بھاگلپوری کا سبز یا کاہی ہوتا تھا ہمیشہ آپ کھڑے ہو کر عمامہ باندھتے۔[962]

حسین احمد مدنی کی سبز عمامہ سے دستار بندی

دیوبندی مذہب کے شیخ الاسلام حسین احمد مدنی خود اپنے متعلق لکھتے ہیں کہ:

مجھ کو ایک عمامہ سبز حسب اصول مدرسہ (دیوبند) از دست حضرت شیخ الہند بندھوایا گیا۔[963]

دیوبندی سوانح نگار فرید الوحیدی اپنے دیوبندی شیخ الاسلام حسین احمد مدنی کے حلیہ میں رقم طراز ہیں کہ سر پر سبز رنگ کا عربی انداز کا اونی رومال جسم پر کتھئی رنگ کا عربی مصلح (عباء)۔[964]

---

961 (تاریخ دار العلوم دیوبند ج ۱ ص ۱۸۰ ماهنامه الرشید دار العلوم دیوبند نمبر ۱۹۵)

962 (تذکرة الخلیل ص ۳۶۲ طبع کراچی)

963 (نقش حیات ج ۱ ص ۱۴۷ طبع کراچی)

964 (شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی ایک تاریخی و سوانحی مطالعہ ص ۷۹۵)

عبد الستار تونسوی کی سبز عمامہ سے دستار بندی

مولانا محمد حسین صاحب نے مناظر اعظم تنظیم اہل سنت علامہ (عبد الستار) تونسوی کے سر پر سبز رنگ کی دستار بندھوائی۔[965]

سلیم اللہ خان دیوبندی

شیخ الحدیث سلیم اللہ خان لکھتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ کو سبز رنگ سب سے زیادہ پسند تھا لہٰذا سبز رنگ کی پگڑی کو دوسرے رنگوں پر ترجیح دیئے بغیر اگر کوئی استعمال کرتا ہے تو جائز ہے۔[966]

دعا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ یا اللہ! ہم تمام مسلمانوں کو مسلک اہل سنت وجماعت کے دامن سے وابستہ فرما۔ اور عقیدہ اہل سنت و جماعت پر ہی ہماری حیات و وفات ہو۔ اور ہر قسم کے فتنوں سے ہمیں محفوظ فرما۔

(مفتاح السلوک، جلد نہم)

حررہ:

العبد الفقیر السید احمد علی شاہ ترمذی حنفی سیفی
حال فقیر کالونی اورنگی ٹاؤن
جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

---

965 (بے نظیر و لاجواب مناظرہ ص ۲۲۰)

966 (کشف الباری ج ۱ ص ۱۷۳ کتاب اللباس) (کلمہ حق شمارہ ۲ ص ۳۴۔۳۵ و شمارہ ۴ ص ۸۴)